سلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 2

www.KitaboSunnat.com

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

سنن نسائی

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی

(215-303ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

اشراف، مراجعة و تقديم

ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ (ریاض)

تقدیم

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام

ریاض | لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

سنن نسائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22616

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 2

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

سُنن نسائی

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی

(215-303ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

2

إشراف، مراجعة وتقديم

ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامیۃ (ریاض)

تقدیم

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام لاہور ریاض
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37361371 , 37320422
Cell: 0321-9350001

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول .... جون 2016

مطبع .... RR پریس

اہتمام .... ابومیمون حافظ عابد الٰہی شیخ (ایم۔اے)

کتاب کی جلد بندی یا چھپائی میں کسی بھی قسم کے نقص کی صورت میں آپ ہماری کسی بھی برانچ یا نیچے دیے گئے ہمارے تقسیم کنندگان سے کتاب تبدیل کروا سکتے ہیں (ادارہ)

مکتبہ بیت السلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

ہیڈ آفس سعودی عرب

Mob: +966 542 6666 46, +966 5 6666 123 6, +966 532 6666 40
Tel: +966 1143 811 55 - +966 1143 811 22
Fax: +966 1143 8599 1

مخرج ۲۱ طریق الھایر، الریاض، سعودی عرب

برانچز:

مکہ : 05 440 652 59

مدینہ : 05 513 365 68

پاکستان میں ملنے کے پتے

[redacted]

مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار — 042 3723 0585

مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار — 042 3724 4973

کتاب سرائے، اردو بازار — 042 3732 0318

نعمانی کتب خانہ، اردو بازار — 042 3732 1865

دار الکتب السلفیہ، اردو بازار — 042 3736 1505

[redacted]

مکتبہ عائشہ صدیقہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ — 051 555 1014

[redacted]

مکتبہ اسلامیہ، امین پور بازار — 041 263 1204

اسلامک بک کمپنی، امین پور بازار — 041 264 7308

مکتبہ اہلحدیث، امین پور بازار — 041 262 4007

[redacted]

مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار — 055 423 5072

[redacted]

النور بک شاپ، صدر — 091 526 2821

مکتبہ بیت السلام

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Email: bait.us.salam1@gmail.com
Facebook: Baitussalam Book Store

Tel:042-37361371,37320422
Mob: 0321-9350001

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

13۔ كِتَابُ السَّهْوِ
۱۳۔ کتاب: سہو کے احکام ومسائل

1۔ اَلتَّكْبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ
2۔بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ
3۔بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ
4۔بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ
5۔بَابُ السَّلَامِ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ
6۔بَابُ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ
7۔النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ
8۔بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ مَرَّةً
9۔النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ
10۔بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
11۔بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا
12۔بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ
13۔حَمْلُ الصَّبَايَا فِي الصَّلَاةِ وَوَضْعُهُنَّ فِي

13۔ كِتَابُ السَّهْوِ
۱۳۔ کتاب: سہو کے احکام ومسائل

۱۔باب: دوسری رکعت سے اٹھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان ---- 39
۲۔باب: آخری دونوں رکعتوں کے لیے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان ---- 40
۳۔باب: آخری دونوں رکعتوں کے لیے اٹھتے وقت ---- 40
دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانے کا بیان ---- 40
۴۔باب: صلاۃ میں رفع یدین کرنے، اور اللہ کی حمد وثنا کرنے کا بیان ---- 40
۵۔باب: صلاۃ میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے کا بیان ---- 41
۶۔باب: صلاۃ میں اشارے سے سلام کے جواب دینے کا بیان ---- 42
۷۔باب: صلاۃ میں کنکری پر ہاتھ پھیرنے سے ممانعت کا بیان ---- 44
۸۔باب: کنکریوں پر ایک بار ہاتھ پھیرنے کی رخصت کا بیان ---- 44
۹۔باب: صلاۃ میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے سے ممانعت کا بیان ---- 45
۱۰۔باب: صلاۃ میں ادھر اُدھر دیکھنے کی شناعت کا بیان ---- 45
۱۱۔باب: صلاۃ میں دائیں بائیں متوجہ ہونے کی رخصت کا بیان ---- 47
۱۲۔باب: صلاۃ میں سانپ اور بچھو مارنے کا بیان ---- 48
۱۳۔باب: صلاۃ میں بچوں کو گود میں اٹھانے اور انہیں گود سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الصَّلاةِ	اتارنے کا بیان	48
14-بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيرَةً	۱۴-باب: قبلے کی جانب چند قدم چلنے کا بیان	49
15-بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلاةِ	۱۵-باب: صلاۃ میں تالی بجانے کا بیان	49
16-بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الصَّلاةِ	۱۶-باب: صلاۃ میں سبحان اللہ کہنے کا بیان	50
17-اَلتَّنَحْنُحُ فِي الصَّلاةِ	۱۷-باب: صلاۃ میں کھکھارنے کا بیان	50
18-بَابُ الْبُكَاءِ فِي الصَّلاةِ	۱۸-باب: صلاۃ میں رونے کا بیان	51
19-بَابُ لَعْنِ إِبْلِيسَ وَالتَّعَوُّذِ بِاللهِ مِنْهُ فِي الصَّلاةِ	۱۹-باب: صلاۃ میں ابلیس پر لعنت کرنے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہنے کا بیان	52
20-اَلْكَلامُ فِي الصَّلاةِ	۲۰-باب: صلاۃ میں بات کرنے کا بیان	52
21- مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ؟	۲۱-باب: جو شخص دو رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور تشہد نہ پڑھے وہ کیا کرے؟	56
22-مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ ؟	۲۲-باب: دو رکعت پر ہی بھول کر سلام پھیر دینے اور گفتگو کر لینے والا کیا کرے؟	57
23-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ	۲۳-باب: سجدۂ سہو کے سلسلے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان	61
24-بَابُ إِتْمَامِ الْمُصَلِّي عَلَى مَا ذَكَرَ إِذَا شَكَّ	۲۴-باب: جب مصلی کو (صلاۃ میں) شک ہو جائے تو جو یقینی طور پر یاد ہو اس پر بنا کرے	63
25-بَابُ التَّحَرِّي	۲۵-باب: (صلاۃ میں شک ہونے کی صورت میں) تحری (صحیح بات جاننے کی کوشش) کا بیان	64
26-بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا ؟	۲۶-باب: جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لے وہ کیا کرے؟	69
27-بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلاتِهِ ؟	۲۷-باب: جو شخص اپنی صلاۃ میں سے کوئی چیز بھول جائے وہ کیا کرے؟	71
28-بَابُ التَّكْبِيرِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ	۲۸-باب: سہو کے دونوں سجدوں میں اللہ اکبر کہنے کا بیان	72
29-بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا الصَّلاةَ	۲۹-باب: آخری رکعت میں بیٹھنے کی کیفیت (تورک) کا بیان؟	72
30-بَابُ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ	۳۰-باب: (صلاۃ میں بیٹھنے کی حالت میں) ہاتھوں کے رکھنے کی	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	جگہ کا بیان	73
31-مَوْضِعُ الْمِرْفَقَيْنِ	۳۱۔باب: صلاۃ میں بیٹھنے کی حالت میں کہنیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان	73
32-بَابُ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ	۳۲۔باب: تشہد میں ہتھیلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان	74
33-بَابُ قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى دُونَ السَّبَّابَةِ	۳۳۔باب: شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کو سمیٹ کر رکھنے کا بیان	75
34-بَابُ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ مِنْهَا	۳۴۔باب: دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں سے دو کو سمیٹ کر رکھنے اور بیچ والی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنانے کا بیان	76
35-بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ	۳۵۔بائیں (ہاتھ) کو گھٹنے پر رکھنے کا بیان	76
36-بَابُ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ	۳۶۔باب: تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان	77
37-بَاب النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِأُصْبُعَيْنِ وَبِأَيِّ أُصْبُعٍ يُشِيرُ	۳۷۔باب: دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کس انگلی سے اشارہ کرے؟	78
38-بَابُ إِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْإِشَارَةِ	۳۸۔باب: اشارے میں شہادت کی انگلی کو جھکانے کا بیان	78
39-مَوْضِعُ الْبَصَرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ وَتَحْرِيكِ السَّبَّابَةِ	۳۹۔باب: شہادت کی انگلی کو ہلانے اور اشارہ کرنے کے وقت نظر کی جگہ کا بیان	79
40-بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ	۴۰۔باب: صلاۃ میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے ممانعت کا بیان	79
41-بَابُ إِيجَابِ التَّشَهُّدِ	۴۱۔باب: تشہد کے واجب ہونے کا بیان	79
42-تَعْلِيمُ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ	۴۲۔باب: تشہد کو قرآن کی سورت کی طرح سکھانے کا بیان	80
43-بَابُ كَيْفَ التَّشَهُّدُ ؟	۴۳۔باب: تشہد کے طریقے کا بیان	80
44-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ	۴۴۔باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان	81
45-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ	۴۵۔باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان	82
46-بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ	۴۶۔باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے کا بیان	83
47-فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ	۴۷۔باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان	83
48-بَابُ التَّمْجِيدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ	۴۸۔باب: صلاۃ میں اللہ کی بزرگی بیان کرنے اور نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود) بھیجنے کا بیان	84

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

49-بَابُ الأَمْرِ بِالصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۴۹-باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ بھیجنے کے حکم کا بیان ---- 84

50-بَابٌ كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ؟
۵۰-باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود) کیسے بھیجا جائے؟ 85

51-نَوْعٌ آخَرُ
۵۱-باب: ایک اور طرح کی صلاۃ (درود) کا بیان -------- 86

52-نَوْعٌ آخَرُ
۵۲-باب: صلاۃ (درود) کی ایک اور قسم کا بیان --------- 88

53-نَوْعٌ آخَرُ
۵۳-باب: صلاۃ (درود و رحمت) کی ایک اور قسم کا بیان -- 89

54-نَوْعٌ آخَرُ
۵۴-باب: صلاۃ (درود و رحمت) کی ایک اور قسم کا بیان --- 89

55-بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۵۵-باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجنے کی فضیلت کا بیان ---------------------------------- 90

56-بَابُ تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۵۶-باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجنے کے بعد من پسند دعاؤں کے کرنے کا بیان ------------------ 91

57-الذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ
۵۷-باب: تشہد کے بعد کے ذکرِ الٰہی کا بیان ----------- 92

58-بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ
۵۸-باب: ذکرِ الٰہی کے بعد کی دعا کا بیان-------------- 92

59-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ
۵۹-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان ----------------- 94

60-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ
۶۰-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان ----------------- 94

61-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ
۶۱-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان ----------------- 95

62-نَوْعٌ آخَرُ
۶۲-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان ----------------- 95

63-بَابُ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلاةِ
۶۳-باب: صلاۃ میں تعوذ (اللہ کی پناہ) کا بیان---------- 97

64-نَوْعٌ آخَرُ
۶۴-باب: ایک اور طرح کے تعوذ کا بیان -------------- 98

65-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ
۶۵-باب: تشہد کے بعد ایک اور طرح کے ذکرِ الٰہی کا بیان 99

66-بَابُ تَطْفِيفِ الصَّلاةِ
۶۶-باب: صلاۃ میں تقصیر وکوتاہی سے ممانعت کا بیان --- 100

67-بَابُ أَقَلِّ مَا يُجْزِي مِنْ عَمَلِ الصَّلاةِ
۶۷-باب: صلاۃ میں کم سے کم کتنا عمل کافی ہوگا؟ ------ 100

68-بَابُ السَّلامِ
۶۸-باب: سلام پھیرنے کا بیان ------------------ 103

69-بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلامِ
۶۹-باب: سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان 103

70-كَيْفَ السَّلامُ عَلَى الْيَمِينِ ؟
۷۰-باب: داہنی طرف سلام پھیرنے کے طریقے کا بیان 104

71-كَيْفَ السَّلامُ عَلَى الشِّمَالِ ؟
۷۱-باب: بائیں طرف سلام پھیرنے کے طریقے کا بیان 105

72-بَابُ السَّلامِ بِالْيَدَيْنِ
۷۲-باب: سلام پھیرتے ہوئے دونوں ہاتھ سے اشارہ کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	کی ممانعت کا بیان ---------------------- 106
73-تَسْلِيمُ الْمَأْمُومِ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ	۷۳۔باب: امام کے سلام پھیرنے کے وقت مقتدی کے سلام پھیرنے کا بیان ---------------------- 107
74-بَابُ السُّجُودِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلاةِ	۷۴۔باب: صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنے کا بیان ---------------------- 108
75- بَابُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلامِ وَالْكَلامِ	۷۵۔باب: سلام پھیرنے اور گفتگو کر لینے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان ---------------------- 108
76-اَلسَّلامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ	۷۶۔باب: سجدۂ سہو بعد سلام پھیرنے کا بیان -------- 109
77-جِلْسَةُ الإِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالانْصِرَافِ	۷۷۔باب: سلام پھیرنے اور مقتدیوں کی طرف پلٹنے کے درمیان امام کی بیٹھک کا بیان ---------------------- 109
78-بَابُ الانْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۷۸۔باب: سلام پھیرنے کے بعد قبلے سے پلٹ کر مصلیوں کی طرف رخ کرنے کا بیان ---------------------- 110
79-اَلتَّكْبِيرُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الإِمَامِ	۷۹۔امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کا بیان ---- 110
80-بَابُ الأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلاةِ	۸۰۔باب: سلام پھیرنے کے بعد ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھنے کا حکم ---------- 111
81-بَابُ الاسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۸۱۔باب: سلام پھیرنے کے بعد أستغفر اللہ کہنے کا بیان 111
82-اَلذِّكْرُ بَعْدَ الاسْتِغْفَارِ	۸۲۔استغفار کے بعد کے ذکر الٰہی کا بیان ---------- 112
83-بَابُ التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۸۳۔باب: سلام پھیرنے کے بعد تہلیل (لا الـٰـه الا اللّٰـه) کہنے کا بیان ---------------------- 112
84-عَدَدُ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۸۴۔باب: سلام پھیرنے کے بعد تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہنے و ذکر الٰہی کی تعداد کا بیان ---------------------- 113
85-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلاةِ	۸۵۔باب: صلاۃ کے اختتام پر ایک دوسری تہلیل وذکر کا بیان 113
86-كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذَلِكَ ؟	۸۶۔باب: کتنی بار یہ دعا پڑھے؟ ---------------- 114
87-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۸۷۔باب: سلام پھیرنے کے بعد ایک اور دعا کا بیان -- 115
88-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۸۸۔باب: سلام پھیرنے کے بعد کی ایک اور دعا وذکر کا بیان 115
89-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الانْصِرَافِ مِنَ	۸۹۔باب: صلاۃ سے سلام پھیر کر پلٹنے پر ایک اور دعا کا بیان 116

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الصَّلاةِ

90-بَابُ التَّعَوُّذِ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ	۹۰-باب: صلاۃ کے بعد معوذات پڑھنے کا بیان	117
91-عَدَدُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۹۱-باب: سلام پھیرنے کے بعد کی تسبیح کی تعداد کا بیان	117
92-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ	۹۲-باب: تسبیح کی ایک اور قسم کا بیان	118
93-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ	۹۳-باب: تسبیح کی ایک اور قسم کا بیان	119
94-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ	۹۴-باب: تسبیح کی ایک اور قسم کا بیان	120
95-نَوْعٌ آخَرُ	۹۵-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان	121
96-نَوْعٌ آخَرُ	۹۶-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان	121
97-بَابُ عَقْدِ التَّسْبِيحِ	۹۷-باب: تسبیح گننے کا بیان	122
98-بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۹۸-باب: سلام پھیرنے کے بعد پیشانی نہ پوچھنے کا بیان	122
99-بَابُ قُعُودِ الإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ	۹۹-باب: سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر بیٹھے رہنے کا بیان	123
100-بَابُ الانْصِرَافِ مِنَ الصَّلاةِ	۱۰۰-باب: صلاۃ سے سلام پھیر کر مقتدیوں کی طرف پلٹنے کا بیان	124
101-بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلاةِ	۱۰۱-باب: صلاۃ سے فراغت کے بعد عورتوں کے گھر لوٹنے کے وقت کا بیان	125
102-بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الإِمَامِ بِالانْصِرَافِ مِنَ الصَّلاةِ	۱۰۲-باب: امام سے پہلے سلام پھیرنے سے ممانعت کا بیان	125
103-بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ	۱۰۳-باب: صلاۃ پڑھنے اور فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہنے والے کے ثواب کا بیان	126
104-بَابُ الرُّخْصَةِ لِلإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ	۱۰۴-باب: امام کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی رخصت کا بیان	126
105-بَابٌ إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ: صَلَّيْتَ ؟ هَلْ يَقُولُ: لا ؟	۱۰۵-باب: جب کسی آدمی سے پوچھا جائے "تم نے صلاۃ پڑھی؟" تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ "نہیں؟"	127

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ

۱۴۔ کتاب: جمعہ کے فضائل ومسائل

1۔إِيجَابُ الْجُمُعَةِ

2۔بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

3۔بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

4۔بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

5۔ إِكْثَارُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

6۔بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

7۔بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

8۔ بَابُ إِيجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

9۔بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

10۔فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

11۔اَلْهَيْئَةُ لِلْجُمُعَةِ

12۔فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

13۔بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

14۔وَقْتُ الْجُمُعَةِ

15۔بَابُ الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

16۔بَابُ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

17۔مَقَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

18۔قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

19۔بَابُ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ

20۔النَّهْيُ عَنْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

14۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ

۱۴۔ کتاب: جمعہ کے فضائل ومسائل

۱۔باب: جمعے کی فرضیت کا بیان ---------------------- 128

۲۔باب: جمعہ چھوڑنے کی شناعت کا بیان ----------- 129

۳۔باب: عذر شرعی کے بغیر جمعہ چھوڑ دینے والے کے کفارے کا بیان -- 130

۴۔باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان ------------ 130

۵۔باب: جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کا بیان --------------------------------------- 131

۶۔باب: جمعے کے دن مسواک کرنے کے حکم کا بیان ---- 131

۷۔باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کا بیان ------- 132

۸۔باب: جمعے کے دن غسل کے واجب ہونے کا بیان --- 132

۹۔باب: جمعے کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت کا بیان -- 133

۱۰۔باب: جمعے کے دن کے غسل کی فضیلت کا بیان ----- 134

۱۱۔ جمعے کے لیے اچھا لباس پہننے کا بیان ------------- 135

۱۲۔باب: جمعے کے لیے پیدل جانے کی فضیلت کا بیان -- 136

۱۳۔باب: جمعے کے لیے مسجد سویرے جانے کا بیان ----- 136

۱۴۔باب: جمعے کے وقت کا بیان -------------------- 138

۱۵۔باب: جمعے کی اذان کا بیان--------------------- 139

۱۶۔باب: امام کے خطبے کے لیے نکل جانے کے بعد مسجد میں آنے والے کی صلاۃ کا بیان ------------------ 140

۱۷۔خطبے میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان ----- 141

۱۸۔باب: امام کے کھڑے ہوکر خطبہ دینے کا بیان ------ 141

۱۹۔باب: امام کے نزدیک رہنے کی فضیلت کا بیان ----- 142

۲۰۔باب: جمعے کے دن امام کے منبر پر ہونے کی حالت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگنے سے ممانعت کا بیان ------ 142

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21-بَـابُ الـصَّلاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ
۲۱-باب: جمعے کے دن امام کے خطبہ دینے کی حالت میں آنے والے کی صلاۃ کا بیان ---------- 143

22-بَابُ الإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۲۲-باب: جمعے کے دن خطبے کے لیے خاموش کرانے کا بیان 143

23-بَـابُ فَـضْلِ الإِنْـصَـاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۲۳-باب: جمعے کے دن خاموش رہنے اور لغو حرکت نہ کرنے کی فضیلت کا بیان ---------- 144

24-بَابُ كَيْفِيَّةِ الْخُطْبَةِ
۲۴-باب: خطبہ جمعہ کی کیفیت کا بیان ---------- 144

25-بَـابُ حَضِّ الإِمَـامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۲۵-باب: امام کا اپنے خطبے میں جمعے کے دن کے غسل کی ترغیب دلانے کا بیان ---------- 146

26-بَـابُ حَـثِّ الإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ
۲۶-باب: جمعے کے دن امام کے اپنے خطبے میں صدقے پر ابھارنے کا بیان ---------- 147

27-مُخَاطَبَةُ الإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
۲۷-باب: خطبے کی حالت میں امام (امیر) کے اپنی رعیت سے مخاطب ہونے کا بیان ---------- 147

28-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ
۲۸-باب: خطبے میں قرآن پڑھنے کا بیان ---------- 148

29-بَابُ الإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ
۲۹-باب: خطبہ جمعہ میں اشارہ کرنے کا بیان ---------- 149

30-بَـابُ نُـزُولِ الإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَقَطْعِهِ كَلامَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۳۰-باب: جمعے کے دن امام کا اپنے خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے منبر سے اترنے اور اپنی بات منقطع کرنے اور دوبارہ منبر کی طرف لوٹنے کا بیان ---------- 149

31-بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ
۳۱-باب: خطبہ مختصر دینے کے استحباب کا بیان ---------- 150

32-بَابُ كَمْ يَخْطُبُ ؟
۳۲-باب: جمعے کے دن کتنے خطبے دے؟ ---------- 150

33-بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ
۳۳-باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فصل کرنے کا بیان ---------- 151

34-بَابُ السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
۳۴-باب: دونوں خطبوں کے درمیان خاموشی سے بیٹھنے کا بیان ---------- 151

35-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا
۳۵-باب: دوسرے خطبے میں قراءت اور ذکرِ الٰہی کا بیان 151

36-اَلْكَلامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ
۳۶-باب: منبر سے اترنے کے بعد کھڑے رہنے اور گفتگو کرنے کا بیان ---------- 152

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37-عَدَدُ صَلاةِ الْجُمُعَةِ
۳۷۔باب: صلاۃِ جمعہ کی رکعات کا بیان ---------- 152

38-اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ
۳۸۔باب: جمعے کی صلاۃ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھنے کا بیان و ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ --------- 153

39-اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾
۳۹۔باب: جمعے کی صلاۃ میں ﴿ سبح اسم ربك الأعلى ﴾ اور ﴿ هل أتاك حديث الغاشية ﴾ پڑھنے کا بیان -- 153

40-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ
۴۰۔باب: جمعے کی صلاۃ میں سورتوں کی قراءت کے متعلق نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان ---------------------------------- 154

41-مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةِ الْجُمُعَةِ
۴۱۔باب: جمعے کی ایک رکعت پالینے والے شخص کی صلاۃ جمعے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 154

42-عَدَدُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ
۴۲۔باب: جمعے کی صلاۃ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے؟ 155

43-صَلاةُ الإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ
۴۳۔باب: جمعے کے بعد امام کی صلاۃ کا بیان -------- 155

44-بَابُ إِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ
۴۴۔باب: جمعے کے بعد کی دونوں رکعتوں کے لمبی کرنے کا بیان -- 156

45-ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۴۵۔باب: جمعے کے دن کی قبولیتِ دعا کی گھڑی کا بیان - 156

15- كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلاةِ فِي السَّفَرِ
۱۵۔کتاب: سفر میں قصرِ صلاۃ کے احکام ومسائل

1- بَابُ الصَّلاةِ بِمَكَّةَ
۱۔باب: مکے میں صلاۃ قصر کرنے کا بیان ------------- 163

2- بَابُ الصَّلاةِ بِمِنًى
۲۔باب: منیٰ میں صلاۃ قصر کرنے کا بیان ------------- 164

3- بَابُ الْمَقَامِ الَّذِي يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلاةُ
۳۔باب: کتنے دن کی اقامت تک صلاۃ قصر کی جاسکتی ہے؟ 165

4- تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ
۴۔باب: سفر میں سنت (نفل) نہ پڑھنے کا بیان ------- 167

16- كِتَابُ الْكُسُوفِ
۱۶۔کتاب: (سورج اور چاند) گرہن کے احکام ومسائل

1-كُسُوفُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
۱۔باب: سورج اور چاند گرہن کا بیان --------------- 169

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2-اَلتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ	٢-باب: سورج گرہن کے وقت تسبیح وتکبیر پڑھنے اور دعا کرنے کا بیان	169
3-اَلأَمْرُ بِالصَّلاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ	٣-باب: سورج گرہن کے وقت صلاۃ پڑھنے کے حکم کا بیان	170
4-بَابُ الأَمْرِ بِالصَّلاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الْقَمَرِ	٤-باب: چاند گرہن کے وقت صلاۃ پڑھنے کے حکم کا بیان	170
5-بَابُ الأَمْرِ بِالصَّلاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ حَتَّى تَنْجَلِيَ	٥-باب: گرہن لگنے کے وقت صلاۃ پڑھنے کا حکم جب تک کہ صاف نہ ہوجائے	171
6-بَابُ الأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلاةِ الْكُسُوفِ	٦-سورج گرہن کی صلاۃ کے لیے اعلان کے حکم کا بیان	171
7-بَابُ الصُّفُوفِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ	٧-باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں صف بندی کا بیان	172
8-بَابُ كَيْفَ صَلاةُ الْكُسُوفِ ؟	٨-باب: سورج گرہن کی صلاۃ کی کیفیت کا بیان؟	172
9-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ	٩-باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کسوف کی صلاۃ کی ایک اور قسم کا بیان	173
10-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوفِ	١٠-باب: سورج گرہن کی صلاۃ کی ایک اور قسم کا بیان	173
11-نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ	١١-باب: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی سورج گرہن کی صلاۃ کی ایک اور قسم کا بیان	174
12-نَوْعٌ آخَرُ	١٢-باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان	178
13-نَوْعٌ آخَرُ	١٣-باب: گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان	179
14-نَوْعٌ آخَرُ	١٤-باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان	181
15-نَوْعٌ آخَرُ	١٥-باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان	183
16-نَوْعٌ آخَرُ	١٦-سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان	184
17-قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ	١٧-باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں قراءت کی مقدار کا بیان	188
18-بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ	١٨-باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان	189
19-تَرْكُ الْجَهْرِ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ	١٩-باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں بلند آواز سے قراءت نہ کرنے کا بیان	190
20-بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ	٢٠-باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں سجدے میں کیا کہا جائے؟	190
21-بَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ	٢١-باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں تشہد پڑھنے اور سلام	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	پھیرنے کا بیان	191
22-بَابُ الْقُعُودِ عَلَى الْمِنبَرِ بَعْدَ صَلاةِ الْكُسُوفِ	۲۲۔باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے بعد(خطبہ دینے کے لیے)منبر پر بیٹھنے کا بیان	193
23-بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ ؟	۲۳۔باب: گرہن لگنے پر کس طرح خطبہ دیا جائے؟	193
24-اَلْاَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ	۲۴۔باب: گرہن لگنے پر دعا مانگنے کے حکم کا بیان	194
25-اَلْاَمْرُ بِالاسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ	۲۵۔باب: گرہن لگنے پر استغفار کرنے کے حکم کا بیان	195

17۔ كِتَابُ الاسْتِسْقَاءِ

۱۷۔کتاب: بارش طلب کرنے کے احکام ومسائل

1-مَتَى يَسْتَسْقِي الإِمَامُ ؟	۱۔باب: امام پانی کے لیے کب دعا کرے؟	196
2-خُرُوجُ الإِمَامِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلاسْتِسْقَاءِ	۲۔باب: امام کا استسقاء کے لیے عیدگاہ جانے کا بیان	196
3-بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ	۳۔باب: استسقاء کے لیے جب امام نکلے تو اس کی ہیئت کیسی ہو؟	197
4-بَابُ جُلُوسِ الإِمَامِ عَلَى الْمِنبَرِ لِلاسْتِسْقَاءِ	۴۔باب: استسقاء کے لیے امام کے منبر پر بیٹھنے کا بیان	198
5- تَحْوِيلُ الإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الاسْتِسْقَاءِ	۵۔باب: استسقاء میں دعا کے وقت امام کا اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیرنے کا بیان	198
6- تَقْلِيبُ الإِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الاسْتِسْقَاءِ	۶۔باب: استسقاء کے وقت امام کے چادر پلٹنے کا بیان	199
7-مَتَى يُحَوِّلُ الإِمَامُ رِدَاءَهُ ؟	۷۔باب: امام کب اپنی چادر پلٹے؟	199
8- رَفْعُ الإِمَامِ يَدَهُ	۸۔باب: (استسقاء کے لیے دعا مانگتے وقت) امام کے ہاتھ اٹھانے کا بیان	199
9-كَيْفَ يَرْفَعُ ؟	۹۔باب: استسقاء میں ہاتھ کیسے اٹھائے؟	200
10- ذِكْرُ الدُّعَاءِ	۱۰۔باب: استسقاء کی دعا کا بیان	201
11-بَابُ الصَّلاةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ	۱۱۔باب: استسقاء میں دعا مانگنے کے بعد صلاۃ پڑھنے کا بیان	203
12-كَمْ صَلاةُ الاسْتِسْقَاءِ ؟	۱۲۔باب: استسقاء کی صلاۃ میں کتنی رکعتیں ہیں؟	204
13-كَيْفَ صَلاةُ الاسْتِسْقَاءِ ؟	۱۳۔باب: استسقاء کی صلاۃ کس طرح پڑھی جائے؟	204
14-بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الاسْتِسْقَاءِ	۱۴۔باب: استسقاء کی صلاۃ میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان	205

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15- اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ
۱۵- باب: بارش کے وقت کی دعا کا بیان ---------- 205

16- كَرَاهِيَةُ الاسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ
۱۶- باب: ستاروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد رکھنا جائز نہیں ---------- 205

17- مَسْأَلَةُ الإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ
۱۷- باب: جب بارش سے نقصان کا اندیشہ ہو تو امام کا اللہ تعالیٰ سے بارش بند کرنے کی درخواست کا بیان ---------- 207

18- بَابُ رَفْعِ الإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ إِمْسَاكِ الْمَطَرِ
۱۸- باب: بارش روکنے کی دعا کے وقت امام کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان ---------- 207

18- كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۸- کتاب: خوف کی صلاۃ کے احکام ومسائل

19- كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۹- کتاب: عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کی صلاۃ کے احکام ومسائل

1- بَابٌ
۱- باب ---------- 223

2- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ مِنَ الْغَدِ
۲- باب: عیدالفطر کی صلاۃ کے لیے (کسی سبب سے) دوسرے دن نکلنے کا بیان ---------- 224

3- خُرُوجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فِي الْعِيدَيْنِ
۳- باب: عیدین میں دوشیزاؤں اور پردہ والی عورتوں کے نکلنے کا بیان ---------- 225

4- اِعْتِزَالُ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ
۴- باب: حائضہ عورتوں کے لوگوں کی صلاۃ گاہ سے الگ رہنے کا بیان ---------- 225

5- بَابُ الزِّينَةِ لِلْعِيدَيْنِ
۵- باب: عیدین کے لیے زینت کا بیان ---------- 225

6- اَلصَّلَاةُ قَبْلَ الإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ
۶- باب: عید کے دن امام سے پہلے صلاۃ پڑھنے کا بیان -- 226

7- تَرْكُ الأَذَانِ لِلْعِيدَيْنِ
۷- باب: عیدین میں اذان نہ دینے کا بیان ---------- 226

8- اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ
۸- باب: عید کے دن خطبے کا بیان ---------- 227

9- بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
۹- باب: عیدین کی صلاۃ خطبے سے پہلے پڑھنے کا بیان --- 227

10- بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ
۱۰- باب: عیدین کی صلاۃ نیزہ سامنے رکھ کر پڑھنے کا بیان 228

11- عَدَدُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
۱۱- باب: عیدین کی صلاۃ کی رکعات کا بیان ---------- 228

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ
۱۲- باب: عیدین میں سورۂ ''ق'' اور سورۂ ''اقتربت'' پڑھنے کا بیان و ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ -------- 229

13- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾
۱۳- باب: عیدین میں ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ اور ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ پڑھنے کا بیان ------ 229

14- بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
۱۴- باب: عیدین کا خطبہ صلاۃ کے بعد دینے کا بیان ---- 229

15- اَلتَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ
۱۵- باب: عید کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے اور نہ بیٹھنے دونوں کے جواز کا بیان ------------------------------------ 230

16- اَلزِّينَةُ لِلْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ
۱۶- باب: عیدین کے خطبے کے لیے زینت کا بیان ------ 230

17- اَلْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيرِ
۱۷- باب: اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دینے کا بیان -------- 230

18- قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ
۱۸- باب: امام کے کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان ------ 231

19- قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ
۱۹- باب: خطبے میں امام کے کسی آدمی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کا بیان -- 231

20- اِسْتِقْبَالُ الْإِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فِي الْخُطْبَةِ
۲۰- باب: امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے خطبہ دینے کا بیان 232

21- اَلْإِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ
۲۱- باب: خطبے کے وقت خاموش رہنے کا بیان --------- 232

22- كَيْفَ الْخُطْبَةُ ؟
۲۲- باب: خطبہ کیسا ہو؟ -------------------------- 233

23- حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ
۲۳- باب: خطبے میں امام کا لوگوں کو صدقہ کرنے پر ابھارنے کا بیان -- 234

24- اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ
۲۴- باب: خطبے میں میانہ روی کا بیان -------------- 235

25- اَلْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوتُ فِيهِ
۲۵- باب: دونوں خطبوں میں بیٹھنے اور اس میں خاموش رہنے کا بیان -- 235

26- اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيهَا
۲۶- باب: دوسرے خطبے میں قرآن پڑھنے اور ذکرِ الٰہی کرنے کا بیان -- 236

27- نُزُولُ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ
۲۷- باب: خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے امام کے منبر سے اترنے کا بیان ------------------------------- 236

28- مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثُّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ
۲۸- باب: خطبے سے فارغ ہو کر امام کا عورتوں کو نصیحت کرنے اور انہیں صدقہ وخیرات پر ابھارنے کا بیان--------------- 237

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

29- اَلصَّلاةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا
۲۹۔باب: عیدین سے پہلے اور اس کے بعد صلاۃ پڑھنے کا بیان 237

30- ذَبْحُ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ
۳۰۔باب: عیدالاضحیٰ کے دن امام کے ذبح کرنے کا اور ذبیحوں کی تعداد کا بیان ---------------- 238

31- اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا
۳۱۔باب: عید اور جمعہ دونوں کے اکٹھا آ پڑنے اور ان میں حاضر ہونے کا بیان ---------------- 238

32- اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ
۳۲۔باب: عید کی صلاۃ پڑھنے والے کے لیے جمعے سے غیر حاضر رہنے کی رخصت کا بیان ---------------- 239

33- ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ
۳۳۔باب: عید کے دن دف بجانے کا بیان ---------- 240

34- اَللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ
۳۴۔باب: عید کے دن حکمران کے سامنے کھیلنے کودنے کا بیان 240

35- اَللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى ذَلِكَ
۳۵۔باب: عید کے دن مسجد میں کھیلنے کودنے اور عورتوں کے اسے دیکھنے کا بیان ---------------- 240

36- اَلرُّخْصَةُ فِي الِاسْتِمَاعِ إِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ
۳۶۔باب: عید کے دن گانے سننے اور دف بجانے کی رخصت کا بیان ---------------- 241

20- كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ
۲۰۔کتاب: قیام اللیل (تہجد) اور دن کی نفل صلاتوں کے احکام ومسائل

1- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلاةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذَلِكَ
۱۔باب: گھروں میں صلاۃ پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان ---------------- 243

2- بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ
۲۔باب: قیام اللیل (تہجد) کا بیان ---------------- 244

3- بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا
۳۔باب: رمضان میں ایمان کی حالت میں خالص ثواب کی نیت سے قیام کرنے (تہجد پڑھنے) کے ثواب کا بیان ------- 247

4- بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ
۴۔باب: رمضان کے مہینے کے قیام اللیل (تہجد) کا بیان 248

5- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ
۵۔باب: قیام اللیل (تہجد) کی ترغیب کا بیان --------- 249

6- بَابُ فَضْلِ صَلاةِ اللَّيْلِ
۶۔باب: صلاۃ اللیل (تہجد) کی فضیلت کا بیان ------- 252

7- فَضْلُ صَلاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ
۷۔باب: سفر میں قیام اللیل (تہجد) پڑھنے کی فضیلت کا بیان 253

8- بَابُ وَقْتِ الْقِيَامِ
۸۔باب: قیام اللیل (تہجد) کے وقت کا بیان --------- 253

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9-بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ
۹-باب: قیام اللیل کس دعا سے شروع کی جائے؟ ------ 254

10-بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ
۱۰-باب: رات میں اٹھنے پر مسواک کرنے کا بیان------ 257

11- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي حَصِينٍ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
۱۱-باب: اس حدیث کی روایت میں ابوحصین عثمان بن عاصم پر رواۃ کے اختلاف کا بیان------------------------ 257

12-بَابٌ بِأَيِّ شَيْءٍ تُسْتَفْتَحُ صَلاةُ اللَّيْلِ ؟
۱۲-باب: قیام اللیل (تہجد) کس دعا سے شروع کی جائے؟ 258

13-بَابُ ذِكْرِ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ
۱۳-باب: رسول اللہ ﷺ کے قیام اللیل (تہجد) کا بیان 259

14-ذِكْرُ صَلاةِ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلام - بِاللَّيْلِ
۱۴-باب: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کی صلاۃ (تہجد) کا بیان-- 260

15-ذِكْرُ صَلاةِ نَبِيِّ اللهِ مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلام - وَذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ فِيهِ
۱۵-باب: اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی صلاۃ کا بیان اور سلیمان التیمی سے اس حدیث کی روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان 261

16-بَابُ إِحْيَاءِ اللَّيْلِ
۱۶-باب: شب بیداری کا بیان-------------------- 263

17- الاخْتِلافُ عَلَى عَائِشَةَ فِي إِحْيَاءِ اللَّيْلِ
۱۷-باب: شب بیداری کے سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان -------------------- 264

18- كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ قَائِمًا؟ وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ
۱۸-باب: جب صلاۃ کھڑے ہوکر شروع کرے تو کیسے کرے؟ اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کے اختلاف کا بیان ------------------------------- 266

19-بَابُ صَلاةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ وَذِكْرِ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي إِسْحَقَ فِي ذَلِكَ
۱۹-باب: نفل صلاۃ بیٹھ کر پڑھنے کا بیان اور اس سلسلے میں ابواسحاق سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان----- 269

20-بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلاةِ الْقَاعِدِ
۲۰-باب: کھڑے ہوکر صلاۃ پڑھنے والے کی صلاۃ کی بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے کی صلاۃ پر فضیلت کا بیان ---------- 271

21-فَضْلُ صَلاةِ الْقَاعِدِ عَلَى صَلاةِ النَّائِمِ
۲۱-باب: بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے کی صلاۃ کی لیٹ کر پڑھنے والے کی صلاۃ پر فضیلت --------------------------- 272

22-بَابٌ كَيْفَ صَلاةُ الْقَاعِدِ ؟
۲۲-باب: بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے کی کیفیت کا بیان -------- 272

23-بَابٌ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ ؟
۲۳-باب: رات میں قراءت کیسی ہو؟---------------- 273

24-فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ
۲۴-باب: سری کی جہری پر فضیلت کا بیان ------------ 273

25-بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ
۲۵-باب: تہجد میں قیام ، رکوع ، رکوع کے بعد قیام، سجدہ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلاةِ اللَّيْلِ	اوردونوں سجدوں کے درمیان کی بیٹھک سب کے برابر ہونے کا بیان	274
26-بَابٌ كَيْفَ صَلاةُ اللَّيْلِ ؟	۲۶-باب: تہجد کی صلاۃ کیسے پڑھی جائے؟	275
27-بَابُ الأَمْرِ بِالْوِتْرِ	۲۷-باب: وتر کے حکم کا بیان	278
28-بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ	۲۸-باب: سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی ترغیب کا بیان	279
29-بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ	۲۹-باب: ایک رات میں دو (بار) وتر پڑھنے سے ممانعت کا بیان	279
30-بَابُ وَقْتِ الْوِتْرِ	۳۰-باب: وتر کے وقت کا بیان	280
31-بَابُ الأَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ	۳۱-باب: صبح سے پہلے وتر پڑھنے کے حکم کا بیان	281
32-اَلْوِتْرُ بَعْدَ الأَذَانِ	۳۲-باب: وتر اذان کے بعد پڑھنے کا بیان	281
33-بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ	۳۳-باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	282
34-بَابٌ كَمِ الْوِتْرُ ؟	۳۴-باب: وتر میں کتنی رکعتیں ہیں؟	282
35-بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ ؟	۳۵-باب: ایک رکعت وتر کیسے پڑھی جائے؟	283
36-بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلاثٍ ؟	۳۶-باب: تین رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان؟	285
37- ذِكْرُ اخْتِلافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ	۳۷-باب: وتر کے سلسلے میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا بیان	286
38- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ	۳۸-باب: وتر کے سلسلے میں سعید بن جبیر کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ابواسحاق سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان	287
39-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ	۳۹-باب: وتر کے سلسلے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حبیب بن ابی ثابت پر اختلاف کا بیان	288
40-بَابُ ذِكْرِ الاخْتِلافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوِتْرِ	۴۰-باب: وتر کے سلسلے میں ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں زہری سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان	290
41-بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ؟ وَذِكْرِ الاخْتِلافِ عَلَى الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الْوِتْرِ	۴۱-باب: پانچ رکعت وتر کیسے پڑھی جائے؟ اور وتر کی حدیث کے سلسلے میں حکم سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا ذکر	291

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42-بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ	۴۲۔باب: سات رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان	292
43-كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ ؟	۴۳۔باب: نو رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان	293
44-بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ؟	۴۴۔باب: گیارہ رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان	296
45-بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً	۴۵۔باب: تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان	296
46-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ	۴۶۔باب: وتر میں قراءت کا بیان	296
47-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ	۴۷۔باب: وتر میں ایک اور قراءت کا بیان	297
48-ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى شُعْبَةَ فِيهِ	۴۸۔باب: اس حدیث میں شعبہ سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان	298
49-ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فِيهِ	۴۹۔باب: اس حدیث میں مالک بن مغول سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان	300
50- ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ	۵۰۔باب: اس حدیث میں شعبہ کی قتادہ سے روایت میں شعبہ کے شاگردوں کے اختلاف کا بیان	301
51-بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ	۵۱۔باب: وتر کی دعا کا بیان	302
52- تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ	۵۲۔باب: وتر کی دعا میں دونوں ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان	304
53-بَابُ قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ	۵۳۔باب: وتر کے بعد سجدے کی مقدار کا بیان	304
54-التَّسْبِيحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ فِيهِ	۵۴۔باب: وتر سے فراغت کے بعد ”سبحان الملک القدوس“ پڑھنے کا بیان اور اس کی روایت میں سفیان سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا ذکر	305
55-بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ	۵۵۔باب: وتر اور فجر کی دونوں سنتوں کے درمیان نفل پڑھنے کا بیان	307
56- الْمُحَافَظَةُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ	۵۶۔باب: فجر سے پہلے کی دونوں رکعتوں کی محافظت کا بیان	308
57-بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ	۵۷۔باب: فجر کی دو رکعت (سنت) کے وقت کا بیان	309
58-الِاضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ	۵۸۔باب: فجر کی دو رکعت کے بعد دائیں کروٹ لیٹنے کا بیان	309
59- بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ	۵۹۔باب: قیام اللیل (تہجد) چھوڑ دینے والے کی مذمت کا بیان	310

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

60-بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرِ الاخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ	٦٠۔باب: فجر کی دو رکعت (سنت) کا وقت اور نافع کی روایت میں رواۃ کے اختلاف کا بیان	311
61-بَابُ مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ	٦١۔باب: جسے رات میں تہجد پڑھنی ہو اور نیند اس پر غالب آ جائے اور نہ پڑھ سکے	316
62- اسْمُ الرَّجُلِ الرِّضَى	٦٢۔باب: گزشتہ سند میں وارد سعید بن جبیر کے نزدیک پسندیدہ آدمی کا بیان	316
63-بَابُ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ	٦٣۔باب: جو اپنے بستر پر آئے اور وہ قیام کی نیت رکھتا ہو لیکن وہ سو جائے	317
64- بَابٌ كَمْ يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ ؟	٦٤۔باب: جو شخص تہجد کی صلاۃ سے سو جائے یا کسی تکلیف کی وجہ سے اسے نہ پڑھ سکے تو وہ (دن میں) کتنی رکعتیں پڑھے؟	318
65-بَابٌ مَتَى يَقْضِي مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ؟	٦٥۔باب: جو شخص رات کو سو جائے اور اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکے تو وہ کب اس کی قضا کرے؟	318
66-بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِيهِ لِخَبَرِ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي ذَلِكَ، وَالاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ	٦٦۔باب: جو فرض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے ثواب کا بیان اور اس سلسلے میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر اور عطا پر راویوں کے اختلاف کا ذکر	319
67-الاخْتِلَافُ عَلَى إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ	٦٧۔باب: اسماعیل بن ابی خالد پر راویوں کے اختلاف کا بیان	323

21۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ

۲۱۔کتاب: جنازہ کے احکام و مسائل

21۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ

۲۱۔کتاب: جنازہ کے احکام و مسائل

1-بَاب تَمَنِّي الْمَوْتِ	۱۔باب: موت کی آرزو و تمنا کا بیان	328
2-الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ	۲۔باب: موت کی دعا کا بیان	329
3-كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ	۳۔باب: موت کو کثرت سے یاد کرنے کا بیان	330
4-بَابُ تَلْقِينِ الْمَيِّتِ	۴۔باب: میت کو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی تلقین کرنے کا بیان	331
5-بَابُ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ	۵۔باب: مومن کے مرنے کی نشانی کا بیان	332
6-شِدَّةُ الْمَوْتِ	۶۔باب: موت کی شدت کا بیان	332

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7-اَلْمَوْتُ يَوْمَ الاثْنَيْنِ	۷۔باب: دوشنبہ (سوموار) کے دن مرنے کا بیان	333
8-اَلْمَوْتُ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ	۸۔باب: اپنے مقامِ پیدائش کے علاوہ کہیں اور مرنے کا بیان	333
9-بَابُ مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ	۹۔باب: روح نکلتے وقت مومن کی عزت وتکریم کا بیان	334
10-فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ	۱۰۔باب: اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرنے والے کا بیان	335
11-تَقْبِيلُ الْمَيِّتِ	۱۱۔باب: میت کو بوسہ دینے کا بیان	337
12-تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ	۱۲۔باب: میت کو ڈھانپنے کا بیان	338
13-فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ	۱۳۔باب: میت پر رونے کا بیان	339
14-اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ	۱۴۔باب: میت پر رونے سے ممانعت کا بیان	340
15-اَلنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ	۱۵۔باب: میت پر نوحہ کرنے کا بیان	343
16-بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ	۱۶۔باب: میت پر رونے کی رخصت کا بیان	346
17-دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ	۱۷۔باب: جاہلیت کی پکار پکارنے سے ممانعت کا بیان	346
18-اَلسَّلَقُ	۱۸۔باب: واویلا کرنے سے ممانعت کا بیان	347
19-ضَرْبُ الْخُدُودِ	۱۹۔باب: رخسار (منہ) پیٹنے سے ممانعت کا بیان	347
20-اَلْحَلْقُ	۲۰۔باب: سر منڈانے کی ممانعت کا بیان	348
21-شَقُّ الْجُيُوبِ	۲۱۔باب: گریبان پھاڑنے سے ممانعت کا بیان	348
22-اَلْأَمْرُ بِالِاحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ نُزُولِ الْمُصِيبَةِ	۲۲۔باب: مصیبت آنے پر صبر کرنے اور اللہ سے ثواب چاہنے کے حکم کا بیان	349
23-ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ	۲۳۔باب: صبر کرنے اور اجر وثواب چاہنے والے کے ثواب کا بیان	351
24-بَابُ ثَوَابِ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ	۲۴۔باب: تین صلبی اولاد مر جانے پر اللہ تعالیٰ سے اجر چاہنے والے کے ثواب کا بیان	351
25-مَنْ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ	۲۵۔باب: جس کی تین اولاد مر جائیں اس کے ثواب کا بیان	352
26-مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً	۲۶۔باب: جو تین اولاد آگے بھیج چکا ہو اس کے اجر وثواب کا بیان	353
27-بَابُ النَّعْيِ	۲۷۔باب: موت کی خبر دینے کا بیان	353

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28-غَسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ	۲۸۔باب: میت کو پانی اور بیر کی پتیوں سے غسل دینے کا بیان	355
29-غَسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ	۲۹۔باب: گرم پانی سے غسل دینے کا بیان	356
30-نَقْضُ رَأْسِ الْمَيِّتِ	۳۰۔باب: میت کے سر (کی چوٹی) کھولنے کا بیان	356
31-مَيَامِنُ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهُ	۳۱۔باب: میت کے دائیں کو اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونے کا بیان	356
32-غَسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا	۳۲۔باب: میت کو طاق بار غسل دینے کا بیان	357
33-غَسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ	۳۳۔باب: میت کو پانچ بار سے زیادہ نہلانے کا بیان	357
34-غَسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ	۳۴۔باب: میت کو سات بار سے زیادہ غسل دینے کا بیان	358
35-اَلْكَافُورُ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ	۳۵۔باب: میت کے غسل کے پانی میں کافور ملانے کا بیان	359
36-الإِشْعَارُ	۳۶۔باب: میت کے بدن پر کپڑا لپیٹنے کا بیان	360
37-اَلأَمْرُ بِتَحْسِينِ الْكَفَنِ	۳۷۔باب: کفن اچھا دینے کے حکم کا بیان	361
38-أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ ؟	۳۸۔باب: کون سا کفن بہتر ہے؟	361
39-كَفَنُ النَّبِيِّ ﷺ	۳۹۔باب: نبی اکرم ﷺ کے کفن کا بیان	362
40-اَلْقَمِيصُ فِي الْكَفَنِ	۴۰۔باب: کفن میں قمیص کے ہونے کا بیان	362
41-كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ ؟	۴۱۔باب: محرم جب مر جائے تو اس کی تکفین کیسے کی جائے؟	364
42-اَلْمِسْكُ	۴۲۔باب: مشک کا بیان	365
43-الإِذْنُ بِالْجَنَازَةِ	۴۳۔باب: جنازے کی خبر دینے کا بیان	365
44-السُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ	۴۴۔باب: جنازے کو لے جانے میں جلدی کرنے کا بیان	366
45-بَابُ الأَمْرِ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ	۴۵۔باب: جنازے کے لیے کھڑے ہونے کے حکم کا بیان	369
46-اَلْقِيَامُ لِجَنَازَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ	۴۶۔باب: مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا بیان	370
47-اَلرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ	۴۷۔باب: کھڑے نہ ہونے کی رخصت کا بیان	371
48-اِسْتِرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ	۴۸۔باب: مومن کا موت سے راحت پانے کا بیان	373
49-الاسْتِرَاحَةُ مِنَ الْكُفَّارِ	۴۹۔باب: کفار و مشرکین سے راحت پانے کا بیان	374
50-بَابُ الثَّنَاءِ	۵۰۔باب: مردے کی تعریف کا بیان	374
51-اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكَى إِلَّا بِخَيْرٍ	۵۱۔باب: مُردوں کا تذکرہ نیکی کے ساتھ کرنے کا بیان	376

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

52۔ اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ	۵۲۔باب: مردوں کو بُرا بھلا کہنے سے ممانعت کا بیان ---	377
53۔ اَلأَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ	۵۳۔باب: جنازے کے پیچھے جانے کے حکم کا بیان ----	378
54۔فَضْلُ مَنْ يَتْبَعُ جَنَازَةً	۵۴۔باب: جنازے کے ساتھ جانے والے کی فضیلت کا بیان	378
55۔مَكَانُ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ	۵۵۔باب: سوار جنازے کے کس طرف رہے؟--------	379
56۔مَكَانُ الْمَاشِي مِنَ الْجَنَازَةِ	۵۶۔باب: پیدل چلنے والا جنازے کے کس طرف رہے؟	379
57۔ اَلأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ	۵۷۔باب: مردے پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے کے حکم کا بیان -	380
58۔الصَّلَاةُ عَلَى الصِّبْيَانِ	۵۸۔بچوں پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان --------------	381
59۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الأَطْفَالِ	۵۹۔باب: بچوں کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان ---------	381
60۔أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ	۶۰۔باب: مشرکوں کی اولاد کے حکم کا بیان -----------	382
61۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ	۶۱۔باب: شہداء کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان---------	383
62۔تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ	۶۲۔باب: شہیدوں کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان ----	384
63۔بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْجُومِ	۶۳۔باب: رجم کیے ہوئے شخص کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان ------------------------------	385
64۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْمَرْجُومِ	۶۴۔باب: رجم کیے ہوئے شخص کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان	386
65۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى مَنْ يَحِيفُ فِي وَصِيَّتِهِ	۶۵۔باب: اپنی وصیت میں ظلم کرنے والے کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان ---------------------------------	387
66۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى مَنْ غَلَّ	۶۶۔باب: مالِ غنیمت چرانے والے کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان------------------------------------	387
67۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ	۶۷۔باب: مقروض آدمی کی صلاۃِ جنازہ کا بیان--------	387
68۔تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ	۶۸۔باب: خودکشی کرنے والے کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان-------------------------------------	389
69۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ	۶۹۔باب: منافق کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان --------	390
70۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ	۷۰۔باب: مسجد میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان --------	391
71۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ	۷۱۔باب: رات میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان -------	392
72۔ اَلصُّفُوفُ عَلَى الْجَنَازَةِ	۷۲۔باب: جنازے پر صف بندی کا بیان ------------	393
73۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا	۷۳۔باب: صلاۃِ جنازہ کھڑے ہو کر پڑھنے کا بیان-----	395

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

74- اِجْتِمَاعُ جِنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ	۷۴-باب: بچہ اور عورت کے جنازے کو اکٹھا پڑھنے کا بیان	395
75- اجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ	۷۵-باب: مرد اور عورت کے جنازے کو اکٹھا پڑھنے کا بیان	395
76- عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ	۷۶-باب: صلاۃِ جنازہ میں تکبیروں کی تعداد کا بیان ----	396
77- اَلدُّعَاءُ	۷۷-باب: جنازے کی دعا کا بیان ----------------	397
78- فَضْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ	۷۸-باب: جس کی سو لوگوں نے صلاۃِ جنازہ پڑھی ہو اس کی فضیلت کا بیان --------------------------------	401
79- بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ	۷۹-باب: صلاۃِ جنازہ پڑھنے والوں کے ثواب کا بیان --	402
80- اَلْجُلُوسُ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ	۸۰-باب: جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنے کا بیان ---------	403
81- اَلْوُقُوفُ لِلْجَنَائِزِ	۸۱-باب: جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا بیان -----	404
82- مُوَارَاةُ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ	۸۲-باب: شہید کو اس کے خون میں (ہی) دفن کرنے کا بیان	405
83- أَيْنَ يُدْفَنُ الشَّهِيدُ ؟	۸۳-باب: شہید کہاں دفن کیا جائے؟ -------------	405
84- بَابُ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ	۸۴-باب: مشرک کو دفن کرنے کا بیان --------------	406
85- اَللَّحْدُ وَالشَّقُّ	۸۵-باب: بغلی اور صندوقی قبر بنانے کا بیان ---------	406
86- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ	۸۶-باب: قبر گہری کھودنے کے استحباب کا بیان -------	407
87- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ	۸۷-باب: قبر کو کشادہ کھودنے کے استحباب کا بیان -----	408
88- وَضْعُ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ	۸۸-باب: لحد میں کپڑا بچھانے کا بیان --------------	408
89- السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ	۸۹-باب: جن اوقات میں مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے ان کا بیان --------------------------	409
90- دَفْنُ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ	۹۰-باب: ایک قبر میں کئی لوگوں کے دفنانے کا بیان -----	409
91- مَنْ يُقَدَّمُ ؟	۹۱-باب: قبر میں پہلے کون رکھا جائے؟ ------------	410
92- إِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ أَنْ يُوضَعَ فِيهِ	۹۲-باب: میت کو لحد میں رکھنے کے بعد باہر نکالنے کا بیان	411
93- بَابُ إِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ	۹۳-باب: قبر میں رکھ دیے جانے کے بعد مردے کو نکالنے کا بیان ------------------------------------	411
94- اَلصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ	۹۴-باب: قبر پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان ----------	412
95- اَلرُّكُوبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ	۹۵-باب: صلاۃِ جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد سوار ہونے کا بیان --------------------------------	413

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

96- اَلزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ	٩٦- باب: قبر اونچی کرنے کے حکم کا بیان ---------- 413
97- اَلْبِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ	٩٧- باب: قبر پر عمارت بنانے کے حکم کا بیان -------- 414
98- تَجْصِيصُ الْقُبُورِ	٩٨- باب: قبروں کو پختہ بنانے کے حکم کا بیان -------- 414
99- تَسْوِيَةُ الْقُبُورِ إِذَا رُفِعَتْ	٩٩- باب: قبریں اونچی بنائی گئی ہوں تو انہیں برابر کر دینے کا بیان ---------------------------------- 415
100- زِيَارَةُ الْقُبُورِ	١٠٠- باب: قبروں کی زیارت کا بیان -------------- 415
101- زِيَارَةُ قَبْرِ الْمُشْرِكِ	١٠١- باب: مشرک کی قبر کی زیارت کا بیان ---------- 416
102- اَلنَّهْيُ عَنِ الاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ	١٠٢- باب: کفار و مشرکین کے لیے مغفرت طلب کرنا منع ہے 417
103- اَلأَمْرُ بِالاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ	١٠٣- باب: مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرنے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 418
104- اَلتَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ	١٠٤- باب: قبروں پر چراغاں کرنے پر وارد وعید کا بیان - 422
105- اَلتَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الْقُبُورِ	١٠٥- باب: قبروں پر بیٹھنے پر وارد وعید کا بیان -------- 422
106- اِتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ	١٠٦- باب: قبروں کو مسجد بنانے پر وارد وعید کا بیان ----- 422
107- كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ	١٠٧- باب: بالدار چمڑے کی جوتیوں میں قبروں کے درمیان چلنے کی کراہت کا بیان ---------------------------- 423
108- اَلتَّسْهِيلُ فِي غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ	١٠٨- باب: سبتی جوتیوں کے علاوہ میں چھوٹ کا بیان --- 423
109- اَلْمَسْأَلَةُ فِي الْقَبْرِ	١٠٩- باب: قبر میں مردے سے سوال و جواب کا بیان---- 424
110- مَسْأَلَةُ الْكَافِرِ	١١٠- باب: قبر میں کافر و مشرک سے سوال و جواب کا بیان 425
111- مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ	١١١- باب: پیٹ کے عارضے میں مرنے والے کا بیان---- 425
112- اَلشَّهِيدُ	١١٢- باب: شہید کا بیان -------------------------- 426
113- ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ	١١٣- باب: قبر کے دبانے اور دبوچنے کا بیان --------- 426
114- عَذَابُ الْقَبْرِ	١١٤- باب: قبر کے عذاب کا بیان ------------------ 427
115- اَلتَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ	١١٥- باب: عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا بیان -- 428
116- وَضْعُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ	١١٦- باب: قبر پر کھجور کی ٹہنی رکھنے کا بیان ----------- 431
117- أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ	١١٧- باب: مومنوں کی روحوں کا بیان --------------- 434
118- اَلْبَعْثُ	١١٨- باب: دوبارہ اٹھائے جانے کا بیان ------------ 437

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

119-ذِكْرُ أَوَّلِ مَنْ يُكْسَى
۱۱۹۔باب: (قیامت کے دن) جسے سب سے پہلے کپڑا پہنایا جائے گا ---------- 440

120-فِي التَّعْزِيَةِ
۱۲۰۔باب: تعزیت کا بیان ---------- 441

121-نَوْعٌ آخَرُ
۱۲۱۔باب: تعزیت کی ایک اور قسم کا بیان ---------- 441

22۔ كِتَابُ الصِّيَامِ

۲۲۔کتاب: صیام کے احکام ومسائل وفضائل

1-بَابُ وُجُوبِ الصِّيَامِ
ا۔باب: صیام کی فرضیت کا بیان ---------- 443

2-بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُودِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
۲۔باب: ماہِ رمضان میں مہربانی اور جود وسخا کا بیان ---------- 448

3-بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
۳۔باب: ماہِ رمضان کی فضیلت کا بیان ---------- 449

4-بَابُ ذِكْرِ الاخْتِلافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ
۴۔باب: (اس حدیث) میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 450

5-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ
۵۔باب: اس حدیث میں معمر پر (راویوں کے) اختلاف کا ذکر 452

6-اَلرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ
۶۔باب: ماہِ رمضان کو صرف رمضان کہنے کی رخصت کا بیان 454

7-إِخْتِلافُ أَهْلِ الآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ
۷۔باب: رویتِ ہلال میں ایک شہر والوں سے دوسرے شہر والوں کے اختلاف کا بیان ---------- 455

8-بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَذِكْرِ الاخْتِلافِ فِيهِ عَلَى سُفْيَانَ فِي حَدِيثِ سِمَاكٍ
۸۔باب: ماہِ رمضان کے چاند (دیکھنے) پر ایک آدمی کی گواہی قبول کرنے اور سماک (والی) حدیث میں راویوں کے سفیان پر اختلاف کا بیان ---------- 455

9-إِكْمَالُ شَعْبَانَ ثَلاثِينَ إِذَا كَانَ غَيْمٌ وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
۹۔باب: بادل ہونے پر شعبان کے تیس دن پورے کرنے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان ---------- 457

10-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
۱۰۔باب: اس حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان ---------- 458

11-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
۱۱۔باب: اس حدیث میں عبیداللہ بن عمر سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 458

12-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي
۱۲۔باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں عمرو بن دینار پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ	راویوں کے اختلاف کا ذکر	459
13-ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَنْصُورٍ فِي حَدِيثِ رِبْعِيٍّ فِيهِ	۱۳۔باب: اس سلسلے میں ربعی کی حدیث میں منصور پر راویوں کے اختلاف کا ذکر	460
14-كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ	۱۴۔باب: مہینہ کتنے دنوں کا ہوتا ہے؟ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں زہری پر (راویوں کے) اختلاف کا ذکر	462
15-ذِكْرُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ	۱۵۔باب: اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کا بیان	463
16-ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى إِسْمَاعِيلَ فِي خَبَرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِيهِ	۱۶۔باب: اس بارے میں سعد بن ابی وقاص (مالک) کی روایت میں اسماعیل بن أبي خالد پر راویوں کے اختلاف کا ذکر	463
17- ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ	۱۷۔باب: ابوسلمہ کی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں راویوں کے اختلاف کا ذکر	465
18- اَلْحَثُّ عَلَى السَّحُورِ	۱۸۔باب: سحری کھانے کی ترغیب کا بیان	466
19-ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ	۱۹۔باب: اس حدیث میں عبدالملک بن ابی سلیمان پر راویوں کے اختلاف کا بیان	467
20-تَأْخِيرُ السُّحُورِ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى زِرٍّ فِيهِ	۲۰۔باب: سحری میں تاخیر کا اور اس حدیث میں زر پر راویوں کے اختلاف کا بیان	468
21-قَدْرُ مَا بَيْنَ السُّحُورِ وَبَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ	۲۱۔باب: سحری اور صلاۃِ فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟	469
22-ذِكْرُ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَسَعِيدٍ عَلَى قَتَادَةَ فِيهِ	۲۲۔باب: قتادہ سے روایت میں ہشام وسعید کے اختلاف کا بیان	470
23-ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ	۲۳۔باب: سحری میں تاخیر سے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سلیمان بن مہران الأعمش پر راویوں اور ان کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر	470
24-فَضْلُ السُّحُورِ	۲۴۔باب: سحری کرنے کی فضیلت کا بیان	472
25-دَعْوَةُ السَّحُورِ	۲۵۔باب: سحری کی دعوت دینے کا بیان	472
26-تَسْمِيَةُ السَّحُورِ غَدَاءً	۲۶۔باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنے کا بیان	473
27-فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ	۲۷۔باب: ہمارے اور اہلِ کتاب کے صوم میں فرق کا بیان	473

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28- السَّحُورُ بِالسَّوِيقِ وَالتَّمْرِ
۲۸- باب: ستواور کھجور سے سحری کھانے کا بیان -------- 474

29- تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾
۲۹- باب: آیتِ کریمہ: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ کی تفسیر -------------------------------- 474

30- كَيْفَ الْفَجْرُ؟
۳۰- باب: فجر کیسے ہوتی ہے؟-------------------- 475

31- اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ
۳۱- باب: ماہِ رمضان سے ایک روز پہلے صوم رکھنے کی ممانعت کا بیان-------------------------------------- 476

32- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ
۳۲- اس حدیث میں ابوسلمہ سے روایت کرنے میں یحییٰ بن أبی کثیر اور محمد بن عمرو پر راویوں کے اختلاف کا ذکر-------- 476

33- ذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ فِي ذَلِكَ
۳۳- باب: اس سلسلے میں ابوسلمہ کی حدیث کا ذکر ------ 477

34- الاخْتِلافُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِيهِ
۳۴- باب: اس حدیث میں محمد بن ابراہیم پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------------------------------- 478

35- ذِكْرُ اخْتِلافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَائِشَةَ فِيهِ
۳۵- باب: اس سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر -------------------------- 479

36- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
۳۶- باب: اس حدیث میں خالد بن معدان پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ------------------------------ 481

37- صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ
۳۷- باب: شک والے دن صوم رکھنے کی ممانعت کا بیان 482

38- اَلتَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ
۳۸- باب: شک کے دن صوم رکھنے کی آسانی کا بیان --- 482

39- ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَالاخْتِلافُ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ فِي ذَلِكَ
۳۹- باب: رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (رات کو) قیام کرنے اور (دن کو) صوم رکھنے والے کے ثواب کا بیان اور اس سلسلے کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ------------------------------ 483

40- ذِكْرُ اخْتِلافِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَالنَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ فِيهِ
۴۰- باب: اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر اور نضر بن شیبان کے اختلاف کا ذکر ------------------------------ 487

41- فَضْلُ الصِّيَامِ وَالاخْتِلافُ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي ذَلِكَ
۴۱- باب: صوم کی فضیلت اور اس سلسلے میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں ابواسحاق سبیعی پر راویوں کے اختلاف کا بیان - 489

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي صَالِحٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ	۴۲۔باب: اس حدیث میں ابو صالح پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 490
43- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ	۴۳۔باب: صائم کی فضیلت کے سلسلے میں ابوامامہ والی حدیث میں محمد بن ابی یعقوب پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---- 493
44- بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَذِكْرِ الاخْتِلَافِ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ فِي ذَلِكَ	۴۴۔باب: اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھنے کا ثواب، اور اس سلسلے کی روایت میں سہیل بن أبوصالح پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 501
45- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِيهِ	۴۵۔باب: اس حدیث میں سفیان ثوری پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 503
46- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ	۴۶۔باب: سفر میں صوم رکھنے کی کراہت کا بیان ------- 504
47- الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قِيلَ ذَلِكَ، وَذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي ذَلِكَ	۴۷۔باب: اس حدیث کے سبب کا ورودِ بیان، نیز اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں محمد بن عبدالرحمٰن پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 505
48- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ	۴۸۔باب: علی بن مبارک پر (راویوں کے) اختلاف کا ذکر 506
49- ذِكْرُ اسْمِ الرَّجُلِ	۴۹۔باب: اوپر والی جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مبہم راوی کے نام کا ذکر ---------- 506
50- ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ، وَالاخْتِلَافُ عَلَى الأَوْزَاعِيِّ فِي خَبَرِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فِيهِ	۵۰۔باب: مسافر کے صوم نہ رکھنے اور عمرو بن امیہ کی حدیث میں اوزاعی پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 508
51- ذِكْرُ اخْتِلَافِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ	۵۱۔باب: اس حدیث میں معاویہ بن سلّام اور علی بن المبارک کے یحییٰ بن أبی کثیر پر اختلاف کا ذکر ---------- 510
52- فَضْلُ الإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصِّيَامِ	۵۲۔باب: سفر میں صوم رکھنے پر نہ رکھنے کی فضیلت کا بیان 514
53- ذِكْرُ قَوْلِهِ: ((الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ))	۵۳۔باب: حدیثِ نبوی ''سفر میں صوم رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے کی طرح ہے'' کا ذکر ---------- 514
54- الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ	۵۴۔باب: سفر میں صوم رکھنے کا بیان اور اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے اختلاف کا ذکر ---------- 515

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

55-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مَنْصُورٍ	۵۵-باب: اس حدیث میں رواۃ کے منصور پر اختلاف کا ذکر 516
56- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي حَدِيثِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ	۵۶-باب: اس باب میں حمزہ بن عمرو کی حدیث میں سلیمان بن یسار پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------------- 517
57-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عُرْوَةَ فِي حَدِيثِ حَمْزَةَ فِيهِ	۵۷-باب: حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں عروہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ------------------------------ 520
58-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيهِ	۵۸-باب: اس حدیث میں ہشام بن عروہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ------------------------------ 520
59-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ فِيهِ	۵۹-باب: اس باب کی ایک حدیث میں ابونضرہ منذر بن مالک بن قطعہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ------------ 521
60- الرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَصُومَ بَعْضًا وَيُفْطِرَ بَعْضًا	۶۰-باب: مسافر کو اجازت ہے کہ کسی دن صوم سے رہے اور کسی دن کھائے پیئے ---------------------------- 523
61-الرُّخْصَةُ فِي الإِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ	۶۱-باب: جو رمضان کے مہینے میں صوم رکھ کر سفر کرے اس کے لیے صوم توڑنے کی رخصت کا بیان ---------------- 523
62-وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ	۶۲-باب: حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کو صوم نہ رکھنے کی چھوٹ کا بیان ------------------------ 523
63- تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤)	۶۳-باب: آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ کی تفسیر --------------------- 524
64-وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ	۶۴-باب: حائضہ کو صوم نہ رکھنے کی چھوٹ کا بیان ----- 525
65-إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ أَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ هَلْ يَصُومُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ؟	۶۵-باب: رمضان میں حائضہ پاک ہو جائے یا مسافر واپس آ جائے تو کیا دن کے باقی حصے میں صوم رکھے؟ ------- 526
66-إِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ؟	۶۶-باب: اگر کسی نے رات میں صوم کی نیت نہیں کی تو کیا وہ اس دن نفلی صوم رکھ سکتا ہے؟ ------------------------- 526
67- النِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ وَالاخْتِلافُ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ فِي خَبَرِ عَائِشَةَ فِيهِ	۶۷-باب: صوم میں نیت کا بیان اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر 527
68-ذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ حَفْصَةَ فِي ذَلِكَ	۶۸-باب: اس باب میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر ------------------------------ 530

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

69-صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام
۶۹-باب: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے صیام کا بیان -- 533

70-صَوْمُ النَّبِيِّ - بِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ - وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ
۷۰-باب: نبی اکرم ﷺ (میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں) کے صیام اور اس سلسلے میں ناقلینِ حدیث کے اختلاف کا ذکر 534

71-ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي الْخَبَرِ فِيهِ
۷۱-باب: اس حدیث میں عطا پر راویوں کے اختلاف کا ذکر 541

72-اَلنَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، وَذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْخَبَرِ فِيهِ
۷۲-باب: صیام دہر (ہمیشہ صیام رکھنے) کی ممانعت، اور اس سلسلے کی حدیث میں مطرف بن عبداللہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---- 543

73-ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ فِيهِ
۷۳-باب: اس سلسلے میں غیلان بن جریر پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---- 544

74-سَرْدُ الصِّيَامِ
۷۴-باب: مسلسل صیام رکھنے کا بیان ---- 544

75-صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذٰلِكَ
۷۵-باب: دو دن صوم رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کا بیان 545
اور اس سلسلے میں ناقلینِ حدیث کے اختلاف کا ذکر ---- 545

76-صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ، وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ فِي ذٰلِكَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ
۷۶-باب: ایک دن صوم رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان اور اس سلسلے میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کے رواۃ کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر ---- 547

77-ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ
۷۷-باب: صیام میں زیادتی و کمی کا بیان اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر 551

78-صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، وَاخْتِلَافُ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ
۷۸-باب: مہینے میں دس دن کا صیام اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر 553

79-صِيَامُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ
۷۹-باب: مہینے میں پانچ دن روزے رکھنے کا بیان ---- 555

80-صِيَامُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ
۸۰-باب: مہینے میں چار دن صیام رکھنے کا بیان ---- 556

81-صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ
۸۱-باب: مہینے میں تین دن کے صیام کا بیان ---- 556

82-ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي عُثْمَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
۸۲-باب: ہر مہینے تین دن صیام رکھنے کے سلسلے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ابوعثمان نہدی پر راویوں کے اختلاف کا ذکر 557

83-كَيْفَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذٰلِكَ
۸۳-باب: ہر مہینے تین صیام کس طرح رکھے؟ اس سلسلے کی حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر ---- 559

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

84- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فِي الْخَبَرِ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

85- صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

23- كِتَابُ الزَّكَاةِ

۲۳- کتاب: زکاۃ وصدقات کے احکام ومسائل

1- بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ

2- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكَاةِ

3- بَابُ مَانِعِ الزَّكَاةِ

4- بَابُ عُقُوبَةِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

5- بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

6- بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْإِبِلِ

7- بَابُ سُقُوطِ الزَّكَاةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رِسْلًا لِأَهْلِهَا وَلِحُمُولَتِهِمْ

8- بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

9- بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْبَقَرِ

10- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

11- بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْغَنَمِ

12- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

13- بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

14- بَابُ إِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ

15- بَابُ إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَّدِّقِ

16- بَابُ زَكَاةِ الْخَيْلِ

17- بَابُ زَكَاةِ الرَّقِيقِ

۸۴- باب: ہر ماہ تین دن صیام رکھنے والی حدیث کے سلسلے میں موسیٰ بن طلحہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر ---------- 561

۸۵- باب: مہینے میں دو دن صیام رکھنے کا بیان -------- 566

23- كِتَابُ الزَّكَاةِ

۲۳- کتاب: زکاۃ وصدقات کے احکام ومسائل

۱- باب: زکاۃ کی فرضیت کا بیان ------------------ 568

۲- باب: زکاۃ روک لینے پر وارد وعید کا بیان --------- 571

۳- باب: زکاۃ روک لینے والے کا بیان ------------- 573

۴- باب: زکاۃ روک لینے والے کی سزا کا بیان -------- 575

۵- باب: اونٹوں کی زکاۃ کا بیان ------------------ 575

۶- باب: اونٹ کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان --------- 579

۷- باب: اونٹ جب اپنے مالکوں کے دودھ اور ان کی بار برداری کے لیے ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں ---------- 580

۸- باب: گائے بیل کی زکاۃ کا بیان --------------- 580

۹- باب: گائے بیل کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان ------ 582

۱۰- باب: بکریوں کی زکاۃ کا بیان ---------------- 582

۱۱- باب: بکریوں کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان ------- 585

۱۲- باب: الگ الگ مال کو ملانے اور ملے ہوئے مال کو الگ الگ کرنے کا بیان -------------------------- 585

۱۳- باب: زکاۃ دینے والے کے حق میں امام کے دعا کرنے کا بیان -- 586

۱۴- باب: جب محصل زکاۃ کی وصولی میں زیادتی کرے - 586

۱۵- باب: مالک کا خود زکاۃ نکال کر محصلِ زکاۃ کو دینے کا بیان -- 587

۱۶- باب: گھوڑے کی زکاۃ کا بیان ---------------- 590

۱۷- باب: غلاموں کی زکاۃ کا بیان ---------------- 591

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18-بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ	۱۸۔باب: چاندی کی زکاۃ کا بیان	591
19-بَابُ زَكَاةِ الْحُلِيِّ	۱۹۔باب: زیور کی زکاۃ کا بیان	593
20-بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ مَالِهِ	۲۰۔باب: اپنے مال کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان	594
21-زَكَاةُ التَّمْرِ	۲۱۔باب: کھجور کی زکاۃ کا بیان	595
22-بَابُ زَكَاةِ الْحِنْطَةِ	۲۲۔باب: گیہوں کی زکاۃ کا بیان	595
23-بَابُ زَكَاةِ الْحُبُوبِ	۲۳۔باب: غلوں کی زکاۃ کا بیان	595
24-اَلْقَدْرُ الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ	۲۴۔باب: کتنے مال میں زکاۃ واجب ہے؟	596
25-بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ	۲۵۔باب: کس غلے میں دسواں حصہ واجب ہے اور کس میں بیسواں حصہ؟	596
26-كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ؟	۲۶۔باب: تخمینہ لگانے والا کتنا چھوڑ دے؟	597
27-قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة: ٢٧٦)	۲۷۔باب: اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ کی تفسیر	598
28-بَابُ الْمَعْدِنِ	۲۸۔باب: کان کی زکاۃ کا بیان	598
29-بَابُ زَكَاةِ النَّحْلِ	۲۹۔باب: شہد کی مکھی کی زکاۃ کا بیان	600
30-بَابُ فَرْضِ زَكَاةِ رَمَضَانَ	۳۰۔باب: رمضان کی زکاۃ (یعنی صدقہ فطر) کی فرضیت کا بیان	601
31-بَابُ فَرْضِ زَكَاةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ	۳۱۔باب: غلام اور لونڈیوں پر صدقۂ فطر کی فرضیت کا بیان	601
32-فَرْضُ زَكَاةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيرِ	۳۲۔باب: چھوٹے بچے پر صدقۂ فطر کی فرضیت کا بیان	601
33-فَرْضُ زَكَاةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ دُونَ الْمُعَاهِدِينَ	۳۳۔باب: صدقۂ فطر کا ذمی پر فرض نہ ہونے اور مسلمانوں پر فرض ہونے کا بیان	602
34-كَمْ فُرِضَ؟	۳۴۔باب: صدقۂ فطر کتنا فرض ہے؟	602
35-بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُولِ الزَّكَاةِ	۳۵۔باب: زکاۃ کی فرضیت کے اترنے سے پہلے صدقۂ فطر کی فرضیت کا بیان	603
36-مَكِيلَةُ زَكَاةِ الْفِطْرِ	۳۶۔باب: صدقۂ فطر کے پیمانے کا بیان	604
37-بَابُ التَّمْرِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ	۳۷۔صدقۂ فطر میں کھجور دینے کا بیان	605
38-اَلزَّبِيبُ	۳۸۔باب: صدقۂ فطر میں کشمش دینے کا بیان	605

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39- اَلدَّقِيقُ	۳۹۔باب: صدقہ فطر میں آٹا دینے کا بیان ----------	606
40- اَلْحِنْطَةُ	۴۰۔باب: صدقہ فطر میں گیہوں دینے کا بیان --------	606
41- اَلسُّلْتُ	۴۱۔باب: صدقۂ فطر میں بغیر چھلکے کا جو دینے کا بیان ----	607
42- اَلشَّعِيرُ	۴۲۔باب: صدقۂ فطر میں جَو دینے کا بیان ------------	607
43- اَلأَقِطُ	۴۳۔باب: صدقۂ فطر میں پنیر دینے کا بیان -----------	608
44- كَمِ الصَّاعُ؟	۴۴۔باب: صاع کتنے کا ہوتا ہے ----------------	608
45- بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ	۴۵۔باب: صدقہ فطر کس وقت ادا کرنا مستحب ہے؟ ----	609
46- إِخْرَاجُ الزَّكَاةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ	۴۶۔باب: ایک شہر کی زکاۃ دوسرے شہر میں بھیجنے کا بیان -	609
47- بَابُ إِذَا أَعْطَاهَا غَنِيًّا وَهُوَ لَا يَشْعُرُ	۴۷۔باب: لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دینے کا بیان	610
48- بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ غُلُولٍ	۴۸۔باب: چوری کے مال میں سے صدقہ دینے کا بیان --	611
49- جُهْدُ الْمُقِلِّ	۴۹۔باب: کم مال والے کا اپنی محنت کی کمائی سے صدقہ کرنے کے ثواب کا بیان ----------------------------	611
50- اَلْيَدُ الْعُلْيَا	۵۰۔باب: اوپر والے ہاتھ (یعنی دینے والے) کی فضیلت کا بیان --	614
51- بَابُ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا؟	۵۱۔باب: اوپر والا ہاتھ کون سا ہے؟ ---------------	614
52- اَلْيَدُ السُّفْلَى	۵۲۔باب: نیچے والے ہاتھ، یعنی صدقہ قبول کرنے والے کا بیان --	615
53- اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى	۵۳۔باب: مالداری اور دل کی بے نیازی کے ساتھ صدقہ دینے کا بیان --------------------------------------	615
54- تَفْسِيرُ ذَلِكَ	۵۴۔باب: صدقہ دینے والی حدیث کی شرح وتفسیر -----	616
55- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ، هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ؟	۵۵۔باب: جب کوئی صدقہ دے اور وہ خود ضرورت مند ہو تو کیا وہ چیز اسے لوٹائی جا سکتی ہے؟ --------------------	616
56- صَدَقَةُ الْعَبْدِ	۵۶۔باب: غلام کے صدقے کا بیان ---------------	617
57- صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا	۵۷۔باب: عورت کا اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کا بیان --	618

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

58-عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا	۵۸-باب: شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے عطیہ دینے کا بیان ---------- 618
59-فَضْلُ الصَّدَقَةِ	۵۹-باب: صدقہ کی فضیلت کا بیان ---------- 619
60-بَابٌ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟	۶۰-باب: کون سا صدقہ افضل ہے؟ ---------- 619
61-صَدَقَةُ الْبَخِيلِ	۶۱-باب: بخیل کے صدقے کا بیان ---------- 621
62-الْإِحْصَاءُ فِي الصَّدَقَةِ	۶۲-گن گن کر صدقہ کرنے کی ممانعت کا بیان ---------- 623
63-اَلْقَلِيلُ فِي الصَّدَقَةِ	۶۳-باب: تھوڑے صدقے کا بیان ---------- 624
64-بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ	۶۴-باب: صدقے پر ابھارنے کا بیان ---------- 624
65-اَلشَّفَاعَةُ فِي الصَّدَقَةِ	۶۵-باب: صدقہ دینے کی سفارش کے ثواب کا بیان --- 626
66-الاخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ	۶۶-باب: صدقے میں فخر کرنے کا بیان ---------- 627
67-بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ	۶۷-باب: خازن کے اجر کا بیان جب وہ اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ کرے ---------- 628
68-بَابُ الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ	۶۸-باب: چپکے سے صدقہ دینے والے کا بیان ---------- 628
69-اَلْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى	۶۹-باب: صدقہ دے کر احسان جتانے والے کا بیان--- 628
70-بَابُ رَدِّ السَّائِلِ	۷۰-باب: مانگنے والے کو (کچھ دے کر) لوٹانے کا بیان 630
71-مَنْ يُسْأَلُ وَلَا يُعْطِي	۷۱-باب: جس سے مانگا جائے اور وہ نہ دے ---------- 630
72-مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ	۷۲-باب: اللہ عزوجل کے نام پر مانگنے والے کا بیان -- 630
73-مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ	۷۳-باب: اللہ عزوجل کی ذات کا وسیلہ دے کر سوال کرنے کا بیان ---------- 631
74-مَنْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ	۷۴-باب: اس شخص کا بیان جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے ---------- 632
75-ثَوَابُ مَنْ يُعْطِي	۷۵-باب: دینے والے کے ثواب کا بیان ---------- 632
76-تَفْسِيرُ الْمِسْكِينِ	۷۶-باب: مسکین کی تفسیر ---------- 633
77-اَلْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ	۷۷-باب: گھمنڈی فقیر کا بیان ---------- 635
78-فَضْلُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ	۷۸-باب: بیواؤں کے لیے محنت کرنے والے کی فضیلت کا بیان ---------- 635

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

79-اَلْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ	٧٩۔باب: مولفۃ القلوب (جنہیں تالیف قلب کے لیے دیا گیا ہو) کا بیان	636
80-اَلصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ	٨٠۔باب: کسی دوسرے کا قرضہ اپنے ذمہ لینے والے شخص کو صدقہ دینے کا بیان	637
81-اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ	٨١۔باب: یتیم کو صدقہ دینے کا بیان	638
82-اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقَارِبِ	٨٢۔باب: رشتہ داروں کو صدقہ دینے کا بیان	639
83-اَلْمَسْأَلَةُ	٨٣۔باب: سوال کرنا کیسا ہے؟	640
84-سُؤَالُ الصَّالِحِينَ	٨٤۔باب: نیک لوگوں سے سوال کرنے کا بیان	641
85-الاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ	٨٥۔باب: مانگنے سے بچنے کا بیان	642
86-فَضْلُ مَنْ لَّا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا	٨٦۔باب: لوگوں سے کچھ نہ مانگنے والے کی فضیلت کا بیان	642
87-حَدُّ الْغِنَى	٨٧۔باب: مالداری کی حد کا بیان	643
88-بَابُ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ	٨٨۔باب: لوگوں کے پیچھے پڑ کر اور چمٹ کر مانگنے کا بیان	644
89-مَنِ الْمُلْحِفُ؟	٨٩۔باب: چمٹ کر مانگنے والا کون ہے؟	644
90-إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهُ عَدْلُهَا	٩٠۔باب: جس شخص کے پاس درہم نہ ہوں ان کے برابر سامان ہو	645
91-مَسْأَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ	٩١۔باب: کما سکنے والے طاقتور شخص کے مانگنے کا بیان	646
92-مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ	٩٢۔باب: آدمی کا حاکم سے مانگنے کا بیان	646
93-مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ	٩٣۔باب: آدمی کا ایسی چیز مانگنا جس کے بغیر چارہ نہیں۔	647
94-مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ	٩٤۔باب: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر مانگے مال دے دے	648
95-بَاب اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ	٩٥۔باب: آل رسول ﷺ کو صدقے پر عامل بنانے کا بیان	651
96-بَابٌ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ	٩٦۔باب: لوگوں کے بھانجے کا شمار بھی انہیں ہی میں ہوتا ہے	652
97-بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ	٩٧۔باب: لوگوں کا غلام بھی انہیں میں شمار ہوگا	653
98- اَلصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ	٩٨۔باب: نبی اکرم ﷺ کے لیے صدقہ وزکاۃ کے جائز نہ ہونے کا بیان	653
99-إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ	٩٩۔باب: صدقہ وزکاۃ بدل کر ہدیہ ہوجائے تو اس کے حکم کا بیان	653
100- شِرَاءُ الصَّدَقَةِ	١٠٠۔باب: صدقہ خریدنے کا بیان	654

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ كِتَابُ السَّهْوِ

۱۳۔ کتاب: سہو کے احکام ومسائل

1۔ اَلتَّكْبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۱۔ باب: دوسری رکعت سے اٹھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

1180۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَصَمِّ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلاةِ، فَقَالَ: يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَالَ حُطَيْمٌ: عَمَّنْ تَحْفَظُ هَذَا؟ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -، ثُمَّ سَكَتَ، فَقَالَ لَهُ حُطَيْمٌ: وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: وَعُثْمَانَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٨٧)، حم٣/١٢٥، ١٣٢، ١٧٩، ٢٥١، ٢٥٧، ٢٦٢ (صحيح الإسناد)

۱۱۸۰۔ عبدالرحمن بن اصم کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صلاۃ میں الله أكبر کہنے کے سلسلے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: الله أكبر کہے جب رکوع میں جائے، اور جب سجدے میں جائے، اور جب سجدے سے سر اٹھائے، اور جب دوسری رکعت سے اٹھے۔

حطیم نے پوچھا: آپ نے اسے کس سے سن کر یاد کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے، پھر وہ خاموش ہو گئے، تو حطیم نے ان سے کہا، اور عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی؟ انہوں نے کہا: اور عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی۔

1181۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: صَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٨٣ (صحيح)

۱۱۸۱۔ مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے صلاۃ پڑھی، تو وہ ہر جھکنے اور اٹھنے میں الله أكبر کہتے تھے، اور تکبیر پوری کرتے تھے (اس میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے) تو عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے کہا: اس شخص نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ یاد دلا دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ
۲- باب: آخری دونوں رکعتوں کے لیے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

1182- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالاَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٠٤٠ (صحيح)

۱۱۸۲- ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اللہ أکبر کہتے، اور رفع یدین کرتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر لے جاتے، جیسے وہ صلاۃ شروع کرتے وقت کرتے تھے۔

3-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ
۳- باب: آخری دونوں رکعتوں کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانے کا بیان

1183- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللهِ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذَلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٨٧٦) (صحيح)

۱۱۸۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے جب صلاۃ میں داخل ہوتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے، اور دو رکعتوں کے بعد جب کھڑے ہوتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے بالمقابل اٹھاتے تھے۔

4-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلاَةِ
۴- باب: صلاۃ میں رفع یدین کرنے، اور اللہ کی حمد وثنا کرنے کا بیان

1184- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ، فَالْتَفَتَ، فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيْ: كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ - ثُمَّ قَالَ -: إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوا)).

تخريج: م/الصلاة ٢٢ (٤٢١)، حم٥/٣٣٢، (تحفة الأشراف: ٤٧٣٣) (صحيح)

۱۱۸۴۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے گئے تھے کہ صلاۃ کا وقت ہوگیا تو مؤذن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور اس نے ان سے لوگوں کو جمع کر کے ان کی امامت کرنے کے لیے کہا (چنانچہ انہوں نے امامت شروع کر دی) اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور صفوں کو چیر کر اگلی صف میں آ کر کھڑے ہوگئے، لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تالیاں بجانے لگے تاکہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خبر دے دیں، جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو انہیں احساس ہوا کہ صلاۃ میں کوئی چیز ہوگئی ہے، تو وہ متوجہ ہوئے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ صلاۃ میں کسی اور طرف دھیان نہیں کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو، رسول اللہ ﷺ کے اس کہنے پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر وہ الٹے پاؤں پیچھے آ گئے، اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے، پھر آپ نے صلاۃ پڑھائی، جب آپ صلاۃ سے فارغ ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تم نے صلاۃ کیوں نہیں پڑھائی، جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا؟'' تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کرے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا: ''تمہیں کیا ہوگیا تھا کہ تم تالیاں بجا رہی تھے، تالیاں تو عورتوں کے لیے ہے''، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں تمہاری صلاۃ میں کوئی چیز پیش آ جائے، تو تم ''سبحان الله'' کہو''

5-بَابُ السَّلَامِ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ

۵-باب: صلاۃ میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے کا بیان

1185- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ ابْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ رَافِعُو أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُهُمْ رَافِعِينَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/الصلاة ٢٧ (٤٣٠)، د/الصلاة ١٦٧ (٩١٢)، ١٨٩ (١٠٠٠)، (تحفة الأشراف: ٢١٢٨)، حم٥/٨٦، ٨٨، ٩٣، ١٠١، ١٠٢، ١٠٧ (صحيح)

١١٨٥۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہم صلاۃ میں اپنے ہاتھ اٹھا اٹھا کر سلام کر رہے تھے ❶ تو آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ صلاۃ میں اپنے ہاتھ اٹھا رہے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دم ہیں، صلاۃ میں سکون سے رہا کرو''۔

فائدہ ❶ :......جیسا کہ اگلی روایت میں "فنسلم بأيدينا" کے الفاظ آرہے ہیں۔

1186۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَنُسَلِّمُ بِأَيْدِينَا، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هَؤُلاءِ يُسَلِّمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، أَمَا يَكْفِي أَحَدُهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يَقُولَ: اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ)).

تخريج: انظر ماقبله م/الصلاة ٢٧ (٤٣١)، د/الصلاة ١٨٩ (٩٩٨، ٩٩٩)، حم٥/٨٦، ٨٨، ١٠٢، ١٠٧، (تحفة الأشراف: ٢٢٠٧)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٣١٩، ١٣٢٧ (صحيح)

١١٨٦۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صلاۃ پڑھتے، اور اپنے ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے تھے، اس پر آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنے ہاتھ اٹھا اٹھا کر سلام کرتے ہیں گویا کہ یہ شریر گھوڑوں کی دم ہیں، کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ اپنے ہاتھ اپنی ران پر رکھیں پھر "السلام عليكم، السلام عليكم" کہیں''۔

6۔بَابُ رَدِّ السَّلامِ بِالإِشَارَةِ فِي الصَّلاةِ

٦۔ باب: صلاۃ میں اشارے سے سلام کے جواب دینے کا بیان

1187۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَابِلٍ - صَاحِبِ الْعَبَاءِ -، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ صُهَيْبٍ - صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ -، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً، وَلاَ أَعْلَمُ إِلا أَنَّهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ.

تخريج: د/الصلاة ١٧٠ (٩٢٥)، ت/فيه ١٥٥ (٣٦٧)، (تحفة الأشراف: ٤٩٦٦)، حم٤/٣٣٢، د/الصلاة ٩٤ (١٤٠١) (صحيح)

١١٨٧۔ صحابی رسول صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، اور آپ صلاۃ پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ نے مجھے اشارے سے جواب دیا، (ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) اور میں یہی جانتا ہوں کہ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

1188۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا -وَكَانَ مَعَهُ- كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ، قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ .

تخريج: ق/الإقامة ٥٩ (١٠١٧)، (تحفة الأشراف: ٤٩٦٧) (صحيح)

۱۱۸۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں صلاۃ پڑھنے کے لیے داخل ہوئے تو لوگ ان کے پاس سلام کرنے کے لیے آئے، میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا (وہ آپ کے ساتھ تھے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سلام کیا جاتا تھا تو آپ کیسے جواب دیتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔

1189 ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ - يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَرَدَّ عَلَيْهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، حم٤/٢٦٣، (تحفة الأشراف: ١٠٣٦٧) (صحيح الإسناد)

۱۱۸۹۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، اور آپ صلاۃ پڑھ رہے تھے، تو آپ نے انہیں (اشارے سے) جواب دیا۔

1190ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَةٍ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي، فَقَالَ: ((إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي))، وَإِنَّمَا هُوَ مُوَجَّهٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ .

تخريج: م/المساجد ٧ (٥٤٠)، ق/الاقامة ٥٩ (١٠١٨)، حم٣/٣٣٤، (تحفة الأشراف: ٢٩١٣) (صحيح)

۱۱۹۰۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی ضرورت کے لیے بھیجا، جب میں (واپس آیا تو) میں نے آپ کو صلاۃ پڑھتے ہوئے پایا، تو میں نے (اسی حالت میں) آپ کو سلام کیا، تو آپ نے مجھے اشارے سے جواب دیا، جب آپ صلاۃ پڑھ چکے تو مجھے بلایا، اور فرمایا: ''تم نے ابھی مجھے سلام کیا تھا، اور میں صلاۃ پڑھ رہا تھا''، اور اس وقت آپ پورب کی طرف رخ کیے ہوئے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مقصود یہ ہے کہ اس وقت آپ کا چہرہ قبلے کی طرف نہیں تھا، اس لیے مجھے یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ آپ صلاۃ میں ہیں، اس لیے آپ نے بعد میں بلا کر وضاحت کی، اور پورب کی طرف رخ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے، اور سواری قبلے سے پورب کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔

1191ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ مُشَرِّقًا أَوْ مُغَرِّبًا، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَانْصَرَفْتُ، فَنَادَانِي: ((يَا جَابِرُ!))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَادَانِي النَّاسُ: يَا جَابِرُ! فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ؟ قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٨٩٨) (صحيح)

۱۱۹۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی ضرورت سے) بھیجا، میں (لوٹ کر) آپ کے پاس آیا تو آپ (سواری پر) مشرق یا مغرب کی طرف جا رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، میں واپس ہونے لگا تو آپ نے مجھے آواز دی: ''اے جابر!'' (تو میں نے نہیں سنا) پھر لوگوں نے بھی مجھے جابر کہہ کر (بلند آواز سے) پکارا، تو میں آپ کے پاس آیا، اور آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہیں دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں صلاۃ پڑھ رہا تھا۔''

7۔النَّهْيُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلاةِ

۷۔باب: صلاۃ میں کنکری پر ہاتھ پھیرنے سے ممانعت کا بیان

1192۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاةِ، فَلا يَمْسَحِ الْحَصَى، فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ)).

تخريج: د/الصلاة ١٧٥ (٩٤٥)، ت/الصلاة ١٦٣ (٣٧٩)، ق/الإقامة ٦٢ (١٠٢٧)، (تحفة الأشراف: ١١٩٩٧)، حم٥/١٤٩، ١٥٠، ١٦٣، ١٧٩، د/الصلاة ١١٠ (١٤٢٨) (ضعيف)

(اس کے راوی ''أبو الأحوص'' لین الحدیث ہیں)

۱۱۹۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صلاۃ کے لیے کھڑا ہو تو وہ کنکری پر ہاتھ نہ پھیرے، کیونکہ رحمت اس کا سامنا کر رہی ہوتی ہے۔''

8۔بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ مَرَّةً

۸۔باب: کنکریوں پر ایک بار ہاتھ پھیرنے کی رخصت کا بیان

1193۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ لا بُدَّ فَاعِلا، فَمَرَّةً)).

تخريج: خ/العمل في الصلاة ٨ (١٢٠٧)، م/المساجد ١٢ (٥٤٦)، د/الصلاة ١٧٥ (٩٤٦)، ت/الصلاة ١٦٣ (٣٨٠)، ق/الإقامة ٦٢ (١٠٢٦)، حم٣/٤٢٦ و ٥/٤٢٥، ٤٢٦، د/الصلاة ١١٠ (١٤٢٧)، (تحفة الأشراف: ١١٤٨٥) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۹۳۔ معیقب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اگر تمہیں (کنکریوں پر) ہاتھ پھیرنا ضروری ہی ہو تو ایک بار پھیر سکتے ہو۔''

9۔ النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاةِ

۹۔ باب: صلاۃ میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے سے ممانعت کا بیان

1194۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ -، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلاتِهِمْ))، فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: ((لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ)).

تخريج: خ/الأذان ٩٢ (٧٥٠)، د/الصلاة ١٦٧ (٩١٣)، ق/الإقامة ٦٨ (١٠٤٤)، (تحفة الأشراف: ١١٧٣)، حم٣/١٠٩، ١١٢، ١١٥، ١١٦، ١٤٠، ٢٥٨، د/الصلاة ٦٧ (١٣٤٠) (صحيح)

۱۱۹۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ صلاۃ میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں''، آپ نے بڑی سخت بات اس سلسلے میں کہی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''وہ اس سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نظریں اچک لی جائیں گی۔''

1195۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاةِ، فَلا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٦٣٤)، حم٣/٤٤١ و ٥/٢٩٥ (صحيح)

۱۱۹۵۔ ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب تم میں سے کوئی صلاۃ میں ہو تو وہ اپنی نظروں کو آسمان کی طرف نہ اٹھائے، ایسا نہ ہو کہ اس کی نظر اچک لی جائے۔''

10۔ بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الالْتِفَاتِ فِي الصَّلاةِ

۱۰۔ باب: صلاۃ میں ادھر اُدھر دیکھنے کی شناعت کا بیان

1196۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا يَزَالُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مُقْبِلا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ)).

تخريج: د/الصلاة ١٦٥ (٩٠٩)، (تحفة الأشراف: ١١٩٩٨)، حم٥/١٧٢، د/الصلاة ١٣٤ (١٤٦٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضعیف) (اس کے راوی "أبو الأحوص" لین الحدیث ہیں)

۱۱۹۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برابر اللہ بندے پر اس کی صلاۃ میں متوجہ رہتا ہے اس وقت تک جب تک کہ وہ ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتا، اور جب وہ رخ پھیر لیتا ہے تو اللہ بھی اس سے پھر جاتا ہے۔"

1197- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الالْتِفَاتِ فِي الصَّلاةِ، فَقَالَ: ((اخْتِلاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلاةِ)).

تخریج: خ/الأذان ۹۳ (۷۵۱)، بدء الخلق ۱۱ (۳۲۹۱)، د/الصلاۃ ۱۶۵ (۹۱۰)، ت/الصلاۃ ۲۹۶ (الجمعۃ ۶۰) (۵۹۰)، (تحفۃ الأشراف: ۱۷۶۶۱)، حم۶/۷، ۱۰۶، وانظر الأرقام الآتیۃ: (۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰ موقوفاً) (صحیح)

۱۱۹۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلاۃ میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: "یہ چھینا جھپٹی ہے جسے شیطان اس سے صلاۃ میں کرتا ہے۔"

1198- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوالأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۱۱۹۸۔ اس سند سے بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتی ہیں۔

1199- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

تخریج: انظرحدیث رقم: ۱۱۹۷ (صحیح)

۱۱۹۹۔ اس سند سے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

1200- أَخْبَرَنَا هِلالُ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ هِلالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ - وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ - عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ الالْتِفَاتَ فِي الصَّلاةِ اخْتِلاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلاةِ .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۱۹۷، ولکن ھذا الحدیث موقوف علی عائشۃ (صحیح)

۱۲۰۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صلاۃ میں ادھر ادھر دیکھنا چھینا جھپٹی ہے، جسے شیطان صلاۃ میں اس سے کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11-بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الالْتِفَاتِ فِي الصَّلاةِ يَمِينًا وَشِمَالاً

۱۱۔ باب: صلاۃ میں دائیں بائیں متوجہ ہونے کی رخصت کا بیان

1201- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ كُنْتُمْ آنِفًا تَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ، فَلا تَفْعَلُوا، ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ، إِنْ صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا، فَصَلُّوا قُعُودًا)).

تخريج: م/الصلاة ١٩ (٤١٣)، د/الصلاة ٦٩ (٦٠٦) مختصراً، ق/الإقامة ١٤٤ (١٢٤٠)، (تحفة الاشراف: ٢٩٠٦)، حم٣/٣٣٤ (صحيح)

۱۲۰۱- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، آپ بیٹھ کر صلاۃ پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ زور سے تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے، (صلاۃ میں) آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے ہمیں دیکھا کہ ہم کھڑے ہیں، آپ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا، تو ہم بیٹھ گئے، اور ہم نے آپ کی امامت میں بیٹھ کر صلاۃ پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''ابھی ابھی تم لوگ فارس اور روم والوں کی طرح کر رہے تھے، وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں، اور وہ بیٹھے رہتے ہیں، تو تم ایسا نہ کرو، اپنے اماموں کی اقتدا کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھیں تو تم کھڑے ہو کر پڑھو، اور اگر بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو'' ❶

فائدہ ❶ :...... یہ واقعہ مرض الموت والے واقعے سے پہلے کا ہے، مرض الموت والے واقعے میں آپ نے بیٹھ کر امامت کرائی اور لوگوں نے کھڑے ہو کر آپ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، اور آپ نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا، اس لیے وہ اب منسوخ ہے، اور صلاۃ میں آپ ﷺ کا التفات کرنا آپ کی خصوصیات میں سے تھا، امت کے لیے آپ کا فرمان حدیث رقم: ۱۱۹۷ میں گزرا۔

1202- أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدِ عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلْتَفِتُ فِي صَلاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالاً، وَلا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

تخريج: ت/الصلاة ٢٩٦ (الجمعة ٦٠) (٥٨٧)، (تحفة الأشراف: ٦٠١٤)، حم١/٢٧٥، ٣٠٤ (صحيح)

۱۲۰۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صلاۃ میں دائیں بائیں متوجہ ہوتے تھے، ❶ لیکن آپ اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں موڑتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... اسے نفل صلاۃ پر محمول کرنا اولیٰ ہے، جیسا کہ سنن ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراحت ہے، اور فرض میں بوقت اشد ضرورت ایسا کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

12-بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلاةِ

۱۲-باب: صلاۃ میں سانپ اور بچھو مارنے کا بیان

1203- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَيَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلاةِ.

تخريج: د/الصلاة ١٦٩ (٩٢١)، ت/الصلاة ١٧٠ (٣٩٠)، ق/الإقامة ١٤٦ (١٢٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٥١٣)، حم٢٣٣/٢، ٢٤٨، ٢٥٥، ٢٧٣، ٢٧٥، ٢٨٤، ٤٩٠، د/الصلاة ١٧٨ (١٥٤٥) (صحيح)

۱۲۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ (کی حالت) میں دو کالوں کو، یعنی سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

1204- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ -وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ- عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ ضَمْضَمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلاةِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۲۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ میں دو کالوں کو مارنے کا حکم دیا۔

13- حَمْلُ الصَّبَايَا فِي الصَّلاةِ وَوَضْعُهُنَّ فِي الصَّلاةِ

۱۳-باب: صلاۃ میں بچوں کو گود میں اٹھانے اور انہیں گود سے اتارنے کا بیان

1205- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧١٢ (صحيح)

۱۲۰۵- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ پڑھ رہے تھے اور صلاۃ کی حالت میں (اپنی نواسی) امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو انہیں اتار دیا، اور جب کھڑے ہوئے تو انہیں اٹھا لیا۔

1206- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧١٢ (صحيح)

۱۲۰۶- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کی امامت کر رہے ہیں اور امامہ بنت ابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاص رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں، جب آپ رکوع میں گئے تو انہیں اتار دیا اور جب سجدے سے فارغ ہوئے تو انہیں پھر اٹھا لیا۔

14ـ بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيرَةً

۱۴۔ باب: قبلے کی جانب چند قدم چلنے کا بیان

1207ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي تَطَوُّعًا، وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ، فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، فَفَتَحَ، الْبَابَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ.

تخريج: د/الصلاة ١٦٩ (٩٢٢)، ت/الصلاة ٣٠٤ (الجمعة ٦٨) (٦٠١)، (تحفة الأشراف: ١٦٤١٧)، حم٦/٣١، ١٨٣، ٢٣٤) (حسن)

۱۲۰۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دروازہ کھلوانا چاہا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نفل صلاۃ پڑھ رہے تھے، دروازہ قبلے کی طرف پڑ رہا تھا، آپ اپنے دائیں جانب یا بائیں جانب (چند قدم) چلے، اور آپ نے دروازہ کھولا، پھر آپ اپنی جگہ پر واپس لوٹ آئے۔

15ـ بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ

۱۵۔ باب: صلاۃ میں تالی بجانے کا بیان

1208ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، -زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى - فِي الصَّلَاةِ)).

تخريج: خ/العمل في الصلاة ٥ (١٢٠٣)، م/الصلاة ٢٣ (٤٢٢)، د/الصلاة ١٧٣ (٩٣٩)، وقد أخرجه: ق/الإقامة ٦٥ (١٠٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٥١٤١)، حم٢/٢٤١، د/الصلاة ٩٥ (١٤٠٣) (صحيح)

۱۲۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے''۔

ابن مثنی نے ''في الصلاة'' کا اضافہ کیا ہے (یعنی صلاۃ میں)۔

1209ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/الصلاة ٢٣ (٤٢٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٣٤٩) (صحيح)

۱۲۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔''

16۔بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الصَّلاةِ

۱۶۔باب: صلاۃ میں سبحان اللہ کہنے کا بیان

1210۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الأَعْمَشِ ح وَأَنْبَأَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٤١٨)، حم٢/٢٦١، ٤٤٠، ٤٧٩ (صحيح)

۱۲۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ (کہنا) مردوں کے لیے ہے، اور دستک دینا عورتوں کے لیے ہے۔''

1211۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٤٨٨)، حم٢/٢٩٠، ٤٣٢، ٤٧٣، ٤٩٢، ٥٠٧ (صحيح)

۱۲۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔''

17۔التَّنَحْنُحُ فِي الصَّلاةِ

۱۷۔باب: صلاۃ میں کھکھارنے کا بیان

1212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَاعَةٌ آتِيهِ فِيهَا فَإِذَا أَتَيْتُهُ، اسْتَأْذَنْتُ، إِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَتَنَحْنَحَ، دَخَلْتُ، وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي.

تخريج: ق/الأدب ١٧ (٣٧٠٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٠٢)، حم١/٧٧، ٨٠، ١٠٧، ١٥٠ (ضعيف الإسناد) (عبداللہ بن نجی کا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، یعنی سند میں انقطاع ہے)

۱۲۱۲۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے لیے ایک گھڑی ایسی مقرر تھی کہ میں اس میں آپ کے پاس آیا کرتا تھا، جب میں آپ کے پاس آتا تو اجازت مانگتا، اگر میں آپ کو صلاۃ پڑھتے ہوئے پاتا تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھکھارتے، تو میں اندر داخل ہو جاتا، اگر میں آپ کو خالی پاتا تو آپ مجھے اجازت دیتے۔

1213- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْخَلَانِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢١٢ (ضعيف الإسناد) (سند میں انقطاع ہے)

۱۲۱۳- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس میرے آنے کے دو وقت تھے، ایک رات میں اور ایک دن میں، جب میں رات میں آپ کے پاس آتا (اور آپ صلاۃ وغیرہ میں مشغول ہوتے) تو آپ میرے لیے کھکھارتے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی کھکھار کر اندر آنے کی اجازت دیتے، اور بعض نسخوں میں "تنحنح" کے بجائے "سبّح" ہے، اور یہ زیادہ قرین قیاس ہے، کیونکہ اس کے بعد والی روایت میں ہے کہ کھکھارنا عدم اجازت کی علامت تھی، یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی دو ہیئت رہی ہو ایک اجازت پر دلالت کرتی رہی ہو، اور دوسری عدم اجازت پر، والله أعلم۔

1214- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ -يَعْنِي ابْنَ مُدْرِكٍ- قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ، فَأَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٢٩٢)، حم١/٨٥ (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی "نجی" لین الحدیث ہیں)

۱۲۱۴- نجی کہتے ہیں کہ مجھ سے علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں میرا ایسا مقام و مرتبہ تھا جو مخلوق میں سے کسی اور کو میسر نہیں تھا، چنانچہ میں آپ کے پاس ہر صبح تڑکے آتا اور کہتا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ" (اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو) اگر آپ کھکھارتے تو میں اپنے گھر واپس لوٹ جاتا، اور نہیں تو میں اندر داخل ہو جاتا۔

18- بَابُ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۱۸- باب: صلاۃ میں رونے کا بیان

1215- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ، -يَعْنِي: يَبْكِي-.

تخريج: د/الصلاة ١٦١ (٩٠٤)، ت/الشمائل ٤٤ (٣٠٥)، (تحفة الأشراف: ٥٣٤٧)، حم٤/٢٥، ٢٦ (صحيح)

۱۲۱۵- عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اس وقت آپ صلاۃ پڑھ رہے تھے، اور آپ کے پیٹ سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے ہانڈی ابل رہی ہو، یعنی آپ رو رہے تھے۔ ❶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......اس سے صلاۃ میں اللہ کے خوف سے رونے کا جواز ثابت ہوا۔

19۔بَابُ لَعْنِ إِبْلِيسَ وَالتَّعَوُّذِ بِاللّٰهِ مِنْهُ فِي الصَّلاةِ

۱۹۔باب: صلاۃ میں ابلیس پرلعنت کرنے اوراس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہنے کا بیان

1216۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي، فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، - ثُمَّ قَالَ -: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ))، ثَلاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ، كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ؟، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ؟ قَالَ: ((إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ، لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، - ثَلاثَ مَرَّاتٍ -، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، - ثَلاثَ مَرَّاتٍ -، ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَهُ، وَاللّٰهِ! لَوْ لا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لأَصْبَحَ مُوثَقًا بِهَا، يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)).

تخريج: م/المساجد ٨ (٥٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٤٠) (صحيح)

۱۲۱۶۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ پڑھنے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو کہتے سنا: "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ" (میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تجھ سے) پھر آپ نے فرمایا: "أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ" (میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں) تین بار آپ نے ایسا کہا، اوراپنا ہاتھ پھیلایا گویا آپ کوئی چیز پکڑنی چاہ رہے ہیں، جب آپ صلاۃ سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو صلاۃ میں ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا جسے ہم نے اس سے پہلے آپ کو کبھی کہتے ہوئے نہیں سنا، نیز ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تا کہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے، تو میں نے تین بار کہا: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تجھ سے، پھر میں نے تین بار کہا: میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں، پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا، تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑلوں، اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی، تو وہ صبح کو اس (کھمبے) سے بندھا ہوا ہوتا، اوراس سے اہل مدینہ کے بچے کھیل کرتے۔''

20۔اَلْكَلامُ فِي الصَّلاةِ

۲۰۔باب: صلاۃ میں بات کرنے کا بیان

1217۔ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلاةِ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلاةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلأَعْرَابِيِّ: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا)) ، يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٢٦٧) (صحيح)

۱۲۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، آپ کے ساتھ ہم (بھی) کھڑے ہوئے، تو ایک اعرابی نے کہا (اور وہ صلاۃ میں مشغول تھا): "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلاَ تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا" (اے اللہ! میرے اوپر اور محمد پر رحم فرما، اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما) ❶ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے اعرابی سے فرمایا: "تو نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا"، آپ اس سے اللہ کی رحمت مراد لے رہے تھے۔

فائدہ ❶ :...... گرچہ یہ جملہ لوگوں کی عام دنیوی باتوں میں سے نہیں ہے، جو نماز میں ممنوع ہیں، بلکہ ایک دعا ہے اور صلاۃ میں دعا جائز ہے، لیکن پھر بھی غیر مناسب دعا ہے اس لیے آپ نے اس پر نکیر فرمائی۔

1218۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: أَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا ، وَلا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا)) .

تخريج: د/الطهارة ١٣٨ (٣٨٠)، ت/الطهارة ١١٢ (١٤٧)، حم٢/٢٣٩، (تحفة الأشراف: ١٣١٣٩) (صحيح)

۱۲۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا، اور اس نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، پھر اس نے (صلاۃ ہی میں) کہا: "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلاَ تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا" (اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما، اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا"۔

1219۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، فَجَاءَ اللهُ بِالإِسْلامِ ، وَإِنَّ رِجَالاً مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ؟ قَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ ، فَلا يَصُدَّنَّهُمْ)) ، وَرِجَالٌ مِنَّا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: ((فَلا تَأْتُوهُمْ)) ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَرِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّونَ؟ قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ)) ، قَالَ: وَبَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الصَّلاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ ، فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي ، لَكِنِّي سَكَتُّ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعَانِي ، بِأَبِي وَأُمِّي ، هُوَ مَا ضَرَبَنِي وَلا كَهَرَنِي ، وَلا سَبَّنِي ، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ ، قَالَ: ((إِنَّ صَلاتَنَا هَذِهِ لا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلامِ النَّاسِ ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ ، وَالتَّكْبِيرُ ، وَتِلاوَةُ الْقُرْآنِ)) ، قَالَ: ثُمَّ اطَّلَعْتُ إِلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غُنَيْمَةٍ لِي تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، وَإِنِّي اطَّلَعْتُ، فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ، فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً، ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ((ادْعُهَا))، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيْنَ اللَّهُ)) - عَزَّ وَجَلَّ -؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: ((فَمَنْ أَنَا؟)) قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ، فَاعْتِقْهَا)).

تخريج: م/المساجد ٧ (٥٣٧)، د/الصلاة ١٧١ (٩٣٠)، حم٥/٤٤٧، (تحفة الأشراف: ١١٣٧٨)، وهو مختصراً والحديث عند: م/السلام ٣٥ (٥٣٧)، د/الأيمان والنذور ١٩ (٣٢٨٢)، الطب ٢٣ (٣٩٠٩)، ط/العتق ٦ (٨)، حم٥/٤٤٨، ٤٤٩، د/الصلاة ١٧٧ (١٥٤٣، ١٥٤٤) (صحيح)

۱۲۱۹۔ معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی، اللہ کے رسول! ہمارا جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا، ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو برا شگون لیتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''یہ محض ایک خیال ہے جسے لوگ اپنے دلوں میں پاتے ہیں، تو یہ ان کے آڑے نہ آئے'' ❶ معاویہ بن حکم نے کہا: اور ہم میں بعض لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں! تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگ ان کے پاس نہ جایا کرو''، پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اور ہم میں سے کچھ لوگ (زمین پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کے لیے) لکیریں کھینچتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''نبیوں میں سے ایک نبی بھی لکیریں کھینچتے تھے، تو جس شخص کی لکیر ان کے موافق ہو تو وہ صحیح ہے۔''

معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھ ہی رہا تھا کہ اسی دوران میں اچانک قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آ گئی تو میں نے (زور سے) ''يرحمك الله'' (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہا، تو لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے، میں نے کہا: ''وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ'' (میری ماں مجھ پر روئے) تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ تم مجھے گھور رہے ہو؟ لوگوں نے (مجھے خاموش کرنے کے لیے) اپنے ہاتھوں سے اپنی رانوں کو تھپتھپایا، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کررہے ہیں تو میں خاموش ہوگیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ صلاۃ سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بلایا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، نہ تو آپ نے مجھے مارا، نہ ہی مجھے ڈانٹا، اور نہ ہی برا بھلا کہا، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ سے اچھا اور بہتر معلم کسی کو نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا: ''ہماری اس صلاۃ میں لوگوں کی گفتگو میں سے کوئی چیز درست نہیں، صلاۃ تو صرف تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن کا نام ہے''، پھر میں اپنی بکریوں کی طرف آیا جنہیں میری باندی اُحد پہاڑ اور جوانیہ ❷ میں چرا رہی تھی، میں (وہاں) آیا تو میں نے پایا کہ بھیڑیا ان میں سے ایک بکری اٹھا لے گیا ہے، میں (بھی) بنو آدم ہی میں سے ایک فرد ہوں، مجھے (بھی) غصہ آتا ہے جیسے انہیں آتا ہے، چنانچہ میں نے اسے ایک چانٹا مارا، پھر میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے آپ کو اس واقعے کی خبر دی تو آپ نے مجھ پر اس کی سنگینی واضح کی، تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاؤ''، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے جواب دیا: آسمان کے اوپر، آپ نے پوچھا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مومنہ ہے، تو تم اسے آزاد کردو۔''

فائدہ ❶ ......یعنی یہ بدشگونی انہیں کسی کام سے جس کے کرنے کا انہوں نے ارادہ کیا ہو نہ روکے۔

فائدہ ❷ ......احد پہاڑ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

1220- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

تخريج: خ/العمل في الصلاة ٢ (١٢٠٠)، تفسير البقرة ٤٢ (٤٥٣٤)، م/المساجد ٧ (٥٣٩)، د/الصلاة ١٧٨ (٩٤٩)، ت/فيه ١٨١ (٤٠٥)، تفسير البقرة (٢٩٨٦)، (تحفة الأشراف: ٣٦٦١)، حم٤/٣٦٨ (صحيح)

۱۲۲۰- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (شروع میں) آدمی صلاۃ میں اپنے ساتھ والے سے ضرورت کی باتیں کرلیا کرتا تھا، یہاں تک کہ آیت کریمہ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ ❶ (محافظت کرو صلاتوں کی، اور بیچ والی صلاۃ کی، اور اللہ کے لیے خاموش کھڑے رہو) نازل ہوئی تو (اس کے بعد سے) ہمیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا۔

فائدہ ❶ ......(البقرة: ٢٣٨)۔

1221- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ - وَاسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ - وَالْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ كُلْثُومٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - وَهَذَا حَدِيثُ الْقَاسِمِ - قَالَ: كُنْتُ آتِي النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ عَلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَعْنِي: - أَحْدَثَ فِي الصَّلاةِ أَنْ لا تَكَلَّمُوا إِلا بِذِكْرِ اللَّهِ، وَمَا يَنْبَغِي لَكُمْ، وَأَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٥٤٣) (صحيح)

۱۲۲۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آتا تھا، اور آپ صلاۃ پڑھ رہے ہوتے تھے تو میں آپ کو سلام کرتا، تو آپ مجھے جواب دیتے، (ایک بار) میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو سلام کیا، آپ صلاۃ پڑھ رہے تھے تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا، جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''اللہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ میں ایک نیا حکم دیا ہے کہ تم لوگ (صلاۃ میں) سوائے ذکر الٰہی اور مناسب دعاؤں کے کوئی اور گفتگو نہ کرو، اور اللہ کے لیے یکسو ہو کر کھڑے رہا کرو۔''

1222- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ، حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ)).

تخريج: د/الصلاة ١٧٠ (٩٢٤)، حم٣٧٧/١، ٤٠٩، ٤١٥، ٤٣٥، ٤٦٣، (تحفة الأشراف: ٩٢٧٢)، وقد أخرجه: خ/العمل في الصلاة ٢، ١٥ (١١٩٩، ١٢١٦)، مناقب الأنصار ٣٧ (٣٨٧٥)، م/المساجد ٧ (٥٣٨) (حسن صحيح)

۱۲۲۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے، تو آپ ہمیں سلام کا جواب دیتے تھے، یہاں تک کہ ہم سرزمین حبشہ سے واپس آئے تو میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا تو مجھے نزدیک و دور کی فکر لاحق ہوئی ❶ لہٰذا میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب آپ نے صلاۃ ختم کر لی تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے، اب اس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ (اب) صلاۃ میں گفتگو نہ کی جائے۔''

فائدہ ❶: ......یعنی میرے دل میں طرح طرح کے وسوسے آنے لگے۔

21- مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ؟

۲۱- باب: جو شخص دو رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور تشہد نہ پڑھے وہ کیا کرے؟

1223- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ، كَبَّرَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٧٨ (صحيح)

۱۲۲۳- عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دو رکعت صلاۃ پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں، تو لوگ (بھی) آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ نے صلاۃ مکمل کر لی، اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے، تو آپ نے اللہ أکبر کہا، اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

1224- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١١٧٨ (صحيح)

١٢٢٤۔ عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ میں کھڑے ہو گئے، حالانکہ آپ کو تشہد کے لیے بیٹھنا چاہیے تھا، تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

22۔مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ ؟

٢٢۔ باب: دو رکعت پر ہی بھول کر سلام پھیر دینے اور گفتگو کر لینے والا کیا کرے؟

1225۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَلَكِنِّي نَسِيتُ - ، قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، فَانْطَلَقَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ ، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ ، قَالَ: كَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَسِيتَ ، أَمْ قُصِرَتِ الصَّلاةُ؟ قَالَ: ((لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلاةُ)) ، قَالَ: وَقَالَ: ((أَكَمَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ ، فَجَاءَ ، فَصَلَّى الَّذِي كَانَ تَرَكَهُ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ، أَوْ أَطْوَلَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَكَبَّرَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ، ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ، أَوْ أَطْوَلَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ .

تخريج: خ/الصلاة ٨٨ (٤٨٢)، والحديث عند: خ/ د/الصلاة ١٩٥ (١٠١١)، (تحفة الأشراف: ١٤٤٦٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٣٦، ق/الإقامة ١٣٤ (١٢١٤)، حم٢/٤٣٥، د/الصلاة ١٧٥ (١٥٣٧) (صحيح)

١٢٢٥۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم کو شام کی دونوں صلاتوں (ظہر یا عصر) میں سے کوئی ایک صلاۃ پڑھائی، لیکن میں بھول گیا (کہ آپ نے کون سی صلاۃ پڑھائی تھی) تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا، پھر آپ مسجد میں لگی ایک لکڑی کی جانب گئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا آپ غصے میں ہیں، اور جلد باز لوگ مسجد کے دروازے سے نکل گئے، اور کہنے لگے: صلاۃ کم کر دی گئی ہے، لوگوں میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما (بھی) تھے، لیکن وہ دونوں ڈرے کہ آپ سے اس سلسلے میں پوچھیں، لوگوں میں ایک شخص تھے جن کے دونوں ہاتھ لمبے تھے، انہیں "ذو الیدین" (دو ہاتھوں والا) کہا جاتا تھا، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں یا صلاۃ ہی کم کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ تو میں بھولا ہوں، اور نہ صلاۃ ہی کم کی گئی ہے''، آپ نے (لوگوں سے) پوچھا: ''کیا ایسا ہی ہے جیسے ذو الیدین کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے عرض کی: ہاں، (ایسا ہی ہے) چنانچہ آپ (مصلی پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس آئے)اور وہ (دو رکعتیں) پڑھیں جنہیں آپ نے چھوڑ دیا تھا، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ أکبر کہا اور اپنے سجدوں کے جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا، اور اللہ أکبر کہا، اور اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا پھر اللہ أکبر کہا۔

1226ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ، أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ، أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ.

تخريج: خ/الأذان ٦٩ (٧١٤)، السهود ٤ (١٢٢٨)، أخبار الآحاد ١ (٧٢٥٠)، د/الصلاة ١٩٥ (١٠٠٩)، ت/الصلاة ١٧٦ (٣٩٩)، ط/الصلاة ١٥ (٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٤٤٩) (صحيح)

۱۲۲۶ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی رکعت پر صلاۃ ختم کر دی، تو آپ سے ذوالیدین نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، پھر آپ نے دو رکعت (مزید) پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر آپ نے اللہ أکبر کہہ کر اپنے سجدوں کی طرح یا اس سے لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر اپنے سجدوں کی طرح یا اس سے لمبا دوسرا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا۔

1227ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَمْ نَسِيتَ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ))، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

تخريج: م/المساجد ١٩ (٥٧٣)، ط/الصلاة ١٥ (٥٩)، حم٢/٤٤٧، ٤٥٩، ٥٣٢، (تحفة الأشراف: ١٤٩٤٤) (صحيح)

۱۲۲۷ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی صلاۃ پڑھائی، تو دو ہی رکعت میں سلام پھیر دیا، ذوالیدین کھڑے ہوئے، اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ان دونوں میں سے) کوئی بات بھی نہیں ہوئی ہے''، ذوالیدین نے کہا: اللہ کے رسول! ان دونوں میں سے کوئی ایک بات ضرور ہوئی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، اور آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، (سچ کہہ رہے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ میں سے جو رہ گیا تھا اسے پورا کیا، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

1228- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى صَلاةَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلاةُ؟ فَقَامَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

تخريج: خ/الأذان ٦٩ (٦١٥)، السهو ٣ (١٢٢٧)، د/الصلاة ١٩٥ (١٠١٤) مختصراً، حم٢/٣٨٦، ٤٦٨، (تحفة الأشراف: ١٤٩٥٢) (صحيح)

١٢٢٨- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی صلاۃ دو رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، تو لوگ کہنے لگے کہ صلاۃ کم کر دی گئی ہے، تو آپ کھڑے ہوئے، اور دو رکعت مزید پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے۔

1229- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمًا، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُقِصَتِ الصَّلاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: ((لَمْ تُنْقَصِ الصَّلاةُ، وَلَمْ أَنْسَ))، قَالَ: بَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ))، قَالُوا: نَعَمْ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٩٩١) (صحيح)

١٢٢٩- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صلاۃ پڑھائی تو آپ نے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا، پھر جانے لگے تو آپ کے پاس ذوالشمالین ❶ آئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم کردی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہ تو صلاۃ کم کی گئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں''، اس پر انہوں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ان دونوں میں سے ضرور کوئی ایک بات ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں سے) پوچھا: ''کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، تو آپ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

فائدہ ❶ :...... ذوالشمالین کا نام عمیر بن عبد عمرو اور کنیت ابومحمد ہے، یہ غزوہ بدر میں شہید کر دیے گئے تھے، اور ذوالیدین کا نام خرباق اور کنیت ابوالعریان ہے، ان کی وفات عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی، سہو والے واقعے میں ذوالشمالین کا ذکر راوی کا وہم ہے، صحیح ذوالیدین ہے، بعض لوگوں نے دونوں کو ایک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو صحیح نہیں۔

1230- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَسِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٣٤٤) (صحيح الإسناد)

۱۲۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (صلاۃ میں) بھول گئے تو آپ نے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا، تو آپ سے ذوالشمالین نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں سے) پوچھا: ''کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، (سچ کہہ رہے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، پھر آپ نے صلاۃ پوری کی۔

1231- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، أَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَانْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ، ابْنُ عَمْرٍو: أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيتَ؟، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالُوا: صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللهِ! فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٨٥٩، ١٥٢٩٦) (صحيح الإسناد)

۱۲۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہم کو) ظہر یا عصر کی صلاۃ پڑھائی، تو آپ نے دو ہی رکعت میں سلام پھیر دیا، اور اٹھ کر جانے لگے، تو آپ سے ذوالشمالین بن عمرو نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے (لوگوں سے) پوچھا: ''ذوالیدین کیا کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: وہ سچ کہہ رہے ہیں، اللہ کے نبی! تو آپ نے ان دو رکعتوں کو جو باقی رہ گئی تھیں لوگوں کے ساتھ پورا کیا۔

1232- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُوالشِّمَالَيْنِ، نَحْوَهُ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي هَذَا الْخَبَرَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ.

تخريج: د/الصلاة ١٩٥ (١٠١٣)، (تحفة الأشراف: ١٣١٨٠)، مرسلاً وموصولاً، وانظر حديث رقم: ١٢٢٥ (صحيح)

۱۲۳۲۔ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ذوالشمالین نے آپ سے عرض کی، آگے حدیث اسی طرح ہے۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر سعید بن مسیّب نے ابو ہریرہ کے واسطے سے دی ہے، وہ (زہری) کہتے ہیں: نیز مجھے اس کی خبر ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اور عبیدالرحمٰن بن عبداللہ نے بھی دی ہے۔

23۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ

۲۳۔ باب: سجدۂ سہو کے سلسلے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان

1233۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلامِ وَلا بَعْدَهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٢٢٢)، وحديث أبي سلمة، عن أبي هريرة (تحفة الأشراف: ١٥٢٢٨)، وحديث أبي بكر عبدالرحمن، (تحفة الأشراف: ١٤٨٦٩)، وحديث أبي بكر بن سليمان بن حثمة، (تحفة الأشراف: ١٤٨٦٠)، وأربعتهم عن أبي هريرة، (تحفة الأشراف: ١٣١٨٠) (شاذ)

(محفوظ بات یہ ہے کہ آپ نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا)

۱۲۳۳۔ سعید بن مسیّب، ابوسلمہ، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابن ابی حثمہ چاروں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن نہ تو سلام سے پہلے سجدہ (سہو) کیا، اور نہ ہی اس کے بعد۔

1234۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلامِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤١٥٩) (صحيح الإسناد)

۱۲۳۴۔ عراک بن مالک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے دن سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

1235۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٤٩٨) (صحيح الإسناد)

۱۲۳۵۔ محمد بن سیرین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

1236۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي وَهْمِهِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

تخريج: حديث ابن عون، عن ابن سيرين قد تقدم تخريجه برقم: ١٢٢٥، وحديث خالد بن مهران الحذاء، عن ابن سيرين قد تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦٦٥) (صحيح الإسناد)

۱۲۳۶۔ ابن سیرین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بھول ہوجانے کی صورت میں سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ (سہو) کیا۔

1237- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ، فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج: وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٠٢ (١٠٣٩)، ت/فيه ١٧٤ (٣٩٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٥)، حم٥/١١٠ (صحيح)

۱۲۳۷۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، آپ کو سہو ہوگیا، تو آپ نے دو سجدے (سہو کے) کیے، پھر سلام پھیرا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ سلام سجدۂ سہو سے نکلنے کے لیے تھا، کیوں کہ دیگر تمام روایات میں یہ صراحت ہے کہ آپ نے سلام پھیرا، پھر سجدۂ سہو کیا (پھر اس کے لیے سلام پھیرا) صلاۃ میں رکعات کی کمی بیشی کے سبب جو سجدۂ سہو آپ نے کیے ہیں وہ سب سلام کے بعد میں ہیں، جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے، ہاں ان سجدوں کے بعد تشہد کے بارے میں تینوں احادیث ضعیف ہیں کما في التعليقات السلفية۔

1238- أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ، فَقَالَ: - يَعْنِي -: نَقَصَتِ الصَّلاةُ يَارَسُولَ اللهِ؟ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ، فَقَالَ: ((أَصَدَقَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فَقَامَ، فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا، ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج: م/المساجد ١٩ (٥٧٤)، د/الصلاة ١٩٥ (١٠١٨)، ق/الإقامة ١٣٤ (١٢١٥)، حم٤/٤٢٧، ٤٣١، ٤٤٠، (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٢)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٣٣٢ (صحيح)

۱۲۳۸۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعت پر سلام پھیر دیا، پھر آپ اپنے حجرے میں چلے گئے تو آپ کی طرف اٹھ کر خرباق نامی ایک شخص گئے اور پوچھا: اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم ہوگئی ہے؟ تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غصے کی حالت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور پوچھا: ''کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، تو آپ کھڑے ہوئے، اور (جو چھوٹ گئی تھی) اسے پڑھایا پھر سلام پھیرا، پھر اس رکعت کے (چھوٹ جانے کے سبب) دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

24-بَابُ إِتْمَامِ الْمُصَلِّي عَلَى مَا ذَكَرَ إِذَا شَكَّ

۲۴- باب: جب مصلی کو (صلاۃ میں) شک ہو جائے تو جو یقینی طور پر یاد ہو اس پر بنا کرے

1239- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ، فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَإِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلاتَهُ، وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)).

تخريج: م/المساجد ١٩ (٥٧١)، د/الصلاة ١٩٧ (١٠٢٤)، ق/الإقامة ١٣٢ (١٢١٠)، ط/الصلاة ١٦ (٦٢) مرسلاً، حم٣/٧٢، ٨٣، ٨٤، ٨٧، د/الصلاة ١٧٤ (١٥٣٦)، (تحفة الأشراف: ٤١٦٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٤٠ (صحيح)

۱۲۳۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اس کی صلاۃ میں شک ہو جائے تو وہ شک کو چھوڑ دے، اور یقین پر بنا کرے، جب اسے صلاۃ کے پورا ہونے کا یقین ہو جائے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے، (اب) اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں ہوں گی تو (یہ) دونوں سجدے اس کی صلاۃ کو جفت بنا دیں گے، اور اگر اس نے چار رکعتیں پڑھی ہوں گی تو (یہ) دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری کے موجب ہوں گے۔''

1240- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ -وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ صَلَّى ثَلاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، ثُمَّ يَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلاتَهُ، وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۲۴۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (صلاۃ پڑھتے وقت) نہ جان پائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، تو اسے ایک رکعت اور پڑھ لینی چاہیے، پھر وہ ان سب کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے، (اب) اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے اس کی صلاۃ کو جفت بنا دیں گے، اور اگر اس نے چار رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری کا اور اسے غیظ وغضب میں مبتلا کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سبب بنیں گے۔"

25- بَابُ التَّحَرِّي

۲۵- باب: (صلاۃ میں شک ہونے کی صورت میں) تحری (صحیح بات جاننے کی کوشش) کا بیان

1241- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ - وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ - عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهُ، - ثُمَّ يَعْنِي - يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ))، وَلَمْ أَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوفِهِ كَمَا أَرَدْتُ.

تخريج: خ/الصلاة ٣١ (٤٠١) مطولاً، ٣٢ (٤٠٤)، السهو ٢ (١٢٢٦)، الأيمان ١٥ (٦٦٧١) مطولاً، أخبار الآحاد ١ (٧٢٤٩)، م/المساجد ١٩ (٥٧٢)، د/الصلاة ١٩٦ (١٠٢٠)، وقد أخرجه: ق/الإقامة ١٣٣ (١٢١١، ١٢١٢)، (تحفة الأشراف: ٩٤٥١)، حم١/٣٧٩، ٤٢٩، ٤٣٨، ٤٥٥، د/الصلاة ١٧٥ (١٥٣٩)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥ (صحيح)

۱۲۴۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو اس کی صلاۃ میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ (غور وفکر کے بعد) اس چیز کا قصد کرے جسے اس نے درست سمجھا ہو، اور اسی پر اتمام کرے، پھر اس کے بعد، یعنی دو سجدے کرے"، راوی کہتے ہیں: آپ کے بعض حروف کو میں اس طرح سمجھ نہیں سکا جیسے میں چاہ رہا تھا۔

1242- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ، وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۲۴۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو اس کی صلاۃ میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ غور وفکر کرے، (اور ظن غالب کو تلاش کرے) اور صلاۃ سے فارغ ہو جانے کے بعد دو سجدے کر لے۔" ❶

فائدہ ❶ :...... سجدۂ سہو کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے کہ آدمی اسے سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد، بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اسے سلام کے بعد کرے، یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسے سلام سے پہلے کرے، یہی قول اکثر فقہائے مدینہ، مثلاً: یحییٰ بن سعید، ربیعہ اور شافعی وغیرہ کا ہے، اور بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کہتے ہیں کہ جب صلاۃ میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد کرے، اور جب کمی رہ گئی ہو تو سلام سے پہلے کرے، یہ قول مالک بن انس کا ہے، اورامام احمد کہتے ہیں کہ جس صورت میں جس طرح پر سجدۂ سہو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے اس صورت میں اسی طرح سجدۂ سہو کرنا چاہیے وہ کہتے ہیں کہ جب دو رکعت کے بعد کھڑے ہو جائے تو ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق سلام سے پہلے سجدہ کرے، اور جب ظہر کی صلاۃ پانچ رکعت پڑھ لے تو وہ سجدۂ سہو سلام کے بعد کرے، اور اگر ظہر وعصر کی صلاۃ میں دو ہی رکعت میں سلام پھیر دے تو ایسی صورت میں سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے، اس طرح جس صورت میں جیسے رسول اکرم ﷺ کا فعل موجود ہے اس پر اسی طرح عمل کرے، اور جس صورت میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی فعل مروی نہ ہو تو اس میں سجدۂ سہو سلام سے پہلے کرے۔

1243- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَزَادَ أَوْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمُوهُ، وَلَكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٤١ (صحيح)

۱۲۴۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ پڑھائی تو آپ نے کچھ بڑھایا گھٹا دیا، جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا صلاۃ میں کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر صلاۃ کے سلسلے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اسے بتاتا، البتہ میں بھی انسان ہی ہوں، جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو، مجھ سے بھی بھول ہو سکتی ہے، لہٰذا تم میں سے کسی کو صلاۃ میں کچھ شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس چیز کو دیکھے جو صحت و درستی کے زیادہ لائق ہے، اور اسی پر اتمام کرے، پھر سلام پھیرے، اور دو سجدے کرلے۔''

1244- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُجَالِدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ - عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاةً، فَزَادَ فِيهَا، أَوْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللهِ! هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ، فَثَنَى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاةِ شَيْءٌ لأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلاتِهِ شَيْئًا، فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ صَوَابٌ، ثُمَّ يُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٤١ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ پڑھائی، آپ نے اس میں کچھ بڑھا، یا گھٹا دیا تو جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے پوچھا: اللہ کے نبی! کیا صلاۃ کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' تو ہم نے آپ سے اس چیز کا ذکر کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا، تو آپ نے اپنا پاؤں موڑا، قبلہ رخ ہوئے، اور سہو کے دوسجدے کیے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''اگر صلاۃ کے متعلق کوئی نئی چیز ہوتی تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا''، پھر فرمایا: ''میں انسان ہی تو ہوں، جیسے تم بھولتے ہو، میں بھی بھولتا ہوں، لہٰذا تم میں سے کسی کو صلاۃ میں کوئی شک ہوجائے تو غور وفکر کرے اور اس چیز کا قصد کرے جس کو وہ درست سمجھ رہا ہو، پھر وہ سلام پھیرے، پھر سہو کے دوسجدے کرے۔''

1245۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ رَجُلاً عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى صَلاَةَ الظُّهْرِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالُوا: أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ حَدَثٌ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) فَأَخْبَرُوهُ بِصَنِيعِهِ، فَثَنَى رِجْلَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي))، وَقَالَ: ((لَوْ كَانَ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ حَدَثٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ))، وَقَالَ: ((إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ، فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ، ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٤١ (صحيح)

۱۲۴۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی صلاۃ پڑھائی، پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے، تو لوگوں نے عرض کی: کیا صلاۃ کے متعلق کوئی نئی چیز واقع ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' تو لوگوں نے آپ کو جو آپ نے کیا تھا بتایا، تو آپ ﷺ نے (اسی حالت میں) اپنا پاؤں موڑا اور آپ قبلہ رخ ہوئے اور دوسجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر آپ (دوبارہ) لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میں انسان ہی تو ہوں اسی طرح بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد دلا دو''، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر صلاۃ میں کوئی چیز ہوئی ہوتی تو میں تمہیں اسے بتاتا''، نیز آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اس کی صلاۃ میں وہم ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ سوچے، اور اس چیز کا قصد کرے جو درستی سے زیادہ قریب ہو، پھر اسی پر اتمام کرے، پھر دوسجدے کرے۔''

1246۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُاللهِ: مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلاَتِهِ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ، وَهُوَ جَالِسٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٩٢٤١)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٤٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جسے اپنی صلاۃ میں وہم ہوجائے تو اسے صحیح اور صواب جاننے کی کوشش کرنی چاہیے، پھر فارغ ہونے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

1247- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: مَنْ شَكَّ - أَوْ أَوْهَمَ -، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۲۴۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسے کچھ شک یا وہم ہوجائے تو اسے صحیح اور صواب جاننے کی کوشش کرنی چاہیے، پھر دو سجدے کرے۔

1248- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: إِذَا أَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح الإسناد موقوف)

۱۲۴۸۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے کہ جب کسی آدمی کو وہم ہوجائے تو اسے صحیح وصواب جاننے کی کوشش کرنی چاہیے، پھر دو سجدے کرے۔

1249- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَكَّ فِي صَلاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ)).

تخريج: د/الصلاة ١٩٩ (١٠٣٣)، حم١/٢٠٤، ٢٠٥، (تحفة الأشراف: ٥٢٢٤) (ضعيف)

(اس کے راوی ''عقبہ یا عتبہ'' لین الحدیث ہیں، نیز ''عبداللہ بن مسافع'' کے ان سے سماع میں سخت اختلاف ہے)

۱۲۴۹۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کی صلاۃ میں شک ہوجائے، تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔''

1250- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ، أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ، أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَكَّ فِي صَلاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف) (اس کے رواۃ ''مصعب'' اور ''عقبہ یا عتبہ'' لین الحدیث ہیں)

۱۲۵۰۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنی صلاۃ میں شک کرے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔''

1251- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٤٩ (ضعيف) (دیکھیے پچھلی دونوں روایتیں)

١٢٥١۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنی صلاۃ میں شک کرے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دوسجدے کرے۔“

1252۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، وَرَوْحٌ - هُوَ ابْنُ عُبَادَةَ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)). قَالَ حَجَّاجٌ: ((بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ))، وَقَالَ رَوْحٌ: ((وَهُوَ جَالِسٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٤٩ (ضعيف) (ديكهئے پچهلى روايات)

١٢٥٢۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنی صلاۃ میں شک کرے تو وہ دوسجدے کرے“، حجاج کی روایت میں ہے: ”سلام پھیرنے کے بعد دوسجدے کرے“، اور روح کی روایت میں ہے: ”بیٹھے بیٹھے (دوسجدے کرے)۔“

1253۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ، حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

تخريج: خ/السهو ٧ (١٢٣٢)، م/الصلاة ٨ (٣٨٩)، د/الصلاة ١٩٨ (١٠٣٠)، وقد أخرجه: ط/الصلاة ١ (٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٤٤) (صحيح)

١٢٥٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں کوئی کھڑا ہوکر صلاۃ پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس پر اس کی صلاۃ کو گڈمڈ کردیتا ہے، یہاں تک کہ وہ نہیں جان پاتا کہ اس نے کتنی صلاۃ پڑھی ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی ایسا محسوس کرے تو بیٹھے بیٹھے دوسجدے کرے۔“

1254۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)).

تخريج: خ/السهو ٧ (١٢٣١)، م/الصلاة ٨ (٣٩٨)، حم٢/٥٢٢، د/الصلاة ١٧٤ (١٠٣٥)، (تحفة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأشراف: ١٥٤٢٣) (صحيح)

١٢٥٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب صلاۃ کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے، پھر جب اقامت کہہ دی جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے، یہاں تک کہ وہ جان نہیں پاتا کہ اس نے کتنی صلاۃ پڑھی، لہذا جب تم میں سے کوئی اس قسم کی صورت حال دیکھے تو وہ دو سجدے کرے۔"

26۔ بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا ؟

٢٦۔ باب: جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لے وہ کیا کرے؟

1255۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا ، فَثَنَى رِجْلَهُ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ .

تخريج: خ/الصلاة ٣٢ (٤٠٤)، السهو ٢ (١٢٢٦)، أخبار الآحاد ١ (٧٢٤٩)، م/المساجد ١٩ (٥٧٢)، د/الصلاة ١٩٦ (١٠١٩)، ت/الصلاة ١٧٣ (٣٩٢)، ق/الإقامة ١٣٠ (١٢٠٥)، حم١/٣٧٦، ٤٤٣، ٤٦٥، د/الصلاة ١٧٥ (١٥٣٩)، (تحفة الأشراف: ٩٤١١)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٥٦ (صحيح)

١٢٥٥۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی صلاۃ پانچ (رکعت) پڑھی، تو آپ سے عرض کیا گیا: کیا صلاۃ میں زیادتی کر دی گئی ہے؟ تو آپ نے پوچھا: "وہ کیا؟" لوگوں نے کہا: آپ نے پانچ (رکعت) پڑھی ہے، تو آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کیے۔

1256۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، وَمُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقَالُوا: إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ، وَهُوَ جَالِسٌ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٥٥، وتفرد به النسائي من طريق مغيرة بن مقسم، (تحفة الأشراف: ٩٤٤٩) (صحيح)

١٢٥٦۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی صلاۃ پانچ رکعت پڑھائی، تو لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ (رکعت) پڑھائی ہے، تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

1257۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ ، قَالَ: صَلَّى عَلْقَمَةُ خَمْسًا ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ ، قُلْتُ بِرَأْسِي: بَلَى ، قَالَ: وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا، فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالُوا لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، فَأَخْبَرُوهُ، فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ)).

تخريج: م/المساجد ١٩ (٥٧٢)، د/الصلاة ١٩٦ (١٠٢٢) مختصراً، حم١/٤٣٨، ٤٤٨، (تحفة الأشراف: ٩٤٠٩)، ويأتي هذا الحديث عند المؤلف برقم: ١٢٥٩ (صحيح)

۱۲۵۷- ابراہیم بن سوید کہتے ہیں کہ علقمہ نے پانچ (رکعت) صلاۃ پڑھی، تو ان سے (اس زیادتی کے بارے میں) کہا گیا، تو انہوں نے کہا: میں نے (ایسا) نہیں کیا ہے، تو میں نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا: کیوں نہیں، آپ نے ضرور کیا ہے، انہوں نے کہا: اور تم اس کی گواہی دیتے ہو اے کانے!؟ تو میں نے کہا: ہاں (دیتا ہوں) تو انہوں نے دو سجدے کیے، پھر انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ (رکعتیں) پڑھیں، تو لوگ ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنے لگے، ان لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا صلاۃ میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں''، لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں)، تو آپ ﷺ نے اپنا پاؤں موڑا، اور دو سجدے کیے، پھر فرمایا: ''میں انسان ہی ہوں، میں (بھی) بھول سکتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو''۔

1258- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلَاتِهِ، فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ، فَقَالَ: أَكَذَلِكَ يَا أَعْوَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَلَّ حُبْوَتَهُ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ: كَانَ عَلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا.

تخريج: تفرد به النسائي، حم١/٤٣٨ (صحيح مرسل) (فات هذا الحديث الحافظ المزي في كتابه تحفة الأشراف، وكان يمكن أن يضعه في مراسيل علقمة بن قيس النخعي)

۱۲۵۸- مالک بن مغول کہتے ہیں کہ میں نے (عامری شراحیل) شعبی کو کہتے ہوئے سنا کہ علقمہ بن قیس سے صلاۃ میں سہو ہو گیا تو لوگوں نے آپس میں گفتگو کرنے کے بعد ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے اے کانے؟! (ابراہیم بن سوید نے) کہا: ہاں، تو انہوں نے اپنا حبوہ ❶ کھولا، پھر سہو کے دو سجدے کیے، اور کہنے لگے: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے، (مالک بن مغول) نے کہا: اور میں نے حکم (ابن عتیبہ) کو کہتے ہوئے سنا کہ علقمہ نے پانچ (رکعتیں) پڑھی تھیں۔

فائدہ ❶ :...... حبوہ: ایک طرح کی بیٹھک ہے جس میں سرین کو زمین پر ٹکا کر دونوں رانوں کو دونوں ہاتھ سے باندھ لیا جاتا ہے۔

1259- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ: يَا أَبَا شِبْلٍ! صَلَّيْتَ خَمْسًا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَقَالَ: أَكَذَلِكَ يَا أَعْوَرُ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٥٧ (صحيح مرسل) (قد ذكر هذا الحديث الحافظ المزي في مسند عبدالله بن مسعود، لعله وهم في ذكره فيه، وكان حقه أن يذكره في مراسيل علقمة بن قيس النخعي)

١٢٥٩- ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے پانچ (رکعتیں) پڑھیں، جب انہوں نے سلام پھیرا، تو ابراہیم بن سوید نے کہا: ابوشبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، انہوں نے کہا: کیا ایسا ہوا ہے اے کانے؟! (انہوں نے کہا: ہاں) تو علقمہ نے سہو کے دو سجدے کیے، پھر کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔

1260- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى إِحْدَى صَلاتَيِ الْعَشِيِّ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلاةِ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، وَأَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ))، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْفَتَلَ.

تخريج: م/المساجد ١٩ (٥٧٢)، حم١/٤٠٩، ٤٢٠، ٤٢٨، ٤٦٣، (تحفة الأشراف: ٩١٧١) (حسن صحيح)

١٢٦٠- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کی دونوں صلاتوں (یعنی ظہر اور عصر) میں سے کوئی ایک صلاۃ پانچ رکعت پڑھائی، تو آپ سے کہا گیا: کیا صلاۃ میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں انسان ہی تو ہوں، میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے، ہو اور مجھے بھی یاد رہتا ہے جیسے تمہیں یاد رہتا ہے''، پھر آپ نے دو سجدے کیے اور پیچھے کی طرف پلٹے۔

27- بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلاتِهِ؟

٢٧- باب: جو شخص اپنی صلاۃ میں سے کوئی چیز بھول جائے وہ کیا کرے؟

1261- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ يُوسُفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى أَمَامَهُمْ، فَقَامَ فِي الصَّلاةِ، وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَسَبَّحَ النَّاسُ، فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلاةَ، ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم٤/١٠٠، (تحفة الأشراف: ١١٤٥٢) (ضعيف)

(اس کے راوی ''یوسف'' اور ان کے بیٹے ''محمد'' دونوں لین الحدیث ہیں)

١٢٦١- یوسف سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے آگے صلاۃ پڑھی (یعنی ان کی امامت کی) تو وہ صلاۃ میں کھڑے ہو گئے، حالانکہ انہیں بیٹھنا چاہیے تھا، تو لوگوں نے سبحان اللہ کہا، مگر وہ کھڑے ہی رہے اور صلاۃ پوری

www.KitaboSunnat.com

کرلی، پھر بیٹھے بیٹھے دوسجدے کیے، پھر منبر پر بیٹھے، اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جو اپنی صلاۃ میں سے کوئی چیز بھول جائے تو وہ ان دونوں سجدوں کی طرح سجدے کرلے۔“ ❶

فائدہ ❶ :......ایک تو یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، دوسرے اس میں مذکور بھول بالکل عام نہیں ہے، بلکہ رکن کے سوا کسی اور چیز کی بھول مراد ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ قعدۂ اولی بھولے تھے جو رکن نہیں ہے، اس طرح کی بھول کا کفارہ سجدۂ سہو ہوسکتا ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

28۔ بَابُ التَّكْبِيرِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۲۸۔ باب: سہو کے دونوں سجدوں میں اللہ اکبر کہنے کا بیان

1262۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، كَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٧٨ (صحيح)

۱۲۶۲۔ عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دوسری رکعت کے بعد (بغیر قعدے کے) کھڑے ہوگئے، پھر (واپس) نہیں بیٹھے، پھر جب آپ نے اپنی صلاۃ پوری کرلی تو جو تشہد آپ بھول گئے تھے اس کے عوض بیٹھے بیٹھے سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کیے، اور ہر سجدہ میں اللہ أکبر کہا، آپ کے ساتھ لوگوں نے (بھی) یہ دونوں سجدے کیے۔

29۔ بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا الصَّلاةَ

۲۹۔ باب: آخری رکعت میں بیٹھنے کی کیفیت (تورک) کا بیان؟

1263۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِي فِيهِمَا الصَّلاةُ، أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٤٠ (صحيح)

۱۲۶۳۔ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب ان دو رکعتوں میں ہوتے تھے جن میں صلاۃ ختم ہوتی ہے، تو آپ (قعدہ میں) اپنا بایاں پاؤں (داہنی طرف) نکال دیتے، اور اپنی ایک سرین پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ❶ پھر سلام پھیرتے۔

فائدہ ❶ :......اس بیٹھک کو تورک کہتے ہیں، اس سے پتہ چلا کہ قعدۂ اخیرہ میں اس طرح بیٹھنا سنت ہے، بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اسے کبرسنی پر محمول کرتے ہیں، لیکن اس پر محمول کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں، نیز بعض لوگوں کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ فجر کے قعدۂ اخیرہ میں تورک ثابت نہیں، اس حدیث کے الفاظ سے صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہورہا ہے کہ "قعدۂ اخیرہ" میں تورک کرتے تھے، اب خواہ یہ قعدۂ اخیرہ فجر ومغرب کا ہو یا چار رکعتوں والی صلاتوں کا۔

1264- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا جَلَسَ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَيَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ: الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامَ، وَأَشَارَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٩٠ و ١١٦٠ (صحيح)

١٢٦٤- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے (تو بھی اسی طرح اٹھاتے) اور جب آپ (قعدہ میں) بیٹھتے تو بایاں (پاؤں) لٹاتے، اور دایاں (پاؤں) کھڑا رکھتے، اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے، اور درمیان والی انگلی اور انگوٹھے دونوں کو ملا کر گرہ بناتے اور اشارہ کرتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ یہ بیان آخری قعدے کے بارے میں ہے، اس لیے باب سے مناسبت واضح نہیں، یا یہ مراد ہے کہ یہ بیان دونوں قعدوں کے بارے میں ہے، تو یہ بھی درست نہیں، کیونکہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیحین کی ہے نیز تورک کے بارے میں واضح ہے۔

30- بَابُ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

٣٠- باب: (صلاۃ میں بیٹھنے کی حالت میں) ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1265- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ -، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، يَدْعُو بِهَا.

تخريج: ت/الصلاة ١٠٢ (٢٩٢) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١١٧٨٤) (صحيح)

١٢٦٥- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلاۃ میں بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا، اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھے، اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا، آپ اس کے ذریعے دعا کر رہے تھے۔

31- مَوْضِعُ الْمِرْفَقَيْنِ

٣١- باب: صلاۃ میں بیٹھنے کی حالت میں کہنیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1266- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى، عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ، وَحَلَّقَ، وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ: هَكَذَا، - وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنَى -، وَحَلَّقَ الإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى.

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٩٠ (صحيح)

۱۲۶۶- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر رہوں گا کہ آپ صلاۃ کیسے پڑھتے ہیں، تو (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اٹھایا کہ وہ آپ کے کانوں کے بالمقابل ہوگئے، پھر اپنے دائیں (ہاتھ) سے اپنے بائیں (ہاتھ) کو پکڑا، پھر جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو ان دونوں کو پھر اسی طرح اٹھایا، اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، پھر جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو پھر ان دونوں کو اسی طرح اٹھایا، پھر جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اسی جگہ پر رکھا، ❶ پھر آپ بیٹھے تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا، اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا، اور اپنی دائیں کہنی کو اپنی دائیں ران سے دور رکھا، پھر اپنی دو انگلیاں بند کیں اور حلقہ بنایا اور میں نے انہیں اس طرح کرتے دیکھا۔

بشر نے داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا۔

فائدہ ❶: ......یعنی اپنا سر اس طرح رکھا کہ دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے بالمقابل ہوگئے۔

32- بَابُ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

۳۲- باب: تشہد میں ہتھیلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1267- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ - شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ -، ثُمَّ لَقِيتُ الشَّيْخَ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ يَقُولُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَلَّبْتُ الْحَصَى، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: لاَ تُقَلِّبِ الْحَصَى، فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ، وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ، قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ؟ قَالَ: هَكَذَا، - وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَأَضْجَعَ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ -.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٦١ (صحيح)

۱۲۶۷- علی بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بغل میں صلاۃ پڑھی تو میں کنکریوں کو الٹنے پلٹنے لگا، (صلاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فارغ ہونے پر) انھوں نے مجھ سے کہا: (صلاۃ میں) کنکریاں مت پلٹو، کیونکہ کنکریاں کو الٹنا پلٹنا شیطان کی جانب سے ہے، (بلکہ) اس طرح کرو جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے، میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے کرتے دیکھا ہے؟، انہوں نے کہا: اس طرح سے، اور انہوں نے دائیں پیر کو قعدہ میں کھڑا کیا، اور بائیں پیر کو لٹایا ❶، اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ ❷

فائدہ ❶ :...... دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنے والی ساری روایتیں مبہم ہیں، اور ابو حمید رضی اللہ عنہ والی روایت کہ جس میں قعدۂ اخیرہ میں تورک کا ذکر ہے، مفصل ہے اس لیے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ مبہم کو مفصل پر محمول کیا جائے۔

فائدہ ❷ :...... دونوں قعدوں میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا کر دائیں گھٹنے پر رکھنا، اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے اس اشارے کا کوئی وقت متعین نہیں ہے، شروع تشہد سے اخیر تک اشارہ کرتے رہنا چاہیے اور اس اشارے میں کبھی انگلی کو حرکت دینا اور کبھی نہ دینا دونوں ثابت ہے، اس بابت تمام روایات کا یہی حاصل ہے، صرف ''أشهد أن لا إله إلا الله'' پر اشارہ کرنا ثابت نہیں ہے۔

33-بَابُ قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى دُونَ السَّبَّابَةِ

۳۳-باب: شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کو سمیٹ کر رکھنے کا بیان

1268- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ، قُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ، وَقَبَضَ - يَعْنِي - أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى .

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٦١ (صحيح)

۱۲۶۸- علی بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے صلاۃ میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا تو صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے مجھے منع کیا اور کہا: اس طرح کیا کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، میں نے کہا: آپ ﷺ کس طرح کرتے تھے؟ کہا: جب آپ ﷺ صلاۃ میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر ❶ رکھتے، اور اپنی سبھی انگلیاں سمیٹے رکھتے، اور اپنی اس انگلی سے جو انگوٹھے کے قریب ہے اشارہ کرتے، اور اپنی بائیں ہتھیلی اپنی بائیں ران پر ❷ رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......اور ایک روایت میں ہے اپنے داہنے گھٹنے پر۔

فائدہ ❷ :......اور ایک روایت میں ہے اپنے بائیں گھٹنے پر۔

34-بَابُ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالإِبْهَامِ مِنْهَا

۳۴-باب: دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں سے دو کو سمیٹ کر رکھنے اور بیچ والی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنانے کا بیان

1269- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ: قُلْتُ: لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي؟، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَوَصَفَ، قَالَ: ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ، وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ أُصْبُعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا. مُخْتَصَرٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۸۹۰ (صحيح)

۱۲۶۹- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کو دیکھوں گا کہ آپ کیسے پڑھتے ہیں تو میں نے دیکھا، پھر انہوں نے آپ ﷺ کے صلاۃ پڑھنے کی کیفیت بیان کی اور کہا: پھر آپ ﷺ بیٹھے اور آپ ﷺ نے اپنا بایاں پیر بچھایا اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھا، اور اپنی دائیں کہنی کے سرے کو اپنی دائیں ران پر کیا، پھر اپنی انگلیوں میں سے دو کو سمیٹا، اور (باقی انگلیوں میں سے دو سے) حلقہ بنایا، پھر اپنی شہادت کی انگلی اٹھائی تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اسے ہلا رہے تھے، اس کے ذریعے دعا مانگ رہے تھے۔

35-بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

۳۵- بائیں (ہاتھ) کو گھٹنے پر رکھنے کا بیان

1270- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ، فَدَعَا بِهَا، وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا.

تخريج: م/المساجد ۲۱ (۵۸۰)، ت/الصلاة ۱۰۵ (۲۹۴)، ق/الإقامة ۲۷ (۹۱۳)، حم۲/۱۴۷، (تحفة الأشراف: ۸۱۲۸) (صحيح)

۱۲۷۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ میں بیٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے، اور جو انگلی انگوٹھے سے لگی ہوتی اسے اٹھاتے، اور اس سے دعا مانگتے، اور آپ کا بایاں ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ کے بائیں گھٹنے پر پھیلا ہوتا تھا۔(یعنی :بائیں ہتھیلی کو حلقہ بنانے کے بجائے اس کی ساری انگلیاں بائیں گھٹنے پر پھیلائے رکھتے تھے)

1271- أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَ عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذَلِكَ، وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى.

تخريج: د/الصلاة ١٨٦ (٩٨٩، ٩٩٠)، حم٣/٤، د/الصلاة ٨٣ (١٣٧٧)، (تحفة الأشراف: ٥٢٦٤)

(شاذ) صرف "ولا يحركها" کا جملہ شاذ ہے۔

١٢٧١- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، اور اسے ہلاتے نہیں تھے۔ ❶

ابن جریج کہتے ہیں کہ عمرو نے (اس میں) اضافہ کیا ہے، انہوں نے کہا کہ عامر بن عبداللہ بن زبیر نے مجھے خبر دی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اسی طرح دعا کرتے، اور آپ اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے بائیں پاؤں کو تھامے رہتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... حدیث کے اس ٹکڑے "اور اس کو ہلاتے نہیں تھے" کو بعض علما نے "شاذ" قرار دیا ہے، اور بعض اس کا یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ "کبھی بھی نہیں ہلاتے تھے، اور صرف اشارہ پر اکتفاء کرتے تھے" یا یہ مطلب ہے کہ صرف اشارے کے عمل کو وائل رضی اللہ عنہ نے "ہلاتے رہتے تھے" سے تعبیر کر دیا ہے، اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اصل حقیقت بیان کر دی ہے، یعنی اشارہ کرتے تھے ہلاتے نہیں تھے، ہمارے خیال میں: تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اشارہ تو بلا تعیین وقت کرتے تھے، رہی ہلانے کی بات تو کبھی ہلاتے تھے اور کبھی نہیں ہلاتے تھے، جس نے جو دیکھا اسے بیان کر دیا، یا مطلب یہ ہے کہ اشارے میں انگلی کا ہل جانا بالکل ممکن ہے اس کو وائل رضی اللہ عنہ نے "ہلاتے تھے" سے تعبیر کر دیا، اصل کام اشارہ تھا۔

36- بَابُ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ
٣٦- باب: تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

1272- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ الْمُعَافَى، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ، وَيُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: د/الصلاة ۱۸٦ (۹۹۱)، ق/الإقامة ۲۷ (۹۱۱)، (تحفة الأشراف: ۱۱۷۱۰)، حم ۳/٤۷۱، ويأتي عند المؤلف برقم: ۱۲۷۵ (صحيح)

(شواہد سے تقویت پاکر یہ روایت بھی صحیح ہے ورنہ اس کے راوی "مالک" لین الحدیث ہیں)

۱۲۷۲۔ نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلاۃ میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے ہوئے تھے، اور اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔

37۔بَاب النَّهْيِ عَنِ الإِشَارَةِ بِأُصْبُعَيْنِ وَبِأَيِّ أُصْبُعٍ يُشِيرُ

۳۷۔ باب: دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کس انگلی سے اشارہ کرے؟

1273۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحِّدْ أَحِّدْ)).

تخريج: ت/الدعوات ۱۰۵ (۳۵۵۷)، (تحفة الأشراف: ۱۲۸٦۵)، حم ۲/٤۲۰، ۵۲۰ (صحيح)

۱۲۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک سے کرو ایک سے"۔

1274۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي، فَقَالَ: ((أَحِّدْ أَحِّدْ))، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

تخريج: د/الصلاة ۳۵۸ (۱٤۹۹)، (تحفة الأشراف: ۳۸۵۰) (صحيح)

۱۲۷۴۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں (تشہد میں) اپنی انگلیوں ❶ سے (اشارہ کرتے ہوئے) دعا کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: "ایک سے کرو ایک سے"، اور آپ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

فائدہ ❶ :...... اس سے پہلے والی روایت میں، دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے اسے اقل جمع، یعنی دو پر محمول کیا جائے گا، یا یہ مانا جائے کہ یہ دو الگ الگ واقعات ہیں، واللہ اعلم۔

38۔بَاب إِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الإِشَارَةِ

۳۸۔ باب: اشارے میں شہادت کی انگلی کو جھکانے کا بیان

1275۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ، - مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ - أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى، عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا أُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٧٢ (منكر) (انگلی کو جھکانے کا ''تذکرہ'' منکر ہے، اس کے راوی ''مالک'' لین الحدیث ہیں، اور اس ٹکڑے میں ان کا کوئی متابع نہیں ہے، باقی کے صحیح شواہد موجود ہیں)۔

۱۲۷۵۔ نمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صلاۃ میں بیٹھے ہوئے دیکھا، اس حال میں کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے ہوئے تھے، اور اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے ہوئے تھے، اور آپ نے اسے کچھ جھکا رکھا تھا، اور آپ دعا کر رہے تھے۔

39- مَوْضِعُ الْبَصَرِ عِنْدَ الإِشَارَةِ وَتَحْرِيكِ السَّبَّابَةِ

۳۹۔ باب: شہادت کی انگلی کو ہلانے اور اشارہ کرنے کے وقت نظر کی جگہ کا بیان

1276- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، لاَ يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ .

تخريج: م/المساجد ٢١ (٥٧٩)، د/الصلاة ١٨٦ (٩٨٨) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٥٢٦٣)، حم٣/٤ (حسن صحيح)

۱۲۷۶۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے، اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے، آپ کی نگاہ آپ کے اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔

40- بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلاةِ

۴۰۔ باب: صلاۃ میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے ممانعت کا بیان

1277- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ أَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ)).

تخريج: م/الصلاة ٢٦ (٤٢٩)، حم٢/٣٣٣، ٣٦٧، (تحفة الأشراف: ١٣٦٣١) (صحيح)

۱۲۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صلاۃ میں [1] دعا کے وقت لوگ اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں، ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔''

فائدہ [1] ...... یہ ممانعت حالتِ صلاۃ میں ہے، صلاۃ سے باہر دعا کرنے والا آسمان کی طرف نظر اٹھا سکتا ہے۔

41- بَابُ إِيجَابِ التَّشَهُّدِ

۴۱۔ باب: تشہد کے واجب ہونے کا بیان

1278- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدِاللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ: اَلسَّلامُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَقُولُوا هٰكَذَا، فَإِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - هُوَ السَّلامُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٦٦، ١١٧١ (صحيح)

١٢٧٨۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ صلاۃ میں تشہد کے فرض کیے جانے سے پہلے "اَلسَّلامُ عَلَى اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ" (سلام ہو اللہ پر، سلام ہو جبریل اور میکائیل پر) کہا کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ اس طرح نہ کہو، کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے، بلکہ یوں کہو: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر اللہ کی جانب سے سلامتی ہو، اور آپ پر اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

42۔ تَعْلِيمُ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ

۴۲۔ باب: تشہد کو قرآن کی سورت کی طرح سکھانے کا بیان

1279۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٧٥ (صحيح)

١٢٧٩۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔

43۔ بَابُ كَيْفَ التَّشَهُّدُ؟

۴۳۔ باب: تشہد کے طریقے کا بیان

1280۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ، وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - هُوَ السَّلامُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَاشَاءَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٧١ (صحيح)

۱۲۸۰۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عز وجل خود سلام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی (تشہد میں) بیٹھے تو وہ یوں کہے: ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' (تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں، سلامتی ہو ہم پر، اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) پھر اس کے بعد اسے اختیار ہے جو چاہے دعا کرے۔''

44۔نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۴۴۔باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان

1281۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا، فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا، وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: ((إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ))، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ، فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ))، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: التَّحِيَّاتُ، الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٣١ (صحيح)

۱۲۸۱۔ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ نے ہمیں ہمارے طریقے بتائے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سے ہماری صلاۃ کے طریقے بیان کیے، آپ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو درست کرو، پھر تم میں سے کوئی تمہاری امامت کرے، جب وہ ''الله أكبر'' کہے، تو تم بھی ''الله أكبر'' کہو، اور جب وہ ''ولا الضالّين'' کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری اس کی ہوئی دعا کو قبول کرے گا، پھر جب وہ ''الله اكبر'' کہے اور رکوع کرے تو تم بھی ''الله أكبر'' کہو اور رکوع کرو، بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرے گا، اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا''، تو ادھر کی کمی ادھر سے پوری ہو جائے گی، اور جب وہ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' (اے اللہ! ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام حمد ہے) کہو، اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے کہلوادیا ہے کہ اس نے اپنے حمد کرنے والے کی حمد سن لی ہے، پھر جب وہ ''الله أكبر'' کہے اور سجدہ کرے، تو تم بھی ''الله أكبر'' کہو اور سجدہ کرو، بیشک امام تم سے پہلے سجدے میں جائے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا، تو ادھر کی کمی ادھر پوری ہو جائے گی، اور جب وہ قعدہ میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کو یہ کہنا چاہیے: ''اَلتَّحِيَّاتُ، الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' (تمام قولی، فعلی، اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور برکت آپ پر نازل ہو، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

45۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۴۵۔ باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان

1282۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ عَلَى هَذِهِ الرِّوَايَةِ، وَأَيْمَنُ عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِهِ، وَالْحَدِيثُ خَطَأٌ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٧٦ (ضعيف)

(اس کے راوی ''ایمن'' حافظے کے کمزور ہیں اور اس میں وارد اضافے پر کسی نے ان کی متابعت نہیں کی ہے)

۱۲۸۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تشہد اسی طرح سکھاتے تھے، جس طرح آپ ہمیں قرآن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سورت سکھاتے تھے "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ" (اللہ کے نام سے اور اسی کے واسطے سے، تمام قولی فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو آپ پر، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور میں اللہ سے جنت مانگتا ہوں، اور آگ (جہنم) سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔

ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) کہتے ہیں: ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اس روایت پر ایمن بن نابل کی متابعت کی ہو، ایمن ہمارے نزدیک قابل قبول ہیں، لیکن حدیث میں غلطی ہے، ہم اللہ سے توفیق کے طلب گار ہیں۔

46۔ بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۴۶۔ باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے کا بیان

1283۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، ح و أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ، يُبَلِّغُونَهُ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم ۱/۳۸۷، ۴۴۱، ۴۵۲، د/الرقاق ۵۸ (۲۸۱۶)، (تحفة الأشراف: ۹۲۰۴)، والمؤلف في عمل اليوم والليلة ۲۹ (رقم ۶۶) (صحيح)

۱۲۸۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں، وہ مجھ تک میرے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں۔"

47۔ فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۴۷۔ باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان

1284۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، - زَمَنَ الْحَجَّاجِ -، فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ، فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، حم٤/٢٩، ٣٠، د/الرقاق ٥٨ (٢٨١٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٩٦ (حسن بمابعده) (شواہد سے تقویت پاکر یہ روایت حسن ہے، ورنہ اس کے راوی ''سلیمان'' مجہول ہیں)

۱۲۸۴- ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے، ہم نے عرض کی: ہم آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ اس لیے کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے محمد! آپ کا رب کہتا ہے: کیا آپ کے لیے یہ خوشی کی بات نہیں کہ جو کوئی آپ پر ایک بار صلاۃ (درود) بھیجے گا، تو میں اس پر دس بار صلاۃ (درود) بھیجوں [1] گا، اور جو کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔''

فائدہ [1] :...... نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے صلاۃ (درود) بھیجنے کا مطلب آپ ﷺ کی مدح وستائش اور تعظیم کرنا ہے، اور فرشتوں وغیرہ کے صلاۃ (درود) بھیجنے کا مطلب اللہ تعالیٰ سے اس مدح وستائش اور تعظیم میں طلب زیادتی ہے۔

48-بَابُ التَّمْجِيدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ

۴۸- باب: صلاۃ میں اللہ کی بزرگی بیان کرنے اور نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود) بھیجنے کا بیان

1285- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ، لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي))، ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي، فَمَجَّدَ اللَّهَ، وَحَمِدَهُ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُدْعُ تُجَبْ، وَسَلْ تُعْطَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٥٨ (١٤٨١)، ت/الدعوات ٦٥ (٣٤٧٧)، حم٦/١٨، (تحفة الأشراف: ١١٠٣١) (صحيح)

۱۲۸۵- فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صلاۃ میں دعا کرتے ہوئے سنا، اس نے نہ تو اللہ کی بزرگی بیان کی، اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ وسلام (درود) بھیجا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مصلی! تم نے جلد بازی کر دی''، پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے سکھایا (کہ کس طرح دعا کی جائے) اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صلاۃ کی حالت میں اللہ کی بزرگی اور حمد بیان کرتے، اور نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ وسلام (درود) بھیجتے سنا تو فرمایا: ''آپ دعا کریں آپ کی دعا قبول کی جائے گی، اور مانگو آپ کو دیا جائے گا۔''

49-بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۴۹- باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود) بھیجنے کے حکم کا بیان

1286- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ، وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ)).

تخريج: م/الصلاة ١٧ (٤٠٥)، د/الصلاة ١٨٣ (٩٨٠، ٩٨١)، ت/تفسير سورة الأحزاب (٣٢٢٠)، ط/السفر ٢٢ (٦٧)، حم١١٨/٤، ١١٩، ٢٧٣/٥، د/ الصلاة ٨٥ (١٣٨٢) (صحيح)

۱۲۸۶۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیٹھک میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ سے بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں آپ پر صلاۃ (درود) بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ پر کیسے صلاۃ (درود) بھیجیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، یہاں تک کہ ہماری یہ خواہش ہونے لگی کہ کاش انہوں نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا، پھر آپ نے فرمایا: کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ" (اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر اسی طرح صلاۃ (درود) بھیج جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر صلاۃ (درود) بھیجا ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد پر اور آلِ محمد پر اسی طرح جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر تمام عالم میں برکتیں نازل فرمائی ہیں، بلاشبہ تو ہی تعریف اور بزرگی کے لائق ہے) اور سلام بھیجنا تو تم جانتے ہی ہو"

50-بَابٌ كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ؟

۵۰-باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) کیسے بھیجا جائے؟

1287-أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أُمِرْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، وَنُسَلِّمَ، أَمَّا السَّلامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٩٩٨) (صحيح)

۱۲۸۷۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ہمیں آپ پر صلاۃ (درود) وسلام بھیجنے کا حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا ہے، رہا سلام تو اسے ہم جان چکے ہیں، مگر ہم آپ پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ'' (اے اللہ! محمد پر تو اسی طرح صلاۃ (درود) ورحمت بھیج جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر بھیجا ہے، اے اللہ! محمد پر تو اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں)۔

51۔ نَوْعٌ آخَرُ

۵۱۔ باب: ایک اور طرح کی صلاۃ (درود) کا بیان

1288۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: وَنَحْنُ نَقُولُ: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ، قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا بِهِ مِنْ كِتَابِهِ وَهَذَا خَطَأٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ١٠ (٣٣٧٠)، تفسير الأحزاب ١٠ (٤٧٩٧)، الدعوات ٣٢ (٦٣٥٧)، م/الصلاة ١٧ (٤٠٦)، د/الصلاة ١٨٣ (٩٧٦، ٩٧٧، ٩٧٨)، ت/الصلاة ٢٣٤ (٤٨٣)، ق/الإقامة ٢٥ (٩٠٤)، (تحفة الأشراف: ١١١١٣)، حم٤/٢٤١، ٢٤٣، ٢٤٤، د/الصلاة ٨٥ (١٣٨١) (صحيح)

۱۲۸۸۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان چکے ہیں، صلاۃ (درود) کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: اس طرح کہو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ'' (اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر تو اسی طرح صلاۃ (درود) بھیج جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر بھیجا ہے، یقیناً تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے، اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو حمید و مجید، یعنی تعریف اور بزرگی کے لائق ہے)۔

ابن ابی لیلیٰ نے کہا: اور ہم لوگ ''وعلینا معھم'' (اور ان لوگوں کے ساتھ ہم پر بھی) کہتے تھے۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ سند ہمارے شیخ قاسم نے ہم سے اپنی کتاب سے بیان کی ہے، اور یہ غلط ہے [1]۔

فائدہ [1]: ......اس کی وجہ اگلی روایت میں امام نسائی خود بیان کر رہے ہیں۔

1289۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ: وَنَحْنُ نَقُولُ: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ، قَالَ: أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: وَهَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ غَيْرَ هَذَا، وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۱۲۸۹۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنے کو ہم جان چکے ہیں مگر آپ پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجیں؟ تو آپ نے فرمایا: کہو ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ (اے اللہ! تو صلاۃ (درود) بھیج محمد اور آلِ محمد پر اسی طرح جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر بھیجا ہے، یقیناً تو حمید و مجید، یعنی قابل تعریف اور بزرگ ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر اسی طرح جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو حمید و مجید، یعنی قابل تعریف اور بزرگ ہے)۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: اور ہم ”وعلينا معهم“ (اور ان لوگوں کے ساتھ ہم پر بھی) بھی کہتے تھے۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: یہ سند اس سے پہلے والی سے زیادہ قرین صواب ہے (یعنی ”عمرو“ کی جگہ ”حکم“ کا ہونا) اور ہم قاسم کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے عمرو بن مرہ کا ذکر کیا ہو، و اللہ أعلم ۔ [1]

فائدہ [1] :......اگلی سند میں بھی ”حکم“ ہی ہے۔

1290- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۲۸۸ (صحیح)

۱۲۹۰۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ جان چکے ہیں، مگر ہم آپ پر صلاۃ (درود) کیسے بھیجیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”کہو ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ" (اے اللہ! درود بھیج محمد اور آلِ محمد پر جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر بھیجا ہے، یقیناً تو حمید و مجید، یعنی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکتیں نازل فرما محمد پر اور آلِ محمد پر، جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو حمید و مجید، یعنی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے)۔

52۔نَوْعٌ آخَرُ

۵۲۔باب: صلاۃ (درود) کی ایک اور قسم کا بیان

1291۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم١٦٢/١، (تحفة الأشراف: ٥٠١٤) (صحيح)

۱۲۹۱۔طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر صلاۃ (درود و رحمت) کیسے بھیجا جائے، تو آپ نے فرمایا: کہو "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ" (اے اللہ! صلاۃ (درود) بھیج محمد اور آلِ محمد پر ایسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر بھیجا، بلا شبہ تو حمید و مجید، یعنی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر، ایسے ہی جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں، بلا شبہ تو حمید و مجید، یعنی لائق تعریف اور بزرگی والا ہے)۔

1292۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: ((قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٩١ (صحيح)

۱۲۹۲۔طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے عرض کی: اللہ کے نبی! ہم آپ پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: "کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ '' (اے اللہ! صلاۃ (درود) بھیج محمد پر اور آلِ محمد پر ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم پر بھیجا ہے، بلا شبہ تو حمید و مجید، یعنی لائق تعریف اور بزرگی والا ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں، بلا شبہ تو حمید و مجید، یعنی لائق تعریف اور بزرگی والا ہے)۔

1293۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ، قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَيَّ، وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، وَقُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم١٩٩/١، (تحفة الأشراف: ٣٧٤٦) (صحيح)

۱۲۹۳۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''مجھ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجو، اور دعا میں کوشش کرو، اور کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ" (اے اللہ! صلاۃ (درود و رحمت) بھیج محمد پر اور آلِ محمد پر)۔

53۔ نَوْعٌ آخَرُ

۵۳۔ باب: صلاۃ (درود و رحمت) کی ایک اور قسم کا بیان

1294۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ -، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ)).

تخريج: خ/تفسيرالأحزاب ١٠ (٤٧٩٨)، الدعوات ٣٢ (٦٣٥٨)، ق/الإقامة ٢٥ (٩٠٣)، (تحفة الأشراف: ٤٠٩٣)، حم٤٧/٣ (صحيح)

۱۲۹۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں، مگر آپ پر صلاۃ (درود و رحمت) کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ '' (اے اللہ! درود و رحمت بھیج اپنے بندے اور رسول محمد پر جس طرح تو نے ابراہیم پر بھیجا ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں)۔

54۔ نَوْعٌ آخَرُ

۵۴۔ باب: صلاۃ (درود و رحمت) کی ایک اور قسم کا بیان

1295۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ - فِي حَدِيثِ الْحَارِثِ - كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ - قَالَا جَمِيعًا - كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّتَيْنِ، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ شَطْرٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ١٠ (٣٣٦٩)، الدعوات ٣٣ (٦٣٦٠)، م/الصلاة ١٧ (٤٠٧)، د/الصلاة ١٨٣ (٩٧٩)، ق/الإقامة ٢٥ (٩٠٥)، ط/قصر الصلاة ٢٢ (٦٦)، حم٥/٤٢٤، (تحفة الأشراف: ١١٨٩٦) (صحيح)

۱۲۹۵- ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ پر صلاۃ (درود و رحمت) کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ"۔ یہ صرف حارث کی روایت میں ہے۔ "كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ"۔ یہ دونوں کی روایت میں ہے۔ "كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"۔''

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: قتیبہ نے اس حدیث کو مجھ سے دو بار بیان کیا، اور شاید کہ ان سے کچھ حصہ اس حدیث کا چھوٹ گیا ہے۔

55-بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۵۵- باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجنے کی فضیلت کا بیان

1296- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - قَالَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ! أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٢٨٤ (حسن)

(شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت حسن ہے، ورنہ اس کے راوی ''سلیمان'' مجہول ہیں)

۱۲۹۶- ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اور آپ کے چہرے پر خوشی و مسرت جھلک رہی تھی، آپ نے فرمایا: ''یہ (خوشی اس لیے ہے کہ) میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: اے محمد! کیا آپ کے لیے یہ خوشی کا باعث نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجے گا تو میں اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دس بار درود بھیجوں گا، اور جو کوئی آپ کے امتیوں میں سے آپ پر سلام بھیجے گا میں تو اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔"

1297- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

تخريج: م/الصلاة ١٧ (٤٠٨)، د/الصلاة ٣٦١ (١٥٣٠)، ت/الصلاة ٢٣٥ (الوتر ٢٠) (٤٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٤)، حم٢/٣٧٢، ٣٧٣، ٣٧٥، ٤٨٥، د/الرقاق ٥٨ (٢٨١٤) (صحيح)

١٢٩٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک (مرتبہ) صلاۃ (درود ورحمت) بھیجے گا اللہ اس پر دس مرتبہ صلاۃ (درود ورحمت) بھیجے گا۔"

1298- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم٣/١٠٢، ٢٦١، (تحفة الأشراف: ٢٤٤) (صحيح)

١٢٩٨- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص میرے اوپر ایک بار صلاۃ (درود ورحمت) بھیجے گا تو اللہ اس پر دس بار صلاۃ (درود ورحمت) بھیجے گا، اور اس کے دس گناہ معاف اور دس درجے بلند کر دیے جائیں گے۔"

56- بَابُ تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

٥٦- باب: نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ (درود ورحمت) بھیجنے کے بعد من پسند دعاؤں کے کرنے کا بیان

1299- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ يَدْعُو بِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٧١، ١٢٧٨ (صحيح)

١٢٩٩- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ میں بیٹھتے تو کہتے: سلام ہو اللہ پر اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بندوں کی طرف سے، سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "السَّلامُ عَلَى اللّٰهِ" نہ کہو، کیونکہ اللہ تو خود ہی سلام ہے، ہاں جب تم میں سے کوئی قعدے میں بیٹھے تو چاہیے کہ وہ کہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ" (تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو) کیونکہ جب تم اس طرح کہو گے تو زمین وآسمان میں رہنے والے ہر نیک بندے کو یہ شامل ہوگا، (پھر کہے): "أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) پھر اس کے بعد اپنی پسندیدہ دعا جو بھی چاہے کرے۔"

57-الذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۵۷-باب: تشہد کے بعد کے ذکرِ الٰہی کا بیان

1300- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلاتِي، قَالَ: ((سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ، يَقُلْ: نَعَمْ، نَعَمْ)).

تخريج: ت/الصلاة ٢٣٣ (٤٨١)، حم٣/١٢٠، (تحفة الأشراف: ١٨٥) (حسن الإسناد)

١٣٠٠- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیجیے جن کے ذریعے میں اپنی صلاۃ میں دعا کیا کروں، تو آپ نے فرمایا: "دس بار "سبحان الله"، دس بار "الحمد لله"، دس بار "الله أكبر" کہو، اس کے بعد تم اللہ سے اپنی حاجت مانگو، وہ ہاں، ہاں کہے گا"، (یعنی جو تم مانگو گی وہ تمہیں دے گا)۔

58-بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

۵۸-باب: ذکرِ الٰہی کے بعد کی دعا کا بیان

1301- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَخِي أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا، - يَعْنِي - وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا، فَقَالَ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لاإِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ!، يَا حَيُّ يَاقَيُّومُ!، إِنِّي أَسْأَلُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأَصْحَابِهِ: ((أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ دَعَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى)).

تخريج: د/الصلاة ٣٥٨ (١٤٩٥)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٥٥١)، حم ٣/١٢٠، ١٥٨، ٢٤٥ (صحيح)

۱۳۰۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مسجد میں) بیٹھا ہوا تھا، اور ایک آدمی کھڑا صلاۃ پڑھ رہا تھا، جب اس نے رکوع اور سجدہ کرلیا اور تشہد سے فارغ ہوگیا، تو اس نے دعا کی اور اپنی دعا میں اس نے کہا: ”اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، يَاذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ!، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ!، إِنِّي أَسْأَلُكَ“ (اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس لیے کہ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے تیرے، تو بہت احسان کرنے والا ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے اور وجود میں لانے والا ہے، اے عظمت وجلال اور احسان والے، ہمیشہ زندہ وباقی رہنے والے! میں تجھی سے مانگتا ہوں۔

یہ سنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا: ”تم جانتے ہو اس نے کن لفظوں سے دعا کی ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے تو اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی ہے جس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے، اور جب اس کے ذریعے مانگا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے۔“

1302- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ أَبُو بُرَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الأَدْرَعِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، إِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضَى صَلاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللَّهُ! بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ غُفِرَ لَهُ))، ثَلاثًا.

تخريج: د/الصلاة ١٨٤ (٩٨٥)، حم ٤/٣٣٨، (تحفة الأشراف: ١١٢١٨) (صحيح)

۱۳۰۲۔ محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک آدمی اپنی صلاۃ پوری کر چکا ہے، اور تشہد میں ہے اور کہہ رہا ہے: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ! بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“ (اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، اے اللہ تجھی سے، اس لیے کہ تو ہی ایک ایسا تن تنہا بے نیاز ہے جس نے نہ تو کسی کو جنا ہے، اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے، اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے، لہٰذا تو میرے گناہوں کو بخش دے، تو ہی غفور ورحیم، یعنی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ”اس کے گناہ بخش دیے گئے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

59۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۵۹۔ باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان

1303۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِي: قَالَ: ((قُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

تخريج: خ/الأذان ١٤٩ (٨٣٤)، الدعوات ١٧ (٦٣٢٦)، التوحيد ٩ (٧٣٨٨)، م/الدعاء ١٣ (٢٧٠٥)، ت/الدعوات ٩٧ (٣٥٣١)، ق/الدعاء ٢ (٣٨٣٥)، حم٣/١، ٧، (تحفة الأشراف: ٦٦٠٦) (صحيح)

۱۳۰۳۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے میں اپنی صلاۃ میں دعا مانگا کروں، تو آپ نے فرمایا: ''کہو: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِ ظُلْمًا كَثِيـرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الـرَّحِيمُ'' (اے اللہ! بے شک میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے، اور سوائے تیرے گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا، لہٰذا تو اپنی خاص مغفرت سے مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر، یقیناً تو غفور و رحیم، یعنی بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔

60۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۶۰۔ باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان

1304۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَيْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي لأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ!)) فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَلا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَلاةٍ: رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٦١ (١٥٢٢)، في عمل اليوم والليلة ٤٦ (١٩٠) حم٥/٢٤٤، ٢٤٧، (تحفة الأشراف: ١١٣٣٣) (صحيح)

۱۳۰۴۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں ہاتھ پکڑے اور فرمایا: ''اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں''، تو میں نے عرض کی: اور میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو تم ہر صلاۃ میں یہ دعا پڑھنا نہ چھوڑو ''رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ'' (اے میرے رب! اپنے ذکر اور شکر پر اور اپنی حسن عبادت پر میری مدد فرما)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

61۔نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

٦١۔باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان

1305۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٨٢٩)، وقد أخرجه: ت/الدعوات ٢٣ (٣٤٠٧)، حم٤/١٢٥ (حسن) (اس کی سند میں ''ابوالعلاء یزید بن عبداللہ العامر'' اور ''شداد رضی اللہ عنہ'' کے درمیان انقطاع ہے، ترمذی اور احمد کی سند میں یہاں پر کوئی "رجل من بني حنظله" ہے جو مجہول ہے، لیکن دوسرے طرق اور شواہد کی بنا پر حدیث حسن ہے، الصحيحة ٣٢٢٨، وصحيح موارد الظمآن ٢٠٤٧، ٢٠٤٩، وتراجع الألباني ٥٦٨)

١٣٠٥۔شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صلاۃ میں کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ" (اے اللہ! میں معاملے میں تجھ سے ثابت قدمی کا اور راست روی میں عزیمت کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور تیری حسن عبادت کی توفیق مانگتا ہوں، اور تجھ سے تمام برائیوں اور آلائشوں سے پاک وصاف دل، اور سچ کہنے والی زبان کا طلب گار ہوں، اور تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے، اور ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے، اور میں تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں)۔

62۔نَوْعٌ آخَرُ

٦٢۔باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان

1306۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ - أَوْ أَوْجَزْتَ - الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: أَمَّا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ - هُوَ أَبِي، غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ -، فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ؟ ثُمَّ جَاءَ، فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم٤/٢٦٤، (تحفة الأشراف: ١٠٣٤٩) (صحيح)

١٣٠٦- سائب کہتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صلاۃ پڑھائی تو اس میں اختصار سے کام لیا، قوم میں سے کچھ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے صلاۃ ہلکی کردی ہے، راوی کو شک ہے "خففت" کہا یا "أوجزت" (ہلکی کردی یا مختصر کردی) تو انہوں نے کہا: اس کے باوجود میں نے اس میں ایسی دعائیں پڑھی ہیں جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، تو جب وہ جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو قوم میں سے ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا، وہ کوئی اور نہیں میرے والد تھے مگر انہوں نے اپنا نام چھپایا ہے، اس نے ان سے اس دعا کے بارے میں سوال کیا، پھر آکر لوگوں کو اس کی خبر دی، وہ دعا یہ تھی: "اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ! وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ" (اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پہ تیری قدرت کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دیدے جب تو جانے کہ موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ! میں غیب وحضور دونوں حالتوں میں تیری مشیت کا طلب گار ہوں، اور میں تجھ سے خوشی و ناراضی دونوں حالتوں میں کلمۂ حق کہنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور تنگ دستی وخوشحالی دونوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو، اور میں تجھ سے تیری قضا پر رضا کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طلبگار ہوں، اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا طلبگار ہوں، اور پناہ چاہتا ہوں تجھ سے اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہوسکے، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کردے، اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ، اور ہم کو راہ نما اور ہدایت یافتہ بنادے)۔

1307- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: صَلَّى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخَفَّهَا، فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا، فَقَالَ: أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهِ: ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٠٣٦٦)، حم٤/٢٦٤ (صحيح)

١٣٠٧۔ قیس بن عباد کہتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی اور اسے ہلکی پڑھائی تو گویا کہ لوگوں نے اسے ناپسند کیا، تو انھوں نے کہا: کیا میں نے رکوع اور سجدے پورے پورے نہیں کیے ہیں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور کیا ہے، پھر انہوں نے کہا: سنو! میں نے اس میں ایسی دعا پڑھی ہے جس کو نبی اکرم ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہے: "اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ" (اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دے دے جب تو جانے کہ موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ! میں غیب وحضور دونوں حالتوں میں تیری خشیت کا طلب گار ہوں، اور میں تجھ سے خوشی و ناراضی دونوں حالتوں میں کلمۂ اخلاص کی توفیق مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو، اور میں تجھ سے تیری قضا پر رضا کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طلبگار ہوں، اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت، اور تیری ملاقات کے شوق کا طلبگار ہوں، اور پناہ چاہتا ہوں تیری اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کردے، اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ، اور ہم کو راہ نما و ہدایت یافتہ بنادے)۔

63-بَابُ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلَاةِ

٦٣-باب: صلاۃ میں تعوذ (اللہ کی پناہ) کا بیان

1308- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِهِ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)).

تخريج: م/الدعاء ١٨ (٢٧١٦)، د/الصلاة ٣٦٧ (١٥٥٠)، ق/الدعاء ٣ (٣٨٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٣٠)، حم٦/٣١، ١٠٠، ١٣٩، ٢١٣، ٢٥٧، ٢٧٨، ويأتي عند المؤلف في الاستعاذة ٥٨ (بأرقام ٥٥٢٧ ـ ٥٥٣٠) (صحيح)

١٣٠٨۔فروہ بن نوفل کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ آپ مجھ سے ایسی چیز بیان کیجیے جس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ اپنی صلاۃ میں دعا کرتے رہے ہوں، تو وہ کہنے لگیں: ہاں، سنو، رسول اللہ ﷺ کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ" (اے اللہ! میں تجھ سے اس کام کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کیا ہے، اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا ہے)۔

64۔نَوْعٌ آخَرُ

٦٤۔باب: ایک اور طرح کے تعوذ کا بیان

1309۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: ((نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلاةً بَعْدُ إِلا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

تخريج: خ/الجنائز ٨٦ (١٣٧٢)، الدعوات ٣٧ (٦٣٦٦)، م/المساجد ٢٤ (٥٨٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٦٠)، حم٦/١٧٤ (صحيح)

١٣٠٩۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "ہاں، قبر کا عذاب برحق ہے"، اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی صلاۃ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ نے قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔

1310۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلاةِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)).

تخريج: خ/الأذان ١٤٩ (٨٣٢)، الاستقراض ١٠ (٢٣٩٧) مختصراً، م/المساجد ٢٥ (٥٨٩)، د/الصلاة ١٥٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٨٨٠)، حم٦/٨٩، ٢٤٤، ويأتي عند المؤلف في الاستعاذة (برقم: ٥٤٥٦) (صحيح)

١٣١٠۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ میں دعا مانگتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ" (اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! میں تجھ سے گناہ اور قرض سے پناہ چاہتا ہوں) تو کہنے والے نے آپ سے کہا: آپ قرض سے اتنا زیادہ کیوں پناہ مانگتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔"

1311۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ الْمُعَافَى، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، ح وَأَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ)).

تخريج: م/المساجد ٢٥ (٥٨٨)، د/الصلاة ١٨٤ (٩٨٣)، ق/الإقامة ٢٦ (٩٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٨٧)، حم٢/٢٣٧، د/الصلاة ٨٦ (١٣٨٣) (صحيح)

١٣١١۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ چاہے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے، پھر وہ اپنے لیے جو جی چاہے دعا کرے۔"

65۔نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

٦٥۔باب: تشہد کے بعد ایک اور طرح کے ذکر الٰہی کا بیان

1312۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي صَلاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ: ((أَحْسَنُ الْكَلامِ كَلامُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٦١٨) (صحيح)

١٣١٢۔جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد اپنی صلاۃ میں کہتے تھے: "أَحْسَنُ الْكَلامِ كَلامُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ" (سب سے عمدہ کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہتر طریقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ کا طریقہ ہے)۔

66۔بَابُ تَطْفِيفِ الصَّلَاةِ

٦٦۔باب: صلاۃ میں تقصیر وکوتاہی ❶ سے ممانعت کا بیان

1313۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ - وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ أَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ: مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ.

تخريج: خ/الأذان ١١٩ (٧٩١) مختصراً، حم٣٨٤/٥، (تحفة الأشراف: ٣٣٢٩) (صحيح)

١٣١٣۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صلاۃ پڑھ رہا ہے، اور اچھی طرح نہیں پڑھ رہا ہے، اس میں وہ کمی کر رہا ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: اس طرح سے صلاۃ تم کب سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے، تو انہوں نے کہا: تم نے چالیس سال سے کامل صلاۃ نہیں پڑھی، اور اگر تم اسی طرح صلاۃ پڑھتے ہوئے مرجاتے تو تمہارا خاتمہ محمد ﷺ کی ملت کے علاوہ پر ہوتا، پھر انہوں نے کہا: آدمی ہلکی صلاۃ پڑھے، لیکن پوری اور اچھی پڑھے۔

فائدہ ❶ :...... صلاۃ میں تطفیف (تقصیر وکوتاہی) یہ ہے کہ رکوع وسجود اور قیام کو قدرِ واجب سے کم کرے، اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح سے نہ ٹھہرے اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، یہ مذموم ہے، اور صلاۃ میں تخفیف یہ ہے کہ رکوع، سجود اور قیام وغیرہ اچھی طرح کرے، لیکن لمبی سورتوں کے بجائے مختصر سورتیں پڑھے، ایسا کرنا درست ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

67۔بَابُ أَقَلِّ مَا يُجْزِي مِنْ عَمَلِ الصَّلَاةِ

٦٧۔باب: صلاۃ میں کم سے کم کتنا عمل کافی ہوگا؟

1314۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ يَحْيَى - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُهُ، وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ، فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ، فَرَجَعَ، فَصَلَّى، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((ارْجِعْ، فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ جَهِدْتُ، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: ((إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ، فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ، ثُمَّ ارْكَعْ، فَاطْمَئِنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ، ثُمَّ افْعَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٦٨، ١١٣٧ (حسن صحيح)

۱۳۱۴۔ یحییٰ اپنے چچا بدری صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور صلاۃ پڑھنے لگا، رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے، اور ہم نہیں سمجھ رہے تھے، جب وہ صلاۃ پڑھ کر فارغ ہوا، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آ کر اس نے آپ کو سلام کیا، آپ نے (جواب دینے کے بعد) فرمایا: ''واپس جاؤ دوبارہ صلاۃ پڑھو، کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی ہے''، چنانچہ وہ واپس گیا، اور اس نے پھر سے صلاۃ پڑھی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''واپس جاؤ اور پھر سے صلاۃ پڑھو کیونکہ تم نے (ابھی بھی) صلاۃ نہیں پڑھی ہے''، دو یا تین بار ایسا ہوا تو اس آدمی نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے، میں اپنی طاقت بھر کوشش کر چکا ہوں، لہٰذا آپ مجھے سکھا دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ پڑھنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو اور اچھی طرح سے وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہو، پھر قرآن پڑھو، پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرلو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمیان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرلو، پھر سر اٹھاؤ، پھر اس کے بعد دوسری رکعت میں اسی طرح کرو یہاں تک کہ تم صلاۃ سے فارغ ہو جاؤ''۔

1315۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمُقُهُ فِي صَلَاتِهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ((ارْجِعْ، فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ: وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرَصْتُ، فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي، قَالَ: ((إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ، فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ، فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى هٰذَا، فَقَدْ تَمَّتْ، وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا، فَإِنَّمَا تَنْتَقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٦٨ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۱۵۔ یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے چچا بدری صحابی روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، پھر وہ آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ اسے صلاۃ پڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے، آپ نے سلام کا جواب دیا، پھر اس سے فرمایا: ''واپس جاؤ اور صلاۃ پڑھو، کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی ہے''، چنانچہ وہ واپس آیا، اور پھر سے اس نے صلاۃ پڑھی، پھر وہ دوبارہ آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، آپ نے اسے جواب دیا، پھر فرمایا: ''واپس جاؤ اور صلاۃ پڑھو، کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی ہے''، یہاں تک کہ تیسری یا چوتھی بار میں اس نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے، میں اپنی کوشش کر چکا ہوں، اور میری خواہش ہے آپ مجھے (صحیح صلاۃ پڑھنے کا طریقہ) دکھا، اور سکھا دیجیے، آپ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہو، پھر قراءت کرو، پھر رکوع میں جاؤ اور رکوع میں رہو، یہاں تک کہ تمھیں اطمینان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ تم آرام سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو اور سجدے میں رہو یہاں تک کہ تمھیں اطمینان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ تو جب تم اپنی صلاۃ کو اس نہج پر پورا کرو گے تو وہ مکمل ہوگی، اور اگر تم نے اس میں سے کچھ کمی کی تو تم اپنی صلاۃ میں کمی کرو گے۔

1316ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَجْلِسُ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا.

تخريج: وقد أخرجه: ق/الإقامة ١٢٣ (١١٩١)، (تحفة الأشراف: ١٦١٠٧)، حم٦/٥٤، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٧٢١، ١٧٢٢ (صحيح)

۱۳۱۶۔ سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتائیے، تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے (تہجد کے) لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ جب آپ کو رات میں بیدار کرنا چاہتا بیدار کر دیتا، آپ اٹھ کر مسواک کرتے، اور وضو کرتے اور آٹھ ❶ رکعتیں پڑھتے، ان میں صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، اللہ عزوجل کا ذکر کرتے اور دعائیں کرتے، پھر اتنی اونچی آواز میں آپ سلام پھیرتے کہ ہمیں سُنا دیتے۔

فائدہ ❶ :...... یہ رواۃ میں سے کسی راوی کا وہم ہے، جیسا کہ مؤلف آگے چل کر حدیث رقم ۱۶۰۲ میں اس پر تنبیہ کریں گے، صحیح ''نو رکعتیں'' ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

68-بَابُ السَّلامِ

۶۸-باب: سلام پھیرنے کا بیان

1317- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمِسْوَرِ الْمَخْرَمِيُّ - عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

تخريج: م/المساجد ٢٢ (٥٨٢)، ق/الإقامة ٢٨ (٩١٥)، (تحفة الأشراف: ٣٨٦٦)، حم١/١٧٢، ١٨٠، ١٨١، د/الصلاة ٨٧ (١٣٨٥) (صحيح)

۱۳۱۷- سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (صلاۃ میں) اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

1318- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ.

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ هَذَا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۳۱۸- سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تھا کہ آپ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: عبداللہ بن جعفر مخرمی میں کوئی حرج نہیں، یعنی قابل قبول راوی ہیں، اور علی بن مدینی کے والد عبداللہ بن جعفر بن نجیح، متروک الحدیث ہیں۔

69-بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلامِ

۶۹-باب: سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1319- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السَّلامُ عَلَيْكُمْ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ، - وَأَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ -، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هَؤُلاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ، كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ، أَمَا يَكْفِي أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: أنظر حديث رقم: ١١٨٦ (صحيح)

۱۳۱۹۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صلاۃ پڑھتے تو ہم سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم، السلام علیکم" کہتے تھے، مسعر نے اپنے ہاتھ سے دائیں بائیں دونوں طرف اشارہ کر کے بتایا تو آپ نے فرمایا: "ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنے ہاتھ اس طرح کرتے ہیں گویا شریر گھوڑوں کی دم ہیں، کیا یہ کافی نہیں کہ وہ اپنے ہاتھ اپنی ران پر رکھیں، پھر وہ اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں اپنے بھائی کو سلام کریں۔"

70۔ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِينِ ؟

۷۰۔ باب: داہنی طرف سلام پھیرنے کے طریقے کا بیان

1320۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ))، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٨٤، (تحفة الأشراف: ٩١٧٤) (صحيح)

۱۳۲۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر جھکنے اٹھنے اور کھڑے ہونے اور بیٹھنے میں اللہ اکبر کہتے، پھر اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہتے ہوئے سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی، اور میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

1321۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: اَللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ، اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) عَنْ يَمِينِهِ، ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) عَنْ يَسَارِهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٥٥٣)، حم٢/٧٢، ١٥٢ (صحيح)

۱۳۲۱۔ واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جھکتے تو الله أكبر کہتے، اور جب اٹھتے تو الله أكبر کہتے، پھر آپ اپنی دائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہتے اور اپنی بائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

71- كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ ؟

۷۱- باب: بائیں طرف سلام پھیرنے کے طریقے کا بیان

1322- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ؟ قَالَ: فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ، قَالَ - يَعْنِي - وَذَكَرَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) عَنْ يَمِينِهِ، ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ)) عَنْ يَسَارِهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، انظر ما قبله (حسن صحيح)

۱۳۲۲- واسع بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیسی ہوتی تھی، تو انہوں نے تکبیر کہی، اور اپنی دائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہنے، اور بائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" ❶ کہنے کا ذکر کیا۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے یہ بتانا مقصود ہے کہ آپ داہنی جانب والوں کی تکریم کے لیے داہنی طرف سلام پھیرتے وقت "ورحمۃ اللہ" کا اضافہ فرماتے تھے، اور بائیں طرف "السلام علیکم " ہی پر اکتفا کرتے تھے، پچھلی روایت میں بائیں طرف بھی "ورحمۃ اللہ" کہنے کا ذکر ہے، اور اسی پر عمل ہے، شاید آپ کبھی کبھی اسے چھوڑ دیتے رہے ہوں۔

1323- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، عَنِ ابْنِ دَاوُدَ - يَعْنِي: عَبْدَاللَّهِ بْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيَّ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ))، وَعَنْ يَسَارِهِ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) .

تخريج: د/الصلاة ۱۸۹ (۹۹٦)، ت/فيه ۱۰٦ (۲۹٥)، ق/الإقامة ۲۸ (۹۱٤)، (تحفة الأشراف: ۹٥۰٤)، حم۱/۳۹۰، ٤۰٦، ٤۰۸، ٤۰۹، ٤۱٤، ٤٤٤، ٤٤۸، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ۱۳۲٤ مختصراً، ۱۳۲٥، ۱۳۲٦ بنحوه (صحيح)

۱۳۲۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی دائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہا، اور اپنی بائیں طرف "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہا، گویا میں آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

1324- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۴۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی، اور آپ بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

1325- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ: ((السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هَاهُنَا ، وَبَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هَاهُنَا .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣٢٣ (صحيح)

۱۳۲۵۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف "السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہتے ہوئے سلام پھیرتے، اور (آپ اپنے سر کو اتنا گھماتے) کہ آپ کے رخسار کی سفیدی ادھر سے، اور ادھر سے دکھائی دیتی۔

1326- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ وَأَبِي الأَحْوَصِ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: ((السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الأَيْمَنِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ: ((السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الأَيْسَرِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣٢٣، (تحفة الأشراف: ٩١٨٢، ٩٤٧١) (صحيح)

۱۳۲۶۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں طرف "السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہتے ہوئے سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی اور بائیں طرف "السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہتے ہوئے سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

72-بَابُ السَّلامِ بِالْيَدَيْنِ

۷۲۔باب: سلام پھیرتے ہوئے دونوں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت کا بیان

1327- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ الْقِبْطِيَّةِ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا ، قُلْنَا بِأَيْدِينَا: السَّلامُ عَلَيْكُمْ ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ ، إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ ، وَلا يُومِءْ بِيَدِهِ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٨٦ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۳۲۷۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتے: "السلام عليك، السلام عليك" رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ تم لوگ اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے ہو، گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دم ہیں، جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو وہ اپنے ساتھ والے کی طرف متوجہ ہو جائے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے''۔

73۔تَسْلِيمُ الْمَأْمُومِ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ

۷۳۔ باب: امام کے سلام پھیرنے کے وقت مقتدی کے سلام پھیرنے کا بیان

1328۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنْتُ أُصَلِّي بِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ، فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ))، فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۷۸۹ (صحيح)

۱۳۲۸۔ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو صلاۃ پڑھایا کرتا تھا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ سے عرض کی کہ میری آنکھیں کمزور ہوگئی ہیں، اور برسات میں میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لاتے، اور کسی جگہ میں صلاۃ پڑھ دیتے تو میں اس جگہ کو اپنے لیے مسجد بنا لیتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اچھا ان شاء اللہ عنقریب آؤں گا''، چنانچہ رسول اللہ ﷺ خوب دن چڑھ آنے کے بعد میرے پاس تشریف لائے، آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے، نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے آپ کو اندر تشریف لانے کے لیے کہا، آپ بیٹھے بھی نہیں کہ آپ نے پوچھا: ''تم اپنے گھر کے کس حصے میں چاہتے ہو کہ میں صلاۃ پڑھوں؟'' تو میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاہتا تھا کہ آپ اس میں صلاۃ پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی، پھر آپ نے سلام پھیرا، اور ہم نے بھی سلام پھیرا جس وقت آپ نے سلام پھیرا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

74-بَابُ السُّجُودِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

۷۴۔باب: صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنے کا بیان

1329- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ- مُخْتَصَرٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٨٦ (صحيح)

۱۳۲۹۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشا کی صلاۃ سے فجر تک کے بیچ میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اورایک رکعت کے ذریعے وتر کرتے، ❶ اورایک سجدہ اتنا لمبا کرتے کہ کوئی اس سے پہلے کہ آپ سجدے سے سر اٹھائیں پچاس آیتیں پڑھ لے۔

اس حدیث کے رواۃ (ابن أبي ذئب، عمرو بن حارث اور یونس بن یزید) ایک دوسرے پر اضافہ بھی کرتے ہیں اور یہ حدیث ایک لمبی حدیث سے مختصر کی گئی ہے۔

فائدہ ❶:......مؤلف نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ یہ سجدہ سلام کے بعد ہوتا تھا، حالانکہ یہاں تہجد کے اندر آپ کے سجدے کی طوالت بیان کرنی مقصود ہے، اس روایت میں صحیح بخاری کی عبارت یوں ہے "فیسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع" (کتاب الوتر باب ۱)(یعنی: تہجد میں آپ کا ایک سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا کہ کوئی دوسرا اتنے میں پچاس آیتیں پڑھ لے، مؤلف رحمہ اللہ سے اس بابت وہم ہوا ہے عفا الله عنه......ایسے کسی سجدے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

75- بَابُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۷۵۔باب: سلام پھیرنے اور گفتگو کر لینے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان

1330- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ حَفْصٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَلَّمَ، ثُمَّ تَكَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

تخريج: م/المساجد ١٩ (٥٧٢)، ت/الصلاة ١٧٣ (٣٩٣)، حم١/٤٥٦، (تحفة الأشراف: ٩٤٢٦) (صحيح)

۱۳۳۰۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا، پھر آپ نے گفتگو کی، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

76۔اَلسَّلامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۷۶۔باب: سجدۂ سہو بعد سلام پھیرنے کا بیان

1331۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ . قَالَ: ذَكَرَهُ فِي حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ .

تخریج: د/الصلاة ۱۹۵ (۱۰۱۶)، (تحفة الأشراف: ۱۳۵۱٤)، حم۲/٤۲۳ (حسن صحیح)

۱۳۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، پھر سہو کے دوسجدے بیٹھے بیٹھے کیے، پھر سلام پھیرا، راوی کہتے ہیں: اس کا ذکر ذوالیدین والی حدیث میں بھی ہے۔

1332۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى ثَلاثًا، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ الْخِرْبَاقُ: إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلاثًا، فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۲۳۸ (صحیح)

۱۳۳۲۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین رکعت صلاۃ پڑھ کر سلام پھیر دیا، تو خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ نے تین ہی رکعت صلاۃ پڑھی ہے، چنانچہ آپ نے انہیں وہ رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی، پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر سجدۂ سہو کیا، اس کے بعد سلام پھیرا۔

77۔جِلْسَةُ الإِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالانْصِرَافِ

۷۷۔باب: سلام پھیرنے اور مقتدیوں کی طرف پلٹنے کے درمیان امام کی بیٹھک کا بیان

1333۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلالٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلاتِهِ، فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالانْصِرَافِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۰٦٦، (تحفة الأشراف: ۱۷۸۱) (صحیح)

۱۳۳۳۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کو بغور دیکھا، تو میں نے پایا کہ آپ کا قیام ❶، آپ کا رکوع، اور رکوع کے بعد آپ کا سیدھا کھڑا ہونا، پھر آپ کا سجدہ کرنا، اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، پھر دوسرا سجدہ کرنا، پھر سلام پھیرنے اور مقتدیوں کی طرف پلٹنے کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر برابر ہوتا تھا۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں ''قیام'' کا اضافہ ''ھلال بن أبي حمید'' کی روایت میں ہے، ان کے ساتھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حکم بن عتیبہ“ کی روایت میں ”قیام“ کا ذکر نہیں ہے، اور ”حکم“ ”ھلال“ کے مقابلے میں زیادہ ثقہ ہیں، اس لیے ان کی روایت محفوظ ہے، نیز نبی اکرم ﷺ کا قیام تو اکثر رکوع، قومہ، جلسہ بین السجدتین وغیرہ سے لمبا ہی ہوا کرتا تھا، بلکہ کبھی کبھی آپ ساٹھ سے سو آیتیں پڑھا کرتے رہے ہیں، اور ظہر کی پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہوا کرتی تھی، اس لیے ہلال کی روایت یا تو شاذ ہے، یا کبھی کبھار آپ ایسا کرتے رہے ہوں، اور اسی وقت براء رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہو۔

1334- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ، وَثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ.

تخريج: خ/الأذان ١٥٢ (٨٣٧)، ١٥٧ (٨٤٩)، ١٦٣ (٨٦٦)، ١٦٧ (٨٧٠)، د/الصلاة ٢٠٣ (١٠٤٠)، ق/الإقامة ٣٣ (٩٣٢)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٨٩)، حم٦/٢٩٦، ٣١٠، ٣١٦ (صحيح)

١٣٣٤- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں جب صلاۃ سے سلام پھیرتیں تو کھڑی ہو جاتیں، اور رسول اللہ ﷺ اور مردوں میں سے جو لوگ صلاۃ میں ہوتے بیٹھے رہتے جب تک اللہ چاہتا، پھر جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

78- بَابُ الِانْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

٧٨- باب: سلام پھیرنے کے بعد قبلے سے پلٹ کر مصلیوں کی طرف رخ کرنے کا بیان

1335- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى انْحَرَفَ.

تخريج: د/الصلاة ٧٢ (٦١٤)، ت/الصلاة ٤٩ (٢١٩) مطولاً، حم٤/١٦١، (تحفة الأشراف: ١١٨٢٣) (صحيح)

١٣٣٥- یزید بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی صلاۃ پڑھی، جب صلاۃ پڑھ چکے تو آپ نے اپنا رخ پلٹ کر مقتدیوں کی طرف کر لیا۔

79- اَلتَّكْبِيرُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ

٧٩- امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کا بیان

1336- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا كُنْتُ أَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

تخريج: خ/الأذان ١٥٥ (٨٤٢)، م/المساجد ٢٣ (٥٨٣)، د/الصلاة ١٩١ (١٠٠٢)، حم١/٢٢٢،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف : ٦٥١٢) (صحيح)

۱۳۳۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ کے ختم ہونے کو تکبیر ❶ کے ذریعے جانتا تھا۔

فائدہ ❶ :......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث اور ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث (رقم: ۱۳۳۸) کا خلاصہ یہ ہے کہ سلام کے بعد ایک بار زور سے "الله أكبر" اور تین بار "أستغفر الله" کہتے، اور یہ تکبیر ۳۳، ۳۳ بار تسبیح، تحمید اور تکبیر کے علاوہ ہے۔

80-بَابُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلاةِ

۸۰۔باب: سلام پھیرنے کے بعد ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھنے کا حکم

1337۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ.

تخريج: د/الصلاة ٣٦١ (١٥٢٣)، ت/فضائل القرآن ١٢ (٢٩٠٣)، (تحفة الأشراف: ٩٩٤٠)، حم٤/١٥٥، ٢٠١ (صحيح)

۱۳۳۷۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر صلاۃ کے بعد معوذتین ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھا کروں۔

81-بَابُ الاسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۸۱۔باب: سلام پھیرنے کے بعد أستغفر اللہ کہنے کا بیان

1338۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلاثًا، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ)).

تخريج: م/المساجد ٢٦ (٥٩١)، د/الصلاة ٣٦٠ (١٥١٣)، ت/الصلاة ١٠٩ (٣٠٠)، ق/الإقامة ٣٢ (٩٢٨)، حم٥/٢٧٥، ٢٧٩، د/الصلاة ٨٨ (١٣٨٨)، (تحفة الأشراف: ٢٠٩٩) (صحيح)

۱۳۳۸۔ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صلاۃ سے فارغ ہو کر پلٹتے تو تین بار "أستغفر الله" کہتے، پھر کہتے: "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ" (اے اللہ! تو سلام ہے، اور تجھ سے ہی تمام کی سلامتی ہے، تیری ذات بڑی بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

82-اَلذِّكْرُ بَعْدَ الاسْتِغْفَارِ

۸۲۔استغفار کے بعد ذکر الٰہی کا بیان

1339- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ)).

تخريج: م/المساجد ٢٦ (٥٩٢)، د/الصلاة ٣٦٠ (١٥١٢)، ت/الصلاة ١٠٩ (٢٩٨)، ق/إقامة الصلاة ٢٣ (٩٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٦١٨٧)، حم٦/٦٢، ١٨٤، ٢٣٥، د/الصلاة ٨٨ (١٣٨٧) (صحيح)

۱۳۳۹۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ" (اے اللہ! تو سلام ہے، اور تجھی سے تمام کی سلامتی ہے، اے عزت و بزرگی والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے)۔

83-بَابُ التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۸۳۔باب: سلام پھیرنے کے بعد تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) کہنے کا بیان

1340- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ يَقُولُ: ((لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، لاَ نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لاَإِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)).

تخريج: م/المساجد ٢٦ (٥٩٤)، د/الصلاة ٣٦٠ (١٥٠٦)، حم٤/٤، ٥ (صحيح)

۱۳۴۰۔ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو کہتے: "لاَ إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلا بِاللهِ، لاَ إِلَهَ إِلا اللهُ، لاَ نَعْبُدُ إِلا إِيَّاهُ، أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لاَ إِلَهَ إِلا اللهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ" (نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، نہیں طاقت وقوت مگر اللہ ہی کی توفیق سے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، ہم صرف اسی نعمت، فضل اور بہترین تعریف والے کی عبادت کرتے ہیں، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں، اگرچہ کافروں کو برا لگے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

84-عَدَدُ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۸۴۔باب: سلام پھیرنے کے بعد تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہنے وذکر الٰہی کی تعداد کا بیان

1341- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ يَقُولُ: ((لاَإِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلاَ نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَإِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) ، ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۴۱۔ ابوالزبیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما صلاۃ کے بعد تہلیل کرتے، کہتے: ”لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَلانَعْبُدُ إِلا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لا إِلَهَ إِلا اللهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ“ (نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے سب پر، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت، فضل اور بہترین ثنا اسی کے لیے ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں، اگرچہ کافروں کو برا لگے) پھر ابن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے: رسول اللہ ﷺ صلاۃ کے بعد انہیں کلمات کے ذریعے تہلیل کیا کرتے تھے۔

85-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلاةِ

۸۵۔باب: صلاۃ کے اختتام پر ایک دوسری تہلیل وذکر کا بیان

1342- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، كِلاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ -، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَضَى الصَّلاةَ قَالَ: ((لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

تخريج: خ/الأذان ١٥٥ (٨٤٤)، الدعوات ١٨ (٦٣٣٠)، الرقاق ٢٢ (٦٤٧٣)، القدر ١٢ (٦٦١٥)، الاعتصام ٣ (٧٢٩٢)، م/المساجد ٢٦ (٥٩٣)، د/الصلاة ٣٦٠ (١٥٠٥)، (تحفة الأشراف: ١١٥٣٥)، حم ٢٤٥/٤، ٢٤٧، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٤، ٢٥٥، د/الصلاة ٨٨ (١٣٨٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٣٤٣،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣٤٤ (صحيح)

١٣٤٢۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی وراد کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صلاۃ پڑھ چکتے تو کہتے: ”لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَحْدَهُ، لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“ (نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور مالدار کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی)۔

1343- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ أَبِي الْعَلاءِ، عَنْ وَرَّادٍ، قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ دُبُرَ الصَّلاةِ إِذَا سَلَّمَ: ((لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٣٤٣۔ وراد کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ کے بعد جب سلام پھیرتے تو کہتے: ”لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“ (نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے سلطنت وحکومت ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور نہ مالدار کی مالداری تیرے عذاب سے بچا سکے گی)۔

86- كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذَلِكَ؟

٨٦۔ باب: کتنی بار یہ دعا پڑھے؟

1344- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمُجَالِدِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ، - وَذَكَرَ آخَرَ -، ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ - أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ، أَنْ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ، إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلاةِ: ((لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ)). ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۳۴۲ (شاذ) (اس دعا میں ''تین بار'' کا تذکرہ شاذ ہے)

۱۳۴۴۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے منشی وراد سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: مجھے کوئی حدیث لکھ بھیجو جسے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پھیر کر پلٹتے وقت ''لاإِلَـــهَ إِلا اللّٰـهُ، وَحْـدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ'' (نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) تین بار کہتے سنا ہے۔

87۔نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۸۷۔باب: سلام پھیرنے کے بعد ایک اور دعا کا بیان

1345۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ - وَكَانَ مِنَ الْخَائِفِينَ - عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ، فَقَالَ: ((إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٣٣٥)، وقد أخرجه المؤلف في عمل اليوم والليلة ١٣٧ (٤٠٠)، حم٦/٧٧ (صحيح)

۱۳۴۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا صلاۃ پڑھتے تو کچھ کلمات کہتے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ان کلمات کے بارے میں پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس نے کوئی بھلی بات کی ہوگی تو یہ کلمات اس پر قیامت کے دن تک بطور مہر ہوں گے، اور اگر اس کے علاوہ اس نے کوئی اور بات کی ہوگی تو یہ کلمات اس کے لیے کفارہ ہوں گے، وہ یہ ہیں: '' سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ'' (تیری ذات پاک ہے اے اللہ! اور تیری حمد کے ذریعے سے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں)۔

88۔نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۸۸۔باب: سلام پھیرنے کے بعد کی ایک اور دعا وذکر کا بیان

1346۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قُدَامَةُ، عَنْ جَسْرَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَتْ: إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ، فَقُلْتُ: كَذَبْتِ، فَقَالَتْ: بَلَى، إِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ، فَخَرَجَ رَسُولُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلاةِ ، وَقَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ ، فَقَالَ: ((صَدَقَتْ)) ، فَمَا صَلَّى بَعْدَ يَوْمِئِذٍ صَلاةً إِلا قَالَ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ: ((رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٨٢٩)، وأخرجه المؤلف في عمل اليوم والليلة ٥٤ (١٣٨)، حم٦/١٦ (صحيح) ''(جسرة بنت دجاجۃ'' اور قدامہ کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے، یہ لین الحدیث ہیں، لیکن صحیحین میں اس روایت کی اصل صحیح سند سے موجود ہے، دیکھیے: خ/الكسوف ٧ (١٣٧٢)، الجنائز ٨٦ (١٣٧٢)، الدعوات ٢٣٧ (٦٣٦٦)، م/المساجد ٢٤ (٥٨٤) نیز اس کو رقم (٥٥٢٢) کی حدیث ابو ہریرہ سے بھی تقویت مل رہی ہے، بنابریں یہ حدیث بھی صحیح (لغیرہ) ہے۔

۱۳۴۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی: پیشاب سے نہ بچنے پر قبر میں عذاب ہوتا ہے تو میں نے کہا: تو جھوٹی ہے، تو اس نے کہا: سچ ہے ایسا ہی ہے، ہم کھال یا کپڑے کو پیشاب لگ جانے پر کاٹ ڈالتے ہیں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ صلاۃ کے لیے باہر تشریف لائے، ہماری آواز بلند ہوگئی تھی، آپ نے پوچھا: ''کیا ماجرا ہے؟'' میں نے آپ کو جو اس نے کہا تھا بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سچ کہہ رہی ہے''، چنانچہ اس دن کے بعد سے آپ جو بھی صلاۃ پڑھتے تو صلاۃ کے بعد یہ کلمات ضرور کہتے: ''رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ'' (اے جبریل ومیکائیل اور اسرافیل کے رب! مجھے جہنم کی آگ کی تپش اور قبر کے عذاب سے بچا)۔

89۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الانْصِرَافِ مِنَ الصَّلاةِ

۸۹۔ باب: صلاۃ سے سلام پھیر کر پلٹنے پر ایک اور دعا کا بیان

1347۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ ابْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِاللهِ - الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى - إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ ، أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِهِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً ، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) .

قَالَ: وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ ، أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلاتِهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٩٧١)، وقد أخرجه المؤلف في عمل اليوم والليلة ٥٣ (١٣٧) (ضعيف الإسناد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴۷۔ ابومروان روایت کرتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے اس اللہ کی قسم کھا کر کہا جس نے موسیٰ کے لیے سمندر پھاڑا کہ ہم لوگ تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب اپنی صلاۃ سے سلام پھیر کر پلٹتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً ، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" (اے اللہ! میرے لیے میرے دین کو درست فرمادے جسے تونے میرے لیے بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، اور میرے لیے میری دنیا درست فرمادے جس میں میری روزی ہے، اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں، اور تیرے عذاب سے تیرے عفو و درگزر کی پناہ چاہتا ہوں، اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، نہیں ہے کوئی روکنے والا اس کو جو تو دے دے، اور نہ ہی ہے کوئی دینے والا اسے جسے تو روک لے، اور نہ مالدار کو اس کی مالداری بچا پائے گی۔

ابومروان کہتے ہیں: اور کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو صلاۃ سے سلام پھیر کر پلٹنے پر کہا کرتے تھے۔

90-بَابُ التَّعَوُّذِ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ

۹۰-باب: صلاۃ کے بعد معوذات پڑھنے کا بیان

1348- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) ، فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ ، فَقَالَ أَبِي: أَيْ بُنَيَّ! عَمَّنْ أَخَذْتَ هَذَا ، قُلْتُ: عَنْكَ ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٧٠٦)، حم٣٦/٥، ٣٩، ٤٤ ويأتي عند المؤلف في الاستعاذة برقم٥٤٦٧ (صحيح الإسناد)

۱۳۴۸۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد (ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) صلاۃ کے بعد یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" (اے اللہ میں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں) تو میں بھی انہیں کہا کرتا تھا تو میرے والد نے کہا: میرے بیٹے! تم نے یہ کس سے یاد کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ سے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صلاۃ کے بعد کہا کرتے تھے۔

91-عَدَدُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۹۱-باب: سلام پھیرنے کے بعد کی تسبیح کی تعداد کا بیان

1349- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلَّتَانِ لَايُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))، - وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ -، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، - وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ -، وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضْجَعِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ))، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ؟)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ لَانُحْصِيهِمَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنِيمُهُ)).

تخريج: د/الأدب ١٠٩ (٥٠٦٥)، ت/الدعوات ٢٥ (٣٤١٠)، ق/الإقامة ٣٢ (٩٢٦)، (تحفة الأشراف: ٨٦٣٨)، حم٢/١٦٠، ٢٠٤، ٢٠٥ (صحيح)

۱۳۴۹۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو ایسی خصلتیں ہیں کہ کوئی مسلمان آدمی انہیں اختیار کرلے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ پانچ صلاتیں ہیں تم میں سے جو کوئی ہر صلاۃ کے بعد دس بار ”سبحان الله“ دس بار ”الحمد لله“ اور دس بار ”الله أكبر“ کہے گا، تو وہ زبان سے کہنے کے لحاظ سے ڈیڑھ سو کلمے ہوئے، مگر میزان میں ان کا شمار ڈیڑھ ہزار کلموں کے برابر ہوگا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو انہیں اپنے ہاتھوں (انگلیوں) پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے، اور تینتیس بار ”سبحان الله“ تینتیس بار ”الحمد لله“ اور چونتیس بار ”الله أكبر“ کہے، تو وہ زبان پر سو کلمات ہوں گے، مگر میزان (ترازو) میں ایک ہزار شمار ہوں گے، تو تم میں سے کون دن ورات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم یہ دونوں تسبیحیں کیوں کر نہیں گن سکتے؟ ❶ تو آپ نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے، اور وہ صلاۃ میں ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو اور اسی طرح اس کے سونے کے وقت اس کے پاس آتا ہے، اور اسے (یہ کلمات کہے بغیر ہی) سلا دیتا ہے۔“

فائدہ ❶ :......یعنی ان تسبیحات کو وقت پر پڑھ لینا کیا مشکل ہے؟۔

92۔نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۹۲۔باب: تسبیح کی ایک اور قسم کا بیان

1350۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَسْبَاطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مُعَقِّبَاتٌ لا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَيَحْمَدُهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ)).

تخريج: م/المساجد ٢٦ (٥٩٦)، ت/الدعوات ٢٥ (٣٤١٢)، (تحفة الأشراف: ١١١١٥)، والمؤلف في عمل اليوم والليلة ٥٩ (١٥٥) (صحيح)

١٣٥٠۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ ایسے الفاظ ہیں جنہیں ہر صلاۃ کے بعد کہا جاتا ہے ان کا کہنے والا ناکام ونامراد نہیں ہوسکتا، یعنی جو ہر صلاۃ کے بعد تینتیس بار ''سبحان الله'' تینتیس بار ''الحمدلله'' اور چونتیس بار ''الله أكبر'' کہے۔

93۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۹۳۔ باب: تسبیح کی ایک اور قسم کا بیان

1351۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أُمِرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَيَحْمَدُوا ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَيُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ، فَأُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي مَنَامِهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَتَحْمَدُوا ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((اجْعَلُوهَا كَذَلِكَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٧٣٦)، حم٥/١٨٤، ١٩٠، د/الصلاة ٩٠ (١٣٩٤) (صحيح)

١٣٥١۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہر صلاۃ کے بعد تینتیس بار ''سبحان الله'' تینتیس بار ''الحمدلله'' اور چونتیس بار ''الله أكبر'' کہیں، پھر ایک انصاری شخص سے اس کے خواب میں پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ہر صلاۃ کے بعد تینتیس بار ''سبحان الله'' تینتیس بار ''الحمد لله'' اور چونتیس بار ''الله أكبر'' کہنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، تو پوچھنے والے نے کہا: تم انہیں پچیس، پچیس بار کرلو، اور باقی پچیس کی جگہ ''لاالہ الااللہ'' کہا کرو، تو جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اسی طرح کرلو۔''

www.KitaboSunnat.com

1352۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلا رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، قِيلَ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ؟ قَالَ: أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَنَحْمَدَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، فَتِلْكَ مِائَةٌ ، قَالَ: سَبِّحُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ ، وَاحْمَدُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ ، وَكَبِّرُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ ، وَهَلِّلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ ، فَتِلْكَ مِائَةٌ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((افْعَلُوا كَمَا قَالَ الأَنْصَارِيُّ)) .

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف : ٧٧٦٨) (حسن صحيح)

۱۳۵۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دیکھا جیسے سونے والا خواب دیکھتا ہے، اس سے خواب میں پوچھا گیا: تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں کس چیز کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تینتیس بار "سبحان الله" تینتیس بار "الحمد لله" اور چونتیس بار "الله أكبر" کہیں، تو یہ کل سو ہیں، تو اس نے کہا: تم پچیس بار "سبحان الله" پچیس بار "الحمد لله" پچیس بار "الله أكبر" اور پچیس بار "لا إله إلا الله" کہو، یہ بھی سو ہیں، چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے اسے نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ ایسے ہی کرلو جیسے انصاری نے کہا۔"

94۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ
۹۴۔ باب: تسبیح کی ایک اور قسم کا بیان

1353۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُو ، ثُمَّ مَرَّ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ ، فَقَالَ لَهَا: ((مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: ((أَلاَ أُعَلِّمُكِ - يَعْنِي - كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ؟ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) .

تخريج: م/الدعاء ١٩ (٢٧٢٦)، ت/الدعوات ١٠٤ (٣٥٥٥)، ق/الأدب ٥٦ (٣٨٠٨)، (تحفة الأشراف : ١٥٧٨٨)، حم٦/٣٢٤، ٣٢٥، ٤٢٩، والمؤلف في عمل اليوم والليلة ٢٦ (١٦١، ١٦٢) (صحيح)

۱۳۵۳۔ ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے، اور وہ مسجد میں دعا مانگ رہی تھیں، پھر آپ ان کے پاس سے دوپہر کے قریب گزرے (تو دیکھا وہ اسی جگہ دعا میں مشغول ہیں) تو آپ نے ان سے فرمایا: "تم اب تک اسی حال میں ہو؟" انہوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ جنہیں تم کہا کرو؟ وہ یہ ہیں: "سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ" (اللہ کی پاکی بیان ہو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو جتنا وہ چاہے، اللہ کی پاکی بیان ہو جتنا وہ چاہے، اللہ کی پاکی بیان ہو جتنا وہ چاہے، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کے بے انتہا کلمات کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کے بے انتہا کلمات کے برابر، اللہ کی پاکی بیان ہو اس کے بے انتہا کلمات کے برابر)۔

95-نَوْعٌ آخَرُ

۹۵-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان

1354- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابٌ - هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ - عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ وَيُنْفِقُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ، فَقُولُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ عَشْرًا، فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِذَلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ)).

تخريج: ت/الصلاة ١٨٦ (٤١٠)، (تحفة الأشراف: ٦٠٦٨، ٦٣٩٣) (منكر)

(دس بار "لا الہ الا اللہ" کا ذکر منکر ہے، منکر ہونے کا سبب خُصیف ہیں جو حافظے کے کمزور اور مختلط راوی ہیں، نیز آخر میں ایک بار "لا الہ الا اللہ" کے ذکر کے ساتھ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں مروی ہے)

۱۳۵۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ فقرا نے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! مالدار لوگ (بھی) صلاۃ پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، وہ بھی صیام رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، ان کے پاس مال ہے وہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں، اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، (اور ہم نہیں کر پاتے ہیں تو ہم ان کے برابر کیسے ہوسکتے ہیں) یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لوگ صلاۃ پڑھ چکو تو تینتیس بار "سبحان الله" تینتیس بار "الحمد لله" اور تینتیس بار "الله أكبر" اور دس بار "لا إله إلا الله" کہو، تو تم اس کے ذریعے سے ان لوگوں کو پالو گے جو تم سے سبقت کر گئے ہیں اور اپنے بعد والوں سے سبقت کر جاؤ گے۔''

96-نَوْعٌ آخَرُ

۹۶-باب: دعا کی ایک اور قسم کا بیان

1355- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ - عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ١٥٤٥٢) (صحيح الإسناد)

١٣٥٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص فجر کی صلاۃ کے بعد سو بار "سبحان الله" اور سو بار "لا إله إلا الله" کہے گا، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“

97۔ بَابُ عَقْدِ التَّسْبِيحِ

۹۷۔ باب: تسبیح گننے کا بیان

1356۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ.

تخريج: د/الصلاة ٣٥٩ (١٥٠٢)، ت/الدعوات ٢٥ (٣٤١١)، (تحفة الأشراف: ٨٦٣٧) (صحيح)

١٣٥٦۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے ہوئے دیکھا۔ ❶

فائدہ ❶:...... مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی یہ تسبیحات اپنی انگلیوں کے پوروں پر گنا کرتے تھے کسی اور چیز پر نہیں، اس ضمن میں نئی ایجادات یکسر بدعت ہیں۔

98۔ بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الْجُبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۹۸۔ باب: سلام پھیرنے کے بعد پیشانی نہ پوچھنے کا بیان

1357۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ يَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ))، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَمَاءً.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٩٦ (هذا الحديث مطول، والحديث الذي تقدم مختصر) (صحيح)

١٣٥٧۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان کے) مہینے کے بیچ کے دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے، جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں کا استقبال کرتے تو آپ اپنے گھر واپس آ جاتے، اور وہ لوگ بھی واپس آ جاتے جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے، پھر ایک مہینہ ایسا ہوا کہ آپ جس رات گھر واپس آ جاتے تھے اعتکاف ہی میں ٹھہرے رہے، لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں حکم دیا جو اللہ نے چاہا، پھر فرمایا: ''میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر میرے جی میں آیا کہ میں ان آخری دس دنوں میں اعتکاف کروں، تو جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں ہے تو وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹھہرا رہے، میں نے اس رات (لیلۃ القدر) کو دیکھا، پھر وہ مجھے بھلا دی گئی تم اسے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو، اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں''، ابوسعید خدری کہتے ہیں: اکیسویں رات کو بارش ہوئی تو مسجد رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کی جگہ پر ٹپکنے لگی، چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ صبح کی صلاۃ سے فارغ ہو کر لوٹ رہے ہیں، اور آپ کا چہرہ مٹی اور پانی سے تر تھا۔

99-بَابُ قُعُودِ الإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۹۹۔ باب: سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر بیٹھے رہنے کا بیان

1358- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

تخريج: م/المساجد ٥٢ (٦٧٠)، ت/الصلاة ٢٩٥ (٥٨٥)، (تحفة الأشراف: ٢١٦٨)، حم٩١/٥، ٩٧، ١٠٠ (صحيح)

١٣٥٨۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی صلاۃ سے فارغ ہو جاتے تو آپ اپنے مصلی ہی پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔

1359- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، - وَذَكَرَ آخَرَ -، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ: قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُنْشِدُونَ الشِّعْرَ، وَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُ.

تخريج: م/المساجد ٥٢ (٦٧٠)، الفضائل ١٧ (٢٣٢٢) مختصراً، د/الصلاة ٣٠١ (١٢٩٤)، (تحفة الأشراف: ٢١٥٥)، حم٩١/٥ (صحيح)

١٣٥٩۔ سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں (پھر انہوں نے بیان کیا) کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی صلاۃ پڑھ لیتے تو اپنی صلاۃ کی جگہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا، پھر آپ کے صحابہ آپس میں بات چیت کرتے، جاہلیت کے دور کا ذکر کرتے، اور اشعار پڑھتے اور ہنستے اور رسول اللہ ﷺ بھی مسکراتے۔

100-بَابُ الانْصِرَافِ مِنَ الصَّلاةِ

۱۰۰-باب: صلاۃ سے سلام پھیر کر مقتدیوں کی طرف پلٹنے کا بیان

1360- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي، أَوْ عَنْ يَسَارِي؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ .

تخريج: م/المسافرين ٧ (٧٠٨)، (تحفة الأشراف: ٢٢٧)، حم٣/١٣٣، ١٧٩، ٢١٧، ٢٨٠، د/الصلاة ٨٩ (١٣٩١، ١٣٩٢) (صحيح)

۱۳۶۰- سدی (اسماعیل بن عبدالرحمن) کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں اپنے داہنے اور بائیں سلام پھیر کر کیسے پلٹوں؟ تو انہوں نے کہا: رہا میں تو میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سے پلٹتے دیکھا ہے۔

1361- أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ لا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا، يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لا يَنْصَرِفَ إِلاَّ عَنْ يَمِينِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ .

تخريج: خ/الأذان ١٥٩ (٨٥٢)، م/المسافرين ٧ (٧٠٧)، د/الصلاة ٢٠٥ (١٠٤٢)، ق/الإقامة ٣٣ (٩٣٠)، (تحفة الأشراف: ٩١٧٧)، حم١/٣٨٣، ٤٢٩، ٤٦٤، د/الصلاة ٨٩ (١٣٩٠) (صحيح)

۱۳۶۱- اسود کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں سے کوئی خود سے شیطان کا کوئی حصہ نہ کرے کہ غیر ضروری چیز کو اپنے اوپر لازم سمجھ لے، اور داہنی طرف ہی سے پلٹنے کو اپنے اوپر لازم کر لے، میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اکثر بائیں طرف سے پلٹتے دیکھا ہے۔

1362- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ أَنَّ مَكْحُولا حَدَّثَهُ أَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الأَجْدَعِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَيُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلاً، وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، حم٦/٨٧، (تحفة الأشراف: ١٧٦٥٢) (صحيح)

۱۳۶۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر بھی صلاۃ پڑھتے دیکھا ہے، اور آپ سلام پھیرنے کے بعد (کبھی) اپنے دائیں طرف پلٹتے، اور (کبھی) اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائیں طرف۔

101-بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۰۱- باب: صلاۃ سے فراغت کے بعد عورتوں کے گھر لوٹنے کے وقت کا بیان

1363- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ، فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ، انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، فَلا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٥٢١)، د/الصلاة ٢٠ (١٢٥٢) (صحيح)

۱۳۶۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی صلاۃ ادا کرتی تھیں، جب آپ سلام پھیرتے تو وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی نکل جاتیں، اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتیں امام کے سلام پھیرتے ہی اپنے گھروں کو واپس چلی جاتیں، تاکہ مردوں کی بھیڑ بھاڑ سے انہیں واسطہ نہ پڑے۔

102-بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الإِمَامِ بِالانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۰۲- باب: امام سے پہلے سلام پھیرنے سے ممانعت کا بیان

1364- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلاَ بِالسُّجُودِ وَلاَ بِالْقِيَامِ وَلاَ بِالانْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي، وَمِنْ خَلْفِي))، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا))، قُلْنَا: مَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)).

تخريج: م/الصلاة ٢٥ (٤٢٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٧)، حم٣/١٠٢، ١٢٦، ١٥٤، ٢١٧، ٢٤٠، ٢٤٥، ٢٩٠، د/الصلاة ٧٢ (١٣٥٦) (صحيح)

۱۳۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صلاۃ پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''میں تمہارا امام ہوں، تو تم مجھ سے رکوع وسجود اور قیام میں جلدی نہ کرو، اور نہ ہی سلام میں، کیوں کہ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں، اور پیچھے سے بھی''، پھر آپ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم وہ چیزیں دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنستے کم، اور روتے زیادہ''، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

103۔بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

۱۰۳۔باب: صلاۃ پڑھنے اور فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہنے والے کے ثواب کا بیان

1365۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ، قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ! قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ))، قَالَ: ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا بَقِيَ ثُلُثٌ مِنَ الشَّهْرِ، أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ، وَحَشَدَ النَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ، قَالَ دَاوُدُ: قُلْتُ: مَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ.

تخريج: د/الصلاة ٣١٨ (١٣٧٥)، ت/الصوم ٨١ (٨٠٦)، ق/الإقامة ١٧٣ (١٣٢٧)، (تحفة الأشراف: ١١٩٠٣)، حم١٥٩/٥، ١٦٣، د/الصوم ٥٤ (١٨١٨، ١٨١٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٦٠٦ (صحيح)

۱۳۶۵۔ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صیام رکھے، لیکن رسول اللہ ﷺ ہمیں تراویح پڑھانے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ رمضان کے مہینے کی سات راتیں رہ گئیں، تو آپ ہمیں تراویح پڑھانے کھڑے ہوئے (اور پڑھاتے رہے) یہاں تک کہ تہائی رات کے قریب گزر گئی، پھر چھٹی رات آئی لیکن آپ ہمیں پڑھانے کھڑے نہیں ہوئے، پھر جب پانچویں رات آئی تو آپ ہمیں تراویح پڑھانے کھڑے ہوئے (اور پڑھاتے رہے) یہاں تک کہ تقریباً آدھی رات گزر گئی، تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کاش آپ یہ رات پوری پڑھاتے، آپ نے فرمایا: ''آدمی جب امام کے ساتھ صلاۃ پڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام شمار کیا جاتا ہے''، پھر چوتھی رات آئی تو آپ ہمیں تراویح پڑھانے نہیں کھڑے ہوئے، پھر جب رمضان کے مہینے کی تین راتیں باقی رہ گئیں، تو آپ نے اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو کہلا بھیجا اور لوگوں کو بھی جمع کیا، اور ہمیں تراویح پڑھائی یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوا کہیں ہم سے فلاح چھوٹ نہ جائے، پھر اس کے بعد مہینے کے باقی دنوں میں آپ نے ہمیں تراویح نہیں پڑھائی۔

داود بن ابی ہند کہتے ہیں: میں نے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے (ولید بن عبدالرحمن نے) کہا: سحری کھانا۔

104۔بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ

۱۰۴۔باب: امام کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی رخصت کا بیان

1366۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي حُسَيْنٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا، حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ، فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: ((إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ)).

تخريج: خ/الأذان ١٥٨ (٨٥١)، العمل في الصلاة ١٨ (١٢٢١)، الزكاة ٢٠ (١٤٣٠)، الاستئذان ٣٦ (٦٢٧٥)، حم٧/٤، ٨، ٣٨٤، (تحفة الأشراف: ٩٩٠٦) (صحيح)

١٣٦٦۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینے میں عصر کی صلاۃ پڑھی، پھر آپ تیزی سے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے گئے یہاں تک کہ لوگ آپ کی تیزی سے تعجب میں پڑ گئے، کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پیچھے گئے (کہ کیا معاملہ ہے) آپ اپنی ایک بیوی کے حجرے میں داخل ہوئے، پھر باہر نکلے اور فرمایا: ''میں عصر کی صلاۃ میں تھا کہ مجھے سونے کا وہ ڈلا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا، تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ رات بھر وہ ہمارے پاس پڑا رہے، لہٰذا جا کر میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا''۔

105-بَابٌ إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ: صَلَّيْتَ؟ هَلْ يَقُولُ: لاَ؟

١٠٥۔ باب: جب کسی آدمی سے پوچھا جائے ''تم نے صلاۃ پڑھی؟'' تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ ''نہیں؟''

1367-أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالاَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ - بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ - جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَوَاللَّهِ! مَا صَلَّيْتُهَا))، فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاةِ، وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

تخريج: خ/المواقيت ٣٦ (٥٩٦)، ٣٨ (٥٩٨)، الأذان ٢٦ (٦٤١)، الخوف ٤ (٩٤٥)، المغازي ٢٩ (٤١١٢)، م/المساجد ٣٦ (٦٣١)، ت/الصلاة ١٨ (١٨٠)، (تحفة الأشراف: ٣١٥٠) (صحيح)

١٣٦٧۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے دن سورج ڈوب جانے کے بعد کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے، اور انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں صلاۃ نہیں پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا، تو رسول اللہ نے فرمایا: ''قسم اللہ کی! میں نے بھی نہیں پڑھی ہے''، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی بطحان میں اترے، پھر آپ نے صلاۃ کے لیے وضو کیا، اور ہم نے بھی وضو کیا، پھر آپ نے سورج ڈوب جانے کے باوجود (پہلے) عصر پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14- كِتَابُ الْجُمُعَةِ

۱۴- کتاب: جمعہ کے فضائل ومسائل

1- إِيجَابُ الْجُمُعَةِ

۱- باب: جمعے کی فرضیت کا بیان

1368- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، وَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ - يَعْنِي: يَوْمَ الْجُمُعَةِ -، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

تخريج: خ/الجمعة ١٢ (٨٩٦)، أحاديث الأنبياء ٥٤ (٣٤٨٦)، م/الجمعة ٦ (٨٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٥٢٢، ١٣٦٨٣)، حم٢/ ٢٤٩، ٢٧٤، ٣٤١ (صحيح)

۱۳۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دنیا میں) ہم پیچھے آنے والے ہیں اور (قیامت میں) آگے ہوں گے، صرف اتنی بات ہے کہ انہیں (یعنی یہود ونصاریٰ کو) کتاب ہم سے پہلے دی گئی ہے اور ہمیں ان کے بعد دی گئی ہے، یہ (جمعے کا دن) وہ دن ہے جس دن اللہ نے ان پر عبادت فرض کی تھی مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا، ❶ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے، یعنی جمعے کے دن سے ہمیں نواز دیا تو لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، ❷ یہود کل کی، یعنی ہفتہ (سنیچر) کی تعظیم کرتے ہیں اور نصاریٰ پرسوں کی (یعنی اتوار کی)۔''

فائدہ ❶: ...... یہود نے اپنے لیے ہفتہ (سنیچر) کا دن تجویز کرلیا اور نصائی نے اتوار کا۔

فائدہ ❷: ...... کیونکہ جمعہ ہی ابتدائے آفرینش کا دن ہے۔

1369- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَضَلَّ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الأَحَدِ، فَجَاءَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالأَحَدَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ الآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ)).

تخريج: م/الجمعة ٦ (٨٥٦)، ق/الاقامة ٧٨ (١٠٨٣)، (تحفة الأشراف: ٣٣١١) (صحيح)

۱۳۶۹۔ ابو ہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے والوں کو جمعے سے بھٹکا دیا، یہود کے لیے ہفتہ (سنیچر) کا دن مقرر ہوا، اور نصرانیوں کے لیے اتوار کا، پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لایا تو اس نے ہمیں جمعے کے دن سے نوازا تو اب (پہلے) جمعہ ہے، پھر ہفتہ (سنیچر) پھر اتوار، اس طرح یہ لوگ قیامت تک ہمارے تابع ہوں گے، ہم دنیا میں بعد میں آئے ہیں مگر قیامت کے دن پہلے ہوں گے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

2۔ بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

۲۔ باب: جمعہ چھوڑنے کی شناعت کا بیان

1370۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ)).

تخريج: د/الصلاة ٢١٠ (١٠٥٢)، ت/الصلاة ٢٤٢، الجمعة ٧ (٥٠٠)، ق/الإقامة ٩٣ (١١٢٥)، (تحفة الأشراف: ١١٨٨٣)، حم٣/٤٢٤، د/الصلاة ٢٠٥ (١٦١٢) (حسن صحيح)

۱۳۷۰۔ ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ (جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے) کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تین جمعہ سستی سے چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اس کا دل خیر اور ہدایت کے قبول کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دیے جائیں گے۔

1371۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ -: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، وَلَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ)).

تخريج: م/الجمعة ١٢ (٨٦٥) (وفيه "أبو هريرة" بدل "ابن عباس")، ق/المساجد ١٧ (٧٩٤) (تحفة الأشراف: ٥٤١٣، ٦٦٩٦)، (وفيه "الجماعات" بدل "الجمعات")، حم١/٢٣٩، ٢٥٤، ٣٣٥ و ٢/٨٤، د/الصلاة ٢٠٥ (١٦١١) (صحيح)

۱۳۷۱۔ عبداللہ بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منبر کے زینے سے فرمایا: ''لوگ جمعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑنے سے باز آ جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا ❶ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔'' ❷

فائدہ ❶ :...... گویا مسلسل جمعے کا چھوڑنا ایسا خطرناک فعل ہے جس سے دلوں پر مہر لگ سکتی ہے، جس کے بعد انسان کے لیے اخروی فلاح ونجات کی امید ختم ہو جاتی ہے۔

فائدہ ❷ :...... ''غافلوں میں سے ہو جائیں'' کا مطلب ہے کہ اللہ کے ذکر اور اس کے احکام سے بالکل بے پروا ہو جائیں گے۔

1372۔ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

تخريج: د/الطهارة ١٢٩ (٣٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٠٦)، (و عنده زيادة "وعلى كل من راح إلى الجمعة الغسل") (صحيح)

۱۳۷۲۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جمعے کے لیے (مسجد) جانا ہر بالغ مرد پر فرض ہے۔''

3۔ بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

۳۔ باب: عذر شرعی کے بغیر جمعہ چھوڑ دینے والے کے کفارے کا بیان

1373۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ)).

تخريج: د/الصلاة ٢١١ (١٠٥٣، ١٠٥٤)، (تحفة الأشراف: ٤٦٣١)، حم٨/٥، ١٤ (ضعيف)

(اس کے راوی ''قدامہ'' مجہول ہیں، نیز سمرہ رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع نہیں ہے)۔

۱۳۷۳۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بنا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے، اور اگر ایک دینار نہ ہو تو آدھا دینار ہی کرے۔''

4۔ بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۔ باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

1374۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/الجمعة ٥ (٨٥٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٥٩)، حم١/٤٠١، ٢/٤١٨، ٥١٢ (صحيح)

۱۳۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دن جس میں سورج نکلا جمعے کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے جمعے کے دن کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، کیوں کہ اس میں بڑے بڑے امور سرانجام پائے۔

5- إِكْثَارُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۔ باب: جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کا بیان

1375- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ - عَلَيْهِ السَّلام -، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلاةِ، فَإِنَّ صَلاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ - أَيْ يَقُولُونَ قَدْ بَلِيتَ - قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قَدْ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ - عَلَيْهِمُ السَّلام -)).

تخريج: د/الصلاة ٢٠٧ (١٠٤٧)، ٣٦١ (١٥٣١)، ق/الإقامة ٧٩ (١٠٨٥)، الجنائز ٦٥ (١٦٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٦)، حم٤/٨ (صحيح)

۱۳۷۵۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے دنوں میں سب سے افضل (بہترین) جمعے کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بیہوشی طاری ہوگی، لہٰذا تم مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلاۃ (درود و رحمت) بھیجو، کیونکہ تمہاری صلاۃ (درود و رحمت) مجھ پر پیش کیے جائیں گے“ ❶ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہماری صلاۃ (درود و رحمت) آپ پر کس طرح پیش کی جائیں گی، حالانکہ آپ ریزہ ریزہ ہو چکے ہوں گے یعنی وہ کہنا چاہ رہے تھے، کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسم کو کھائے۔“

فائدہ ❶ :...... ”تمہارے درود مجھ پر پیش کیے جائیں گے“ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ براہِ راست کسی کا درود نہیں سنتے نہ قریب سے نہ بعید سے، قریب سے سننے کی ایک روایت مشہور ہے، لیکن وہ صحیح نہیں، صحیح یہی ہے کہ آپ خود کسی کا درود نہیں سنتے فرشتے ہی آپ کا درود پہنچاتے ہیں۔

6- بَابُ الأَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۶۔ باب: جمعے کے دن مسواک کرنے کے حکم کا بیان

1376- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الأَشَجِّ، حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكُ، وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ)). إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَالرَّحْمَنِ، وَقَالَ فِي الطِّيبِ: ((وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ)).

تخريج: خ/الجمعة ٣ (٨٨٠)، م/الجمعة ٢ (٨٤٦)، د/الطهارة ١٢٩ (٣٤٤)، (تحفة الأشراف: ٤١١٦)، حم٣٠/٣، ٦٥، ٦٦، ٦٩، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٣٨٤ (صحيح)

١٣٧٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعے کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے، مسواک کرنا بھی اور خوشبو، جس پر وہ قادر ہو، ❶ لگانا بھی۔“

بکیر نے (سند میں) عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا، اور انہوں نے خوشبو کے متعلق کہا: ”گو وہ عورت ہی کی خوشبو ہو۔“

فائدہ ❶ :...... دیکھیے حاشیہ حدیث رقم: ١٣٨٠، ١٣٨١، اور حاشیہ حدیث رقم: ١٣٧٨۔

7۔ بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٧۔ باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کا بیان

1377۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ)).

تخريج: خ/الجمعة ٢ (٨٧٧)، ١٢ (٨٩٤)، ٢٦ (٩١٩)، (تحفة الأشراف: ٨٣٨١)، وقد أخرجه: م/الجمعة (٨٤٤)، ت/الصلاة ٢٣٨، الجمعة ٣ (٤٩٢)، ق/الإقامة ٨٠ (١٠٨٨)، ط/الجمعة ١ (٥)، حم٢/٣، ٩، ٣٥، ٣٧، ٤١، ٤٢، ٤٨، ٥٣، ٥٥، ٥٧، ٦٤، ٧٧، ٧٨، ١٠١، ١٠٥، ١١٥، ١٢٠، ١٤١، ١٤٥، ١٤٩ (صحيح)

١٣٧٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی صلاۃ) کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرلے۔“

8۔ بَابُ إِيجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٨۔ باب: جمعے کے دن غسل کے واجب ہونے کا بیان

1378۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

تخريج: خ/الأذان ١٦١ (٨٥٨)، الجمعة ٢ (٨٧٩)، ١٢ (٨٩٥)، الشهادات ١٨ (٢٦٦٥)، م/الجمعة ١ (٨٤٦)، د/الطهارة ١٢٩ (٣٤١)، ق/الإقامة ٨٠ (١٠٨٩)، ط/الجمعة ١ (٤)، (تحفة الأشراف: ٤١٦١)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٦/٣، ٦٠، د/الصلاة ١٩٠ (١٥٧٨، ١٥٧٩) (صحیح)

۱۳۷۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعے کے دن کا غسل ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... جمعے کی صلاۃ کے لیے غسل شروع میں واجب تھا، جو بعد میں منسوخ ہوگیا، دیکھیے حدیث رقم: ۱۳۸۰، ۱۳۸۱۔

1379۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ، وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)).

تخریج: تفرد به النسائي، حم٣/٣٠٤، (تحفة الأشراف: ٢٧٠٦) (صحیح)

۱۳۷۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان شخص پر ہر سات دن میں ایک دن کا غسل ہے، اور وہ جمعے کا دن ہے۔“

9۔بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۔باب: جمعے کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت کا بیان

1380۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ، فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ، فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ، فَيَتَأَذَّى بِهَا النَّاسُ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَوَ لَا يَغْتَسِلُونَ)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٤٦٩)، وقد أخرجه: خ/الجمعة ١٦ (٩٠٣)، البيوع ١٥ (٢٠٧١)، م/الجمعة ١ (٨٤٧)، د/الطهارة ١٣٠ (٣٥٢) نحوه (صحیح)

۱۳۸۰۔ قاسم بن محمد ابن ابی بکر کہتے ہیں کہ لوگوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمعے کے دن کے غسل کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا: لوگ ”عالیہ“ ❶ میں رہتے تھے، تو وہ وہاں سے جمعہ میں آتے تھے، اور ان کا حال یہ ہوتا کہ وہ میلے کچیلے ہوتے، جب ہوا ان پر سے ہوتے ہوئے گزرتی تو ان کی بو پھیلتی، تو لوگوں کو تکلیف ہوتی، رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ لوگ غسل کر کے نہیں آسکتے۔“

فائدہ ❶ :...... شہر مدینہ سے جنوب مشرق میں جو آبادیاں تھیں انہیں ”عالیہ“ (یا عوالی) کہا جاتا تھا، آج بھی انہیں ”عوالی“ کہا جاتا ہے۔

1381۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمٰنِ: الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا، وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ، وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: د/الطهارة ١٣٠ (٣٥٤)، ت/الصلاة ٢٤٠ (الجمعة ٥) (٤٩٧)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٧)، حم٨/٥، ١١، ١٥، ١٦، ٢٢، د/الصلاة ١٩٠ (١٥٨١) (صحيح)

١٣٨١۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعے کے دن وضو کیا تو اس نے رخصت کو اختیار کیا، اور یہ خوب ہے ❶ اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔''

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ''حسن بصری'' نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو ان کی کتاب سے روایت کیا ہے، کیونکہ حسن نے سمرہ سے سوائے عقیقہ والی حدیث کے کوئی اور حدیث نہیں سنی ہے ❷ والله أعلم۔

فائدہ ❶ :...... ''فبھا'' کا مطلب ہے ''فبالرخصة أخذ'' یعنی اس نے رخصت کو اختیار کیا، اور ''نِعْمَتْ'' کا مطلب ''نعمت ھي الرخصة'' ہے یہ رخصت خوب ہے، اس حدیث سے جمعے کے غسل کے عدمِ وجوب پر استدلال کیا گیا ہے، کیونکہ ایک تو اس میں وضو کی رخصت دی گئی ہے، اور دوسرے غسل کو افضل بتایا گیا ہے جس سے ترکِ غسل کی اجازت نکلتی ہے۔

فائدہ ❷ :...... صحیح بخاری میں حدیث عقیقہ کے علاوہ بھی حسن بصری کی سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات موجود ہیں، اس بابت اختلاف ہے، مگر علی بن المدینی اور امام بخاری کی ترجیح یہی ہے کہ حسن بصری نے حدیث عقیقہ کے علاوہ بھی سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

10ـ فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۰۔ باب: جمعے کے دن کے غسل کی فضیلت کا بیان

1382ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَهَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ، صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا)).

تخريج: د/الطهارة ١٢٩ (٣٤٥، ٣٤٦)، ت/الصلاة ٢٣٩ (الجمعة ٤) (٤٩٦)، ق/الإقامة ٨٠ (١٠٨٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٥)، حم٨/٤، ٩، ١٠، ١٠٤، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٣٨٥، ١٣٩٩ (صحيح)

١٣٨٢۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو غسل کرائے ❶ غسل کرے، سویرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سویرے (مسجد) جائے، شروع خطبے سے موجود رہے، اور امام سے قریب بیٹھے، اور کوئی لغو کام نہ کرے، تو اس کو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور قیام کا ثواب ملے گا۔“

فائدہ ❶ :......یعنی جمعے کے لیے اپنے غسل سے پہلے بیوی سے صحبت کرے کہ اسے بھی غسل کی ضرورت ہو جائے۔

11ـ اَلْهَيْئَةُ لِلْجُمُعَةِ

۱۱۔ جمعے کے لیے اچھا لباس پہننے کا بیان

1383ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلُهَا، فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا))، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

تخريج: خ/الجمعة ٧ (٨٨٦)، العيدين ١ (٩٤٨)، الهبة ٢٧ (٢٦١٢)، ٢٩ (٢٦١٩)، الجهاد ١٧٧ (٣٠٥٤) (وفيه "العيد" بدل "الجمعة")، اللباس ٣٠ (٥٨٤١)، الأدب ٩ (٥٩٨١)، ٦٦ (٦٠٨١) (بدون ذكر الجمعة أو العيد)، م/اللباس ١ (٢٠٦٨)، د/الصلاة ٢١٩ (١٠٧٦)، اللباس ١٠ (٤٠٤٠)، (تحفة الأشراف: ٨٣٣٥)، وقد أخرجه: ق/اللباس ١٦ (٣٥٩١)، ط/اللباس ٨ (١٨)، حم ٢٠/٢، ٣٩، ٤٩ (صحيح)

۱۳۸۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم کا) ایک جوڑا (بکتے) دیکھا، تو عرض کی: اللہ کے رسول! کاش آپ اسے خرید لیتے، اور جمعے کے دن اور باہر کے وفود کے لیے، جب وہ آپ سے ملنے آئیں، پہنتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے کچھ جوڑے آئے، آپ نے ان میں سے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو دیا، تو انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے اسے پہننے کے لیے دیا ہے، حالانکہ عطارد کے جوڑے کے بارے میں آپ نے ایسا ایسا کہا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہ جوڑا تمھیں اس لیے نہیں دیا ہے کہ اسے تم خود پہنو“، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں تھا۔

1384ـ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكَ، وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم : ١٣٧٦ (صحيح)

١٣٨٤۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعے کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اور خوشبو لگانا جس پر وہ قادر ہو، ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

12۔فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

١٢۔باب: جمعے کے لیے پیدل جانے کی فضیلت کا بیان

1385۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَشْعَثِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَوْسَ بْنَ أَوْسٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَغَسَّلَ وَغَدَا، وَابْتَكَرَ، وَمَشَى، وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، وَأَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ١٣٨٢ (صحيح)

١٣٨٥۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعے کے دن غسل کرے، اپنی بیوی کو غسل کرائے، صبح سویرے ہی جمعے کے لیے نکلے، شروع خطبہ ہی سے موجود رہے، پیدل چل کر مسجد جائے، سواری نہ کرے، امام سے قریب بیٹھے، اور خاموش رہے کوئی لغو کام نہ کرے، تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے عمل کا ثواب ملے گا۔''

13۔بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

١٣۔باب: جمعے کے لیے مسجد سویرے جانے کا بیان

1386۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ)) ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً)).

تخريج: خ/الجمعة ٣١ (٩٢٩)، بدء الخلق ٦ (٣٢١١)، م/الجمعة ٧ (٨٥٠)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٦٥)، حم٢/٢٥٩، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٨٠، ٥٠٥، ٥١٢، د/الصلاة ١٩٣ (١٠٨٥) (صحيح)

١٣٨٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جمعے کا دن آتا ہے تو فرشتے (اس دن) مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، اور جو جمعے کے لیے آتا ہے اسے لکھتے ہیں اور جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکلتا ہے تو فرشتے رجسٹر لپیٹ دیتے ہیں''، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعے کے لیے سب سے پہلے آنے والا ایک اونٹ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قربانی کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد والا ایک گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد والا ایک بکری کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد والا ایک بطخ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد والا ایک مرغی کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد والا ایک انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ صلاۃ جمعہ کے لیے جو جتنی جلدی پہنچے گا اتنا ہی زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا، اور جتنی تاخیر کرے گا اتنا ہی ثواب میں کمی آتی جائے گی۔

1387- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ، يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا))، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ.

تخريج: م/الجمعة ٧ (٨٥٠)، ق/الإقامة ٨٢ (١٠٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٣١٣٨)، حم٢/٢٣٩ (صحيح)

١٣٨٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعے کا دن آتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو ان کے درجات ومراتب کے مطابق، یعنی ترتیب وار لکھتے ہیں، جو پہلے آتا ہے اسے پہلے لکھتے ہیں، جب امام خطبہ دینے کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر لپیٹ دیے جاتے ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں، جمعے کے لیے سب سے پہلے آنے والا ایک اونٹ قربان کرنے والے کی طرح ہے، پھر جو اس کے بعد آئے وہ ایک گائے قربان کرنے والے کی طرح ہے، پھر جو اس کے بعد آئے وہ ایک مینڈھا قربان کرنے والے کی طرح ہے''، یہاں تک کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا (بھی) ذکر کیا۔

1388- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ، فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٥٨٣) (حسن صحيح)

(لیکن ''عصفور'' (گوریا) کا لفظ منکر ہے، معروف ''دجاجہ'' کا لفظ ہے جیسا کہ پچھلی روایات میں گزرا، اور نکارت کا سبب ''ابن عجلان'' ہیں، ان سے ابو ہریرہ کی روایات میں بڑا وہم ہوا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمعے کے دن فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو ان کے درجوں کے مطابق، یعنی ترتیب وار لکھتے ہیں، تو لوگ اس میں اس شخص کی طرح ہوتے ہیں جس نے ایک اونٹ (اللہ کی راہ میں) پیش کیا ہو، اور اس شخص کی طرح جس نے ایک بکری پیش کی ہو، اور اس شخص کی طرح جس نے ایک مرغی پیش کی ہو، اور اس شخص کی طرح جس نے ایک گوریا پیش کی ہو، اور اس شخص کی طرح جس نے ایک انڈا پیش کیا ہو۔“

14۔ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

۱۴۔ باب: جمعے کے وقت کا بیان

1389۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الأُوْلَى، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

تخريج: خ/الجمعة ٤ (٨٨١)، ٣١ (٩٢٩)، م/الجمعة ٢ (٨٥٠)، د/الطهارة ١٢٩ (٣٥١)، ت/الصلاة ٢٤١ (الجمعة ٦) (٤٩٩)، ط/الجمعة ١ (١)، حم٢/٤٦٠، د/الصلاة ١٩٣ (١٥٨٥) (صحيح)

۱۳۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جمعے کے دن غسل جنابت کے مانند (خوب اہتمام سے) غسل کیا، پھر وہ (جمعے میں شریک ہونے کے لیے) پہلی ساعت (گھڑی) میں مسجد گیا، تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں پیش کیا، اور جو شخص اس کے بعد والی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک گائے پیش کی، اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک مینڈھا پیش کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک مرغی پیش کی، اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک انڈا پیش کیا، اور جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکل آتا ہے تو فرشتے مسجد کے اندر آ جاتے ہیں، اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔“ ❶

فائدہ ❶: ......یعنی نام درج کرنے والا رجسٹر بند کر دیتے ہیں، اس میں صلاۃ جمعہ کے لیے جلد سے جلد جانے کی ترغیب وفضیلت کا بیان ہے، جو جتنی جلدی جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔

1390۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْجُلاحِ مَوْلَى عَبْدِالْعَزِيزِ أَنَّ أَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، لاَ يُوجَدُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلاَّ آتَاهُ إِيَّاهُ، فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ الْعَصْرِ)) .

تخريج: د/الصلاة ۲۰۸ (۱۰۴۸)، (تحفة الأشراف: ۱۳۵۷) (صحيح)

۱۳۹۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعے کا دن بارہ ساعتوں (گھڑیوں) پر مشتمل ہے، اس کی ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہوئے پایا جاتا ہے تو اسے وہ دیتا ہے، تو تم اُسے آخری گھڑی میں عصر کے بعد تلاش کرو۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس گھڑی کے بارے میں علما میں بہت اختلاف ہے، بعض علما کے نزدیک راجح قول یہی ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں: یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے صلاۃ کے ختم ہونے تک کے درمیانی وقفے میں ہوتی ہے، والله أعلم۔

1391۔ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ نَرْجِعُ، فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا، قُلْتُ: أَيَّةَ سَاعَةٍ؟ قَالَ: زَوَالَ الشَّمْسِ .

تخريج: م/الجمعة ۹ (۸۵۸)، حم۳/۳۳۱، (تحفة الأشراف: ۲۶۰۲) (صحيح)

۱۳۹۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے، پھر ہم لوٹتے تو اپنے اونٹوں کو آرام دیتے، میں نے کہا: وہ کون سا وقت ہوتا؟، انہوں نے کہا: سورج ڈھلنے کا۔

1392۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ نَرْجِعُ، وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ .

تخريج: خ/المغازي ۳۵ (۴۱۶۸)، م/الجمعة ۹ (۸۶۰)، د/الصلاة ۲۳۴ (۱۰۸۵)، ق/الإقامة ۸۴ (۱۱۰۰)، (تحفة الأشراف: ۴۵۱۲)، حم۴/۴۶، ۵۰، ۵۴، د/الصلاة ۱۹۴ (۱۵۸۷) (صحيح)

۱۳۹۲۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعے کی صلاۃ پڑھتے تھے، پھر ہم اس حال میں لوٹتے کہ دیواروں کا سایہ نہ ہوتا جس سے سایہ حاصل کیا جاسکے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی زوال ہوئے ابھی تھوڑا سا وقت گزرا ہوتا۔

15۔بَابُ الأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

۱۵۔باب: جمعے کی اذان کا بیان

1393۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ الأَذَانَ كَانَ - أَوَّلُ - حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ، وَكَثُرَ النَّاسُ، أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ .

تخريج: خ/الجمعة ٢١ (٩١٢)، ٢٢ (٩١٣)، ٢٤ (٩١٥)، ٢٥ (٩١٦)، د/الصلاة ٢٢٥ (١٠٨٧، ١٠٨٨، ١٠٨٩)، ت/الصلاة ٢٥٥ (الجمعة ٢٠) (٥١٦)، ق/الإقامة ٩٧ (١١٣٥)، (تحفة الأشراف: ٣٧٩٩)، حم٣/٤٤٩، ٤٥٠ (صحيح)

۱۳۹۳۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعے کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جس وقت امام منبر پر بیٹھتا، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا، اور لوگ بڑھ گئے تو انھوں نے جمعے کے دن تیسری اذان ❶ کا حکم دیا، وہ اذان مقام زوراء پر دی گئی، پھر اسی پر معاملہ قائم رہا۔

فائدہ ❶ :...... تکبیر کو شامل کر کے تیسری اذان ہوئی، یہ ترتیب میں پہلی اذان ہے جو خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سنت ہے، دوسری اذان اس وقت ہوگی جب امام خطبہ دینے کے لیے منبر پر بیٹھے گا، اور تیسری اذان تکبیر ہے، اگر کوئی صرف اذان اور تکبیر پر اکتفا کرے تو اس نے نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی سنت کی اتباع کی۔

1394- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۳۹۴۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیسری اذان کا حکم عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا جب اہل مدینہ زیادہ ہو گئے تھے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا صرف ایک ہی مؤذن تھا، اور جمعے کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔

1395- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ، ثُمَّ كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣٩٣ (صحيح)

۱۳۹۵۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے جب رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن منبر پر بیٹھ جاتے، پھر جب آپ اترتے تو وہ اقامت کہتے، اسی طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی ہوتا رہا۔

16- بَابُ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الإِمَامُ

۱۶۔ باب: امام کے خطبے کے لیے نکل جانے کے بعد مسجد میں آنے والے کی صلاۃ کا بیان

1396- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الإِمَامُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . - قَالَ شُعْبَةُ -: يَوْمَ الْجُمُعَةِ)) .

تخريج: خ/التهجد ٢٥ (١١٦٦)، م/الجمعة ١٤ (٨٧٥)، (تحفة الأشراف: ٢٥٤٩)، حم٣/٣٨٩، د/الصلاة ١٩٦ (١٥٩٢)، وانظر أيضًا مايأتي برقم: ١٤٠١ (صحيح)

١٣٩٦۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (مسجد) آئے اور امام (خطبے کے لیے) نکل چکا ہو ❶ تو چاہیے کہ وہ دو رکعت پڑھ لے۔''

شعبہ کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کوئی جمعے کے دن آئے۔''

فائدہ ❶ :......خواہ اس نے خطبہ شروع کر دیا ہو یا ابھی نہ کیا ہو، بلکہ ایک روایت میں ''والامام یخطب'' کے الفاظ وارد ہیں، اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ امام کے خطبہ دینے کی حالت میں بھی یہ دونوں رکعتیں پڑھی جائیں۔

17-مَقَامُ الإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۷۔ خطبے میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

1397- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوَى عَلَيْهِ، اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ، حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَاعْتَنَقَهَا ، فَسَكَتَتْ .

تخريج: وقد أخرجه: خ/الجمعة ٢٦ (٩١٧)، المناقب ٢٥ (٣٥٨٥)، ق/الإقامة ١٩٩ (١٤١٧)، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٨٧٧)، حم٣/٢٩٥، ٣٠٠، ٣٠٦، ٣٢٤ (صحيح)

١٣٩٧۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے ایک تنے سے آپ ٹیک لگاتے تھے، پھر جب منبر بنایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوئے تو وہ ستون (جس سے آپ سہارا لیتے تھے) بیقرار ہو کر رونے لگا جس طرح اونٹنی روتی ہے، یہاں تک کہ اسے مسجد والوں نے بھی سنا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر اس کے پاس گئے اور اسے گلے سے لگایا تو وہ چپ ہوا۔

18-قِيَامُ الإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۸۔ باب: امام کے کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان

1398- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا ، يَخْطُبُ قَاعِدًا ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

تخريج: م/الجمعة ١١ (٨٦٤)، (تحفة الأشراف: ١١١٢٠) (صحيح)

۱۳۹۸۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں آئے اور عبدالرحمٰن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے تو انہوں نے کہا: اس شخص کو دیکھو بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ ❶ (اور جب وہ کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں)۔

فائدہ ❶ :......(الجمعة : ١١)

19-بَابُ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الإِمَامِ

۱۹۔ باب: امام کے نزدیک رہنے کی فضیلت کا بیان

1399- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَابْتَكَرَ، وَغَدَا، وَدَنَا مِنَ الإِمَامِ، وَأَنْصَتَ، ثُمَّ لَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣٨٢ (صحيح)

۱۳۹۹۔ اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور مسجد کے لیے سویرے نکل جائے اور امام سے قریب رہے اور خاموشی سے خطبہ سنے، پھر کوئی لغو کام نہ کرے تو اسے ہر قدم کے عوض ایک سال کے روزے، اور قیام کا ثواب ملے گا۔''

20-النَّهْيُ عَنْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۰۔ باب: جمعے کے دن امام کے منبر پر ہونے کی حالت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگنے سے ممانعت کا بیان

1400- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيْ! اجْلِسْ، فَقَدْ آذَيْتَ)).

تخريج: د/الصلاة ٢٣٨ (١١١٨)، (تحفة الأشراف: ٥١٨٨)، حم٤/١٨٨، ١٩٠ (صحيح)

۱۴۰۰۔ ابو الزاہریہ کہتے ہیں کہ میں جمعے کے روز عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے بغل میں بیٹھا تھا تو انہوں نے کہا: ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اے فلاں! بیٹھ جاؤ تم نے (لوگوں کو) تکلیف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے۔" ❶

فائدہ ❶ ...... یہ اس صورت میں ہے جب اگلی صفوں میں خالی جگہ نہ ہو، لیکن اگر لوگوں نے خالی جگہ چھوڑ رکھی ہو تو گردنیں پھلانگ کر جانا درست ہوگا، یا یہ اس وقت کے ساتھ خاص ہے جب امام منبر پر بیٹھا ہو۔

21-بَابُ الصَّلاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

۲۱-باب: جمعے کے دن امام کے خطبہ دینے کی حالت میں آنے والے کی صلاۃ کا بیان

1401- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ: ((أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَارْكَعْ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الجمعة ٣٢ (٩٣٠)، ٣٣ (٩٣١)، م/الجمعة ١٤ (٨٧٥)، د/الصلاة ٢٣٧ (١١١٥)، ت/فيه ٢٥٠ (الجمعة ١٥) (٥١٠)، ق/الإقامة ٨٧ (١١١٣)، (تحفة الأشراف: ٢٥٥٧)، حم٣/٢٩٧، ٣٠٨، ٣٦٩، ٣٨٠، د/الصلاة ١٩٦ (١٤٠٦) (صحيح)

۱۴۰۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن منبر پر تھے، ایک آدمی (مسجد میں) آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: "کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لیں؟" اس نے کہا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: "تو پڑھ لو" ❶

فائدہ ❶ ...... اس حدیث میں اس کی وضاحت نہیں کہ جمعے سے پہلے کتنی سنتیں ہیں، اس سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں آنے والا دو رکعت پڑھ کر بیٹھے حتی کہ اگر کوئی شخص خطبہ جمعہ کے دوران میں بھی آئے تو وہ بھی مختصر طور پر دو رکعت ضرور پڑھے، پھر خطبہ سنے، تاہم خطبے سے پہلے آنے والا شخص دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد دو دو کر کے جتنے چاہے نوافل پڑھ سکتا ہے۔

22-بَابُ الإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۲-باب: جمعے کے دن خطبے کے لیے خاموش کرانے کا بیان

1402- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَا)).

تخريج: خ/الجمعة ٣٦ (٩٣٤)، م/الجمعة ٣ (٨٥١)، وقد أخرجه: ت/الصلاة ٢٥١ (الجمعة ١٦) (٥١٢)، ق/الإقامة ٨٦ (١١١٠)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٠٦)، ط/الجمعة ٢ (٦)، حم٢/٢٤٤، ٢٧٢، ٢٨٠، ٣٩٣، ٣٩٦، ٤٨٥، ٥١٨، ٥٣٢، د/الصلاة ١٩٥ (١٥٩٠) (صحيح)

۱۴۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے جمعے کے دن اپنے ساتھی سے کہا: "خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو، تو اس نے لغو حرکت کی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1403- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۴۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب تم اپنے ساتھ والے سے جمعے کے دن کہو: ''خاموش رہو'' اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا''۔

23- بَابُ فَضْلِ الإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۳- باب: جمعے کے دن خاموش رہنے اور لغو حرکت نہ کرنے کی فضیلت کا بیان

1404- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ الضَّبِّيِّ - وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ الأَوَّلِينَ - عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ، وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلاتَهُ، إِلا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ)).

تخريج: تفرد به النساء، (تحفة الأشراف: ٤٥٠٨)، حم٥/٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠ (صحيح)

۱۴۰۴- سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی آدمی پاکی حاصل کرتا ہے جیسا کہ اسے حکم دیا گیا، پھر وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ جمعے میں آتا ہے، اور خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی صلاۃ ختم کرلے، تو (اس کا یہ عمل) اس کے ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا جو اس سے پہلے کے جمعے سے اس جمعہ تک ہوئے ہیں''۔

24- بَابُ كَيْفِيَّةِ الْخُطْبَةِ

۲۴- باب: خطبہ جمعہ کی کیفیت کا بیان

1405- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاهَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))، ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلاثَ آيَاتٍ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاتَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾، ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾، ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ . قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا ، وَلَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَلَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ .

تخريج: د/النكاح ٣٣ (٢١١٨)، وقد أخرجه: ت/النكاح ١٧ (١١٠٥)، ق/النكاح ١٩ (١٨٩٢)، (تحفة الأشراف: ٩٦١٨)، حم٣٩٢/١، ٤٣٢، د/النكاح ٢٠ (٢٢٤٨) (صحيح)

(متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں ''ابوعبیدہ'' اور ان کے باپ ''ابن مسعود رضی اللہ عنہ'' کے درمیان انقطاع ہے، دیکھیے البانی کا رسالہ خطبۃ الحاجۃ)

۱۴۰۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبۂ حاجہ ❶ سکھایا اور وہ یہ ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد اور گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں، اور ہم اپنے نفسوں کی شرانگیزیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں)، پھر آپ یہ تین آیتیں پڑھتے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾۔ ❷ (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا کہ اس سے ڈرنا چاہیے، اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا)۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾۔ ❸

(اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ ❹

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صحیح و درست بات کہو)۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ابوعبیدہ نے اپنے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے، نہ ہی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود نے، اور نہ ہی عبدالجبار بن وائل بن حجر نے، (یعنی ان تینوں کا اپنے والد سے سماع نہیں ہے) ❺

فائدہ ❶ :...... حاجۃ کا لفظ عام ہے نکاح اور بیع وغیرہ سبھی چیزوں کو شامل ہے، اسی وجہ سے امام شافعی نے بیع و نکاح وغیرہ تمام عقود میں اس خطبہ کے پڑھنے کو مسنون قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷ :......(آل عمران : ١٠٢)۔

فائدہ ❸ :......(النساء : ١)۔

فائدہ ❹ :......(الاحزاب : ٧٠)۔

فائدہ ❺ :......نسائی کی اس سند میں بھی ابوعبیدہ ہیں، مگر ابو داود اور دیگر کی سندوں میں ''ابوعبیدہ'' کی جگہ ابوالاحوص ہیں، جن کا سماع ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

25۔بَابُ حَضِّ الإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۵۔باب: امام کا اپنے خطبے میں جمعے کے دن کے غسل کی ترغیب دلانے کا بیان

1406۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٦٥٠)، حم٢/٧٧ (صحيح)

١٤٠٦۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعے کے لیے جائے تو اسے چاہیے کہ غسل کرلے۔''

1407۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟، فَقَالَ: سُنَّةٌ، وَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٨٠٥)، حم٢/٣٥ (صحيح الإسناد)

١٤٠٧۔ابراہیم بن نشیط سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن شہاب زہری سے جمعے کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: سنت ہے، اور اسے مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ہے، اور انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے منبر پر بیان کیا ہے۔

1408۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ اللَّيْثَ عَلَى هَذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَأَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ يَقُولُونَ: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ بَدَلَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ.

تخريج: م/الجمعة (٨٤٤)، ت/الصلاة ٢٣٨ (٤٩٣)، (تحفة الأشراف: ٧٢٧٠)، حم٢/١٢٠، ١٤٩ (صحيح)

١٤٠٨۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے کھڑے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے جمعے کے لیے آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرلے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اس سند پر لیث کی متابعت کی ہو سوائے ابن جریج کے، اور زہری کے دیگر تلامذہ "عن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر" کے بدلے "سالم بن عبدالله عن أبيه" کہتے ہیں۔

26-بَابُ حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ

۲۶-باب: جمعے کے دن امام کے اپنے خطبے میں صدقے پر ابھارنے کا بیان

1409- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ - بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، قَالَ: فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَأَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ، ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا))، فَانْتَهَرَهُ، وَقَالَ: ((خُذْ ثَوْبَكَ)).

تخريج: وقد أخرجه: ت/الصلاة ٢٥٠ (الجمعة ١٥) (٥١١)، ق/الإقامة ٨٧ (١١١٣)، حم٣/٢٥، د/الصلاة ١٩٦ (١٠٩٣)، (تحفة الأشراف: ٤٢٧٢) (حسن)

۱۴۰۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعے کے دن جب نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی خستہ حالت میں (مسجد میں) آیا اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے صلاۃ پڑھی؟" اس نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: "دو رکعتیں پڑھ لو"، اور آپ نے (دوران خطبہ میں) لوگوں کو صدقے پر ابھارا، لوگوں نے صدقے میں کپڑے دیے، تو آپ ﷺ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو دیے، پھر جب دوسرا جمعہ آیا تو وہ شخص پھر آیا، اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ نے لوگوں کو پھر صدقے پر ابھارا، تو اس شخص نے بھی اپنے کپڑوں میں سے ایک کپڑا ڈال دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ شخص (پچھلے) جمعے کو بڑی خستہ حالت میں آیا، تو میں نے لوگوں کو صدقے پر ابھارا، تو انہوں نے صدقے میں کپڑے دیے، میں نے اس میں سے دو کپڑے اس شخص کو دینے کا حکم دیا، اب وہ پھر آیا تو میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے بھی اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقے میں دے دیا"، پھر آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: "اپنا کپڑا اٹھا لو" [1]

فائدہ [1] :......رسول اللہ ﷺ نے اس کا صدقہ قبول نہیں کیا، کیونکہ اس کے پاس صرف دو ہی کپڑے تھے جو اس کی ضرورت سے زائد نہیں تھے۔

27-مُخَاطَبَةُ الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۲۷-باب: خطبے کی حالت میں امام (امیر) کے اپنی رعیت سے مخاطب ہونے کا بیان

1410- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((قُمْ، فَارْكَعْ)).

تخريج: خ/الجمعة ٣٢ (٩٣٠)، م/الجمعة ١٤ (٨٧٥)، د/الصلاة ٢٣٧ (١١١٥)، ت/الصلاة ٢٥٠ (٥١٠)، (تحفة الأشراف: ٢٥١١) (صحيح)

۱۴۱۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک آدمی ❶ آیا (اور بیٹھ گیا) تو آپ ﷺ نے اس سے کہا: ”تم نے سنت پڑھ لی؟“، اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ اور (سنت) پڑھو۔“

فائدہ ❶ :...... یہ سلیک غطفانی تھے، جیسا کہ ابوداود کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

1411۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْرَائِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ)).

تخريج: خ/الصلح ٩ (٢٧٠٤)، المناقب ٢٥ (٣٦٢٩)، فضائل الصحابة ٢٢ (٣٧٤٦)، الفتن ٢٠ (٧١٠٩)، د/السنة ١٣ (٤٦٦٢)، ت/المناقب ٣١ (٣٧٧٣)، (تحفة الأشراف: ١١٦٥٨)، حم٥/٣٧، ٤٤، ٤٩، ٥١ (صحيح)

۱۴۱۱۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا، حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، تو کبھی ان کی طرف، اور آپ فرما رہے تھے: ”میرا یہ بچہ سردار ہے، اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... الحمد للہ نبی اکرم ﷺ کی یہ پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور امت مسلمہ کے دو گروہ بڑی بربادیوں کے باہم متفق ہو گئے۔ ہوا یہ کہ حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری فرمائی اور ساری امت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر متفق ہو گئی۔

28۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۸۔ باب: خطبے میں قرآن پڑھنے کا بیان

1412۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنَةِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: حَفِظْتُ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/الجمعة ۱۳ (۸۷۳)، د/الصلاة ۲۲۹ (۱۱۰۰، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳)، حم۶/۴۳۵، ۴۶۳، (تحفة الأشراف: ۱۸۳۶۳) (صحیح)

۱۴۱۲۔ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی (ام ہشام) کہتی ہیں کہ میں نے ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ کو جمعہ کے دن منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن سن کر یاد کیا۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے خطبے میں پوری سورۂ ق پابندی سے پڑھا کرتے تھے۔

29۔ بَابُ الإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۹۔ باب: خطبہ جمعہ میں اشارہ کرنے کا بیان

1413۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ وَقَالَ: مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى هَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ .

تخریج: م/الجمعة ۱۳ (۸۷۴)، د/الصلاة ۲۳۰ (۱۱۰۴)، ت/الصلاة ۲۵۴ (الجمعة ۱۹) (۵۱۵)، (تحفة الأشراف: ۱۰۳۷۷)، حم ۴/۱۳۵، ۱۳۶، ۲۶۱، د/الصلاة ۲۰۱ (۱۶۰۱، ۱۶۰۲) (صحیح)

۱۴۱۳۔ حصین سے روایت ہے کہ بشر بن مروان نے جمعے کے دن منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، تو اس پر عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے انھیں برا بھلا کہا، اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ نہیں کیا، اور انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

30۔ بَابُ نُزُولِ الإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَقَطْعِهِ كَلاَمَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۰۔ باب: جمعے کے دن امام کا اپنے خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے منبر سے اترنے اور اپنی بات منقطع کرنے اور دوبارہ منبر کی طرف لوٹنے کا بیان

1414۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -، وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، يَعْثُرَانِ فِيهِمَا، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَ كَلاَمَهُ، فَحَمَلَهُمَا، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ كَلاَمِي، فَحَمَلْتُهُمَا)).

تخریج: د/الصلاة ۲۳۳ (۱۱۰۹)، ت/المناقب ۳۱ (۳۷۷۴)، ق/اللباس ۲۰ (۳۶۰۰)، (تحفة الأشراف: ۱۹۵۸)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٥/٣٥٤، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٥٨٦ (صحيح)

١٤١٤۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما لال رنگ کی قمیص پہنے گرتے پڑتے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اتر پڑے، اور اپنی بات بیچ ہی میں کاٹ دی، اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا، پھر منبر پر واپس آ گئے، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے: ﴿ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾ (تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں) میں نے ان دونوں کو ان کی قمیصوں میں گرتے پڑتے آتے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی گفتگو بیچ ہی میں کاٹ دی، اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔''

31-بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

٣١۔باب: خطبہ مختصر دینے کے استحباب کا بیان

1415- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥١٨٣)، د/المقدمة ١٣ (٧٥) (صحيح)

١٤١٥۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر واذکار زیادہ کرتے، لایعنی باتوں سے گریز کرتے، صلاۃ لمبی پڑھتے، اور خطبہ مختصر دیتے تھے، اور بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ جانے میں کہ ان کی ضرورت پوری کریں، عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

32-بَابُ كَمْ يَخْطُبُ ؟

٣٢۔باب: جمعے کے دن کتنے خطبے دے؟

1416- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلاَّ قَائِمًا، وَيَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ، فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الآخِرَةَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢١٧٧)، وقد أخرجه: م/الجمعة ١٠ (٨٦٢)، د/الصلاة ٢٢٨ (١٠٩٣)، ق/الإقامة ٨٥ (١١٠٥)، حم٥/٨٧، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢، ٩٣، ٩٤، ٩٥، ٩٧، ٩٨، ٩٩، ١٠٠، ١٠١، ١٠٢، ١٠٧، ١٠٧، د/الصلاة ١٩٩ (١٥٩٨) (صحيح)

١٤١٦۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کی، تو میں نے آپ کو کھڑے ہو کر ہی خطبہ دیتے دیکھا، آپ بیچ میں بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے، اور دوسرا خطبہ دیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33-بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ
۳۳-باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فصل کرنے کا بیان

1417- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ، وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

تخريج: خ/الجمعة ٣٠ (٩٢٨)، وقد أخرجه: م/الجمعة ١٠ (٨٦١)، ت/الصلاة ٢٤٦ (٥٠٦)، ق/الإقامة ٨٥ (١١٠٣)، (تحفة الأشراف: ٧٨١٢)، حم٢/٩٨ (صحيح)

۱۴۱۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر دو خطبے دیتے تھے، ان دونوں کے بیچ میں بیٹھ کر فصل کرتے تھے۔

34-بَابُ السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
۳۴-باب: دونوں خطبوں کے درمیان خاموشی سے بیٹھنے کا بیان

1418- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ، فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى، فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَدْ كَذَبَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢١٤١)، وقد أخرجه: م/الجمعة ١٠ (٨٦٢)، حم٥/٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٣، ٩٥، ١٠٠ (حسن)

۱۴۱۸- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعے کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے دیکھا، پھر آپ کچھ دیر چپ چاپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ دیتے، جو تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ غلط گو جھوٹا ہے۔

35-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا
۳۵-باب: دوسرے خطبے میں قراءت اور ذکر الٰہی کا بیان

1419- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ، وَيَقْرَأُ آيَاتٍ، وَيَذْكُرُ اللهَ - عَزَّوَجَلَّ -، وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَصَلاتُهُ قَصْدًا.

تخريج: وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٢٩ (١١٠١)، ق/الإقامة ٨٥ (١١٠٦)، (تحفة الأشراف: ٢١٦٣)، حم٥/٨٦، ٨٨، ٩١، ٩٣، ٩٨، ١٠٢، ١٠٦، ١٠٧ ن ويأتي عند المؤلف في العيدين ٢٦ (برقم: ١٥٨٥) (حسن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۱۹۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر آپ بیچ میں بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے، اور کچھ آیتیں پڑھتے، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ❶ اور آپ کا خطبہ درمیانی ہوتا تھا، اور صلاۃ بھی درمیانی ہوتی تھی۔

فائدہ ❶:...... صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت میں یہ صراحت ہے کہ آپ جمعے میں دو خطبے دیتے تھے، اور دونوں میں تلاوتِ قرآن اور وعظ وتذکیر کیا کرتے تھے، اس لیے وعظ وتذکیر کے لیے صرف پہلے خطبے کو خاص کر لینا خلافِ سنت ہے۔

36۔اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ

۳۶۔باب: منبر سے اترنے کے بعد کھڑے رہنے اور گفتگو کرنے کا بیان

1420۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ، فَيُكَلِّمُهُ، فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى مُصَلَّاهُ، فَيُصَلِّي.

تخريج: د/الصلاة ٢٤٠ (١١٢٠)، ت/الصلاة ٢٥٦ (الجمعة ٢١) (٥١٧)، ق/الإقامة ٨٩ (١١١٧)، (تحفة الأشراف: ٢٦٠)، حم٣/١١٩، ١٢٧، ٢١٣ (شاذ) (صحیح بات یہ ہے کہ واقعہ عشا کی صلاۃ میں پیش آیا تھا، بقول امام بخاری اس میں جریر بن حازم سے وہم ہو گیا ہے، كما نقل عنه الترمذي)

۱۴۲۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے پھر کوئی آدمی آپ کے سامنے آ جاتا تو آپ اس سے گفتگو کرتے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اپنی ضرورت پوری نہ کر لیتا، یعنی اپنی بات ختم نہ کر لیتا، پھر آپ اپنی جائے صلاۃ کی طرف بڑھتے اور صلاۃ پڑھاتے۔

37۔عَدَدُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۳۷۔باب: صلاۃِ جمعہ کی رکعات کا بیان

1421۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الأَضْحَى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ.

تخريج: ق/الإقامة ٧٣ (١٠٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٩٦)، حم١/٣٧، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٤٤١ و ١٥٦٧ (صحيح)

۱۴۲۱۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جمعے کی صلاۃ، عیدالفطر کی صلاۃ اور عیدالاضحیٰ کی صلاۃ اور سفر کی صلاۃ دو دو رکعتیں ہیں اور یہ بزبانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوری ہیں، ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... محقق بات یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا سماع عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، دیکھیے مسند احمد، ونصب الرایہ (۲/۱۸۹) نیز ابن ماجہ کی دوسری سند (۱۰۶۴) میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ''کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ہے۔

38۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

۳۸۔باب: جمعے کی صلاۃ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھنے کا بیان

1422۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُخَوَّلٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ و ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾، وَفِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٥٧ (صحيح)

۱۴۲۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز صبح کی صلاۃ میں ﴿ آلم تَنْزِيلُ﴾ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ ﴾ پڑھتے، اور جمعے کی صلاۃ میں سورۂ ''جمعہ'' اور سورۂ ''منافقون'' پڑھتے تھے۔

39۔اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ و﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴾

۳۹۔باب: جمعے کی صلاۃ میں ﴿ سبح اسم ربك الأعلى ﴾ اور ﴿ هل أتاك حديث الغاشية﴾ پڑھنے کا بیان

1423۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ و ﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ .

تخريج: د/الصلاة ٢٤٢ (١١٢٥)، (تحفة الأشراف: ٤٦١٥)، حم٥/٧، ١٣، ١٤، ١٩ (صحيح)

۱۴۲۳۔سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کی صلاۃ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس روایت میں اور اس سے پہلے والے باب کی روایت میں بظاہر تعارض ہے، مگر یہ اختلاف دونوں کے جواز اور دونوں کے مسنون ہونے پر دلالت کرتا ہے، مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ جمعے کی پہلی رکعت میں ''سورۃ جمعہ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ منافقون'' پڑھتے اور کبھی ﴿سبح اسم ربك الأعلى ﴾ اور ﴿هل أتاك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حديث الغاشيه﴾ پڑھتے تھے۔

40۔ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الْجُمُعَةِ

۴۰۔باب: جمعے کی صلاۃ میں سورتوں کی قراءت کے متعلق نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان

1424۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ الضَّحَّاكَ ابْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ .

تخريج: م/الجمعة ١٦ (٨٧٨)، د/الصلاة ٢٤٢ (١١٢٣)، ق/الإقامة ٩٠ (١١١٩)، (تحفة الأشراف: ١١٦٣٤)، ط/الجمعة ٩ (١٩)، حم٢٧٠/٤، ٢٧٧، د/الصلاة ٢٠٣ (١٦٠٧) (صحيح)

۱۴۲۴۔عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کون سی سورہ پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔

1425۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ أَخْبَرَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ و ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾، وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا .

تخريج: م/الجمعة ١٦ (٨٧٨)، د/الصلاة ٢٤٢ (١١٢٢)، ت/الصلاة ٢٦٨ (الجمعة ٣٣) (٥٣٣)، ق/الإقامة ١٥٧ (١٢٨١)، (تحفة الأشراف: ١١٦١٢)، حم٢٧١/٤، ٢٧٣، ٢٧٦، ٢٧٧، د/الصلاة ٢٠٣ (١٦٠٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٥٦٩، ١٥٩١ (صحيح)

۱۴۲۵۔حبیب بن سالم نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے اور جب کبھی عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں بھی آپ انہی دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے۔

41۔مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةِ الْجُمُعَةِ

۴۱۔باب: جمعے کی ایک رکعت پالینے والے شخص کی صلاۃ جمعہ کے حکم کا بیان

1426۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/المساجد ٣٠ (٦٠٧)، ت/الصلاة ٢٦٠ (٥٢٤)، ق/الإقامة ٩١ (١١٢٢)، (تحفة الأشراف: ١٥١٤٣)، حم ٢٤١/٢، د/الصلاة ٢٢ (١٢٥٦) (شاذ بذكر الجمعة) (جمعہ کا لفظ صرف مؤلف کے یہاں ہے، باقی تمام محدثین کے یہاں صرف ''صلاۃ'' کا لفظ ہے، تفاصیل کے لیے مذکور تخریج ملاحظہ فرمائیں، اس لیے جمعے کا لفظ شاذ ہے)

۱۴۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعے کی صلاۃ میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (جمعے کی صلاۃ) پالی۔''

42۔عَدَدُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۲۔باب: جمعے کی صلاۃ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے؟

1427۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)).

تخريج: م/الجمعة ١٨ (٨٨١)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٤٤ (١١٣١)، ت/الصلاة (الجمعة ٢٤) (٥٢٣)، ق/الإقامة ٩٥ (١١٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٩٧)، د/الصلاة ٢٠٧ (١٦١٦) (صحيح)

۱۴۲۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں چار رکعت کا ذکر ہے، اور اس کے بعد والی حدیث میں دو رکعت کا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ بعض لوگوں نے دونوں روایتوں میں اس طرح سے تطبیق دی ہے کہ جو مسجد میں پڑھے وہ چار رکعت پڑھے اور جو گھر جا کر پڑھے وہ دو رکعت پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت کس طرح پڑھی جائیں؟ اس میں بھی دو رائے ہے ایک رائے تو یہ ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں رکعتیں پڑھی جائیں، اور دوسری رائے یہ ہے کہ دو دو کر کے چار رکعتیں پڑھی جائیں، کیونکہ صحیح حدیث میں ہے ''صلاۃ اللیل والنهار مثنیٰ مثنیٰ'' رات اور دن کی (نفلی صلاتیں) دو دو کر کے ہیں۔

43۔صَلاةُ الإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۴۳۔باب: جمعے کے بعد امام کی صلاۃ کا بیان

1428۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: م/الجمعة ١٨ (٨٨٢)، د/الصلاة ٢٤٤ (١١٢٧)، ت/الصلاة ٢٥٩ (الجمعة ٢٤) (٥٢٢)، (تحفة الأشراف: ٨٣٤٣)، حم ٤٤٩/٢، ٤٩٩، وانظر حديث رقم: ٨٧٤ (صحيح)

۱۴۲۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد صلاۃ نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ گھر لوٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔

1429- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٤٤ (١١٣٢)، (تحفة الأشراف: ٦٩٤٨) (صحيح)

۱۴۲۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔

44- بَابُ إِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۴۴- باب: جمعے کے بعد کی دونوں رکعتوں کے لمبی کرنے کا بیان

1430- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، يُطِيلُ فِيهِمَا، وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

تخريج: د/الصلاة ٢٤٤ (١١٢٧، ١١٢٨)، (تحفة الأشراف: ٧٥٤٨)، حم٢/١٠٣ (شاذ)

(ان دونوں رکعتوں کو لمبی کرنے کا ذکر شاذ ہے)

۱۴۳۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو لمبی کرتے تھے اور کہتے: رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

45- ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۵- باب: جمعے کے دن کی قبولیتِ دعا کی گھڑی کا بیان

1431- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ الطُّورَ، فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا، فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا، أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، فَقَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ، فَقُلْتُ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطُّورِ، قَالَ: لَوْ لَقِيتُكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ، قُلْتُ لَهُ: وَلِمَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ)). فَلَقِيتُ عَبْدَاللهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنَ سَلَامٍ، فَقُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبًا، فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا، أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) ، قَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ، فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ، قُلْتُ: ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: صَدَقَ كَعْبٌ، إِنِّي لَأَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَقُلْتُ: يَا أَخِي! حَدِّثْنِي بِهَا، قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ، فَقُلْتُ: أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)) ، وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةَ صَلَاةٌ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ الصَّلَاةُ الَّتِي تُلَاقِيهَا)) ، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهُوَ كَذَلِكَ .

تخريج: د/الصلاة ٢٠٧ (١٠٤٦) مختصراً، ت/الصلاة ٢٣٧ (الجمعة ٢) (٤٩١) مختصراً، ط/الجمعة ٧ (١٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٠٠٠)، حم٢/٤٧٦، ٥٠٤، ٥/٤٥١، ٤٥٣، وقوله: "فيه ساعة لايصادفها...الخ عند الشيخين والترمذي من طريق الأعرج عنه، انظر رقم: ١٤٣٢ (صحيح)

١٤٣١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں طور پہاڑی پر آیا تو وہاں مجھے کعب (احبار) رضی اللہ عنہ ملے تو میں اور وہ دونوں ایک دن تک ساتھ رہے، میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتا تھا، اور وہ مجھ سے تورات کی باتیں بیان کرتے تھے، میں نے ان سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بہترین دن جس میں سورج نکلا جمعے کا دن ہے، اسی میں آدم پیدا کیے گئے، اسی میں (دنیا میں) اتارے گئے، اسی میں ان کی توبہ قبول کی گئی، اسی میں ان کی روح نکالی گئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، زمین پر رہنے والی کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو جمعے کے دن قیامت کے ڈر سے صبح کو سورج نکلنے تک کان نہ لگائے رہے، سوائے ابن آدم کے، اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کسی مومن کو یہ گھڑی مل جائے اور صلاۃ کی حالت میں ہو اور وہ اللہ سے اس ساعت میں کچھ مانگے تو وہ اسے ضرور دے گا''، کعب نے کہا: یہ ہر سال میں ایک دن ہے، میں نے کہا: نہیں، بلکہ یہ گھڑی ہر جمعے میں ہوتی ہے، تو کعب نے تورات پڑھ کر دیکھا تو کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے، یہ ہر جمعے میں ہے۔

پھر میں (وہاں سے) نکلا، تو میری ملاقات بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی، تو انہوں نے پوچھا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ میں نے کہا: طور سے، انہوں نے کہا: کاش کہ میں آپ سے وہاں جانے سے پہلے ملا ہوتا تو آپ وہاں نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے، میں نے ان سے کہا: کیوں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ''سواریاں استعمال نہ کی جائیں، یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف: ایک مسجد حرام کی طرف، دوسری میری مسجد، یعنی مسجد نبوی کی طرف، اور تیسری مسجد بیت المقدس ❶ کی طرف۔

پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: کاش آپ نے مجھے دیکھا ہوتا، میں طور گیا تو میری ملاقات کعب سے ہوئی، پھر میں اور وہ دونوں پورے دن ساتھ رہے، میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کرتا تھا، اور وہ مجھ سے تورات کی باتیں بیان کرتے تھے، میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنوں میں بہترین دن جمعے کا دن ہے جس میں سورج نکلا، اسی میں آدم پیدا کیے گئے، اسی میں دنیا میں اتارے گئے، اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی میں ان کی روح نکالی گئی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی، زمین پر کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے جو قیامت کے ڈر سے جمعے کے دن صبح سے سورج نکلنے تک کان نہ لگائے رہے سوائے ابن آدم کے، اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس مسلمان کو وہ گھڑی صلاۃ کی حالت میں مل جائے، اور وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دے گا، اس پر کعب نے کہا: ایسا دن ہر سال میں ایک ہے، تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے غلط کہا، میں نے کہا: پھر کعب نے (تورات) پڑھی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے، وہ ہر جمعے میں ہے، تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے سچ کہا، پھر انہوں نے کہا: میں اس گھڑی کو جانتا ہوں، تو میں نے کہا: اے بھائی! مجھے وہ گھڑی بتا دیں، انہوں نے کہا: وہ گھڑی جمعے کے دن سورج ڈوبنے سے پہلے کی آخری گھڑی ہے، تو میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا: ''جو مومن اس گھڑی کو پائے اور وہ صلاۃ میں ہو'' جبکہ اس گھڑی میں کوئی صلاۃ نہیں ہے، تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص صلاۃ پڑھے پھر بیٹھ کر دوسری صلاۃ کا انتظار کرتا رہے، تو وہ صلاۃ ہی میں ہوتا ہے''، میں نے کہا: کیوں نہیں سنا ہے؟ اس پر انہوں نے کہا: تو وہ اسی طرح ہے۔

فائدہ ❶: ......لہٰذا ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کے لیے ثواب کی نیت سے سفر جائز نہیں ہے، ایسے ہی مقام کی زیارت کے لیے ثواب کی نیت سے جانا خواہ وہ کوئی قبر ہو یا شہر درست نہیں۔

1432- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ خَالِدٍ، عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٣٠٧) (صحيح)

۱۴۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان بندہ اس گھڑی کو پا لے، اور اس میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دے گا''۔

1433- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، قُلْنَا: يُقَلِّلُهَا: يُزَهِّدُهَا.

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: لا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلا أَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، وَأَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

تخريج: خ/الدعوات ٦١ (٦٤٠٠)، م/الجمعة ٤ (٨٥٢)، (تحفة الأشراف: ١٤٤٠٦)، حم٢/٢٣٠، ٢٨٤، ٤٩٨، د/الصلاة ٢٠٤ (١٦١٠) (صحيح)

۱۴۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ والے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی مسلمان بندہ اُسے صلاۃ میں کھڑا پالے، پھر اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے، تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے گا''، اور آپ اسے ہاتھ کے اشارے سے کم کر کے بتا رہے تھے۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو عن معمر، عن الزہری، عن سعید (المقبري) کے طریق سے روایت کیا ہو سوائے رباح کے، البتہ ایوب بن سوید نے اس کو عن یونس، عن الزہری، عن سعید وأبی سلمۃ کے طریق سے روایت کیا ہے، لیکن ایوب بن سوید متروک الحدیث ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلاةِ فِي السَّفَرِ

۱۵۔ کتاب: سفر میں قصرِ صلاۃ کے احکام و مسائل

1434۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾، فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ! فَقَالَ عُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)).

تخريج: م/المسافرين ١ (٦٨٦)، د/الصلاة ٢٧٠ (١١٩٩، ١٢٠٠)، ت/تفسير النساء ٥ (٣٠٣٤)، ق/الإقامة ٧٣ (١٠٦٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٥٩)، حم٢٥/١، ٣٦، د/الصلاة ١٧٩ (١٥٤٦) (صحيح)

۱۴۳۴۔ یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ❶ (تم پر صلاتوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے) کے متعلق عرض کی کہ اب تو لوگ مامون اور بے خوف ہو گئے ہیں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی اس سے تعجب ہوا تھا جس سے تم کو تعجب ہے، تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایک صدقہ ہے ❷ جسے اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، تو تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔''

فائدہ ❶ :......(النساء : ١٠١)

فائدہ ❷ :......یعنی اسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری کمزوری اور درماندگی کو دیکھتے ہوئے تمہاری پریشانی اور مشقت کے ازالے کے لیے بطور رحمت تمہارے لیے مشروع کیا ہے، لہٰذا آیت میں ''ان خفتم'' (اگر تمہیں ڈر ہو) کی جو قید ہے وہ اتفاقی ہے احترازی نہیں۔

1435۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَجِدُ صَلاةَ الْحَضَرِ وَصَلاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ، وَلا نَجِدُ صَلاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلا نَعْلَمُ شَيْئًا، وَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٥٨ (صحيح)

١٤٣٥۔ امیہ بن عبداللہ بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم قرآن میں حضر کی صلاۃ ❶ اور خوف کی صلاۃ کے احکام ❷ تو پاتے ہیں، مگر سفر کی صلاۃ کو قرآن میں نہیں پاتے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہم میں بھیجا، اور ہم اس وقت کچھ نہیں جانتے تھے، ہم تو ویسے ہی کریں گے جیسے ہم نے محمد ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ❸

فائدہ ❶ :......قرآن کے سلسلے میں جو مطلق اوامر وارد ہیں ان کا محمل یہی حضر کی صلاۃ ہے۔

فائدہ ❷ :......خوف کی صلاۃ کا ذکر آیت کریمہ: ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا﴾ (النساء: 101) میں ہے۔

فائدہ ❸ :......اور آپ نے بغیر خوف کے بھی قصر کیا ہے، لہذا یہ ایسی دلیل ہے جس سے اسی طرح حکم ثابت ہوتا ہے جیسے قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔

1436۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: ت/الصلاة ٢٧٤ (الجمعة ٣٩) (٥٤٧)، (تحفة الأشراف: ٦٤٣٦)، حم١/٢١٥، ٢٢٦، ٢٥٥، ٣٤٥، ٣٦٢، ٣٦٩ (صحيح)

١٤٣٦۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے سے مدینے کے لیے نکلے، آپ صرف رب العالمین سے ہی ڈر رہے تھے ❶ (اس کے باوجود) آپ (راستہ بھر) دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ کسی دشمن کا کوئی خوف نہیں تھا۔

1437۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ لَا نَخَافُ إِلَّا اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ -، نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٤٣٧۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکے اور مدینے کے درمیان سفر کرتے تھے، ہمیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوتا تھا، پھر بھی ہم دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔

1438۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ .

تخريج: م/المسافرين ١ (٦٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٤٦٢)، حم١/٢٩، ٣٠ (صحيح)

١٤٣٨۔ ابن سمط کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ ❶ میں دو رکعت صلاۃ پڑھتے دیکھا تو میں نے ان سے اس سلسلے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں تو ویسے ہی کر رہا ہوں جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ ❶ :...... جو مدینے سے بارہ کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔

1439ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ ، فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ١ (١٠٨١)، المغازي ٥٢ (٤٢٩٧) مختصراً، م/المسافرين ١ (٦٩٣)، د/الصلاة ٢٧٩ (١٢٣٣)، ت/الصلاة ٢٧٥ (الجمعة ٤٠) (٥٤٨)، ق/الاقامة ٧٦ (١٠٧٧)، حم٣/١٨٧، ١٩٠، ٢٨٢، د/الصلاة ١٨٠ (١٥٥١)، ويأتي عند المؤلف في باب ٤ (برقم: ١٤٥٣) (صحيح)

١٤٣٩۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے سے مکہ جانے کے لیے نکلا تو آپ برابر قصر کرتے رہے یہاں تک کہ آپ واپس لوٹ آئے، آپ نے وہاں دس دن تک قیام کیا تھا۔

1440ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ أَبِي: أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ - وَهُوَ السُّكَّرِيُّ - عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٤٥٨)، حم١/٣٧٨، ٤٢٢ (صحيح الإسناد)

١٤٤٠۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

1441ـ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: صَلاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ ، وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ ، وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ ، وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ ، عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٢١ (صحيح)

١٤٤١۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعے کی صلاۃ دو رکعت ہے، عیدالفطر کی صلاۃ دو رکعت ہے، عیدالاضحیٰ کی صلاۃ دو رکعت ہے اور سفر کی صلاۃ دو رکعت ہے اور بزبانِ نبی اکرم ﷺ یہ سب پوری ہیں، ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔

1442ـ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِالرَّحِيمِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ ، عَنْ أَيُّوبَ - وَهُوَ ابْنُ عَائِذٍ - عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَبِي الْحَجَّاجِ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فُرِضَتْ صَلاةُ الْحَضَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ أَرْبَعًا، وَصَلاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٥٧ (صحيح)

۱۴۴۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضر (اقامت) کی صلاۃ تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر کی صلاۃ دو رکعت اور خوف کی صلاۃ ایک رکعت۔ ❶

فائدہ ❶:...... حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے، بعض صحابہ کرام اور ائمہ عظام اس کے قائل بھی ہیں۔

1443- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مَاهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - فَرَضَ الصَّلاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٥٧ (صحيح)

۱۴۴۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر (اقامت) میں چار رکعتیں، اور سفر میں دو رکعتیں، اور خوف میں ایک رکعت صلاۃ فرض کی ہے۔

1- بَابُ الصَّلاةِ بِمَكَّةَ

۱۔ باب: مکے میں صلاۃ قصر کرنے کا بیان

1444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى فِي حَدِيثِهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى - وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ - قَالَ: قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ أُصَلِّي بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ فِي جَمَاعَةٍ؟ قَالَ: رَكْعَتَيْنِ، سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

تخريج: م/المسافرين ۱ (٦٨٨)، حم١/٢١٦، ٢٢٦، ٢٩٠، ٣٣٧، ٣٦٩، (تحفة الأشراف: ٦٥٠٤) (صحيح)

۱۴۴۴۔ موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں مکے میں کس طرح صلاۃ پڑھوں کہ جب میں جماعت سے نہ پڑھوں؟ تو انہوں نے کہا: دو رکعت پڑھو، ابو القاسم ﷺ کی سنت (پر عمل کرو)۔

1445- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: تَفُوتُنِي الصَّلاةُ فِي جَمَاعَةٍ وَأَنَا بِالْبَطْحَاءِ، مَا تَرَى أَنْ أُصَلِّيَ؟ قَالَ: رَكْعَتَيْنِ، سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٤٤ (صحيح)

۱۴۴۵۔ موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں نے کہا: مجھ سے با جماعت صلاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹ جاتی ہے اور میں بطحا میں ہوتا ہوں تو میں کتنی رکعت پڑھوں؟ انہوں نے کہا: دو رکعت پڑھو، ابوالقاسم ﷺ کی سنت (پر عمل کرو)۔

2- بَابُ الصَّلاةِ بِمِنًى

۲- باب: منیٰ میں صلاۃ قصر کرنے کا بیان

1446- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى - آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ - رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: خ/تقصير ٢ (١٠٨٣)، الحج ٨٤ (١٦٥٦)، م/المسافرين ٢ (٦٩٦)، د/الحج ٧٧ (١٩٦٥)، ت/الحج ٥٢ (٨٨٢)، حم٤/٣٠٦ (صحيح)

۱۴۴۶- حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو ہی رکعت پڑھی، ایک ایسے وقت میں جس میں کہ لوگ سب سے زیادہ مامون و بے خوف تھے، اور تعداد میں زیادہ تھے۔

1447- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ: قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى - أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ - رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۴۴۷- حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت پڑھائی، ایک ایسے وقت میں جس میں لوگ تعداد میں زیادہ تھے اور سب سے زیادہ مامون و بے خوف تھے۔

1448- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٧٢)، حم٣/١٤٤، ١٤٥، ١٦٨ (حسن)

۱۴۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی۔

1449- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، ح وَأَنْبَأَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ٢ (١٠٨٤)، الحج ٨٤ (١٦٥٧)، م/المسافرين ٢ (٦٩٥)، د/الحج ٧٦ (١٩٦٠)، (تحفة الأشراف: ٩٣٨٣)، حم١/٣٧٨، ٤١٦، ٤٢٢، ٤٢٥، ٤٦٤، د/المناسك ٤٧ (١٩١٦) (صحيح)

۱۴۴۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت پڑھی۔

1450۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا، حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَاللّٰهِ، فَقَالَ: لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۴۵۰۔ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت پڑھی یہاں تک کہ اس کی خبر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو ہی رکعت پڑھی ہے۔

1451۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - رَكْعَتَيْنِ .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ٢ (١٠٨٢)، م/المسافرين ٢ (٦٩٤)، (تحفة الأشراف: ٨١٥١)، حم٢/١٦، ٥٥ (صحيح)

۱۴۵۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعت اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی۔

1452۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلاَّهَا أَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلاَّهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلاَّهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلاَفَتِهِ .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ٢ (١٠٨٢)، الحج ٨٤ (١٦٥٥)، وقد أخرجه: م/المسافرين ٢ (٦٩٤)، (تحفة الأشراف: ٧٣٠٧)، حم٢/١٤٠ (صحيح)

۱۴۵۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی وہاں دو ہی رکعت پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی۔

3۔ بَابُ الْمَقَامِ الَّذِي يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلاَةُ

۳۔ باب: کتنے دن کی اقامت تک صلاۃ قصر کی جاسکتی ہے؟

1453۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا، قُلْتُ: هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٤٣٩ (صحيح)

۱۴۵۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے سے مکہ جانے کے لیے نکلے تو آپ ہمیں دو رکعت پڑھاتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس لوٹ آئے۔ یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے مکے میں قیام کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم نے وہاں دس دن قیام کیا تھا۔

1454۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٨٣٢)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٧٩ (١٢٣١)، ق/الإقامة ٧٦ (١٠٧٦) (شاذ) (کیوں کہ تمام صحیح روایات کے خلاف ہے، صحیح روایت ''انیس دن'' کی ہے)

۱۴۵۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں پندرہ دن ٹھہرے رہے ❶ اور آپ دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ فتح مکہ کی بات ہے اور دس دن کے قیام والی روایت حجۃ الوداع کے موقع کی ہے، فتح مکہ کے موقع پر مکے میں نبی اکرم ﷺ نے کتنے دنوں تک قیام کیا اس سلسلے میں روایتیں مختلف ہیں، صحیح بخاری کی روایت میں ۱۹ دن کا ذکر ہے، اور ابوداود کی ایک روایت اٹھارہ دن، اور دوسری میں سترہ دن کا ذکر ہے، تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ جس نے دخول اور خروج کے دنوں کو شمار نہیں کیا، اس نے سترہ کی روایت کی ہے اور جس نے دخول کا شمار کیا اور خروج کا نہیں یا خروج کا شمار کیا اور دخول کا نہیں، اس نے اٹھارہ کی راویت کی ہے، رہی پندرہ دن والی مؤلف کی روایت تو یہ شاذ ہے، اور اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ راوی نے سمجھا کہ اصل ۱۷ دن ہے، پھر اس میں سے دخول اور خروج کو خارج کر کے ۱۵ دن کی روایت کی۔

1455۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجُويَهِ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)).

تخريج: خ/مناقب الأنصار ٤٧ (٣٩٣٣)، م/الحج ٨١ (١٣٥٢)، د/الحج ٩٢ (٢٠٢٢)، ت/الحج ١٠٣ (٩٤٩)، ق/الإقامة ٧٦ (١٠٧٣)، (تحفة الأشراف: ١١٠٠٨)، حم٤/٣٣٩، ٥/٥٢، د/الصلاة ١٨٠ (١٥٥٣) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵۵۔ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر حج وعمرہ کے ارکان ومناسک پورے کرنے کے بعد (مکے میں) تین دن تک ٹھہر سکتا ہے۔''

1456۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي حَدِيثِهِ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ - بَعْدَ نُسُكِهِ - ثَلَاثًا)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۴۵۶۔ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر اپنے نسک (حج وعمرہ کے ارکان) پورے کرنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہر سکتا ہے۔''

1457۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ، وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ؟ قَالَ: ((أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ!)) وَمَا عَابَ عَلَيَّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٢٩٨) (منكر)

(سند میں ''عبدالرحمٰن'' اور ''عائشہ رضی اللہ عنہا'' کے درمیان انقطاع ہے، نیز یہ تمام صحیح روایات کے خلاف ہے، آپ ﷺ نے رمضان میں کوئی عمرہ نہیں کیا ہے، جبکہ اس روایت کے بعض طرق میں ''رمضان میں'' کا تذکرہ ہے)

۱۴۵۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے مدینے سے مکے کے لیے نکلیں یہاں تک کہ جب وہ مکہ آ گئیں، تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے صلاۃ قصر پڑھی ہے، اور میں نے پوری پڑھی ہے، اور آپ نے صوم نہیں رکھا ہے اور میں نے رکھا ہے تو آپ نے فرمایا: ''عائشہ! تم نے اچھا کیا''، اور آپ نے مجھ پر کوئی نکیر نہیں کی۔

4۔ تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۴۔ باب: سفر میں سنت (نفل) نہ پڑھنے کا بیان

1458۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، فَقِيلَ لَهُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٥٥٦) (حسن صحيح)

۱۴۵۸۔ وبرہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں دو رکعت پر اضافہ نہیں کرتے تھے، نہ تو اس سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ پڑھتے اور نہ ہی اس کے بعد، تو ان سے کہا گیا: یہ کیا ہے؟ توانہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

1459۔ أَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طِنْفِسَةٍ لَهُ، فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ، قَالَ: مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا، صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ، وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - كَذَلِكَ .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ١١ (١١٠١، ١١٠٢)، م/المسافرين ١ (٦٨٩)، د/الصلاة ٢٧٦ (١٢٢٣)، وقد أخرجه: ت/الصلاة ٢٧٤ (الجمعة ٣٩) (٥٤٤)، ق/الإقامة ٧٥ (١٠٧١)، (تحفة الأشراف: ٦٦٩٣)، حم٢/٢٤، ٥٦ (صحيح)

۱۴۵۹۔ حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں تھا تو انہوں نے ظہر اور عصر کی صلاتیں دو دو رکعت پڑھیں، پھر اپنے خیمے کی طرف لوٹنے لگے، تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ صلاۃ پڑھ رہے ہیں، توانہوں نے پوچھا: یہ لوگ (اب) کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ لوگ سنت پڑھ رہے ہیں، توانہوں نے کہا: اگر میں اس سے پہلے یا بعد میں کوئی صلاۃ پڑھنے والا ہوتا تو میں فرض ہی کو پورا کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، آپ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، ابوبکر کے ساتھ رہا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی رہا یہ سب لوگ اسی طرح کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

16- كِتَابُ الْكُسُوفِ

١٦- کتاب: (سورج اور چاند) گرہن کے احکام ومسائل

1- كُسُوفُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

١- باب: سورج اور چاند گرہن کا بیان

1460- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ تَعَالَى، لاَيَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ)).

تخريج: خ/الكسوف ١ (١٠٤٠)، ٦ (١٠٤٨)، ١٧ (١٠٦٣)، اللباس ٢ (٥٧٨٥)، (تحفة الأشراف: ١١٦٦١)، حم٥/٣٧، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٤٦٤، ١٤٦٥، ١٤٩٢، ١٤٩٣، ١٥٠٣ (صحيح)

١٤٦٠- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان دونوں کو کسی کے مرنے اور کسی کے پیدا ہونے سے گرہن نہیں لگتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔“

2- اَلتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

٢- باب: سورج گرہن کے وقت تسبیح وتکبیر پڑھنے اور دعا کرنے کا بیان

1461- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ - هُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَتَرَامَى بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَجَمَعْتُ أَسْهُمِي، وَقُلْتُ: لأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، فَأَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا، قَالَ: ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

تخريج: م/الكسوف ٥ (٩١٣)، د/الصلاة ٢٦٧ (١١٩٥)، (تحفة الأشراف: ٩٦٩٦)، حم ٥/ ١٦، ٦٢ (صحيح)

١٤٦١- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں تیراندازی میں مشغول تھا، اتنے میں سورج کو گرہن لگ گیا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں نے اپنے تیروں کو سمیٹا اور دل میں ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کے موقعے پر کیا نئی بات کی ہے، اسے چل کر ضرور دیکھوں گا، میں آپ کے پیچھے کی جانب سے آپ کے پاس آیا، آپ مسجد میں تھے، تسبیح و تکبیر اور دعا میں لگے رہے، یہاں تک کہ سورج صاف ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت صلاۃ پڑھی اور چار سجدے کیے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ظاہر حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آفتاب صاف ہوجانے کے بعد آپ ﷺ نے صلاۃ پڑھی، حالانکہ کسوف کی صلاۃ گرہن صاف ہوجانے کے بعد درست نہیں، لہذا اس کی تاویل اس طرح کی جاتی ہے کہ عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو صلاۃ ہی کی حالت میں کھڑا پایا، آپ تسبیح و تکبیر صلاۃ ہی میں کر رہے تھے، جیسا کہ مسلم کی ایک روایت میں ہے "فأتيناه وهو قائم في الصلاة، رافع يديه، فجعل يسبح ويحمد ويهلل ويكبر ويدعو" (چنانچہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ صلاۃ میں کھڑے اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے تھے اور اللہ کی تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر کے ساتھ ساتھ دعا بھی کر رہے تھے)، بعضوں نے کہا ہے یہ دونوں رکعتیں صلاۃ کسوف سے الگ بطور شکرانہ کے تھیں، لیکن یہ قول ضعیف ہے اور دوسری روایات کے ظاہر کے خلاف ہے۔

3- اَلْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

۳- باب: سورج گرہن کے وقت صلاۃ پڑھنے کے حکم کا بیان

1462- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ تَعَالَى، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا)).

تخريج: خ/الكسوف ١ (١٠٤٢)، بدء الخلق ٤ (٣٢٠١)، م/الكسوف ٥ (٩١٤)، (تحفة الأشراف: ٧٣٧٣)، حم٢/١٠٩، ١١٨ (صحيح)

۱۴۶۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند گرہن کسی کے مرنے اور کسی کے پیدا ہونے سے نہیں لگتا ہے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، تو جب تم انہیں دیکھو تو صلاۃ پڑھو''۔

4- بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الْقَمَرِ

۴- باب: چاند گرہن کے وقت صلاۃ پڑھنے کے حکم کا بیان

1463- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا)).

تخريج: خ/الكسوف ١ (١٠٤١)، ١٢ (١٠٥٧)، بدء الخلق ٤ (٣٢٠٤)، م/الكسوف ٥ (٩١١)، ق/الإقامة ١٥٢ (١٢٦١)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٠٣)، حم٤/١٢٢، د/الصلاة ١٨٧ (١٥٦٦) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۶۳۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج گرہن اور چاند گرہن کسی کے مرنے سے نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو صلاۃ پڑھو۔''

5-بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

۵-باب: گرہن لگنے کے وقت صلاۃ پڑھنے کا حکم جب تک کہ صاف نہ ہو جائے

1464- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٦٠ (صحيح)

۱۴۶۴۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان دونوں کو نہ تو کسی کے مرنے سے گرہن لگتا ہے نہ کسی کے پیدا ہونے سے، جب تم ان دونوں کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو صلاۃ پڑھو یہاں تک کہ یہ صاف ہو جائیں۔''

1465- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَوَثَبَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٦٠ (صحيح)

۱۴۶۵۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا، تو آپ اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے جلدی سے اٹھے اور دو رکعت صلاۃ پڑھی یہاں تک کہ وہ چھٹ گیا۔

6-بَابُ الْأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ

۶-سورج گرہن کی صلاۃ کے لیے اعلان کے حکم کا بیان

1466- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَنِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعُوا، وَاصْطَفُّوا، فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

تخريج: خ/الكسوف ١٩ (١٠٦٦)، م/الكسوف ١ (٩٠١)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٦٤ (١١٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٥١١)، د/الصلاة ١٨٧ (١٥٦٨)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٤٧٤ (صحيح)

۱۴۶۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک منادی کو حکم دیا، تو اس نے ندا دی کہ صلاۃ کے لیے جمع ہو جاؤ، تو سب جمع ہو گئے اور انہوں نے صف بندی کی تو آپ نے انہیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت صلاۃ پڑھائی۔

7۔بَابُ الصُّفُوفِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ

۷۔ باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں صف بندی کا بیان

1467۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ فَكَبَّرَ، وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٤٨٧)، حم٦/٨٧ (صحيح)

١٤٦٧۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے، اور صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے ”اللہ أکبر“ کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، پھر آپ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے، سورج آپ کے فارغ ہونے سے پہلے ہی صاف ہو گیا۔

8۔بَابٌ كَيْفَ صَلاةُ الْكُسُوفِ؟

۸۔ باب: سورج گرہن کی صلاۃ کی کیفیت کا بیان؟

1468۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذَلِكَ.

تخريج: م/الكسوف ٤ (٩٠٨)، د/الصلاة ٢٦٢ (١١٨٣)، ت/الصلاة ٢٧٩ (الجمعة ٤٤) (٥٦٠)، (تحفة الأشراف: ٥٦٩٧)، حم١/٢٢٥، ٣٤٦، د/الصلاة ١٨٧ (١٥٦٧) (شاذ)

(حبیب بن ابی ثابت مدلس کثیر الارسال ہیں، یہ حدیث انہوں نے ابن عباس سے نہیں سنی ہے، نیز یہ روایت خود ابن عباس سے مروی دیگر روایات کے خلاف ہے، دیکھیے حدیث رقم: ١٤٧٠)

١٤٦٨۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن لگنے پر آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ صلاۃ پڑھی اور عطاء نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما [1] سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

فائدہ [1]:......عطاء کی روایت جس کی طرف امام نسائی نے اشارہ کیا ہے، حقیقت میں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی نہیں ہے، بلکہ وہ مرسل ہے، جیسا کہ امام مزی نے اسے مراسیل میں ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو: تحفة الأشراف: ١٩٠٤٩۔

1469۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، وَالأُخْرَى مِثْلُهَا .

تخريج: انظر ماقبله (شاذ) (دیکھیں سابقہ روایت)

۱۴۶۹۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گرہن لگنے پر صلاۃ پڑھی، آپ نے قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کیا، اور دوسری رکعت بھی ایسے ہی پڑھی۔

9-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
۹-باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کسوف کی صلاۃ کی ایک اور قسم کا بیان

1470- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ نَمِرٍ - وَهُوَ عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ نَمِرٍ - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ، ح وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

تخريج: خ/الكسوف ٤ (١٠٤٦) مطولاً، م/الكسوف ١ (٩٠١، ٩٠٢)، د/الصلاة ٢٦٢ (١١٨١) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٦٣٣٥) (صحيح)

۱۴۷۰۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن سورج گرہن لگا، دو رکعت صلاۃ پڑھی، تو چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

10-نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوفِ
۱۰-باب: سورج گرہن کی صلاۃ کی ایک اور قسم کا بیان

1471- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلاثَ رَكَعَاتٍ، رَكَعَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى إِنَّ رِجَالا يَوْمَئِذٍ يُغْشَى عَلَيْهِمْ، حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ، يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ))، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا، فَإِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - حَتَّى يَنْجَلِيَا)) .

تخريج: م/الكسوف ١ (٩٠١)، د/الصلاة ٢٦١ (١١٧٧)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٢٣)، حم٦/٧٦ (شاذ) (تین رکوع کا تذکرہ شاذ ہے، محفوظ بات دو رکوع کی ہے، خود عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں دو رکوع کا تذکرہ ہے، دیکھیے حدیث رقم: ١٤٧٣)۔

١٤٧١۔ عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا ہے جسے میں سچا سمجھتا ہوں، میرا گمان ہے کہ ان کی مراد ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا، تو آپ نے لوگوں کے ساتھ بڑی دیر تک صلاۃ میں قیام کیا، آپ لوگوں کے ساتھ قیام کرتے، پھر رکوع کرتے، پھر قیام کرتے، پھر رکوع کرتے، پھر قیام کرتے پھر رکوع کرتے، اس طرح آپ نے دو رکعت پڑھی، ہر رکعت میں آپ نے تین رکوع کیے، تیسرے رکوع سے اٹھنے کے بعد آپ نے سجدہ کیا یہاں تک کہ اس دن آدمیوں پر غشی طاری ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ان کے اوپر پانی کے ڈول انڈیلنے پڑ گئے تھے، آپ جب رکوع کرتے تو "الله أكبر" کہتے، اور جب سر اٹھاتے تو "سمع الله لمن حمده" کہتے، آپ فارغ نہیں ہوئے جب تک کہ سورج صاف نہیں ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ''سورج اور چاند کو نہ تو کسی کے مرنے سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے سے، لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ تمہیں ڈراتا ہے، تو جب ان میں گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور ذکر الٰہی میں لگے رہو جب تک کہ وہ صاف نہ ہو جائیں۔''

1472ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ - فِي صَلاةِ الآيَاتِ -، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، قُلْتُ: لِمُعَاذٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: لاَ شَكَّ وَلا مِرْيَةَ .

تخريج: م/الكسوف ١ (٩٠١)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٢٥) (شاذ) (دیکھیے سابقہ روایت)

١٤٧٢۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کیے۔

اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے معاذ بن ہشام سے پوچھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے نا، انہوں نے کہا: اس میں کوئی شک و شبہہ نہیں۔

11ـ نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

١١۔ باب: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی سورج گرہن کی صلاۃ کی ایک اور قسم کا بیان

1473ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ، فَكَبَّرَ، وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ قَامَ، فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى، لا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ)).

تخريج: خ/الكسوف ٤ (١٠٤٦)، ٥ (١٠٤٧)، ١٣ (١٠٥٨)، العمل في الصلاة ١١ (١٢١٢)، بدء الخلق ٤ (٣٢٠٣)، م/الكسوف ١ (٩٠١)، د/الصلاة ٢٦٢ (١١٨٠) مختصراً، ق/الإقامة ١٥٢ (١٢٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٦٦٩٢) (صحيح)

۱۴۷۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن لگا تو آپ (صلاۃ کے لیے) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے بڑی لمبی قراءت کی، پھر الله أكبر کہا، اور ایک لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، تو "سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد" کہا، پھر آپ کھڑے رہے، اور ایک لمبی قراءت کی مگر پہلی قراءت سے کم، پھر تکبیر کہی، اور ایک لمبا رکوع کیا، مگر پہلے رکوع سے چھوٹا، پھر آپ نے "سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد" کہا، پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے پورے کیے، آپ کے صلاۃ سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہوگیا، پھر آپ نے کھڑے ہوکر لوگوں کو خطاب کیا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کے شایان شان تھی، پھر فرمایا: بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں نہ کسی کے مرنے سے گرہن لگتا ہے، نہ کسی کے پیدا ہونے سے، جب تم انہیں دیکھو تو صلاۃ پڑھو، جب تک کہ وہ تم سے چھٹ نہ جائے، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے اس کھڑے ہونے کی جگہ میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے چاہا کہ جنت کے پھلوں میں سے ایک گچھا توڑ لوں، جب تم نے مجھے دیکھا میں آگے بڑھا تھا، اور میں نے جہنم کو دیکھا، اس حال میں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو توڑ رہا تھا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا، اور میں نے اس میں ابن لحی [1] کو دیکھا، یہی ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ [2] چھوڑا۔''

فائدہ [1] :...... اس کا نام عمرو ہے اور باپ کا نام عامر ہے اور لقب لحی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷ :...... سائبہ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جسے بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیا گیا ہو، اور اس سے سواری اور بار برداری کا کوئی کام نہ لیا جاتا ہو۔

1474۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَنُودِيَ: الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٦٦ (صحيح)

۱۴۷۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو ''الصلاة جامعة'' (صلاۃ با جماعت ہوگی) کی منادی کرائی گئی، چنانچہ لوگ اکٹھا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

1475۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا))، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)).

تخريج: خ/الكسوف ٢ (١٠٤٤)، م/الكسوف ١ (٩٠١)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٦٥ (١١٩١)، (تحفة الأشراف: ١٧١٤٨)، ط/الكسوف ١ (١)، د/الصلاة ١٨٧ (١٥٧٠) (صحيح)

۱۴۷۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، آپ نے لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا، اور سجدہ کیا، پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، پھر آپ فارغ ہوئے اس حال میں کہ سورج صاف ہو چکا تھا، تو آپ نے لوگوں کو خطاب کیا، پہلے آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان دونوں کو نہ کسی کے مرنے سے گرہن لگتا ہے، اور نہ ہی کسی کے جینے سے، تو جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اور اس کی بڑائی بیان کرو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ کرو“، پھر آپ نے فرمایا: ”اے امت محمد! اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اس بات پر غیرت کرنے والا نہیں کہ اس کا غلام یا لونڈی زنا کرے، اے امت محمد! قسم اللہ کی، اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔“

1476۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا، فَقَالَتْ: أَجَارَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَائِذًا بِاللَّهِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مَخْرَجًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ، وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ ضَحْوَةً، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلاَّ أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

تخريج: خ/الكسوف ٧ (١٠٤٩)، ١٢ (١٠٥٥)، م/الكسوف ٢ (٩٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٣٦)، ط/الكسوف ١ (٣)، حم٦/٣٥، د/الصلاة ١٨٧ (١٥٦٨، ١٥٧٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٤٧٧، ١٥٠٠ (صحيح)

۱۴۷۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور کہنے لگی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے، یہ سنا تو عائشہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں کو قبر میں بھی عذاب دیا جائے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی پناہ۔“

نبی اکرم ﷺ کہیں جانے کے لیے نکلے اتنے میں سورج گرہن لگ گیا، تو ہم حجرہ میں چلے گئے، یہ دیکھ کر دوسری عورتیں بھی ہمارے پاس جمع ہو گئیں، اور رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور یہ چاشت کا وقت تھا، آپ صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے صلاۃ میں لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا، تو قیام کیا پہلے قیام سے کم، پھر آپ نے رکوع کیا، اپنے پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا، پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے، تو اسی طرح کیا مگر دوسری رکعت میں آپ کا رکوع اور قیام پہلی رکعت سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، اور سورج صاف ہو گیا، تو جب آپ فارغ ہوئے، تو منبر پر بیٹھے، اور جو باتیں کہنی تھیں کہیں، اس میں ایک بات یہ بھی تھی: ”کہ لوگ اپنی قبروں میں آزمائے جائیں گے، جیسے دجال کے فتنے میں آزمائے جائیں گے“، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس کے بعد سے برابر ہم آپ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔نَوْعٌ آخَرُ

۱۲۔باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان

1477۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ الأَنْصَارِيُّ - قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: جَاءَتْنِي يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ؟ فَقَالَ: ((عَائِذًا بِاللَّهِ))، فَرَكِبَ مَرْكَبًا، - يَعْنِي -، وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ، فَأَتَى مُصَلَّاهُ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الأَوَّلِ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۴۷۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت مجھ سے کچھ پوچھنے آئی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے، تو جب رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا لوگ قبروں میں بھی عذاب دیے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی پناہ''، پھر آپ (کہیں جانے کے لیے) سواری پر سوار ہوئے کہ ادھر سورج گرہن لگ گیا، اور میں دوسری عورتوں کے ساتھ حجروں کے درمیان بیٹھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے اتر کر آئے، اور اپنے مصلی کی طرف بڑھے، آپ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی تو لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر آپ (سجدے سے کھڑے ہوئے) اور آپ نے قیام کیا، مگر اپنے پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا، اپنے پہلے رکوع سے کم، پھر اپنا سر اٹھایا تو قیام کیا اپنے پہلے قیام سے کم، تو یہ چار رکوع اور چار سجدے ہوئے، اور سورج صاف ہوگیا، تو آپ نے فرمایا: ''تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے اسی طرح جس طرح دجال کے فتنے سے آزمائے جاؤ گے''۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس کے بعد سے میں نے برابر آپ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

1478۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به المؤلف، وقد أخرجه: خ/الكسوف ١٨ (١٠٦٤) بلفظ "أربع ركعات في سجدتين" بدون ذكر الصفة (شاذ) (آپ ﷺ نے زندگی میں صرف ایک بار وہ بھی مدینے میں سورج گرہن کی صلاۃ پڑھی ہے، یہ روایت شاذ ہے، کسی راوی سے وہم ہو گیا ہے)۔

۱۴۷۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی صلاۃ میں زمزم کے چبوترے پر چار چار رکوع اور چار چار سجدے کیے۔

1479- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ - صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ -، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ إِلاَّ لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهِمْ، وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا، فَإِذَا انْخَسَفَتْ، فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ.

تخريج: م/الكسوف ٣ (٩٠٤)، د/الصلاة ٢٦٢ (١١٧٩)، (تحفة الأشراف: ٢٩٧٦)، حم٣/٣٧٤، ٣٨٢ (صحيح)

۱۴۷۹- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک انتہائی گرم دن میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلاۃ پڑھائی، اور لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ (بے ہوش ہو ہو کر) گرنے لگے، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا، پھر آپ رکوع سے اٹھے تو آپ نے لمبا قیام کیا، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا، پھر آپ رکوع سے اٹھے تو لمبا قیام کیا، پھر دو سجدے کیے، پھر آپ کھڑے ہوئے تو آپ نے پھر اسی طرح کیا، نیز آپ آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹنے لگے، تو یہ چار رکوع اور چار سجدے ہوئے، لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن ان کے بڑے آدمیوں میں سے کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے لگتا ہے، حالانکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تمہیں دکھاتا ہے، تو جب گرہن لگے تو صلاۃ پڑھو جب تک کہ وہ چھٹ نہ جائے۔

13- نَوْعٌ آخَرُ

۱۳- باب: گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان

1480- أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ فَنُودِيَ: اَلصَّلاَةُ جَامِعَةٌ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً، قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلاَ سَجَدْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ .

تخريج: خ/الكسوف ٣ (١٠٤٥)، ٨ (١٠٥١)، م/الكسوف ٥ (٩١٠)، (تحفة الأشراف: ٨٩٦٣)، حم٢/١٧٥، ٢٢٠ (صحيح)

۱۴۸۰۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا، تو آپ نے (صلاۃ کا) حکم دیا تو "الصلاة جامعة" (صلاۃ باجماعت پڑھی جائے گی) کی منادی کرائی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی (پہلی رکعت میں) آپ نے دو رکوع اور ایک سجدہ کیا، ❶ پھر آپ کھڑے ہوئے، پھر آپ نے (دوسری رکعت میں بھی) دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کبھی اتنا لمبا رکوع نہیں کیا، اور نہ ہی کبھی اتنا لمبا سجدہ کیا۔

محمد بن حمیر نے مروان کی مخالفت کی ہے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہاں سجدہ سے مراد مکمل ایک رکعت ہے، کیونکہ کسی بھی صلاۃ میں ایک سجدہ کا کوئی بھی قائل نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت دو رکوع کے ساتھ پڑھی۔

فائدہ ❷ :...... یہ مخالفت سند اور متن دونوں میں ہے، سند میں مخالفت یہ ہے کہ مروان کی روایت میں یحییٰ بن ابی کثیر اور عبداللہ بن عمرو کے درمیان ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا واسطہ ہے، اور محمد بن حمیر کی روایت میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی جگہ ابوطعمہ کا واسطہ ہے، اور متن میں مخالفت یہ ہے کہ مروان کی روایت میں سجدہ کا لفظ آیا ہے، اور محمد بن حمیر کی روایت میں اس کی جگہ سجدتین کا لفظ آیا ہے۔

1481۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي طُعْمَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ، وَسَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ قَامَ ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: مَا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُجُودًا ، وَلا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ . خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٩٦٥) (صحيح)

۱۴۸۱۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کیے اور دو سجدے کیے، پھر آپ کھڑے ہوئے، اور دو رکوع اور دو سجدے کیے، پھر سورج سے گرہن چھٹ گیا۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور کوئی رکوع ان سے لمبا نہیں کیا۔

علی بن مبارک نے معاویہ بن سلام کی مخالفت کی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......علی بن مبارک نے اسے مسند عائشہ میں سے قرار دیا ہے، اور معاویہ بن سلام نے مسند عبداللہ بن عمرو میں سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

1482- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصَةَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ، وَأَمَرَ فَنُودِيَ: أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، ثُمَّ رَكَعَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً، ثُمَّ جَلَسَ، وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٦٩٨) (صحيح بما قبله)

(اس کے راوی ''ابوحفص مولی عائشہ'' لین الحدیث ہیں لیکن متابعت اور شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے)۔

۱۴۸۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو آپ نے وضو کیا، اور حکم دیا تو ندا دی گئی: ''الصلاة جامعة'' (صلاۃ با جماعت ہوگی)، پھر آپ (صلاۃ کے لیے) کھڑے ہوئے، تو آپ نے لمبا قیام کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو مجھے گمان ہوا کہ آپ نے سورۃ البقرۃ پڑھی، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے: ''سمع الله لمن حمده'' کہا، پھر آپ نے اسی طرح قیام کیا جیسے پہلے کیا تھا، اور سجدہ نہیں کیا، پھر آپ نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے پہلے ہی کی طرح دو رکوع اور ایک سجدہ کیا، پھر آپ بیٹھے، تب سورج سے گرہن چھٹ چکا تھا۔

14- نَوْعٌ آخَرُ

۱۴- باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان

1483- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي السَّائِبُ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ، وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَجَلَسَ فَأَطَالَ الْجُلُوسَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ، فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ: ((لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ، لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ))، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا، وَلَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ، حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ، وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا، وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ - أَخَا بَنِي الدَّعْدَاعِ - يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ، وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ - الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ - مُتَّكِئًا عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ، يَقُولُ: أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ)).

تخريج: د/الصلاة ٢٦٧ (١١٩٤)، ت/الشمائل ٤٤ (٣٠٧)، حم٢/١٥٩، ١٦٣، ١٨٨، ١٩٨، ٢٢٣، (تحفة الأشراف: ٨٦٣٩)، ويأتي عند المؤلف في برقم: ١٤٩٧ (صحيح)

١٤٨٣- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، اور وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے جو آپ کے ساتھ تھے، آپ نے لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور لمبا سجدہ کیا، پھر سجدے سے اپنا سر اٹھایا اور بیٹھے تو دیر تک بیٹھے رہے، پھر آپ سجدے میں گئے تو لمبا سجدہ کیا، پھر سجدے سے اپنا سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے، پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح قیام، رکوع، سجدہ اور جلوس کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا، پھر دوسری رکعت کے آخری سجدے میں آپ ہانپنے اور رونے لگے، آپ کہہ رہے تھے: ''تو نے مجھ سے اس کا ❶ وعدہ نہیں کیا تھا، اور حال یہ ہے کہ میں ان میں موجود ہوں، تو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا تھا، اور ہم تجھ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہتے ہیں''، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تب سورج صاف ہو چکا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں کو خطاب کیا، پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، تو جب تم ان میں سے کسی کو گرہن لگا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، جنت مجھ سے قریب کر دی گئی یہاں تک کہ اگر میں اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا تو میں اس کے کچھ گچھے لے لیتا، اور جہنم مجھ سے قریب کر دی گئی یہاں تک کہ میں اس سے بچاؤ کرنے لگا، اس خوف سے کہ کہیں وہ تمہیں ڈھانپ نہ لے، یہاں تک کہ میں نے اس میں حمیر کی ایک عورت پر ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوتے ہوئے دیکھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا، نہ تو اس نے اسے زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کے لیے چھوڑا اور نہ ہی اس نے اسے خود کچھ کھلایا پلایا یہاں تک کہ وہ مر گئی، میں نے اسے دیکھا وہ اس عورت کو نوچتی تھی جب وہ سامنے آتی اور جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتی تو اس کے سرین کو نوچتی، نیز میں نے اس میں دو چمڑے کی جوتیوں والے کو دیکھا، جو قبیلہ بنی دعدع کا ایک فرد تھا، اُسے دو منہ والی لکڑی سے مار کر آگ میں ڈھکیلا جا رہا تھا، نیز میں نے اس میں خمدار سر والی لکڑی چرانے والے کو دیکھا، جو حاجیوں کا مال چراتا تھا، وہ جہنم میں اپنی لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے کہہ رہا تھا: میں خمدار سر والی لکڑی چرانے والا ہوں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......یعنی میری موجودگی میں انہیں عذاب دینے کا وعدہ نہیں کیا تھا، بلکہ تو نے اس کے برعکس یہ وعدہ کیا تھا کہ تو انہیں میری موجودگی میں عذاب نہیں دے گا۔

1484- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْعَظِيمِ: قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ سَبَلَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَفَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَإِلَى الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٠٣٣) (حسن صحيح)

۱۴۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر قیام کیا تو لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، اور یہ پہلے سجدے سے کم تھا، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے، تو آپ نے دو رکوع کیے، اور ان میں پہلے جیسا ہی کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے، ان دونوں میں اسی طرح کرتے رہے جیسے پہلے کیا تھا یہاں تک کہ اپنی صلاۃ سے فارغ ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان دونوں کو نہ کسی کے مرنے سے گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے، لہٰذا جب تم انہیں (گرہن لگا) دیکھو، تو تم اللہ کے ذکر اور صلاۃ کی طرف دوڑ پڑو۔''

15- نَوْعٌ آخَرُ

۱۵- باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان

1485- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ - مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ - أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ: أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَاللهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا، قَالَ: فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَوَافَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ، قَالَ: فَاسْتَقْدَمَ، فَصَلَّى، فَقَامَ كَأَطْوَلِ قِيَامٍ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ سُجُودٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ . مُخْتَصَرٌ .

تخريج: د/الصلاة ٢٦٢ (١١٨٤)، ت/الصلاة ٢٨٠ (الجمعة ٤٥) (٥٦٢) مختصراً، ق/الإقامة ١٥٢ (١٢٦٤) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٤٥٧٣)، حم٥/١٤، ١٦، ١٧، ١٩، ٢٣، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٥٠٢ مختصراً (ضعيف) (اس کے راوی "ثعلبہ" لین الحدیث ہیں)

۱۴۸۵- ثعلبہ بن عباد العبدی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے خطبے میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ایک حدیث ذکر کی، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا دونوں تیر سے نشانہ بازی کرر ہے تھے، یہاں تک کہ سورج دیکھنے والے کی نظر میں افق سے دو تین نیزے کے برابر اوپر آ چکا تھا کہ اچانک وہ سیاہ ہوگیا، ہم میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: چلو مسجد چلیں، قسم اللہ کی اس سورج کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کے لیے آپ کی امت میں ضرور کوئی نیا واقعہ رونما کرے گا، پھر ہم مسجد گئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے وقت میں پایا جب آپ لوگوں کی طرف نکلے، پھر آپ آگے بڑھے اور آپ نے صلاۃ پڑھائی، تو اتنا لمبا قیام کیا کہ ایسا قیام آپ نے کبھی کسی صلاۃ میں نہیں کیا تھا، ہم آپ کی آواز سن نہیں رہے تھے، پھر آپ نے رکوع کیا تو اتنا لمبا رکوع کیا کہ ایسا رکوع آپ نے کبھی کسی صلاۃ میں نہیں کیا تھا، ہم آپ کی آواز سن نہیں رہے تھے، پھر آپ نے ہمارے ساتھ سجدہ کیا تو اتنا لمبا سجدہ کیا کہ ایسا سجدہ آپ نے کبھی کسی صلاۃ میں نہیں کیا تھا، ہم آپ کی آواز سن نہیں رہے تھے، پھر آپ نے ایسے ہی دوسری رکعت میں بھی کیا، دوسری رکعت میں آپ کے بیٹھنے کے ساتھ ہی سورج صاف ہوگیا تو آپ نے سلام پھیرا، اور اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی، اور گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، اور گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (یہ حدیث مختصر ہے)۔

16- نَوْعٌ آخَرُ

۱۶- سورج گرہن کی صلاۃ کے ایک اور طریقے کا بیان

1486- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ، فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ: ((إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ)).

تخريج: د/الصلاة ٢٦٧ (١١٩٣) مختصراً، ق/الإقامة ١٥٢ (١٢٦٢)، (تحفة الأشراف: ١١٦٣١)، حم٤/٢٦٧، ٢٦٩، ٢٧١، ٢٧٧، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٤٨٩، ١٤٩٠ (ضعيف)

(اس کی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے، اس کا سبب ابوقلابہ مدلس ہیں، دیکھیے إرواء رقم: ٦٦٢)

١٤٨٦۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو آپ گھبرائے ہوئے اپنے کپڑے کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہاں تک کہ آپ مسجد آئے اور ہمیں برابر صلاۃ پڑھاتے رہے یہاں تک کہ سورج صاف ہوگیا، جب سورج صاف ہوگیا تو آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ سورج اور چاند گرہن کسی بڑے آدمی کے مرنے پر لگتا ہے، ایسا کچھ نہیں ہے، سورج اور چاند گرہن نہ تو کسی کے مرنے کی وجہ سے لگتا ہے اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے سے، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ جب اپنی کسی مخلوق کے لیے اپنی تجلی ظاہر کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتی ہے، تو جب کبھی تم اس صورت حال کو دیکھو تو تم اس تازہ فرض صلاۃ کی طرح صلاۃ پڑھو، جو تم نے (گرہن لگنے سے پہلے) پڑھی ہے۔'' ❶

فائدہ ❶: ...... یہ حدیث ضعیف ہے، آپ نے گرہن کی صلاۃ عام صلاتوں کی طرح ایک رکوع سے نہیں پڑھی تھی بلکہ دو رکوع سے پڑھی تھی۔

1487- وأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ أَنَّ جَدَّهُ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ الْوَازِعِ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا، فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا)).

تخريج: د/الصلاة ٢٦٢ (١١٨٥، ١١٨٦)، (تحفة الأشراف: ١١٠٦٥)، حم٥/٦٠، ٦١ (ضعيف) (یہاں ابوقلابہ مدلس نے ''نعمان'' کے بجائے ''قبیصہ'' کا نام لیا ہے، مذکورہ سبب سے یہ روایت بھی ضعیف ہے)

١٤٨٧۔ قبیصہ بن مخارق الہلالی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورج گرہن لگا، ہم لوگ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں تھے، آپ گھبرائے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے، پھر آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی اور اتنا لمبا کیا کہ آپ جب صلاۃ سے فارغ ہوئے تو سورج چھٹ چکا تھا، آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، ان دونوں کو نہ کسی کے مرنے سے گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے، تو جب تم اس میں سے کچھ دیکھو تو اس تازہ فرض صلاۃ کی طرح صلاۃ پڑھو جو تم نے (گرہن لگنے سے پہلے) پڑھی ہے۔''

1488- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ، فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يُحْدِثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ، وَإِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ، فَأَيُّهُمَا حَدَثَ، فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ، أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۱۴۸۸- قبیصہ الہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج گرہن لگا تو نبی ﷺ نے دو دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ وہ صاف ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کو کسی کے مرنے سے گرہن نہیں لگتا، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی پر تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتی ہے، لہٰذا جب ان دونوں میں سے کوئی رونما ہو تو تم صلاۃ پڑھو یہاں تک کہ وہ چھٹ جائے، یا اللہ تعالیٰ کوئی نیا معاملہ ظاہر فرمادے۔''

1489- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ، فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٨٦ (ضعيف)

۱۴۸۹- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج اور چاند کو گرہن لگے تو صلاۃ پڑھو، اس تازہ صلاۃ کی طرح جو تم نے (گرہن لگنے سے پہلے) پڑھی ہے۔''

1490- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٨٦ (ضعيف)

۱۴۹۰- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت سورج گرہن لگا ہماری صلاۃ کی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ پڑھی آپ رکوع کر رہے تھے اور سجدہ کر رہے تھے۔

1491- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ، يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ، فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ، فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ، أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٦١٥) (ضعيف)

(سند میں حسن بصری مدلس ہیں اور یہاں روایت عنعنہ سے ہے، اور سند میں انقطاع ہے، تراجع الألباني ٣٣٩)

١٤٩١- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ بڑی جلدی میں گھر سے مسجد کی طرف نکلے، سورج گرہن لگا تھا، آپ نے صلاۃ پڑھی یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''زمانہ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن زمین والوں میں بڑے لوگوں میں سے کسی بڑے آدمی کے مرجانے کی وجہ سے لگتا ہے، حالانکہ سورج اور چاند نہ تو کسی کے مرنے پر گہناتے ہیں اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے پر، بلکہ یہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جو نیا واقعہ چاہتا ہے رونما کرتا ہے، تو ان میں سے کوئی (بھی) گہنائے تو تم صلاۃ پڑھو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے، یا اللہ کوئی نیا معاملہ ظاہر فرما دے۔''

1492- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، يُخَوِّفُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ))، وَذَلِكَ، أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ، يُقَالُ لَهُ: إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ لَهُ نَاسٌ فِي ذَلِكَ.

تخریج: انظر حدیث رقم: ١٤٦٠ (صحيح)

١٤٩٢- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سورج گرہن لگا، رسول اللہ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ آپ مسجد پہنچے، اور لوگ (بھی) آپ کی طرف لپکے، پھر آپ نے ہمیں دو رکعت صلاۃ پڑھائی، جب سورج صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اور یہ دونوں نہ تو کسی کے مرنے پر گہناتے ہیں اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے پر، تو جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم انہیں گہنایا ہوا دیکھو تو صلاۃ پڑھو یہاں تک کہ وہ چیز چھٹ جائے جو تم پر آن پڑی ہے"، اور آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ (اسی روز) آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تھا، تو کچھ لوگوں نے آپ سے یہ بات کہی تھی۔

1493- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلاتِكُمْ هَذِهِ، وَذَكَرَ كُسُوفَ الشَّمْسِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٦٠ (صحيح)

۱۴۹۳- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری اسی صلاۃ کی طرح دو رکعت صلاۃ پڑھی، اور انہوں نے سورج گرہن لگنے کا ذکر کیا۔

17- قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ

۱۷- باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں قراءت کی مقدار کا بیان

1494- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلا قَرَأَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَيَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُم ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ -))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ - أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ - فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))، قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

تخريج: خ/الإيمان ٢١ (٢٩) مختصراً، الصلاة ٥١ (٤٣١) مختصراً، الأذان ٩١ (٧٤٨) مختصراً، الكسوف ٩ (١٠٥٢)، بدء الخلق ٤ (٣٢٠٢) مختصراً، النكاح ٨٨ (٥١٩٧)، م/الكسوف ٣ (٩٠٧)، د/الصلاة ٢٦٣ (١١٨٩)، (تحفة الأشراف: ٥٩٧٧)، ط/الكسوف ١ (٢)، حم١/٢٩٨، ٣٥٨، د/الصلاة ١٨٧ (١٥٦٩) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹۴- عبداللہ بن عباس رضی الله عنہما کہتے ہیں کہ سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے صلاۃ پڑھی، آپ نے قیام کیا تو لمبا قیام کیا، اور سورۂ بقرہ جیسی سورت پڑھی، پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے سے کم تھا، پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، پھر ایک لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا، پھر ایک لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، جب آپ صلاۃ سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ دونوں کسی کے مرنے سے نہیں گہناتے ہیں اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے، چنانچہ جب تم انہیں گہنایا ہوا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو''، لوگوں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ میں کسی چیز کو آگے بڑھ کر لے رہے تھے، اور پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ رہے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں اس میں سے پھل کا ایک گچھا لینے کے لیے آگے بڑھا، اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس سے رہتی دنیا تک کھاتے، اور میں نے جہنم کو دیکھا چنانچہ میں نے آج سے پہلے اس بھیانک منظر کی طرح کبھی نہیں دیکھا تھا، اور میں نے اہل جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا'' انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ایسا کیوں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایسا ان کے کفر کی وجہ سے ہے''، پوچھا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں بلکہ) وہ شوہر کے ساتھ کفر کرتی ہیں (یعنی اس کی ناشکری کرتی ہیں) اور (اس کے) احسان کا انکار کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ زمانہ بھر احسان کرو، پھر اگر وہ تم سے کوئی چیز دیکھے تو وہ کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی''۔

18- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ

۱۸- باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

1495- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)).

تخريج: خ/الكسوف ١٩ (١٠٦٥)، م/الكسوف ١ (٩٠١)، د/الصلاة ٢٦٤ (١١٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٢٨)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٤٩٨ (صحيح)

۱۴۹۵- ام المومنین عائشہ رضی الله عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ (گرہن کی) صلاۃ پڑھی، آپ نے ان میں بلند آواز سے قراءت کی، آپ جب جب رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع الله لمن حمده، ربنا ولك الحمد" کہتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19۔تَرْكُ الْجَهْرِ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

۱۹۔باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں بلند آواز سے قراءت نہ کرنے کا بیان

1496۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عِبَادٍ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ - عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٨٥ (ضعيف) (اس کے راوی ''ثعلبہ بن عباد'' لین الحدیث ہیں)

۱۴۹۶۔سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی صلاۃ پڑھائی (وہ کہتے ہیں) کہ ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے۔

20۔بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ

۲۰۔باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں سجدے میں کیا کہا جائے؟

1497۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، - قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذَلِكَ -، وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهِ وَيَنْفُخُ وَيَقُولُ: ((رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ، لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ))، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ مَدَدْتُ يَدِي تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا، وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيجِ، فَإِذَا فُطِنَ لَهُ قَالَ: هَذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ، وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ، وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدَاهُمَا - أَوْ قَالَ: فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ - فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ - عَزَّوَجَلَّ -)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٨٣ (صحيح)

۱۴۹۷۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ نے صلاۃ پڑھی، تو لمبا قیام کیا، پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو دیر تک کھڑے رہے (شعبہ کہتے ہیں: میرا گمان ہے عطاء نے سجدے کے سلسلے میں بھی یہی بات کہی ہے) اور آپ سجدے میں رونے اور پھونک مارنے لگے، آپ فرما رہے تھے: ''میرے رب! تو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا تھا، میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں، تو نے مجھ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا وعدہ نہیں کیا تھا اور حال یہ ہے کہ میں لوگوں میں موجود ہوں"، جب آپ صلاۃ پڑھ چکے تو فرمایا: "مجھ پر جنت پیش کی گئی یہاں تک کہ اگر میں اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا تو میں اس کے پھلوں کے گچھوں میں سے توڑ لیتا، نیز مجھ پر جہنم پیش کی گئی تو میں پھونکنے لگا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی گرمی تمہیں نہ ڈھانپ لے، اور میں نے اس میں اس چور کو دیکھا جس نے رسولِ اکرم ﷺ کے اونٹوں کو چرایا تھا، اور میں نے اس میں بنو دعدع کے اس شخص کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چرایا کرتا تھا، اور جب وہ پہچان لیا جاتا تو کہتا: یہ (میری اس) خمدار لکڑی کا کام ہے، اور میں نے اس میں ایک کالی لمبی عورت کو دیکھا جسے ایک بلی کے سبب عذاب ہو رہا تھا، جسے اس نے باندھ رکھا تھا، نہ تو وہ اسے کھلاتی پلاتی تھی اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے، یہاں تک کہ وہ مرگئی، اور سورج اور چاند نہ تو کسی کے مرنے کی وجہ سے گہناتے ہیں اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے سے، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہٰذا جب ان میں سے کوئی گہنا جائے، یا کہا: ان دونوں میں سے کوئی اس میں سے کچھ کرے، یعنی گہنا جائے، تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو۔"

21- بَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۲۱- باب: سورج گرہن کی صلاۃ میں تشہد پڑھنے اور سلام پھیرنے کا بیان

1498- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى ((أَنِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَقَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ أَدْنَى مِنْ سُجُودِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ فِيهِمْ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا فَافْزَعُوا إِلَى اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - بِذِكْرِ الصَّلَاةِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٩٥ (صحيح)

۱۴۹۸۔ عبدالرحمن بن نمر سے روایت ہے کہ انہوں نے زہری سے گرہن کی صلاۃ کے طریقے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے، وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا، تو اس نے اعلان کیا کہ صلاۃ جماعت سے ہونے والی ہے، تو لوگ جمع ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صلاۃ پڑھائی، آپ نے الله أكبر کہا، پھر ایک لمبی قراءت کی، پھر الله أكبر کہا، پھر ایک لمبا رکوع کیا، اپنے قیام کی طرح یا اس سے بھی لمبا، پھر اپنا سر اٹھایا اور "سمع الله لمن حمده" کہا، پھر ایک لمبی قراءت کی یہ پہلی قراءت سے کم تھی، پھر الله أكبر کہا، اور ایک لمبا رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اپنا سر اٹھایا اور "سمع الله لمن حمده" کہا، پھر آپ نے الله أكبر کہا، اور ایک لمبا سجدہ کیا اپنے رکوع کی طرح یا اس سے بھی لمبا، پھر آپ نے الله أكبر کہا، اور اپنا سر اٹھایا، پھر آپ نے الله أكبر کہا اور سجدہ کیا، پھر آپ نے الله أكبر کہا اور ایک لمبی قراءت کی، یہ پہلی قراءت سے کم تھی، پھر الله أكبر کہا، پھر ایک لمبا رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اپنا سر اٹھایا، اور "سمع الله لمن حمده" کہا، پھر ایک لمبی قراءت کی لیکن یہ پہلی قراءت سے جو دوسری رکعت میں کی تھی کم تھی، پھر آپ نے الله أكبر کہا اور ایک لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر الله أكبر کہا اور اپنا سر اٹھایا، پھر "سمع الله لمن حمده" کہا، پھر الله أكبر کہا اور سجدہ کیا، اور یہ پہلے سجدے سے کم تھا، پھر آپ نے تشہد پڑھا، پھر سلام پھیرا، پھر ان کے بیچ میں کھڑے ہوئے، اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: "سورج اور چاند نہ تو کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے سے، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، تو ان میں سے کسی کو گہن لگ جائے تو صلاۃ کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑو۔"

1499۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُسُوفِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

تخريج: خ/الأذان ٩٠ (٧٤٥) مطولاً، ق/الإقامة ١٥٢ (١٢٦٥) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٥٧١٧)، حم ٦/٣٥٠، ٣٥١ (صحيح)

۱۴۹۹۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی صلاۃ پڑھی، تو آپ نے قیام کیا تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر (اپنا سر رکوع سے) اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر رکوع سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر (اپنا سر سجدے سے) اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے قیام کیا تو لمبا قیام کیا، پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، اور صلاۃ سے فارغ ہو گئے۔

22۔بَابُ الْقُعُودِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۲۲۔ باب: سورج گرہن کی صلاۃ کے بعد (خطبہ دینے کے لیے) منبر پر بیٹھنے کا بیان

1500۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مَخْرَجًا، فَخُسِفَ بِالشَّمْسِ، فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ، وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَذَلِكَ ضَحْوَةً، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوعَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ، وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) مُخْتَصَرٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٧٦ (صحيح)

۱۵۰۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کہیں جانے کے لیے نکلے کہ سورج کو گرہن لگ گیا، تو ہم حجرے کی طرف چلے، اور کچھ اور عورتیں بھی ہمارے پاس جمع ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور یہ چاشت کا وقت تھا، (آپ صلاۃ پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوئے، تو آپ نے ایک لمبا قیام کیا، پھر ایک لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر قیام کیا پہلے قیام سے کم، پھر رکوع کیا پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو بھی ایسے ہی کیا، مگر آپ کا یہ قیام اور رکوع پہلی والی رکعت کے قیام اور رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، اور سورج صاف ہو گیا، جب آپ صلاۃ سے فارغ ہو گئے تو منبر پر بیٹھے، اور منبر پر جو باتیں آپ نے کہیں ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ''لوگوں کو ان کی قبروں میں دجال کی طرح آزمایا جائے گا''، یہ حدیث مختصر ہے۔

23۔بَابٌ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ؟

۲۳۔ باب: گرہن لگنے پر کس طرح خطبہ دیا جائے؟

1501۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ، فَصَلَّى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، فَفَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ وَقَدْ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَيَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٠٩٢) (صحيح)

۱۵۰۱۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا، تو آپ کھڑے ہوئے اور صلاۃ پڑھائی تو بہت لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو بہت لمبا رکوع کیا، پھر (رکوع سے سر) اٹھایا، پھر قیام کیا تو بہت لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، پھر سجدے سے اپنا سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے (رکوع سے سر) اٹھایا تو لمبا قیام کیا، اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا یہاں تک کہ جب آپ صلاۃ سے فارغ ہوئے، تو سورج سے گرہن چھٹ چکا تھا، پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، تو اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند کو نہ تو کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کے پیدا ہونے سے، لہٰذا جب تم اسے دیکھو تو صلاۃ پڑھو اور صدقہ خیرات کرو، اور اللہ عزوجل کو یاد کرو''، نیز فرمایا: ''اے امت محمد! کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ اس بات پر غیرت والا نہیں کہ اس کا غلام یا اس کی باندی زنا کرے، اے امت محمد! اگر تم لوگ وہ چیز جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔''

1502ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٨٥ (ضعيف) (اس کے راوی ''ثعلبہ'' لین الحدیث ہیں)

۱۵۰۲۔سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے، جس وقت سورج گرہن لگا، خطبہ دیا تو آپ نے (حمد وثنا کے بعد) ''أما بعد'' کہا۔

24ـ اَلأَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

۲۴۔باب: گرہن لگنے پر دعا مانگنے کے حکم کا بیان

1503ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ -، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَجَلَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ، فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَصَلُّوا، وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٦٠ (صحيح)

١٥٠٣- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ سورج گرہن لگ گیا تو آپ جلدی سے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد کی طرف بڑھے، تو لوگ بھی آپ کے ساتھ ہولیے، آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، اسی طرح جیسے لوگ پڑھتے ہیں، پھر جب سورج صاف ہوگیا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اور ان دونوں کو کسی کے مرنے سے گرہن نہیں لگتا، تو جب تم ان دونوں میں سے کسی کو گرہن لگا دیکھو تو صلاۃ پڑھو، اور دعا کرو یہاں تک کہ جو تمہیں لاحق ہوا ہے چھٹ جائے۔''

25- اَلْأَمْرُ بِالاسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ
٢٥- باب: گرہن لگنے پر استغفار کرنے کے حکم کا بیان

1504- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَقَامَ، حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاتِهِ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ، وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ)).

تخريج: خ/الكسوف ١٤ (١٠٥٩)، م/الكسوف ٥ (٩١٢)، (تحفة الأشراف: ٩٠٤٥) (صحيح)

١٥٠٤- ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ گھبرا کر کھڑے ہوئے، آپ ڈر رہے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آ گئی ہے، چنانچہ آپ اٹھے یہاں تک کہ مسجد آئے، پھر صلاۃ پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ نے اتنے لمبے لمبے قیام، رکوع اور سجدے کیے کہ اتنے لمبے میں نے آپ کو کسی صلاۃ میں کرتے نہیں دیکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ نہ کسی کے مرنے سے ہوتے ہیں نہ کسی کے پیدا ہونے سے، بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے، تو جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ کو یاد کرنے اور اس سے دعا اور استغفار کرنے کے لیے دوڑ پڑو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17- كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

۱۷- کتاب: بارش طلب کرنے کے احکام ومسائل

1- مَتَى يَسْتَسْقِي الْإِمَامُ؟

۱- باب: امام پانی کے لیے کب دعا کرے؟

1505- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))، فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

تخريج: خ/الاستسقاء ٦ (١٠١٣)، ٧ (١٠١٤)، ٩ (١٠١٦)، ١٠ (١٠١٧)، ١٢ (١٠١٩)، م/الاستسقاء ٢ (٨٩٧)، د/الصلاة ٢٦٠ (١١٧٥)، (تحفة الأشراف: ٩٠٦)، ط/الاستسقاء ٢ (٣)، حم٤/٣، ١٠٣، ١٨٢، ١٩٤، ٢٤٥، ٢٦١، ٢٧١ ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٥١٦، ١٥١٩ (صحيح)

۱۵۰۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! چوپائے ہلاک ہو گئے، (اور پانی نہ ہونے سے) راستے (سفر) ٹھپ ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، تو جمعے سے لے کر دوسرے جمعے تک ہم پر بارش ہوتی رہی، تو پھر ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! گھر منہدم ہو گئے، راستے (سیلاب کی وجہ سے) کٹ گئے، اور جانور مر گئے، تو آپ نے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ" (اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، نالوں اور درختوں پر برسا) تو اسی وقت بادل مدینے سے اس طرح چھٹ گئے جیسے کپڑا (اپنے پہننے والے سے اتار دینے پر الگ ہو جاتا ہے)۔

2- خُرُوجُ الْإِمَامِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلْاِسْتِسْقَاءِ

۲- باب: امام کا استسقاء کے لیے عیدگاہ جانے کا بیان

1506- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فَسَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ - الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ - قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: هٰذَا غَلَطٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، وَهٰذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ.

تخريج: خ/الاستسقاء ١ (١٠٠٥) ٤ (١٠١١، ١٠١٢)، ١٥ (١٠٢٣)، ١٦ (١٠٢٤)، ١٧ (١٠٢٥)، ١٨ (١٠٢٦)، ١٩ (١٠٢٧)، ٢٠ (١٠٢٨)، الدعوات ٢٥ (٦٣٤٣)، م/الاستسقاء ١ (٨٩٤)، د/الصلاة ٢٥٨ (١١٦١، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤)، ٢٥٩ (١١٦٦، ١١٦٧)، ت/الصلاة ٢٧٨ (الجمعة ٤٣) (٥٥٦)، ق/الإقامة ١٥٣ (١٢٦٧)، ط/الاستسقاء ١ (١)، حم٤/٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٢، د/الصلاة ١٨٨ (١٥٧٤، ١٥٧٥)، (تحفة الأشراف: ٥٢٩٧)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٥٠٨، ١٥١٠، ١٥١١، ١٥١٢، ١٥١٣، ١٥٢٠، ١٥٢١، ١٥٢٣ (صحيح)

۱۵۰۶- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (جنہیں خواب میں اذان دکھائی گئی تھی) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کی صلاۃ پڑھنے کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے، تو آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا، اور اپنی چادر پلٹی، اور دو رکعت صلاۃ پڑھی۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: یہ ابن عیینہ کی غلطی ہے ❶ عبداللہ بن زید جنہیں خواب میں اذان دکھائی گئی تھی وہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں، اور یہ جو استسقاء کی حدیث روایت کر رہے ہیں عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یعنی سفیان بن عیینہ کا اس حدیث کے راوی کے بارے میں یہ کہنا کہ ''انہیں کو خواب میں اذان دکھائی گئی'' ان کا وہم ہے، اذان ''عبداللہ بن زید بن عبدربہ'' کو دکھائی گئی، اور اس حدیث کے راوی کا نام ''عبداللہ بن زید بن عاصم'' ہے۔

3- بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

۳- باب: استسقاء کے لیے جب امام نکلے تو اس کی ہیئت کیسی ہو؟

1507- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: أَرْسَلَنِي فُلاَنٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلاً، فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٥٨ (١١٦٥)، ت/فيه ٢٧٨ (الجمعة ٤٣) (٥٥٨، ٥٥٩)، ق/الإقامة ١٥٣ (١٢٦٦)، (تحفة الأشراف: ٥٣٥٩)، حم١/٢٣٠، ٢٦٩، ٣٥٥، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٥٠٩، ١٥٢٢ (حسن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۷۔ اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ فلاں نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ استسقاء کے بارے میں پوچھوں، توانہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (استسقاء کی صلاۃ کے لیے) عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے پھٹے پرانے کپڑے میں نکلے، تو آپ نے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہیں دیا ❶ آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی۔

فائدہ ❶ :...... بلکہ آپ کا خطبہ دعا واستغفار اور تضرع پر مشتمل تھا۔

1508۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٦ (صحيح)

۱۵۰۸۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کی صلاۃ پڑھی، اور آپ کے جسم مبارک پر ایک سیاہ چادر تھی۔

4۔ بَابُ جُلُوسِ الإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلاسْتِسْقَاءِ

۴۔ باب: استسقاء کے لیے امام کے منبر پر بیٹھنے کا بیان

1509۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَبَذِّلا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا، فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٧ (حسن)

۱۵۰۹۔ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استسقاء کی صلاۃ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھٹے پرانے کپڑوں میں عاجزی اور گریہ وزاری کا اظہار کرتے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھے تو آپ نے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہیں دیا، بلکہ آپ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے، اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے میں لگے رہے، اور آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی جیسے آپ عیدین میں پڑھتے تھے۔

5۔ تَحْوِيلُ الإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الاسْتِسْقَاءِ

۵۔ باب: استسقاء میں دعا کے وقت امام کا اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیرنے کا بیان

1510۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظَهْرَهُ، وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَرَأَ فَجَهَرَ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٥٠٦ (صحيح)

۱۵۱۰۔عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقاء کی صلاۃ کے لیے نکلے تو آپ نے اپنی چادر پلٹی اور لوگوں کی جانب اپنی پیٹھ پھیری اور دعا کی، پھر آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، اور قراءت کی تو بلند آواز سے قراءت کی۔

6۔ تَقْلِيبُ الإِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الاسْتِسْقَاءِ

۶۔باب: استسقاء کے وقت امام کے چادر پلٹنے کا بیان

1511۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ .

تخريج: انظر رقم: ١٥٠٦ (صحيح)

۱۵۱۱۔عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے، تو آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، اور اپنی چادر پلٹی۔

7۔مَتَى يُحَوِّلُ الإِمَامُ رِدَاءَهُ ؟

۷۔باب: امام کب اپنی چادر پلٹے؟

1512۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٥٠٦ (صحيح)

۱۵۱۲۔عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مصلی کی طرف) نکلے تو آپ نے استسقاء کی صلاۃ پڑھی، اور جس وقت آپ قبلہ رخ ہوئے اپنی چادر پلٹی۔

8۔ رَفْعُ الإِمَامِ يَدَهُ

۸۔باب: (استسقاء کے لیے دعا مانگتے وقت) امام کے ہاتھ اٹھانے کا بیان

1513۔ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ أَبُو تَقِيٍّ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الاسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَبَ الرِّدَاءَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٥٠٦ (صحيح)

۱۵۱۳۔عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقاء میں دیکھا کہ آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلہ رخ ہوئے، آپ نے اپنی چادر پلٹی، اور (دعا مانگنے کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

9- كَيْفَ يَرْفَعُ؟

٩- باب: استسقاء میں ہاتھ کیسے اٹھائے؟

1514- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلا فِي الاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .

تخريج: خ/الاستسقاء ٢٢ (١٠٣١)، المناقب ٢٣ (٣٥٦٥)، الدعوات ٢٣ (٦٣٤١)، م/الاستسقاء ١ (٨٩٥)، د/الصلاة ٢٦٠ (١١٧٠)، ق/الإقامة ١١٨ (١١٨٠)، (تحفة الأشراف: ١١٦٨)، حم٣/ ١٨١، ٢٨٢، د/الصلاة ١٨٩ (١٥٧٦) (صحيح)

١٥١٤- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوائے استسقاء کے اپنے دونوں ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے، آپ اس میں اپنے دونوں ہاتھ اتنا بلند کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

1515- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلالٍ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، عَنْ آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي، وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو .

تخريج: ت/الصلاة ٢٧٨ (الجمعة ٤٣) (٥٥٧)، (تحفة الأشراف: ٥)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٦٠ (١١٦٨)، حم٥/٢٢٣ (صحيح)

١٥١٥- آبی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو احجار الزیت ❶ کے پاس دیکھا کہ آپ پانی طلب کر رہے تھے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اٹھائے دعا کر رہے تھے۔

فائدہ ❶ :...... مدینے میں ایک مقام کا نام ہے۔

1516- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ - وَهُوَ الْمَقْبُرِيُّ - عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَأَجْدَبَ الْبِلادُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا))، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى أُوسِعْنَا مَطَرًا، وَأُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى، فَقَامَ رَجُلٌ لاأَدْرِي هُوَ الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَ عَنَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ، تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰى مَا نَرٰى مِنْهُ شَيْئًا.

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۵۰۵ (صحیح)

۱۵۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جمعے کے روز مسجد میں تھے، اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! راستے (سفر) ٹھپ ہو گئے، جانور ہلاک ہو گئے اور علاقے خشک سالی کا شکار ہو گئے، لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں سیراب کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے کے بالمقابل اٹھایا، پھر آپ نے دعا کی: ”اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا“ (اے اللہ! ہمیں سیراب کر) تو قسم اللہ کی! رسول اللہ ﷺ ابھی منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ زوردار بارش ہونے لگی، اور اس دن سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ چنانچہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا، مجھے یاد نہیں کہ یہ وہی شخص تھا جس نے رسول اللہ ﷺ سے بارش کے لیے دعا کرنے کے لیے کہا تھا یا کوئی دوسرا شخص تھا)، اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! پانی کی زیادتی کی وجہ سے راستے بند ہو گئے ہیں اور جانور ہلاک ہو گئے ہیں، لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ (اب) ہم سے بارش روک لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ”اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ“ (اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا، ہم پر نہ برسا، اور پہاڑوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا)۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قسم اللہ کی! آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ بادل پھٹ پھٹ کر (آسمان صاف ہو گیا) یہاں تک کہ ہمیں اس میں سے کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

10۔ ذِكْرُ الدُّعَاءِ

۱۰۔ باب: استسقاء کی دعا کا بیان

1517۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٦) (صحيح)

۱۵۱۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: ”اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا“ (اے اللہ! ہمیں سیراب فرما)۔

1518۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ - وَهُوَ الْعُمَرِيُّ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَحَطَتِ الْمَطَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا))، قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ! مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ، قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ إِنَّهَا أُمْطِرَتْ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى وَانْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمْ تَزَلْ تَمْطُرُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهَا عَنَّا، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا))، فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا، وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الإِكْلِيلِ.

تخريج: خ/الاستسقاء ١٤ (١٠٢١)، م/الاستسقاء ٢ (٨٩٧)، (تحفة الأشراف: ٤٥٦) (صحيح)

1518- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ کچھ لوگ آپ کی طرف اٹھ کر بڑھے، اور چلا کر کہنے لگے: اللہ کے نبی! بارش نہیں ہو رہی ہے اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں سیراب کرے۔ تو آپ نے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا" (اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما)۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قسم اللہ کی! اس وقت ہم کو آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا (مگر آپ کے دعا کرتے ہی) بدلی اٹھی، اور پھیل گئی، پھر برسنے لگی، رسول اللہ ﷺ اترے اور آپ نے صلاۃ پڑھی اور لوگ فارغ ہو کر پلٹے تو دوسرے جمعے تک برابر بارش ہوتی رہی۔ تو دوسرے جمعے کو جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، تو لوگ پھر چلا کر کہنے لگے: اللہ کے نبی! گھر گر گئے، راستے ٹھپ ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ اب اسے ہم سے روک لے، تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور آپ نے دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا" (اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا ہم پر نہ برسا) تو بادل مدینے سے چھٹ گئے، اور اس کے اطراف میں برسنے لگے، اور مدینے میں ایک بوند بارش کی نہیں پڑ رہی تھی۔ میں نے مدینے کو دیکھا کہ وہ ایسا لگ رہا تھا گویا وہ تاج پہنے ہوئے ہے۔

1519- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا))، قَالَ أَنَسٌ: وَلاَ وَاللّٰهِ! مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلاَ قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ، فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ، انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ، قَالَ أَنَسٌ: وَلاَ وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ!، هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))، قَالَ: فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. قَالَ شَرِيكٌ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ قَالَ: لاَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٥ (حسن صحيح)

١٥١٩۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! مال (جانور) ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں سیراب کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور دعا کی: "اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا" (اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما)۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قسم اللہ کی! ہم کو آسمان میں کہیں بادل یا بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا اور ہمارے اور سلع پہاڑی کے بیچ کسی گھر یا مکان کی آڑ نہ تھی، اتنے میں ڈھال کے مانند بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا، پھر جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچا تو پھیل گیا، اور برسنے لگا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قسم اللہ کی! ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعے میں اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے، تو وہ آپ کی طرف چہرہ کر کے کھڑا ہوگیا، اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کا سلام وصلاۃ (درود ورحمت) ہو آپ پر! مال ہلاک ہوگئے (جانور مر گئے) اور راستے بند ہوگئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم سے اسے روک لے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ" (اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں، چوٹیوں، گھاٹیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا) یہ کہنا تھا کہ بادل چھٹ گئے، اور ہم نکل کر دھوپ میں چل رہے تھے۔

شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا، تو انہوں نے کہا: نہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں جزم ہے اور اس سے پہلے ایک روایت گزر چکی ہے اس میں ہے کہ انہوں نے کہا "لا أدري هو الذي قال لرسول الله استسق لنا أم لا" دونوں میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ شاید انہیں بھول جانے کے بعد یاد آیا ہو، یا یاد رہا ہو پھر بھول گئے ہوں یا "لا" یہاں "لا أدري" کے معنی میں ہو۔

11۔ بَابُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

۱۱۔ باب: استسقاء میں دعا مانگنے کے بعد صلاۃ پڑھنے کا بیان

1520۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ- عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي، فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، يَدْعُو اللَّهَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي الْحَدِيثِ: وَقَرَأَ فِيهِمَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٦ (صحيح)

١٥٢٠۔عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی غرض سے نکلے تو آپ نے لوگوں کی جانب اپنی پیٹھ پھیری اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی اور اپنی چادر الٹی، پھر آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی۔

ابن ابی ذئب کہتے ہیں: حدیث میں یہ بھی ہے: ”وقرأ فيهما“ (اور ان دونوں میں قراءت کی)۔

12- كَمْ صَلَاةُ الاسْتِسْقَاءِ؟

۱۲-باب: استسقاء کی صلاۃ میں کتنی رکعتیں ہیں؟

1521- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَسْتَسْقِي، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٦ (صحيح)

١٥٢١۔عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنے نکلے تو آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی اور قبلے کی طرف منہ کیا۔

13- كَيْفَ صَلَاةُ الاسْتِسْقَاءِ؟

۱۳-باب: استسقاء کی صلاۃ کس طرح پڑھی جائے؟

1522- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٧ (حسن)

١٥٢٢۔اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ امراء میں سے ایک امیر نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے استسقاء کے بارے میں پوچھوں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ مجھ سے خود کیوں نہیں پوچھتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی وانکساری کے ساتھ پھٹے پرانے کپڑوں میں گریہ وزاری کرتے ہوئے نکلے، پھر آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، اسی طرح جیسی آپ عیدین میں پڑھتے تھے اور آپ نے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہیں دیا ❶۔

فائدہ ❶ :...... یہاں نفی قید کی ہے، مقید کی نہیں جیسا کہ اس پر وہ احادیث دلالت کرتی ہیں جن میں خطبے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصریح ہے۔

14- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْاسْتِسْقَاءِ

۱۴- باب: استسقاء کی صلاۃ میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

1523- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فَاسْتَسْقَى، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٠٦ (صحيح)

۱۵۲۳- عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے تو آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، ان میں آپ نے بلند آواز سے قراءت کی۔

15- اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

۱۵- باب: بارش کے وقت کی دعا کا بیان

1524- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أُمْطِرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا)).

تخريج: وقد أخرجه: د/الأدب ١١٣ (٥٠٩٩) مطولاً، ق/الدعاء ٢١ (٣٨٨٩) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٦١٤٦)، حم٦/٤١، ٩٠، ١١٩، ١٣٧، ١٣٨، ١٦٦، ١٩٠، ٢٢٢ (صحيح)

۱۵۲۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش ہوتی تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا" (اے اللہ! خوب برسا اور اسے فائدہ مند بنا)۔

16- كَرَاهِيَةُ الْاسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

۱۶- باب: ستاروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد رکھنا جائز نہیں

1525- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: اَلْكَوْكَبُ، وَبِالْكَوْكَبِ)).

تخريج: م/الإيمان ٣٢ (٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٤١١٣)، حم٢/٣٦٢، ٣٦٨، ٤٢١ (صحيح)

۱۵۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب بھی میں نے اپنے بندوں کو بارش کی نعمت سے نوازا تو ان میں سے ایک گروہ اس کی وجہ سے کافر رہا، وہ لوگ کہتے رہے: فلاں ستارے نے ایسا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، اور فلاں ستارے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... حالانکہ ستاروں میں کوئی طاقت نہیں، وہ تو جماد ہیں، یہ نعمت تو اس ذاتِ باری تعالیٰ نے دی ہے جس نے ستاروں اور ساری مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔

1526۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلا أَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ، فَذَاكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ، وَمَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَاكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ)).

تخريج: خ/الأذان ١٥٦ (٨٤٦)، الاستسقاء ٢٨ (١٠٣٨)، المغازي ٣٥ (٤١٤٧)، التوحيد ٣٥ (٧٥٠٣)، م/الإيمان ٣٢ (٧١)، د/الطب ٢٢ (٣٩٠٦)، (تحفة الأشراف: ٣٧٥٧)، ط/الاستسقاء ٣ (٤)، حم٤/١١٥، ١١٦، ١١٧ (صحيح)

١٥٢٦۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے سنا نہیں کہ تمہارے رب نے آج رات کیا فرمایا؟ اس نے فرمایا: میں نے جب بھی بارش کی نعمت اپنے بندوں پر کی تو ان میں سے ایک گروہ اس کی وجہ سے کافر رہا، وہ کہتا رہا: فلاں وفلاں پچھتر کے سبب ہم پر بارش ہوئی، تو رہا وہ شخص جو مجھ پر ایمان لایا اور میرے بارش برسانے پر اس نے میری تعریف کی، تو یہ وہی شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا، اور ستاروں کا انکار کیا، اور جس نے کہا: ہم فلاں فلاں پچھتر کے سبب بارش دیے گئے تو یہ وہ شخص ہے جس نے میرے ساتھ کفر کیا، اور ستاروں پر ایمان رکھا۔“

1527۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَمْسَكَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤١٤٨)، حم٣/٧، ٣، د/الرقاق ٤٩ (٢٨٠٤) (ضعيف)

(اس کے راوی ”عتاب“ لین الحدیث ہیں)

١٥٢٧۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روکے رکھے، پھر اسے چھوڑے تو بھی لوگوں میں سے ایک گروہ کافر ہی رہے گا، کہے گا: ہم تو مجدح ❶ ستارے کے سبب برسائے گئے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... ان ستاروں میں سے ایک ستارے کا نام ہے جو عربوں کے نزدیک بارش پر دلالت کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔مَسْأَلَةُ الإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

۱۷۔باب: جب بارش سے نقصان کا اندیشہ ہو تو امام کا اللہ تعالیٰ سے بارش بند کرنے کی درخواست کا بیان

1528۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ -، قَالَ: فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَدَامَتْ جُمُعَةٌ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسُرْعَةِ مَلاَلَةِ ابْنِ آدَمَ، وَقَالَ بِيَدَيْهِ: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا))، فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٩٦)، حم٣/١٠٤ (صحيح الإسناد)

(أي بهذا السند وبهذا السياق)

۱۵۲۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سال بارش نہیں ہوئی تو کچھ مسلمان جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے، اور عرض کی: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہو رہی ہے، زمین سوکھ گئی ہے اور جانور ہلاک ہو گئے ہیں، تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اس وقت آسمان میں ہمیں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب دراز کیا، یہاں تک کہ مجھے آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی، آپ اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کے لیے دعا کر رہے تھے۔ ابھی ہم جمعے کی صلاۃ سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے (کہ بارش ہونے لگی) یہاں تک کہ جس جوان کا گھر قریب تھا اس کو بھی اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا، اور برابر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، جب اگلا جمعہ آیا تو لوگ کہنے لگے: اللہ کے رسول! گھر گر گئے، اور سوار محبوس ہو کر رہ گئے، تو رسول اللہ ﷺ ابن آدم (انسان) کے جلد اُکتا جانے پر مسکرائے، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا" (اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا اور (اب) ہم پر نہ برسا) تو مدینے سے بادل چھٹ گئے۔

18۔ بَابُ رَفْعِ الإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ إِمْسَاكِ الْمَطَرِ

۱۸۔باب: بارش روکنے کی دعا کے وقت امام کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

1529۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ، - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ -، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا))، فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ، حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجَوْدِ.

تخريج: خ/الجمعة ٣٥ (٩٣٣)، الاستسقاء ١١ (١٠١٨)، ٢٤ (١٠٣٢)، م/الاستسقاء ٢ (٨٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٤)، حم٣/٢٥٦ (صحيح)

١٥٢٩۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو قحط سالی سے دوچار ہونا پڑا، رسول اللہ ﷺ منبر پر جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک اعرابی (بدو) کھڑا ہوا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! مال (جانور) ہلاک ہو گئے اور بال بچے بھوکے ہیں، لہٰذا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، اس وقت ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ نے اپنے ہاتھوں کو ابھی نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ بادل پہاڑ کے مانند امنڈنے لگا اور آپ ابھی اپنے منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے دیکھا بارش کا پانی آپ کی ڈاڑھی سے ٹپک رہا ہے، ہم پر اس دن، دوسرے دن اور اس کے بعد والے دن یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی، تو وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور مال واسباب ڈوب گئے، لہٰذا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور آپ نے یوں دعا کی: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" (اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا اور (اب) ہم پر نہ برسا) چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ سے بادل کی جانب جس طرف سے بھی اشارہ کیا، وہ وہاں سے چھٹ گئے، یہاں تک کہ مدینہ ایک گڑھے کی طرح لگنے لگا، اور وادی پانی سے بھر گئی، اور جو بھی کوئی کسی طرف سے آتا یہی بتاتا کہ خوب بارش ہوئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18- كِتَابُ صَلاةِ الْخَوْفِ

١٨- کتاب: خوف کی صلاۃ کے احکام ومسائل

1530- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ، قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبَرِسْتَانَ، وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا، فَوَصَفَ، فَقَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً- صَفٌّ خَلْفَهُ، وَطَائِفَةٍ أُخْرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ- فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الَّتِي تَلِيهِ رَكْعَةً، ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلاءِ إِلَى مَصَافِّ أُولَئِكَ، وَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً.

تخريج: د/الصلاة ٢٨٧ (١٢٤٦) مختصراً، حم ٥/٣٨٥، ٣٩٥، ٣٩٩، ٤٠٤، ٤٠٦، (تحفة الأشراف: ٣٣٠٤) (صحيح)

١٥٣٠- ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ہم سعید بن عاصی کے ساتھ طبرستان میں تھے، ہمارے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی تھے، سعید نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی صلاۃ پڑھی ہے؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، تو انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو جو آپ کے پیچھے صف باندھے تھا ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ آپ کے اور دشمنوں کے مابین ڈٹا ہوا تھا، تو جو گروہ آپ کے ساتھ تھا اسے آپ نے ایک رکعت پڑھائی، پھر وہ لوگ ان لوگوں کی جگہوں پر چلے گئے جو دشمن کے سامنے صف باندھے تھے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے تو آپ نے انہیں (بھی) ایک رکعت پڑھائی۔

1531- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا، فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ: صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِي خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلاءِ إِلَى مَكَانِ هَؤُلاءِ، وَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

١٥٣١- ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ہم سعید بن عاصی کے ساتھ طبرستان میں تھے، تو انہوں نے پوچھا: تم لوگوں میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی صلاۃ کس نے پڑھی ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، اور لوگوں نے ان کے پیچھے دو صف بنائی، ایک صف ان کے پیچھے تھی، اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں تھی، تو انہوں نے ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے تھے ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دوسری صف والوں کی جگہ پر لوٹ گئے، اور وہ لوگ اِن لوگوں کی جگہ پر آ گئے، پھر انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور ان لوگوں نے قضا نہیں کی۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت ہی پر بس کیا، کسی نے دوسری رکعت نہیں پڑھی۔

1532- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ صَلَاةِ حُذَيْفَةَ .

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: (٣٧٣٤)، حم٥/١٨٣ (صحيح بما قبله)

(اس کی سند میں ''قاسم'' لین الحدیث ہیں)

١٥٣٢- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی صلاۃ کے مثل روایت کی ہے۔

1533- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .

تخريج: انظر رقم: ٤٥٧ (صحيح)

١٥٣٣- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر میں چار رکعت صلاۃ فرض کی اور سفر میں دو رکعت، اور خوف میں ایک رکعت۔

1534- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِذِي قَرَدٍ، وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ: صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَكَانِ هَؤُلَاءِ، وَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٨٦٢)، حم١/٢٣٢، ٣٥٧ و٥/١٨٣ (صحيح)

١٥٣٤- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قرد ❶ میں صلاۃ پڑھی، لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں، ایک صف آپ کے پیچھے اور ایک دشمن کے مقابلے میں، تو آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دوسری صف والوں کی جگہ پر چلے گئے، اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے، تو آپ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، اور لوگوں نے قضا نہیں کی۔

فائدہ ❶ :......مدینے سے دو منزل کی دوری پر ایک جگہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1535- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا، ثُمَّ رَكَعَ، وَرَكَعَ أُنَاسٌ مِنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ، وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى، فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَجَدُوا، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلاةٍ يُكَبِّرُونَ، وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

تخريج: خ/الخوف ٣ (٩٤٤)، (تحفة الأشراف: ٥٨٤٧) (صحيح)

۱۵۳۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (خوف کی صلاۃ پڑھانے) کھڑے ہوئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے، تو آپ نے اللہ أکبر کہا اور لوگوں نے بھی اللہ أکبر کہا، پھر آپ نے رکوع کیا اور ان میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کر لیا تھا وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت میں لگ گئے، اور دوسرا گروہ آیا پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور سجدہ کیا، اور سبھی لوگ صلاۃ ہی میں تھے، اللہ أکبر کہتے تھے، لیکن ایک دوسرے کی حفاظت (بھی) کرتے تھے۔

1536- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا كَانَتْ صَلاةُ الْخَوْفِ إِلاَّ سَجْدَتَيْنِ كَصَلاةِ أَحْرَاسِكُمْ هَؤُلاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ هَؤُلاءِ، إِلاَّ أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا، قَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ جَلَسُوا، فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّسْلِيمِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٠٧٨)، حم ١/٢٦٥ (صحيح)

۱۵۳۶- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ خوف کی صلاۃ صرف دو سجدوں پر مشتمل تھی، جیسے آج کل تمہارے ان اماموں کی پیچھے تمہارے نگہبان پڑھتے ہیں، مگر وہ باری باری آگے پیچھے آئے، اس طرح کہ پہلے ایک گروہ (صلاۃ کے لیے آپ کے ساتھ) کھڑا ہوا، حالانکہ وہ سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ کے ساتھ ان میں سے ایک گروہ نے سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر آپ نے رکوع کیا اور سبھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا، تو آپ کے ساتھ ان لوگوں نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ پہلی بار کھڑے تھے، پھر جب رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جنہوں نے آپ کے ساتھ آخر میں سجدہ کیا تھا بیٹھے تو جو لوگ کھڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے (اور سجدہ نہیں کیا تھا) انہوں نے خود سے سجدہ کیا، پھر وہ لوگ بیٹھے تو رسول اللہ ﷺ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

1537۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُصَافُّو الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ، وَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً .

تخريج: خ/المغازي ٣٢ (٤١٣١)، م/المسافرين ٥٧ (٨٤١، ٨٤٢)، د/الصلاة ٢٨٢ (١٢٣٧، ١٢٣٨)، ٢٨٣ (١٢٣٩)، ت/الصلاة ٢٨١ (الجمعة ٤٦) (٥٦٦)، ق/الاقامة ١٥١ (١٢٥٩)، (تحفة الأشراف: ٤٦٤٥)، ط/صلاة الخوف ١ (٢)، حم٣/٤٤٨، د/الصلاة ١٨٥ (١٥٦٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٥٥٤ (صحيح)

۱۵۳۷۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خوف کی صلاۃ پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے بنی اور ایک صف دشمن کے بالمقابل بنی، پھر آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسری صف والے آئے تو آپ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی ایک ایک رکعت پوری کی۔

1538۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۵۳۸۔ صالح بن خوات اس شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع کے دن خوف کی صلاۃ پڑھی (وہ بیان کرتے ہیں) کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی، اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہا، آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ تھے ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے، اور ان لوگوں نے خود سے دوسری رکعت پوری کی، پھر وہ لوگ لوٹ کر آئے اور دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے، اور دوسرا گروہ آیا تو آپ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی صلاۃ سے باقی رہ گئی تھی، پھر آپ بیٹھے رہے، اور ان لوگوں نے اپنی دوسری رکعت خود سے پوری کی، پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

1539۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْطَلَقُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ هَؤُلاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَؤُلاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ .

تخريج: خ/الخوف ١ (٩٤٢)، ٢ (٩٤٣)، المغازي ٣٢ (٤١٣٣)، تفسير البقرة ٤ (٤٥٣٥)، م/المسافرين ٥٧ (٨٣٩)، د/الصلاة ٢٨٥ (١٢٤٣)، ت/الصلاة ٢٨١ (الجمعة ٤٦) (٥٦٤)، (تحفة الأشراف: ٦٩٣١)، حم٢/١٤٧، ١٥٠، د/الصلاة ١٨٥ (١٥٦٢) (صحيح)

۱۵۳۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوگروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت صلاۃ پڑھائی، اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا، پھر یہ لوگ جاکر ان لوگوں کی جگہ پر کھڑے ہوگئے اور وہ لوگ اِن لوگوں کی جگہ پر آ گئے تو آپ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور ان لوگوں نے اپنی باقی ایک رکعت پوری کی (اور اسی طرح) وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور ان لوگوں نے بھی اپنی رکعت پوری کی۔

1540- أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ بَقِيَّةَ، عَنْ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ، وَصَافَفْنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا مَعَهُ، وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً، وَسَجْدَتَيْنِ .

تخريج: خ/صلاة الخوف ١ (٩٤٢)، المغازي ٣٢ (٤١٣٢)، (تحفة الأشراف: ٦٨٤٢)، حم٢/١٥٠، د/الصلاة ١٨٥ (١٥٦٢) (صحيح)

۱۵۴۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کیا، تو ہم دشمن کے مقابل میں کھڑے ہوئے اور ہم نے صف بندی کی، پھر رسول اللہ ﷺ ہمیں صلاۃ پڑھانے کھڑے ہوئے، تو ہم میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹا رہا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ والوں نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے، پھر یہ لوگ جاکر ان لوگوں کی جگہ پر ڈٹ گئے جنہوں نے صلاۃ نہیں پڑھی تھی اور اس گروہ والے (آپ کے پیچھے) آئے جنہوں نے صلاۃ نہیں پڑھی تھی، تو آپ نے انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے کرائے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو مسلمانوں میں سے ہر آدمی کھڑا ہوگیا اور اس نے خود سے ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1541ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَّ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا، وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى، فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ، فَصَلَّى لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٤٤٨) (صحيح)

(اس سند میں زہری اور ابن عمر کے درمیان انقطاع ہے، مگر پچھلی سند متصل ہے)

۱۵۴۱۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی صلاۃ پڑھی، نبی اکرم ﷺ نے اللہ أکبر کہا، اور ہم میں سے ایک گروہ نے آپ کے پیچھے صف بنائی، اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکوع اور دو سجدے کرائے، پھر یہ لوگ پلٹے اور دشمن کے مقابلے میں آ گئے، اور دوسرا گروہ آیا تو اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، تو آپ نے (اس کے ساتھ بھی) اسی طرح کیا، پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر دونوں گروہوں میں سے ہر آدمی کھڑا ہوا، اور اس نے خود سے ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

1542ـ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْعَلاءِ وَأَبِي أَيُّوبَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، قَامَ فَكَبَّرَ، فَصَلَّى خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا، وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، وَلَمْ يُسَلِّمُوا، وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى، فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَصَلَّى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ: الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

(سند میں حسب سابق انقطاع ہے، نیز اس کے راوی ''ابوایوب شامی'' مجہول ہیں، لیکن رقم: ۱۵۴۰ کی سند متصل اور صحیح ہے)

۱۵۴۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خوف کی صلاۃ پڑھائی، تو آپ کھڑے ہوئے، اور اللہ أکبر کہا، تو آپ کے پیچھے ہم میں سے ایک گروہ نے صلاۃ پڑھی، اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر وہ لوگ پلٹے، حالانکہ انہوں نے ابھی سلام نہیں پھیرا تھا، اور دشمن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بالمقابل آ گئے، اور ان کی جگہ صف بستہ ہو گئے، اور دوسرا گروہ آیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بستہ ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، اس حال میں کہ آپ نے دو رکوع اور چار سجدے مکمل کر لیے تھے، پھر دونوں گروہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ہر شخص نے خود سے ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

ابو بکر بن السنی کہتے ہیں: زہری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو حدیثیں سنی ہیں، لیکن یہ حدیث انہوں نے ان سے نہیں سنی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......زہری کی ملاقات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے یا نہیں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے، صحیح یہ ہے کہ ملاقات نہیں ہے، زہری ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سالم کے واسطے ہی سے ان سے روایت کرتے ہیں، معمر کی جن دو روایتوں کے متعلق آیا ہے کہ اسے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے، یہ صحیح نہیں، کیونکہ معمر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اسے زہری سے روایت کیا ہے، اس میں زہری اور ابن عمر کے درمیان سالم کا واسطہ ہے۔

1543۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا، وَجَاءَ الآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً .

تخريج: خ/الكسوف ٢ (٩٤٣)، تفسير البقرة ٤ (٤٥٣٥)، م/المسافرين ٥٧ (٨٣٩)، (تحفة الأشراف: ٨٤٥٦)، حم٢/١٣٢،١/١٥٥ (صحيح)

۱۵۴۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض غزوات میں خوف کی صلاۃ پڑھی، تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا، تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے انہیں آپ نے ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ چلے گئے، اور دوسرے لوگ آ گئے تو آپ نے انہیں (بھی) ایک رکعت پڑھائی، پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت پوری کی۔

1544۔ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ - وَذَكَرَ آخَرَ -، قَالا: حَدَّثَنَا أَبُوالأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ: هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: نَعَمْ، قَالَ: مَتَى؟ قَالَ: عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ، قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَلاةِ الْعَصْرِ، وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ، وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ رَكْعَةً وَاحِدَةً، وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، وَالآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ، فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا، فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَةً أُخْرَى، وَرَكَعُوا مَعَهُ، وَسَجَدَ، وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ، وَمَنْ مَعَهُ، ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا، فَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٨٤ (١٢٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٤٦٠٦)، حم ٢/٣٢٠ (صحيح)

۱۵۴۴۔ مروان بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی صلاۃ پڑھی ہے؟ تو ابو ہریرہ نے کہا: ہاں پڑھی ہے، انہوں نے پوچھا: کب؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نجد کے غزوے کے سال رسول اللہ ﷺ عصر کی صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا، اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا، اور ان کی پیٹھ قبلے کی طرف تھی، رسول اللہ ﷺ نے اللہ أکبر کہا، تو جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے سبھوں نے اللہ أکبر کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک رکوع کیا، اور اس گروہ نے بھی جو آپ کے ساتھ تھا رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور اس گروہ نے بھی سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ تھا، اور دوسرے لوگ دشمن کے مقابل کھڑے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اور وہ گروہ جو آپ کے ساتھ تھا، پھر یہ لوگ جا کر دشمن کے بالمقابل کھڑے ہو گئے، پھر وہ گروہ جو دشمن کے بالمقابل تھا آیا، چنانچہ ان لوگوں نے (بھی) رکوع کیا اور سجدہ کیا، اور رسول اللہ ﷺ کھڑے رہے جیسے تھے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے دوسرا رکوع کیا، تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا، آپ نے سجدہ کیا، اور ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر وہ گروہ آیا جو دشمن کے مقابل میں کھڑا تھا، تو اس نے بھی رکوع اور سجدہ کیا، اور رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے بیٹھے ہوئے تھے، پھر سلام پھیرنے (کا وقت آیا) تو رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، اور تمام لوگوں نے سلام پھیرا، تو اس طرح رسول اللہ ﷺ کی دو رکعت ہوئی، اور دونوں گروہوں کے ہر ہر فرد کی (بھی) دو دو رکعت ہوئی۔

1545۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَازِلاً بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ - مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ -، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ لِهَؤُلاءِ صَلاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ، أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ، ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، فَجَاءَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلامُ - فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ، فَيُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ، وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى عَدُوِّهِمْ، قَدْ أَخَذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ يَتَأَخَّرَ هٰؤُلَاءِ، وَيَتَقَدَّمَ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً رَكْعَةً، وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ.

تخريج: ت/تفسير النساء (٣٠٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٥٦٦)، حم٢/٥٢٢ (صحيح)

۱۵۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے آپ مشرکین کا محاصرہ کیے ہوئے تھے، مشرکین نے (آپس میں) کہا: ان لوگوں کی ایک ایسی صلاۃ ہے جو انہیں اپنی اولاد اور اپنی بیویوں سے بھی زیادہ محبوب ہے، تو ایسا کرو تم سب تیار رہو (جب یہ صلاۃ پڑھنے لگیں) تو یکبارگی ان پر پل پڑو، تو جبریل علیہ السلام (آپ کے پاس) آئے اور انہوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ صحابہ کو دو حصوں میں بانٹ دیں، ان میں سے ایک گروہ کو آپ صلاۃ پڑھائیں، اور ایک گروہ دشمن کے مقابل اپنے بچاؤ کی چیز اور اپنے ہتھیار لے کر کھڑا رہے، آپ انہیں ایک رکعت پڑھائیں، پھر یہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور وہ لوگ آگے آ جائیں جو دشمن کے مقابل ہوں، تو پھر آپ انہیں ایک رکعت پڑھائیں، تو لوگوں کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوگی اور نبی اکرم ﷺ کی دو رکعتیں ہوں گی۔

1546ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَصَفٌّ خَلْفَهُ، صَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتَّى قَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَقَامُوا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ، وَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ، وَلَهُمْ رَكْعَةٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣١٤٢)، حم٣/٢٩٨ (صحيح الإسناد)

۱۵۴۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خوف کی صلاۃ پڑھائی، تو ایک صف آپ کے آگے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے، آپ نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھے ایک رکوع اور دو سجدے کیے، پھر یہ لوگ آگے چلے گئے یہاں تک کہ جا کر اپنے ساتھیوں کی جگہ میں کھڑے ہو گئے، اور وہ لوگ آ کر ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہو گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ (بھی) ایک رکوع اور دو سجدے کیے، پھر آپ نے سلام پھیرا، تو نبی ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی ایک ایک۔

1547ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُودِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا، فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَ، فَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ، وَسَلَّمَ أُولَئِكَ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح الإسناد)

۱۵۴۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم (ایک غزوے میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (صلاۃ کا وقت ہوا) تو صلاۃ کھڑی کی گئی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اور آپ کے پیچھے ایک گروہ کھڑا ہوا، اور ایک گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہا، آپ نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھے ایک رکوع اور دو سجدے کیے، پھر وہ چلے گئے، اور ان لوگوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے بالمقابل تھے، اور وہ گروہ آیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، تو آپ کے پیچھے والوں نے بھی سلام پھیرا، اور ان لوگوں نے بھی۔

1548- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلاَةَ الْخَوْفِ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا، وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا، فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ، ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَمْكِنَتِهِمْ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِينَ كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ، وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الآخَرُ، فَقَامُوا فِي مَقَامِهِمْ، وَقَامَ هَؤُلاَءِ فِي مَقَامِ الآخَرِينَ قِيَامًا، وَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا، ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا، فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالآخَرُونَ قِيَامٌ، فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الآخَرُونَ، ثُمَّ سَلَّمَ .

تخريج: م/المسافرين ٥٧ (٨٤٠)، (تحفة الأشراف: ٢٤٤١)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٨١ (١٢٣٦) تعليقاً، حم٣/٢١٩ (صحيح)

۱۵۴۸۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی صلاۃ میں موجود تھے، ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے، اور ہم نے دو صفیں کیں اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا، رسول اللہ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی، اور ہم نے بھی کہی، آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا، آپ (رکوع سے) اٹھے اور ہم بھی اٹھے، پھر جب آپ سجدے کے لیے جھکے تو رسول اللہ ﷺ نے اور ان لوگوں نے جو آپ کے قریب (یعنی پہلی صف میں) تھے سجدہ کیا، اور دوسری صف اس وقت تک کھڑی رہی جب تک رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سر اٹھایا، پھر دوسری صف نے جس وقت رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھایا اپنی جگہوں پر سجدہ کیا، پھر جو صف نبی اکرم ﷺ سے قریب تھی پیچھے ہٹ گئی، اور پیچھے والی صف آگے آ گئی، اور آ کر ان کی جگہوں میں کھڑی ہو گئی، اور یہ لوگ پچھلے والوں کی جگہوں میں جا کر کھڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا، اور ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم نے بھی اٹھایا، پھر جب آپ سجدے کے لیے جھکے تو ان لوگوں نے سجدہ کیا جو آپ سے قریب تھے، اور دوسرے کھڑے رہے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اور ان لوگوں نے جو آپ سے قریب تھے (سجدے سے سر) اٹھایا تو دوسروں نے سجدہ کیا، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

1549- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِنَخْلٍ، - وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ -، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكَبَّرُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَالآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاءِ، فَرَكَعَ، فَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ، وَالآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا، سَجَدَ الآخَرُونَ مَكَانَهُمْ، ثُمَّ سَلَّمَ . قَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكُمْ .

تخريج: وقد أخرجه: م/المسافرين ٥٧ (٨٤٠)، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٧٥٩) (صحيح)

۱۵۴۹- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کچھ کھجور کے باغات میں تھے، اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی تو سبھوں نے تکبیر تحریمہ کہی، پھر آپ نے رکوع کیا تو سبھوں نے رکوع کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اور اس صف نے جو آپ سے قریب تھی سجدہ کیا، اور دوسرے لوگ کھڑے ان کی حفاظت کرتے رہے، پھر جب وہ کھڑے ہوگئے تو دوسروں نے بھی اپنی جگہوں پر جہاں وہ تھے سجدہ کیا، پھر وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ پر آگے آ گئے، ❶ پھر آپ نے رکوع کیا تو سبھوں نے ایک ساتھ رکوع کیا، پھر آپ نے (رکوع سے سر) اٹھایا تو سبھوں نے سر اٹھایا، پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا اور اس صف نے جو آپ سے قریب تھی، اور دوسرے لوگ کھڑے ان کی پہریداری کرتے رہے، پھر جب وہ لوگ سجدہ کر چکے اور (سجدہ کے بعد) بیٹھ گئے، تو دوسروں نے بھی اپنی جگہوں میں سجدہ کیا، پھر آپ نے سلام پھیرا، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس طرح تمہارے امراء کرتے ہیں، (یعنی سلام پھیرتے ہیں)۔

فائدہ ❶ :......یعنی رسول اللہ ﷺ کے قریب آ گئے، اور جو لوگ آپ سے قریب تھے ان کی جگہ پر چلے گئے۔

1550- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ - قَالَ شُعْبَةُ: كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ، وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ، وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ يُحَدِّثُ، وَلَكِنِّي حَفِظْتُهُ، قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: حِفْظِي مِنَ الْكِتَابِ- أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ، وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظُّهْرَ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هَذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ، فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيعًا، فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَا لصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الْآخَرُونَ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيعًا، فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ. ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ.

تخريج: د/الصلاة ٢٨١ (١٢٣٦)، (تحفة الأشراف: ٣٧٨٤)، حم٥٩/٤، ٦٠ (صحيح)

۱۵۵۰۔ ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مقام عسفان ❶ میں دشمن کے مقابلے میں صف آرا تھے، مشرکین کی کمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی، نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی صلاۃ پڑھائی، تو مشرک آپس میں کہنے لگے کہ ان کی اس صلاۃ کے بعد جو صلاۃ ہے وہ انہیں اپنے اموال واولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے، (چنانچہ جب عصر کا وقت ہوا) تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عصر کی صلاۃ پڑھائی، تو آپ نے اپنے پیچھے ان کی دو صفیں بنائیں، پھر آپ نے ان سبھوں کے ساتھ رکوع کیا، پھر جب لوگوں نے اپنے سروں کو رکوع سے اٹھالیا تو (آپ کے ساتھ) اس صف نے سجدہ کیا جو آپ سے قریب تھی، اور دوسرے کھڑے رہے، پھر جب ان لوگوں نے اپنے سروں کو سجدے سے اٹھالیا تو پچھلی صف نے بھی سجدہ کیا اپنے اس رکوع کے ساتھ جسے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا، پھر پہلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے بڑھ آئی، ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی جگہ پر کھڑا ہوگیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے سبھوں کے ساتھ مل کر رکوع کیا، پھر جب لوگوں نے رکوع سے اپنے سر اٹھالیے تو وہ صف جو آپ سے قریب تھی سجدہ میں گئی، اور دوسرے لوگ کھڑے رہے، پھر جب یہ لوگ سجدے سے فارغ ہوگئے تو دوسروں نے سجدہ کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے سبھوں کے ساتھ سلام پھیرا۔

فائدہ ❶ :...... مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔

1551- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعُسْفَانَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ، وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً، وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً، فَنَزَلَتْ - يَعْنِي - صَلَاةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِرْقَةً يَحْرُسُونَهُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَاءِ وَأُولَئِكَ جَمِيعًا ، ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ، وَتَأَخَّرَ هٰؤُلَاءِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ ، فَسَجَدُوا ، ثُمَّ قَامَ ، فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ، وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُ ، ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا ، فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ ، وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ .

تخریج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۵۵۱- ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقامِ عسفان میں تھے، آپ ﷺ نے ہمیں ظہر کی صلاۃ پڑھائی، اس وقت مشرکین کی کمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کر رہے تھے، مشرکوں نے (آپس میں) کہا: ہم نے انہیں دھوکہ دینے اور انہیں غفلت میں (دبوچنے کا) موقع پالیا ہے، تو ظہر اور عصر کے درمیان خوف کی صلاۃ نازل ہوئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی صلاۃ پڑھائی تو ہم دو گروہوں میں بٹ گئے، ایک گروہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھنے لگا، اور ایک گروہ ان کی حفاظت کرتا رہا، آپ نے جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے اور جو آپ کی حفاظت میں لگے تھے سبھوں کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہی، پھر آپ نے رکوع کیا، تو ان لوگوں نے اور ان لوگوں نے سبھوں نے ایک ساتھ رکوع کیا، پھر جو آپ کے قریب تھے ان لوگوں نے سجدہ کیا اور سجدہ کر کے وہ پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے بڑھ آئے، پھر انہوں نے سجدہ کیا، پھر آپ کھڑے ہوئے، پھر جو آپ کے قریب تھے اور جو آپ کی حفاظت کر رہے تھے سبھوں کے ساتھ مل کر آپ نے دوسرا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنے پاس والوں کے ساتھ سجدہ کیا، پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی صف میں کھڑے ہو گئے اور پیچھے والے آگے بڑھ آئے اور انہوں نے سجدہ کیا، پھر آپ نے ان پر سلام پھیرا، تو ان میں سے ہر ایک کی امام کے ساتھ دو دو رکعت ہوگئی، اور ایک بار آپ نے بنی سُلیم کی سرزمین میں (بھی) خوف کی صلاۃ پڑھی۔

1552- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، صَلَّى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعًا .

تخریج: انظر حديث رقم : ۸۳۷ (صحيح)

۱۵۵۲- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو خوف کی صلاۃ دو رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، پھر آپ نے دوسرے لوگوں کو دو رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے چار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعت پڑھی (اورلوگوں نے دو دو رکعت)۔

1553- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٢٢٤)، وقد أخرجه: م/المسافرين ٥٧ (٨٤٣) (صحيح)

١٥٥٣- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک گروہ کو (خوف کی صلاۃ) دو رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا، پھر دوسرے لوگوں کو بھی آپ نے دو رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

1554- أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ - فِي صَلاةِ الْخَوْفِ - ، قَالَ: يَقُومُ الإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ، وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، وَيَرْكَعُونَ لأَنْفُسِهِمْ، وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ، وَيَجِيىءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً، رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٣٧ (صحيح)

١٥٥٤- سہل بن ابی حثمہ خوف کی صلاۃ کے سلسلے میں کہتے ہیں: امام قبلہ رو کھڑا ہوگا اور اس کے لشکر میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہوگا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا، ان کے چہرے دشمن کی طرف ہوں گے، پھر امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے گا اور ایک رکوع اور دو سجدے وہ خود سے اپنی جگہوں پر کریں گے اور ان لوگوں کی جگہ میں چلے جائیں گے، پھر وہ لوگ آئیں گے تو امام ان کے ساتھ (بھی) ایک رکوع اور دو سجدے کرے گا، تو (اس طرح) اس کی دو رکعتیں ہوں گی اور ان لوگوں کی ایک ہوگی، تو پھر یہ لوگ ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کریں گے۔

1555 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وُجُوهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الآخَرِينَ، وَجَاءَ الآخَرُونَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٢٢٥) (صحيح)

١٥٥٥- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو خوف کی صلاۃ پڑھائی تو ایک گروہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھی اور ایک گروہ کے چہرے دشمن کے مقابل رہے تو آپ نے انہیں دو رکعت پڑھائی، پھر وہ لوگ اٹھ کر دوسرے لوگوں کی جگہ میں جا کھڑے ہوئے اور دوسرے ان کی جگہ آ گئے تو آپ نے انہیں (بھی) دو رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

1556- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلاةَ الْخَوْفِ بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَالَّذِينَ جَاءُوا بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَلِهَؤُلاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٣٧ (صحيح)

١٥٥٦- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو آپ کے پیچھے تھے انہیں خوف کی صلاۃ دو رکعت پڑھائی اور جو اس کے بعد آئے انہیں بھی دو رکعت پڑھائی، تو (اس طرح) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت ہوئی، اور لوگوں کی دو دو رکعت ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19- كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۹۔ کتاب: عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کی صلاۃ کے احکام ومسائل

1- بَابٌ

1557- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ: ((كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا، وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٩٣)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٤٥ (١١٣٤)، حم٣/١٠٣، ١٧٨، ٢٣٥، ٢٥٠ (صحيح)

۱۵۵۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے لوگوں کے لیے سال میں دو دن ایسے ہوتے تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے، جب نبی اکرم ﷺ (مکے سے ہجرت کرکے) مدینہ آئے تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے دو دن تھے جن میں تم کھیل کود کیا کرتے تھے (اب) اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے بہتر دو دن دے دیے ہیں: ایک عیدالفطر کا دن اور دوسرا عیدالاضحیٰ کا دن“۔

2- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

۲- باب: عیدالفطر کی صلاۃ کے لیے (کسی سبب سے) دوسرے دن نکلنے کا بیان

1558- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ: أَنَّ قَوْمًا رَأَوُا الْهِلَالَ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْغَدِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٥٥ (١١٥٧)، ق/الصيام ٦ (١٦٥٣)، (تحفة الأشراف: ١٥٦٠٢)، حم٥/٥٧، ٥٨ (صحيح)

۱۵۵۸- ابوعمیر بن انس اپنے ایک چچا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عید کا چاند دیکھا تو وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے (اور آپ سے اس کا ذکر کیا) آپ نے انہیں دن چڑھ آنے کے بعد حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور عید کی صلاۃ کے لیے کل نکلیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3-خُرُوجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فِي الْعِيدَيْنِ

۳- باب: عیدین میں دوشیزاؤں اور پردہ والی عورتوں کے نکلنے کا بیان

1559- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ: أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبَا، فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ، بِأَبَا، قَالَ: ((لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ، وَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى)).

تخريج: انظر حديث رقم : ۳۹۰ (صحيح)

۱۵۵۹- حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتی تھیں: ''میرے باپ آپ پر فدا ہوں'' تو میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ایسا ذکر کرتے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، میرے باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے فرمایا: ''چاہیے کہ دوشیزائیں، پردہ والیاں، اور جو حیض سے ہوں (عیدگاہ کو) نکلیں اور سب عید میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں، البتہ جو حائضہ ہوں وہ صلاۃ گاہ سے الگ رہیں''۔

4- اِعْتِزَالُ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ

۴- باب: حائضہ عورتوں کے لوگوں کی صلاۃ گاہ سے الگ رہنے کا بیان

1560- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لَقِيتُ أُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ: بِأَبَا قَالَ: ((أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ.))

تخريج: خ/العيدين ۱۵ (۹۷٤)، م/العيدين ۱ (۸۹۰)، د/الصلاة ۲٤۷ (۱۱۳۷)، ق/الإقامة ۱٦٥ (۱۳۰۸)، (تحفة الأشراف: ۱۸۰۹٥) (صحيح)

۱۵۶۰- محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے (ایسا ایسا کہتے ہوئے) سنا ہے؟ اور وہ جب بھی آپ کا ذکر کرتیں تو کہتیں: میرے باپ آپ پر فدا ہوں، (انہوں نے کہا: ہاں) آپ نے فرمایا: ''دوشیزاؤں کو اور پردہ والیوں کو بھی (عید کی صلاۃ کے لیے) نکالو تا کہ وہ عید میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں اور حائضہ عورتیں لوگوں کی صلاۃ گاہ سے الگ رہیں''۔

5-بَابُ الزِّينَةِ لِلْعِيدَيْنِ

۵- باب: عیدین کے لیے زینت کا بیان

1561- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوقِ، فَأَخَذَهَا، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِبْتَعْ هٰذِهِ، فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْتَ: ((إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ))، ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِعْهَا، وَتُصِبْ بِهَا حَاجَتَكَ)).

تخريج: م/اللباس ١ (٢٠٦٨)، د/الصلاة ٢١٩ (١٠٧٧)، اللباس ١٠ (٤٠٤٠)، (تحفة الأشراف: ٦٨٩٥) (صحيح

١٥٦١۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بازار میں موٹے ریشمی کپڑے کا ایک جوڑا (بکتے ہوئے) پایا تو اسے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اسے خرید لیں اور عید کے لیے اور وفود سے ملتے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہوگا، یا اسے تو وہی پہنے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہوگا''، تو عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے جب تک اللہ نے چاہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس باریک ریشمی کپڑے کا ایک جبہ بھیجا، تو وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں، پھر آپ نے اسے میرے پاس بھیج دیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے بیچ دو، اور اس سے اپنی ضرورت پوری کرو۔'' ❶

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ تم خود اسے پہنو، بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ بیچ کر تم اس کی قیمت اپنی ضرورت میں صرف کرو۔

6۔ اَلصَّلَاةُ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

٦۔باب: عید کے دن امام سے پہلے صلاۃ پڑھنے کا بیان

1562۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ أَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ، فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُصَلّٰى قَبْلَ الْإِمَامِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٩٧٨) (صحيح الإسناد)

١٥٦٢۔ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر اپنا نائب مقرر کیا تو (جب) وہ عید کے دن نکلے تو کہنے لگے: لوگو! یہ سنت نہیں ہے کہ امام سے پہلے صلاۃ پڑھی جائے۔

7۔ تَرْكُ الْأَذَانِ لِلْعِيدَيْنِ

٧۔باب: عیدین میں اذان نہ دینے کا بیان

1563۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَابِرٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عِيدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

تخريج: م/العيدين ٤ (٨٨٥)، (تحفة الأشراف: ٢٤٤٠)، حم٣/٣١٤، ٣١٨، ٣٨١، ٣٨٢، د/الصلاة ١٨ (١٦٤٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٥٧٦ (صحيح)

۱۵۶۳- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے خطبے سے پہلے عید کی صلاۃ پڑھائی۔

8- اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ

۸- باب: عید کے دن خطبے کا بیان

1564- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَذْبَحَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ))، فَذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: ((اذْبَحْهَا، وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

تخريج: خ/العيدين ٣ (٩٥١) مختصراً، ٥ (٩٥٥) مطولاً، ٨ (٩٥٧)، ١٠ (٩٦٨)، ١٧ (٩٧٦)، ٢٣ (٩٨٣) مطولاً، الأضاحي ١ (٥٥٥٦)، ٨ (٥٥٥٧)، ١١ (٥٥٦٠)، ١٢ (٥٥٦٣)، الأيمان والنذور ١٥ (٦٦٧٣)، م/الأضاحي ١ (١٩٦١)، د/الضحايا ٥ (٢٨٠٠، ٢٨٠١) مطولاً، ت/الأضاحي ١٢ (١٥٠٨) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٧٦٩)، حم٤/٢٨٠، ٢٨٧، ٢٩٧، ٣٠٢، ٣٠٣، د/الأضاحي ٧ (٢٠٠٥)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٥٧١، ١٥٨٢، ٤٣٩٩، ٤٤٠٠ (صحيح) www.KitaboSunnat.com

۱۵۶۴- شعبی (عامر بن شراحیل) کہتے ہیں کہ ہم سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے پاس بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے اس دن میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم صلاۃ پڑھیں، پھر قربانی کریں، تو جس نے ایسا کیا تو اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے اس سے پہلے ذبح کرلیا تو وہ محض گوشت ہے جسے وہ اپنے گھر والوں کو پہلے پیش کر رہا ہے''، ابو بردہ بن نیار (صلاۃ سے پہلے ہی) ذبح کر چکے تھے، تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سال کا ایک دنبہ ہے، جو دانت والے دنبے سے بہتر ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اسے ہی ذبح کرلو لیکن تمہارے بعد اور کسی کے لیے یہ کافی نہیں ہوگا''۔

9- بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۹- باب: عیدین کی صلاۃ خطبے سے پہلے پڑھنے کا بیان

1565- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: وقد أخرجه: خ/العيدين ٨ (٩٦٣)، م/العيدين (٨٨٨)، (تحفة الأشراف: ٨٠٤٥)، ت/الصلاة ٢٦٦ (الجمعة ٣١) (٥٣١)، ق/الإقامة ١٥٥ (١٢٧٦)، حم١٢/٢، ٣٨ (صحيح)

۱۵۶۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی صلاۃ خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

10۔بَابُ صَلاةِ الْعِيدَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ

۱۰۔باب: عیدین کی صلاۃ نیزہ سامنے رکھ کر پڑھنے کا بیان

1566۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الأَضْحَى، يُرْكِزُهَا فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

تخريج: وقد أخرجه: خ/العيدين ١٣ (٩٧٣)، ١٤ (٩٧٧٢)، ق/الإقامة ١٦٤ (١٣٠٤)، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٥٩٧)، حم٢/٩٨، ١٤٥، ١٥١، د/الصلاة ١٢٤ (١٤٥٠) (صحيح)

۱۵۶۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی دونوں میں نیزہ لے جاتے اور اسے گاڑتے، پھر اس کی جانب رخ کر کے صلاۃ پڑھتے تھے۔

11۔ عَدَدُ صَلاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۱۔باب: عیدین کی صلاۃ کی رکعات کا بیان

1567۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ، زُبَيْدٍ الأَيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: صَلاةُ الأَضْحَى رَكْعَتَانِ، وَصَلاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ، عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٢١ (صحيح)

۱۵۶۷۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الاضحی کی صلاۃ دو رکعت ہے، عید الفطر کی صلاۃ دو رکعت ہے، مسافر کی صلاۃ دو رکعت ہے، اور جمعے کی صلاۃ دو رکعت ہے اور یہ سب (دو دو رکعت ہونے کے باوجود) بزبانِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل ہیں، ان میں کوئی کمی نہیں۔

12۔ بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِقَافْ وَاقْتَرَبَتْ

۱۲۔باب: عیدین میں سورۂ ''ق'' اور سورۂ ''اقتربت'' پڑھنے کا بیان

1568۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمَ عِيدٍ، فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: بِأَيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟، فَقَالَ: بِقَافْ وَاقْتَرَبَتْ.

تخريج: م/العيدين ٣ (٨٩١)، د/الصلاة ٢٥٢ (١١٥٤)، ت/الصلاة ٢٦٨ (الجمعة ٣٣) (٥٣٤، ٥٣٥)، ق/الإقامة ١٥٧ (١٢٨٢)، ط/العيدين ٤ (٨)، حم٥/٢١٧، ٢١٩ (صحيح)

١٥٦٨- عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) عید کے دن عمر رضی اللہ عنہ نکلے تو انہوں نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ آج کے دن کون سی (سورتیں) پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: سورۂ "ق" اور سورۂ "اقتربت"۔

13- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾

١٣- باب: عیدین میں ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ اور ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ پڑھنے کا بیان

1569- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، فَيَقْرَأُ بِهِمَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤٢٥ (صحيح)

١٥٦٩- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں اور جمعے کے دن ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ اور ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ پڑھتے تھے اور کبھی یہ دونوں ایک ساتھ ایک ہی دن میں جمع ہو جاتے تو بھی انہیں دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے۔

14- بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلاةِ

١٤- باب: عیدین کا خطبہ صلاۃ کے بعد دینے کا بیان

1570- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَدَأَ بِالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ.

تخريج: خ/الأذان ١٦١ (٨٦٣)، العيدين ١٦ (٩٧٥)، ١٨ (٩٧٧)، الزكاة ٣٣ (١٤٤٩) مطولاً، النكاح ١٢٤ (٥٢٣٣)، اللباس ٥٦ (٥٨٨٠)، الاعتصام ١٦ (٧٣٢٣)، م/العيدين (٨٨٤)، د/الصلاة ٢٤٨ (١١٤٢، ١١٤٣، ١١٤٤)، ق/الإقامة ١٥٥ (١٢٧٣)، (تحفة الأشراف: ٥٨٨٣)، حم١/٢٢٠، د/الصلاة ٢١٨ (١٦٤٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۵۷۰۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید میں شریک رہا تو آپ نے خطبے سے پہلے صلاۃ شروع کی، پھر آپ نے خطبہ دیا۔

1571۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلاةِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٦٤ (صحيح)

۱۵۷۱۔براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن صلاۃ کے بعد خطبہ دیا۔

15۔ اَلتَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

۱۵۔باب: عید کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے اور نہ بیٹھنے دونوں کے جواز کا بیان

1572۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ، قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ)).

تخريج: د/الصلاة ٢٥٣ (١١٥٥)، ق/الإقامة ١٥٩ (١٢٩٠)، (تحفة الأشراف: ٥٣١٥) (صحيح)

۱۵۷۲۔عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عید کی صلاۃ پڑھی، پھر فرمایا: ''جو (واپس) لوٹنا چاہے لوٹ جائے، اور جو خطبہ سننے کے لیے ٹھہرنا چاہے ٹھہرے۔''

16۔ اَلزِّينَةُ لِلْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

۱۶۔باب: عیدین کے خطبے کے لیے زینت کا بیان

1573۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ إِيَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ .

تخريج: تفرد المؤلف بلفظ "يخطب" وأخرجه كل من: د/اللباس ١٩ (٤٠٦٥)، الترجل ١٨ (٤٢٠٦، ٤٢٠٧)، ت/الأدب ٤٨ (٢٨١٢)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٣٦)، حم٢/٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨ و ٤/١٦٣، د/الديات ٢٥ (٢٤٣٣، ٢٤٣٤)، وليس عندهم ذكرالخطبة، بل في بعض روايات أحمد أنه كان جالسا في ظل الكعبة، وبدون ذكرالخطبة، يأتي عند المؤلف نفسه في الزينة ٩٦ (برقم: ٥٣٢١) (صحيح)

۱۵۷۳۔ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور آپ پر ہرے رنگ کی دو چادریں تھیں۔

17۔ اَلْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيرِ

۱۷۔باب: اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دینے کا بیان

1574۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْ أَخِيهِ، عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الأَحْمَسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ، وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ .

تخريج: ق/الإقامة ١٥٨ (١٢٨٤، ١٢٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٢١٤٢)، حم٤/٣٠٦ (حسن)

۱۵۷۴- ابو کاہل احمسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دے رہے تھے اور ایک حبشی اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے تھا۔

18- قِيَامُ الإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۸- باب: امام کے کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان

1575- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ .

تخريج: ق/الإقامة ٨٥ (١١٠٥)، (تحفة الأشراف: ٢١٨٤)، حم٥/٨٧، ١٠١ (صحيح)

۱۵۷۵- سماک کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر آپ کچھ دیر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔

19- قِيَامُ الإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ

۱۹- باب: خطبے میں امام کے کسی آدمی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کا بیان

1576- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلاةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ - بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلا إِقَامَةٍ -، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلالٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ، وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ، ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللهِ، وَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَحَمِدَاللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ))، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ - سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ -: بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ))، فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلائِدَهُنَّ وَأَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ، يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلالٍ، يَتَصَدَّقْنَ بِهِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٦٣ (صحيح)

۱۵۷۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن صلاۃ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، آپ نے خطبے سے پہلے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے صلاۃ پڑھی، پھر جب صلاۃ پوری کر لی تو آپ بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، لوگوں کو نصیحتیں کیں، اورانہیں (آخرت کی) یاد دلائی، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ابھارا، پھر آپ مڑے اور عورتوں کی طرف چلے، بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے انہیں (بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا، اور انہیں نصیحت کی اور (آخرت کی) یاد دلائی، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ابھارا، پھر فرمایا: ''تم صدقہ کیا کرو، کیونکہ عورتیں ہی زیادہ تر جہنم کا ایندھن ہوں گی، تو ایک گھٹیا درجے کی ہلکے کالے رنگ کے گالوں والی عورت نے پوچھا: کس سبب سے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ''(کیونکہ) وہ شکوے اور گلے بہت کرتی ہیں، اور شوہر کی ناشکری کرتی ہیں''، عورتوں نے یہ سنا تو وہ اپنے ہار، بالیاں اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں، وہ انہیں صدقے میں دے رہی تھیں۔

20۔ اِسْتِقْبَالُ الإِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۰۔ باب: امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے خطبہ دینے کا بیان

1577۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ، فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَإِلَّا أَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: ((تَصَدَّقُوا))، ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ.

تخریج: خ/الحیض ٦ (٣٠٤)، العیدین ٦ (٩٥٦)، الزکاۃ ٤٤ (١٤٦٢)، م/الإیمان ٣٤ (٨٠) مطولاً، العیدین (٨٨٩)، ق/الإقامة ١٥٨ (١٢٨٨)، (تحفة الأشراف: ٤٢٧١)، حم٣/٣٦، ٥٧ (صحیح)

۱۵۷۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے تو لوگوں کو صلاۃ پڑھاتے، پھر جب دوسری رکعت میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے تو کھڑے ہوتے اور اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے، پھر اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی، جیسے کہیں فوج بھیجنا ہو تو لوگوں سے اس کا ذکر کرتے، ورنہ لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتے، تین بار کہتے: ''صدقہ کرو''، تو صدقہ دینے والوں میں زیادہ تر عورتیں ہوتی تھیں۔

21۔ الإِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ

۲۱۔ باب: خطبے کے وقت خاموش رہنے کا بیان

1578۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ)).

تخریج: د/الصلاۃ ٢٣٥ (١١١٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٤٠)، ط/الجمعة ٢ (٦)، حم٢/٤٧٤، ٤٨٥،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٥٣٢، د/الصلاة ١٩٥ (١٥٩٠) (صحيح)

۱۵۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو، اور امام خطبہ دے رہا ہوتو تم نے لغو حرکت کی۔''

22۔ كَيْفَ الْخُطْبَةُ ؟

۲۲۔ باب: خطبہ کیسا ہو؟

1579۔ أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ، يَحْمَدُ اللهَ، وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: ((مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ، وَكُلُّ ضَلالَةٍ فِي النَّارِ))، ثُمَّ يَقُولُ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ))، وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَعَلا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ: ((صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ، وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ)).

تخريج: م/الجمعة ١٣ (٨٦٧)، ق/المقدمة ٧ (٤٥)، حم ٣/٣١٠، ٣١١، ٣١٩، ٣٣٧، ٣٧١، د/المقدمة ٢٣ (٢١٢)، (تحفة الأشراف: ٢٥٩٩) (صحيح)

۱۵۷۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے جو اس کی شایانِ شان ہوتی، پھر آپ فرماتے: ''جسے اللہ راہ دکھائے تو کوئی اسے گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے گمراہ کردے تو اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے''، پھر آپ فرماتے: ''میں اور قیامت دونوں اس قدر نزدیک ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہیں''، اور جب آپ قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کے دونوں رخسار سرخ ہوجاتے، اور آواز بلند ہوجاتی، اور آپ کا غصہ بڑھ جاتا جیسے آپ کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں: (ہوشیار رہو! دشمن) تم پر صبح میں حملہ کرنے والا ہے، یا شام میں، پھر آپ فرماتے: ''جو (مرنے کے بعد) مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض چھوڑے یا بال بچے چھوڑ کر مرے تو وہ میری طرف یا میرے ذمہ ہیں، اور میں مومنوں کا ولی ہوں۔'' [1]

فائدہ [1] :......یعنی جن کا کفیل کوئی نہیں ان کا کفیل میں ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23۔حَثُّ الإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۳۔باب: خطبے میں امام کا لوگوں کو صدقہ کرنے پر ابھارنے کا بیان

1580۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْطُبُ، فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا - تَكَلَّمَ، وَإِلَّا رَجَعَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٧٧ (صحيح)

۱۵۸۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتیں پڑھتے، پھر خطبہ دیتے تو صدقہ کرنے کا حکم دیتے، تو صدقہ کرنے والوں میں زیادہ تر عورتیں ہوتی تھی، پھر اگر آپ کو کوئی حاجت ہوتی یا کوئی لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو ذکر کرتے ورنہ لوٹ آتے۔

1581۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ شَعِيرٍ .

تخريج: د/الزكاة ٢٠ (١٦٢٢) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٥٣٩٤)، حم١/٢٢٨، ٣٥١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٥١٠، ٢٥١٧ (صحيح المرفوع منه) (اس کا مرفوع حصہ دوسرے طرق سے تقویت پا کر صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''حسن بصری'' کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں ہے)

۱۵۸۱۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرے میں خطبہ دیا تو کہا: تم لوگ اپنے صیام کی زکاۃ ادا کرو، تو (یہ سن کر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، تو انہوں نے کہا: یہاں مدینہ والے کون کون ہیں، تم اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ اور انہیں سکھاؤ، کیونکہ یہ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو، چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام، مرد، عورت سب پر فرض کیا ہے۔

1582۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ))، فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) ، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ ، فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)) .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٥٦٤ (صحيح)

۱۵۸۲۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن صلاۃ کے بعد خطبہ دیا، پھر فرمایا: ''جس نے ہماری (طرح) صلاۃ پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس نے قربانی کو پالیا، اور جس نے صلاۃ سے پہلے قربانی کر دی، تو وہ گوشت کی بکری ہے ❶ تو ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! قسم اللہ کی! میں نے تو صلاۃ کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ذبح کر دیا، میں نے سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے، اس لیے میں نے جلدی کر دی، چنانچہ میں نے (خود) کھایا، اور اپنے گھر والوں کو اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو گوشت کی بکری ہوئی'' (اب قربانی کے طور پر دوسری کرو) تو انہوں نے کہا: میرے پاس ایک سال کا ایک دنبہ ہے، جو گوشت کی دو بکریوں سے (بھی) اچھا ہے، تو کیا وہ میری طرف سے کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، مگر تمہارے بعد وہ کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا''

فائدہ ❶ :......یعنی یہ قربانی کے لیے نہیں، بلکہ صرف کھانے کے لیے ذبح کی گئی بکری ہے۔

24ـ الْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ

۲۴۔ باب: خطبے میں میانہ روی کا بیان

1583ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَكَانَتْ صَلاتُهُ قَصْدًا ، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا .

تخريج: م/الجمعة ١٣ (٨٦٦)، ت/الصلاة ٢٤٧ (٥٠٧)، (تحفة الأشراف: ٢١٦٧)، د/الصلاة ١٩٩ (١٠٩٨)، ٢٠٠ (١٦٠٠) (صحيح)

۱۵۸۳۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھتا تھا، تو آپ کی صلاۃ درمیانی ہوتی تھی، اور آپ کا خطبہ (بھی) درمیانہ (اوسط درجے کا) ہوتا تھا۔

25ـ الْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوتُ فِيهِ

۲۵۔ باب: دونوں خطبوں میں بیٹھنے اور اس میں خاموش رہنے کا بیان

1584ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لا يَتَكَلَّمُ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ ، فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرَى ، فَمَنْ خَبَّرَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ قَاعِدًا ، فَلا تُصَدِّقْهُ .

تخريج: د/الصلاة ٢٢٨ (١٠٩٥)، (تحفة الأشراف: ٢١٩٧)، حم٥/٩٠، ٩٧ (حسن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۸۴۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے دیکھا، پھر آپ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے اس میں بولتے نہیں، پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ دیتے، تو جو شخص تمھیں یہ خبر دے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ دیا تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ مؤلف کا محض استنباط ہے، جو عیدین کے خطبے کو جمعے کے خطبے پر قیاس پر مبنی ہے، خاص طور پر عیدین کے خطبے کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صراحت مروی نہیں ہے، اس لیے بعض علما جمعے کے خطبے پر قیاس کر کے عیدین میں بھی دو خطبے کے قائل ہیں، جب کہ بعض علما صرف ایک خطبے کے قائل ہیں، عیدین کے سلسلے میں ایک خطبہ ہی قرین قیاس ہے۔

26۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيهَا

۲۶۔ باب: دوسرے خطبے میں قرآن پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے کا بیان

1585۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ، وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ، وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَاتُهُ قَصْدًا .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٤١٩ (صحيح)

۱۵۸۵۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے اور بعض آیتیں پڑھتے اور اللہ کا ذکر کرتے اور آپ کا خطبہ اور آپ کی صلاۃ متوسط (درمیانی) ہوا کرتی تھی۔

27۔ نُزُولُ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

۲۷۔ باب: خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے امام کے منبر سے اترنے کا بیان

1586۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَام، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا، فَقَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾، رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ، فَحَمَلْتُهُمَا)).

تخريج: انظر حديث رقم : ١٤١٤ (صحيح)

۱۵۸۶۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیض پہنے گرتے پڑتے آتے دکھائی دیے، آپ منبر سے اتر پڑے اور ان دونوں کو اٹھا لیا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (تمھارے مال اور اولاد فتنہ ہیں) میں نے ان دونوں کو ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قمیصوں میں گرتے پڑتے آتے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا، یہاں تک کہ میں منبر سے اتر گیا، اور میں نے ان کو اٹھا لیا۔“

28 ـ مَوْعِظَةُ الإِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثُّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

۲۸ـ باب: خطبے سے فارغ ہو کر امام کا عورتوں کو نصیحت کرنے اور انہیں صدقہ وخیرات پر ابھارنے کا بیان

1587ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ - أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ .

تخريج: خ/العلم ٣٢ (٩٨)، الأذان ١٦١ (٨٦٣)، العيدين ٨ (٩٦٤)، ١٩ (٩٧٧)، الزكاة ٢١ (١٤٣١)، ٣٣ (١٤٤٩)، تفسير الممتحنة ٣ (٤٨٩٥)، النكاح ١٢٥ (٥٢٤٩)، الاعتصام ١٦ (٧٣٢٥)، د/الصلاة ٢٥٠ (١١٤٦)، (تحفة الأشراف: ٥٨١٦)، حم١/٢٣٢، ٣٤٥، ٣٥٧، ٣٦٨، وانظر أيضاً حديث رقم: ١٥٧٠ (صحيح)

۱۵۸۷ـ عبد الرحمن بن عابس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: کیا آپ عیدین کے لیے جاتے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، اور اگر میری آپ سے قرابت نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ نہ ہوتا، یعنی اپنی کم سنی کی وجہ سے، آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے، تو آپ نے (وہاں) صلاۃ پڑھی، پھر خطبہ دیا، پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں بھی آپ نے نصیحت کی اور (آخرت کی) یاد دلائی، اور صدقہ کرنے کا حکم دیا، تو عورتیں اپنا ہاتھ اپنے گلے کی طرف بڑھانے (اور اپنا زیور اتار اتار کر) بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

29ـ اَلصَّلاَةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا

۲۹ـ باب: عیدین سے پہلے اور اس کے بعد صلاۃ پڑھنے کا بیان

1588ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا .

تخريج: خ/العيدين ٢٦ (٩٨٩)، الزكاة ٢١ (١٤٣١)، اللباس ٥٧ (٥٨٨١)، ٥٩ (٥٨٨٣)، م/العيدين ٢ (٨٨٤)، د/الصلاة ٢٥٦ (١١٥٩)، ت/الصلاة ٢٧٠ (الجمعة ٣٥) (٥٣٧)، ق/الإقامة ١٦٠ (١٢٩١)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف : ٥٥٥٨)، حم٢٨٠/١، ٣٤٠، ٣٥٥، د/الصلاة ٢١٩ (١٦٤٦) (صحيح)

١٥٨٨۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو آپ نے دو رکعت صلاۃ پڑھی، نہ تو ان سے پہلے کوئی صلاۃ پڑھی اور نہ ہی ان کے بعد۔

30۔ ذَبْحُ الإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ

٣٠۔ باب: عیدالاضحیٰ کے دن امام کے ذبح کرنے کا اور ذبیحوں کی تعداد کا بیان

1589۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى، وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا.

تخريج: خ/الأضاحي ٤ (٥٥٤٩)، ٩ (٥٥٥٨)، ١٢ (٥٥٦١)، ١٤ (٥٥٦٥)، م/الأضاحي ١ (١٩٦٢)، د/الضحايا ٤ (٢٧٩٣)، ت/الأضاحي ٢ (١٤٩٤)، ق/الأضاحي ١٢ (٣١٥١)، (تحفة الأشراف : ١٤٥٥)، حم١١٣/٣، ١١٧، ويأتي عند المؤلف في الأضاحي ٤٣٩٣، ٤٤٠١ (صحيح)

١٥٨٩۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا اور (اس کے بعد) آپ دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف جھکے اور انہیں ذبح کیا۔

1590۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ، أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى.

تخريج: خ/العيدين ٢٢ (٩٨٢)، الأضاحي ٦ (٥٥٥٢)، ق/الأضاحي ١٧ (٣١٦١)، (تحفة الأشراف : ٨٢٦١)، حم١٠٨/٢، ويأتي عند المؤلف برقم : ٤٣٧١ (صحيح)

١٥٩٠۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ ہی میں ذبح یا نحر کرتے تھے۔

31۔ اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا

٣١۔ باب: عید اور جمعہ دونوں کے اکٹھا آپڑنے اور ان میں حاضر ہونے کا بیان

1591۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قُلْتُ: عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نَعَمْ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾، وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا.

تخريج: انظر حديث رقم : ١٤٢٥ (صحيح)

١٥٩١۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عید دونوں میں ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ اور ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ پڑھتے تھے، اور جب جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جاتے تو بھی آپ انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے۔

32- اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

۳۲- باب: عید کی صلاۃ پڑھنے والے کے لیے جمعے سے غیر حاضر رہنے کی رخصت کا بیان

1592- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِيدَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ.

تخريج: د/الصلاة ٢١٧ (١٠٧٠)، ق/الإقامة ١٦٦ (١٣١٠)، (تحفة الأشراف: ٣٦٥٧)، حم٤/٣٧٢، د/الصلاة ٢٢٥ (١٦٥٣) (صحيح)

۱۵۹۲- ایاس بن ابی رملہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا، انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین ❶ میں رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے صبح میں عید کی صلاۃ پڑھی، پھر آپ نے جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت دی۔

فائدہ ❶: ......عیدین سے مراد وہ دن ہے جس میں عید اور جمعہ دونوں ایک ساتھ آ پڑے ہوں۔

1593- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ، ثُمَّ خَرَجَ، فَخَطَبَ، فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَصَابَ السُّنَّةَ.

تخريج: وقد أخرجه: د/الصلاة ٢١٧ (١٠٧١)، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٥٣٨) (صحيح)

۱۵۹۳- وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں دونوں عیدیں ایک ہی دن میں جمع ہو گئیں، تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے نکلنے میں تاخیر کی یہاں تک کہ دن چڑھ آیا، پھر وہ نکلے اور انہوں نے خطبہ دیا، تو لمبا خطبہ دیا، پھر وہ اترے اور صلاۃ پڑھی۔ اس دن انہوں نے لوگوں کو جمعہ نہیں پڑھایا، یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا: انہوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ......صحیح صورت حال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود اہل مدینہ کے ساتھ جمعہ پڑھا بھی اور انہیں پڑھایا بھی، ہاں دور سے آنے والے لوگوں کو جمعے میں آنے سے رخصت دے دی، آپ نے فرمایا تھا: "نحن مجمعون" یعنی ہم تو جمعہ پڑھیں گے، (ابوداود، ابن ماجہ من حدیث ابوہریرہ وابن عباس) نیز ابھی حدیث رقم ۱۵۹۰ میں گزرا کہ "جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آ پڑتے تھے تو آپ (سبح اسم ربك الأعلى) اور (هل أتاك حديث الغاشية) دونوں میں پڑھا کرتے تھے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33۔ ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

۳۳۔ باب: عید کے دن دف بجانے کا بیان

1594۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُنَّ، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٦٩)، وقد أخرجه: خ/العيدين ٢ (٩٤٩)، ٣ (٩٥٢)، ٢٥ (٩٨٧)، الجهاد ٨١ (٢٩٠٦)، المناقب ١٥ (٣٥٢٩)، مناقب الأنصار ٤٦ (٣٩٣١)، م/العيدين ٤ (٨٩٢)، ق/النكاح ٢١ (١٨٩٨)، حم ٦/٣٣، ٨٤، ٩٩، ١٢٧، ١٣٤ (صحيح)

۱۵۹۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان دونوں کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑو (بجانے دو) کیونکہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے'' (جس میں لوگ کھیلتے کودتے اور خوشی مناتے ہیں)۔

34۔ اَللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

۳۴۔ باب: عید کے دن حکمران کے سامنے کھیلنے کودنے کا بیان

1595۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَدَعَانِي، فَكُنْتُ أَطَّلِعُ إِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٠٩١) خ/الصلاة ٦٩ (٤٥٤)، العيدين ٢ (٩٥٠)، ٢٥ (٩٨٨)، الجهاد ٨١ (٢٩٠٧)، المناقب ١٥ (٢٥٣٠) النكاح ٨٢ (٥١٩٠)، ١١٤ (٥٢٣٦)، م/العيدين ٤ (٨٩٢)، حم٦/٥٦، ٨٣، ٨٥، ١١٦، ١٨٦، ٢٣٣، ٢٤٢، ٢٤٧، ٢٧٠ (صحيح)

۱۵۹۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عید کے دن حبشی لوگ آئے وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھیل کود رہے تھے، آپ نے مجھے بلایا، تو میں انہیں آپ کے کندھے کے اوپر سے دیکھ رہی تھی، میں برابر دیکھتی رہی یہاں تک کہ میں (خود) ہی لوٹ آئی۔

35۔ اَللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى ذَلِكَ

۳۵۔ باب: عید کے دن مسجد میں کھیلنے کودنے اور عورتوں کے اسے دیکھنے کا بیان

1596۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا أَسْأَمُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

تخريج: خ/النكاح ١١٤ (٥٢٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٥١٣)، حم٦/٨٤، ٨٥ (صحيح)

۱۵۹۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے آڑ کیے ہوئے تھے، اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی کہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے، یہاں تک کہ میں خود ہی اکتا گئی، تم خود ہی اندازہ لگالو کہ ایک کم سن لڑکی کھیل کود (دیکھنے) کی کتنی حریص ہوتی ہے۔

1597۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهُمْ يَا عُمَرُ! فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣١٩٤)، وقد أخرجه: خ/الجهاد ٧٩ (٢٩٠١)، م/العيدين ٤ (٨٩٣)، حم٢/٣٦٨، ٥٤٠ (صحيح)

۱۵۹۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے حبشی لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے تو آپ انہیں ڈانٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! انہیں چھوڑو (کھیلنے دو) یہ ''بنو ارفدہ'' ❶ ہی تو ہیں۔''

فائدہ ❶: ...... بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے۔

36۔ اَلرُّخْصَةُ فِي الاسْتِمَاعِ إِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

۳۶۔ باب: عید کے دن گانے سننے اور دف بجانے کی رخصت کا بیان

1598۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ، وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ - وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَجٍّ ثَوْبَهُ - فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ))، وَهُنَّ أَيَّامُ مِنًى وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٠٩) (صحيح)

۱۵۹۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے (گھر میں) داخل ہوئے، ان کے پاس دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں، اور گانا گا رہی تھیں، ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ اپنے کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھے، تو آپ نے اپنا چہرہ کھولا، اور فرمایا: ''ابوبکر! انہیں چھوڑ و کھیلنے دو، یہ عید کے دن ہیں۔'' اور منیٰ کے دن تھے'' ❷ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مدینے میں تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :...... یہ گانا کوئی فحش گانا نہیں تھا، بلکہ ان کے آباء واجداد کی بہادری کے قصے تھے، فحش گانے کسی بھی صورت میں اور کسی بھی موقعے پر جائز نہیں، نیز جائز گانوں میں بھی موسیقی کی آمیزش ہوتو جائز نہیں۔

فائدہ ❷ :...... اس جملے سے اخیر تک راوی کا قول ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عیدالاضحیٰ کے بعد حاجیوں کے منیٰ میں قیام کے دن تھے، یعنی یہ تشریق کے ایام تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20- كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

۲۰۔ کتاب: قیام اللیل (تہجد) اور دن کی نفل صلاتوں کے احکام ومسائل

1-بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلاةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذَلِكَ

ا۔باب: گھروں میں صلاۃ پڑھنے کی ترغیب اوراس کی فضیلت کا بیان

1599- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٥٢٠)، وقد أخرجه: خ/الصلاة ٥٢ (٤٣٢)، التهجد ٣٧ (١١٨٧)، م/المسافرين ٢٩ (٧٧٧)، د/الصلاة ٢٠٥ (١٠٤٣)، ٣٤٦ (١٤٤٨)، ت/الصلاة ٢١٤ (٤٥١)، ق/الإقامة ١٨٦ (١٣٧٧)، حم٢/٦، ١٦، ١٢٣ (صحيح)

۱۵۹۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں صلاۃ ❶ پڑھو، انہیں قبرستان نہ بناؤ'' ❷

فائدہ ❶ :......صلاۃ سے مراد نوافل اور سنتیں ہیں۔

فائدہ ❷ :......اس سے معلوم ہوا کہ جن گھروں میں نوافل کی ادائیگی کا اہتمام نہیں ہوتا وہ قبرستان کی طرح ہوتے ہیں، جس طرح قبریں عمل اور عبادت سے خالی ہوتی ہیں اسی طرح ایسے گھر بھی عمل اور عبادت سے محروم ہوتے ہیں۔

1600- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، فَظَنُّوا أَنَّهُ نَائِمٌ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ! فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: خ/الأذان ٨١ (٧٣١)، الأدب ٧٥ (٦١١٣)، الاعتصام ٣ (٧٢٩٠)، م/المسافرين ٢٩ (٧٨١)، د/الصلاة ٢٠٥ (١٠٤٤)، ٣٤٦ (١٤٤٧)، ت/الصلاة ٢١٤ (٤٥٠)، (تحفة الأشراف: ٣٦٩٨)، ط/الجماعة ١ (٤)، حم٥/١٨٢، ١٨٣، ١٨٦، ١٨٧، د/الصلاة ٩٦ (١٤٠٦) (صحیح)

١٦٠٠۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے گھیر کر ایک کمرہ بنایا، تو آپ نے اس میں کئی راتیں صلاۃ پڑھیں، یہاں تک کہ لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے، پھر ان لوگوں نے ایک رات آپ کی آواز نہیں سنی، وہ سمجھے کہ آپ سو گئے ہیں، تو ان میں سے کچھ لوگ کھکھارنے لگے، تاکہ آپ ان کی طرف نکلیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں اس کام میں برابر لگا دیکھا تو ڈرا کہ کہیں وہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور اگر وہ تم پر فرض کر دی گئی تو تم اسے ادا نہیں کر سکو گے، تو لوگو! تم اپنے گھروں میں صلاتیں پڑھا کرو، کیونکہ آدمی کی سب سے افضل (بہترین) صلاۃ وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو ❶ سوائے فرض صلاۃ کے۔''

فائدہ ❶ :...... یہ حکم تمام نفلی صلاتوں کو شامل ہے، البتہ اس حکم سے وہ صلاتیں مستثنیٰ ہیں جو شعائرِ اسلام میں شمار کی جاتی ہیں، مثلاً: عیدین، استسقاء اور کسوف و خسوف (چاند اور سورج گرہن) کی صلاتیں۔

1601- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلاةِ فِي الْبُيُوتِ)).

تخریج: د/الصلاة ٣٠٤ (١٣٠٠)، ت/فيه ٣٠٧ (الجمعة ٧١) (٦٠٤)، (تحفة الأشراف: ١١١٠٧) (صحیح)

١٦٠١۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی صلاۃ قبیلۂ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی، جب آپ پڑھ چکے تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر سنت پڑھنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (سنت) صلاۃ کو گھروں میں پڑھنے کی پابندی کرو۔''

2- بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

۲۔ باب: قیام اللیل (تہجد) کا بیان

1602- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ؟ فَقَالَ: أَلا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: عَائِشَةُ، ائْتِهَا، فَسَلْهَا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا، إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيهَا إِلاَّ مُضِيًّا، فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ مَعِي، فَدَخَلَ عَلَيْهَا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ لِحَكِيمٍ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قُلْتُ: ابْنُ عَامِرٍ، فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا، قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ، فَبَدَا لِي قِيَامُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: أَلَيْسَ تَقْرَأُ هٰذِهِ السُّورَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَتْ: فَإِنَّ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا، حَتّٰى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ، وَأَمْسَكَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - التَّخْفِيفَ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً، فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ، فَبَدَا لِي وَتْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً، فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ! فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ، فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ، أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِي مُشَافَهَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِي، وَلَا أَدْرِي مِمَّنِ الْخَطَأُ فِي مَوْضِعِ وَتْرِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

تخريج: م/المسافرين ١٨ (٧٤٦)، د/الصلاة ٣١٦ (١٣٤٢، ١٣٤٣، ١٣٤٤، ١٣٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٦١٠٤)، حم ٦/٥٣، ٩٤، ١٠٩، ١٦٣، ١٦٨، ٢٣٦، ٢٥٨، د/الصلاة ١٦٥ (١٥١٦) (صحيح)

۱۶۰۲۔ سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ان سے وتر کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں اہل زمین میں رسول اللہ ﷺ کی وتر کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سعد نے کہا: کیوں نہیں (ضرور بتایئے) تو انہوں نے کہا: وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان کے پاس جاؤ، اور ان سے سوال کرو، پھر میرے پاس لوٹ کر آؤ، اور وہ تمہیں جو جواب دیں اسے مجھے بتاؤ، چنانچہ میں حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے میں نے اپنے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلنے کے لیے کہا، تو انہوں نے انکار کیا، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے: میں ان سے نہیں مل سکتا، میں نے انہیں ان دو گروہوں ❶ کے متعلق کچھ بولنے سے منع کیا تھا، مگر وہ بولے بغیر نہ رہیں، تو میں نے حکیم بن افلح کو قسم دلائی، تو وہ میرے ساتھ آئے، چنانچہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے، تو انہوں نے حکیم سے کہا: تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام ہیں، تو انہوں نے کہا: کون ہشام؟ میں نے کہا: عامر کے لڑکے، تو انہوں نے ان (عامر) کے لیے رحم کی دعا کی اور کہا: عامر کتنے اچھے آدمی تھے۔

سعد نے کہا: ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے کہا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں، تو انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے اخلاق سراپائے قرآن تھے، پھر میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے قیام اللیل کے متعلق پوچھنے کا خیال آیا، تو میں نے کہا: ام المومنین! مجھے نبی ﷺ کے قیام اللیل کے متعلق بتائیے، انہوں نے کہا: کیا تم سورت "يَـا أَيُّهَـا الْمُـزَّمِّلُ" نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں، تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے شروع میں قیام اللیل کو فرض قرار دیا، تو نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے ایک سال تک قیام کیا یہاں تک کہ ان کے قدم سوج گئے، اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخری آیتوں کو بارہ مہینے تک روکے رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرمائی، اور رات کا قیام اس کے بعد کہ وہ فرض تھا نفل ہوگیا، میں نے پھر اٹھنے کا ارادہ کیا، تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی وتر کے متعلق بھی پوچھ لوں، تو میں نے کہا: ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کی وتر کے بارے میں بھی بتائیے تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے، تو اللہ تعالیٰ رات میں آپ کو جب اٹھانا چاہتا اٹھا دیتا تو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے ❷ جن میں آپ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، ذکر الٰہی کرتے، دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا، پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھتے، پھر ایک رکعت پڑھتے تو اس طرح کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔

پھر جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہوگئے اور جسم پر گوشت چڑھ گیا تو وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے، اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھتے، تو میرے بیٹے! اس طرح کل نو رکعتیں ہوئیں، اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی صلاۃ پڑھتے تو آپ کو یہ پسند ہوتا کہ اس پر مداومت کریں، اور جب آپ نیند، بیماری یا کسی تکلیف کی وجہ سے رات کا قیام نہیں کر پاتے تو آپ (اس کے بدلے میں) دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے تھے، اور میں نہیں جانتی کہ نبی اکرم ﷺ نے پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو، اور نہ ہی آپ پوری رات صبح تک قیام ہی کرتے، اور نہ ہی کسی مہینے کے پورے صیام رکھتے، سوائے رمضان کے، پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، اور میں نے ان سے ان کی یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا، رہا میں تو اگر میں ان کے یہاں جاتا ہوتا تو میں ان کے پاس ضرور جاتا یہاں تک کہ وہ مجھ سے براہِ راست بالمشافہ یہ حدیث بیان کرتیں۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: اسی طرح میری کتاب میں ہے، اور میں نہیں جانتا کہ کس شخص سے آپ کی وتر کی جگہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں غلطی ہوئی ہے۔ ❸

فائدہ ❶ :......یعنی معاویہ اور علی رضی اللہ عنہما کے درمیان میں۔

فائدہ ❷ :......کسی راوی سے وہم ہوگیا ہے، صحیح "نو رکعتیں" ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے، آٹھ رکعتیں لگاتار پڑھتے، اور آٹھویں رکعت پر بیٹھ کر نویں رکعت کے لیے اٹھتے۔

فائدہ ❸ :......وتر کی جگہ میں غلطی اس طرح ہوئی ہے کہ اس حدیث میں بیٹھ کر پڑھی جانے والی دونوں رکعتوں کو اس وتر کی رکعت پر مقدم کردیا گیا جسے آپ آٹھویں کے بعد پڑھتے تھے، صحیح یہ ہے کہ آپ ان دونوں رکعتوں کو بیٹھ کر وتر کے بعد پڑھتے تھے جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے۔

3ـ بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۳ـ باب: رمضان میں ایمان کی حالت میں خالص ثواب کی نیت سے قیام کرنے (تہجد پڑھنے) کے ثواب کا بیان

1603ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الإيمان ٢٧ (٣٧)، الصوم ٦ (١٨٩٨)، التراويح ١ (٢٠٠٩)، م/المسافرين ٢٥ (٧٥٩)، د/الصلاة ٣١٨ (١٣٧١)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٧٧)، وقد أخرجه: ت/الصوم ١ (٦٨٣)، ٨٣ (٨٠٨)، ق/الإقامة ١٧٣ (١٣٢٦)، ط/رمضان ١ (٢)، حم٢/٢٤١، ٢٨١، ٢٨٩، ٤٠٨، ٤٢٣، ٤٧٣، ٤٨٦، ٥٠٣، ٢٩، د/الصوم ٥٤ (١٨١٧)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٢٠١، ٢٢٠٢، ٢٢٠٣ (صحيح)

۱۶۰۳ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے (رات کا) قیام کرے گا، تو اس کے گناہ جو پہلے ہو چکے ہوں بخش دیے جائیں گے۔"

1604ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر ماقبله، (تحفة الأشراف: ١٢٢٧٧، ١٥٢٤٨)، ويأتي هذا الحديث عند المؤلف برقم: ٥٠٢٨، ٥٠٢٩ (صحيح)

۱۶۰۴ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے (رات کا) قیام کرے گا، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4ـ بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۴۔ باب: رمضان کے مہینے کے قیام اللیل (تہجد) کا بیان

1605ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ))، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

تخريج: خ/الأذان ٨٠ (٧٢٩)، الجمعة ٢٩ (٩٢٤)، التهجد ٥ (١١٢٩)، التراويح ١ (٢٠١١)، م/المسافرين ٢٥ (٧٦١)، د/الصلاة ٣١٨ (١٣٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٩٤)، ط/رمضان ١ (١)، حم٦/١٦٩، ١٧٧ (صحيح)

۱۶۰۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں صلاۃ پڑھی، آپ کی صلاۃ کے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی صلاۃ پڑھی، پھر آپ نے آنے والی رات میں بھی صلاۃ پڑھی اور لوگ بڑھ گئے تھے، پھر تیسری یا چوتھی رات میں لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نکلے ہی نہیں، پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''تم نے جو دلچسپی دکھائی اسے میں نے دیکھا، تو تمہاری طرف نکلنے سے مجھے صرف اس چیز نے روک دیا کہ میں ڈرا کہ کہیں وہ تمہارے اوپر فرض نہ کر دی جائے''، یہ رمضان کا واقعہ تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد یہ اندیشہ باقی نہیں رہا اس لیے تراویح کی صلاۃ جماعت سے پڑھنے میں اب کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ مشروع ہے، رہا یہ مسئلہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تینوں راتوں میں تراویح کی کتنی رکعتیں پڑھیں، تو دیگر صحیح روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے ان راتوں میں اور بقیہ قیام اللیل میں آٹھ رکعتیں پڑھیں اور وتر کی رکعتوں کو ملا کر اکثر گیارہ اور کبھی تیرہ رکعت تک پڑھنا ثابت ہے، یہی صحابہ سے اور خلفائے راشدین سے منقول ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیس رکعتیں پڑھیں، لیکن یہ روایت منکر اور ضعیف ہے، لائق استناد نہیں ہے۔

1606ـ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ))، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا، وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣٦٥ (صحيح)

١٦٠٦۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں صیام رکھے، تو آپ ہمارے ساتھ (تراویح کے لیے) کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ مہینے کی سات راتیں باقی رہ گئیں، تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ایک تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات کو قیام نہیں کیا، پھر پچیسویں رات کو قیام کیا یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کاش آپ ہماری اس رات کے باقی حصے میں بھی اسی طرح نفلی صلاۃ پڑھاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں پوری رات کے قیام (کا ثواب) لکھے گا''، پھر آپ نے ہمیں صلاۃ نہیں پڑھائی، اور نہ آپ نے قیام کیا یہاں تک کہ مہینے کی تین راتیں باقی رہ گئیں، تو آپ نے ستائیسویں رات میں ہمارے ساتھ قیام کیا، اور اپنے اہل وعیال کو بھی جمع کیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں ہم سے فلاح چھوٹ نہ جائے، میں نے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ کہنے لگے: سحری ہے۔

1607ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ: قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ السُّحُورَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٦٤٢)، حم٤/٢٧٢ (صحيح)

١٦٠٧۔ نعیم بن زیاد ابوطلحہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بشیر رضی اللہ عنہما کو حمص میں منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں تیئسویں رات کو تہائی رات تک قیام کیا، پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا، پھر ستائیسویں رات کو ہم نے آپ کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم فلاح نہیں پاسکیں گے، وہ لوگ سحری کو فلاح کا نام دیتے تھے۔

5ـ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

٥ـ باب: قیام اللیل (تہجد) کی ترغیب کا بیان

1608ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيلًا - أَيْ: ارْقُدْ - ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ أُخْرَى، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا، فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/التهجد ١٢ (١١٤٢)، بدء الخلق ١١ (٣٢٦٩)، ط/المسافرين ٢٨ (٧٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٨٧)، د/الصلاة ٣٠٧ (١٣٠٦)، ق/الإقامة ١٧٤ (١٣٢٩)، ط/صلاة السفر ٢٥ (٩٥)، حم٢/٢٤٣، ٢٥٣ (صحيح)

١٦٠٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، اور ہر گرہ پر تھپکی دے کر کہتا ہے: ابھی رات بہت لمبی ہے، پس سوئے رہ، تو اگر وہ بیدار ہو جاتا ہے، اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو بھی کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر اس نے صلاۃ پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں، اور وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاس اور خوش دل ہوتا ہے، ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ بد دل اور سست ہوتا ہے۔“

1609۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: ((ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ)).

تخريج: خ/التهجد ١٣ (١١٤٤)، بدء الخلق ١١ (٣٢٧٠)، م/المسافرين ٢٨ (٧٧٤)، ق/الإقامة ١٧٤ (١٣٣٠)، (تحفة الأشراف: ٩٢٩٧)، حم١/٣٧٥، ٤٢٧ (صحيح)

١٦٠٩۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سوتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، تو آپ نے فرمایا: ”یہ ایسا آدمی ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... بعض لوگوں نے کہا کہ کان میں شیطان کا پیشاب کرنا حقیقت ہے گرچہ ہمیں اس کا ادراک نہیں ہوتا، اور بعضوں کے نزدیک یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جو شخص سویا رہتا ہے اور رات کو اٹھ کر صلاۃ نہیں پڑھتا تو شیطان اس کے لیے اللہ کی یاد میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

1610۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ الْبَارِحَةَ حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٠٩ (صحيح)

١٦١٠۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! فلاں شخص گزشتہ شب صلاۃ سے سویا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، تو آپ نے فرمایا: ”اس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔“

1611۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى. فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٠٧ (١٣٠٨)، ٣٤٨ (١٤٥٠)، ق/الإقامة ١٧٥ (١٣٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٢٨٦٠)، حم٢/٢٥٠، ٤٣٦ (حسن صحيح)

۱۶۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ رحم کرے اس آدمی پر جورات کو اٹھے اور صلاۃ پڑھے، پھر اپنی بیوی کو بیدار کرے، تو وہ (بھی) صلاۃ پڑھے، اگر نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے، اور اللہ رحم کرے اس عورت پر جورات کو اٹھے اور تہجد پڑھے، پھر اپنے شوہر کو (بھی) بیدار کرے، تو وہ بھی تہجد پڑھے، اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ پانی کے چھینٹے مارنے سے وہ جاگ جائے گا اور صلاۃ پڑھے گا تو وہ بھی اس کی مستحق ہوگی۔

1612۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ، فَقَالَ: ((أَلَا تُصَلُّونَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهَا بَعَثَهَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)).

تخريج: خ/التهجد ٥ (١١٢٧)، تفسير الكهف ١ (٤٧٢٤)، الاعتصام ١٨ (٧٣٤٧)، التوحيد ٣١ (٧٤٦٥)، م/المسافرين ٢٨ (٧٧٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٧٠)، حم١/١١٢ (صحيح)

۱۶۱۲۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور فاطمہ کو (دروازہ کھٹکھٹا کر) بیدار کیا اور فرمایا: ''کیا تم صلاۃ نہیں پڑھو گے؟'' تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہماری جانیں تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ انہیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا، جب میں نے آپ سے یہ کہا تو آپ ﷺ پلٹ پڑے، پھر میں نے آپ کو سنا، آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے اور اپنی ران پر (ہاتھ) مار کر فرما رہے تھے: ''وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا'' (انسان بہت حجتی ہے)۔

1613۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا، فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا، فَقَالَ: ((قُومَا فَصَلِّيَا))، قَالَ: فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَقُولُ: إِنَّا - وَاللهِ - مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، قَالَ: فَوَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ - وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ -: ((مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا، وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦١٢ (صحيح)

١٦١٣۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں میرے اور فاطمہ کے پاس آئے اور آپ نے ہمیں صلاۃ کے لیے بیدار کیا، پھر آپ اپنے گھر لوٹ گئے اور جا کر دیر رات تک صلاۃ پڑھتے رہے، جب آپ نے ہماری کوئی آہٹ نہیں سنی تو آپ دوبارہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں بیدار کیا اور فرمایا: ”تم دونوں اٹھو اور صلاۃ پڑھو“، تو میں اٹھ کر بیٹھ گیا، میں اپنی آنکھ مل رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ”قسم اللہ کی، ہم اتنی ہی پڑھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے، ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، اگر وہ ہمیں بیدار کرنا چاہے گا تو بیدار کر دے گا“ تو یہ سنا تو رسول اللہ ﷺ پیٹھ پھیر کر جانے لگے، آپ اپنے ہاتھ سے اپنی ران پر مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ”ہم اتنی ہی پڑھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے، ❶ انسان بہت ہی حجتی ہے۔“

فائدہ ❶ :...... یہ علی رضی اللہ عنہ کی بات تھی جسے آپ بطور تعجب دہرا رہے تھے۔

6۔بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

٦۔باب: صلاۃ اللیل (تہجد) کی فضیلت کا بیان

1614۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ - هُوَ ابْنُ عَوْفٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)).

تخريج: م/الصيام ٣٨ (١١٦٣)، د/الصيام ٥٥ (٢٤٢٩)، ت/الصلاة ٢١٢ (٤٣٨) الصوم ٤٠ (٧٤٠)، ق/الصيام ٤٣ (١٧٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٩٢)، حم ٢/٣٠٣، ٣٢٩، ٣٤٢، ٣٤٤، ٥٣٥، د/الصلاة ١٦٦ (١٥١٧)، الصوم ٤٥ (١٧٩٨، ١٧٩٩) (صحيح)

١٦١٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل صیام اللہ کے مہینے محرم کے صیام ہیں ❶ اور فرض صلاۃ کے بعد سب سے افضل صلاۃ قیام اللیل (تہجد) ہے۔“

فائدہ ❶ :...... اللہ کی طرف اس مہینے کی نسبت شرف وفضل کی علامت کے طور پر ہے: جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ وغیرہ تراکیب ہیں، محرم حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک ہے، اسی مہینے سے ہجری سن کا آغاز ہوتا ہے۔

1615۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَحْشِيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ)). أَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ.

تخریج: انظر ما قبله (صحیح بما قبله) (یہ مرسل ہے لیکن پچھلی روایت متصل ہے)

۱۶۱۵۔حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''فرض صلاۃ کے بعد سب سے افضل صلاۃ قیام اللیل (تہجد) ہے اور رمضان کے بعد سب سے افضل صیام محرم کے صیام ہیں۔''

شعبہ بن حجاج نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

7-فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

۷-باب: سفر میں قیام اللیل (تہجد) پڑھنے کی فضیلت کا بیان

1616- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيًّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -: رَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ، وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَمَنَعُوهُ، فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - وَالَّذِي أَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ)).

تخریج: ت/صفة الجنة ۲۵ (۲۵٦۸)، (تحفة الأشراف: ۱۱۹۱۳)، حم۱۵۳/۵، ویأتي عند المؤلف برقم: ۲۵۷۱ (کلهم بسیاق فیه زیادة) (ضعیف) (اس کے راوی ''زیدبن ظبیان'' لین الحدیث ہیں)

۱۶۱۶۔ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے: ایک وہ شخص جو کسی قوم کے پاس آیا اور اس نے ان سے اللہ کا واسطہ دے کر مانگا، آپسی قرابت کا واسطہ دے کر نہیں مانگا، تو انہوں نے اسے نہیں دیا، پھر انہی میں سے ایک آدمی ان کے پیچھے سے آیا، اور چھپا کر چپکے سے اسے دیا اور اس کے اس صدقہ دینے کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس شخص کے جس کو اس نے دیا ہے کوئی نہیں جانتا، اور دوسرا آدمی وہ ہے جس کے ساتھ کے لوگ رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب نیند انہیں بھلی معلوم ہونے لگی تو وہ اترے اور سو رہے، لیکن وہ خود کھڑا ہو کر اللہ کے سامنے عاجزی کرتا رہا اور اس کی آیتیں تلاوت کرتا رہا اور تیسرا وہ شخص ہے جو ایک لشکر میں تھا، دشمن سے ان کی مڈبھیڑ ہوئی، تو وہ ہار گئے (جس کی وجہ سے بھاگنے لگے) لیکن وہ سینہ سپر رہا یہاں تک کہ وہ مارا جائے، یا اللہ اسے فتح دے۔''

8-بَابُ وَقْتِ الْقِيَامِ

۸-باب: قیام اللیل (تہجد) کے وقت کا بیان

1617- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ بِشْرٍ - هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ الأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ، قُلْتُ: فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

تخريج: خ/التهجد ٧ (١١٣٢)، الرقاق ١٨ (٦٤٦١)، م/المسافرين ١٧ (٧٤١)، د/الصلاة ٣١٢ (١٣١٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٥٩)، حم٦/٩٤، ١١٠، ١٤٧، ٢٠٣، ٢٧٩ (صحيح)

١٦١٧۔ مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کونسا عمل تھا؟ تو انہوں نے کہا: جس عمل پر مداومت ہو، میں نے پوچھا: رات میں آپ کب اٹھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جب مرغ کی بانگ سنتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ عام معمول کی بات ہوگی، ورنہ خود عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رات کے ہر حصے میں سوتے یا صلاۃ پڑھتے پائے گئے۔

9-بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

۹-باب: قیام اللیل کس دعا سے شروع کی جائے؟

1618- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا، وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَيَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: د/الصلاة ١٢١ (٧٦٦)، ق/الإقامة ١٨٠ (١٣٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٦١٦٦) حم٦/١٤٣، ويأتي هذا الحديث عند المؤلف برقم: ٥٥٣٧ (حسن صحيح)

١٦١٨۔ عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ رات کے قیام کی شروعات کس سے کرتے تھے؟ تو وہ کہنے لگیں تو نے مجھ سے ایک ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، رسول اللہ ﷺ دس بار "الله أكبر"، دس بار "الحمدلله"، دس بار "سبحان الله" اور دس بار "لا إله إلاالله" اور دس بار "أستغفر الله" کہتے تھے، اور "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے راہ دکھا، مجھے رزق عطا فرما اور میری حفاظت فرما، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے) کہتے تھے۔

1619- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ وَالأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكُنْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) الْهَوِيَّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٦٠٣) وقد أخرجه: م/الصلاة ٤٣ (٤٨٩)، د/الصلاة ٣١٢ (١٣٢٠)، ت/الدعوات ٢٧ (٣٤١٦)، ق/الدعاء ٢ (٣٨٧٩)، حم٤/٥٧، ٥٨، ٥٩ (صحيح)

۱۶۱۹۔ ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کے پاس رات گزارتا تھا، تو میں آپ کو سنتا جب آپ رات میں اٹھتے تو دیر تک "سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" کہتے، پھر "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" دیر تک کہتے۔

1620۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَحْوَلِ - يَعْنِي: سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ - عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ))، - ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - ((وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)).

تخريج: خ/التهجد ١ (١١٢٠)، الدعوات ١٠ (٦٣١٧)، التوحيد ٨ (٧٣٨٥)، ٢٤ (٧٤٤٢)، ٣٥ (٧٤٩٩)، م/المسافرين ٢٦ (٧٦٩)، ق/الإقامة ١٨٠ (١٣٥٥)، (تحفة الأشراف: ٥٧٠٢)، حم١/٢٩٨، ٣٠٨، ٣٥٨، ٣٦٦، د/الصلاة ١٦٩ (١٥٢٧) (صحيح)

۱۶۲۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ" (اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں سب کا روشن کرنے والا ہے، تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں سب کا قائم و برقرار رکھنے والا ہے، تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو ان میں ہیں سب کا بادشاہ ہے، تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور محمد حق ہیں، میں نے تیری ہی فرمانبرداری کی، اور تجھی پر میں نے بھروسا کیا، اور تجھی پر ایمان لایا)، پھر قتیبہ نے ایک بات ذکر کی اس کا مفہوم ہے (کہ آپ یہ بھی کہتے:) "وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ" (اور تیرے ہی لیے میں نے جھگڑا کیا، تیری ہی طرف میں فیصلہ کے لیے آیا، بخش دے میرے اگلے پچھلے، چھپے اور کھلے گناہ، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی، اور نہ ہی کسی میں زور وطاقت ہے سوائے اللہ کے)۔

1621- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعَ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ قَلِيلاً أَوْ بَعْدَهُ قَلِيلاً اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٨٧ (صحيح)

۱۶۲۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری (وہ ان کی خالہ تھیں) تو وہ تکیے کے چوڑان میں لیٹے اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ دونوں اس کی لمبان میں، رسول اللہ ﷺ سوئے رہے یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوئی، یا اس سے کچھ پہلے، یا اس کے کچھ بعد تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے، چہرے سے نیند بھگانے کے لیے اپنے ہاتھ سے آنکھ ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر آپ نے سورۂ "آل عمران" کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے اور اس سے وضو کیا تو خوب اچھی طرح سے وضو کیا، پھر آپ صلاۃ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں بھی اٹھا اور میں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے آپ نے کیا، پھر میں گیا اور آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر اُسے ملنے لگے، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر آپ نے وتر پڑھی، ٭ پھر آپ لیٹے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ نے پھر ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......یعنی ایک رکعت وتر پڑھی، اگر تین رکعتیں پڑھی ہوتیں تو پھر یہ کل پندرہ رکعتیں ہو جائیں گی، اور آپ کی تہجد کی صلاۃ کے سلسلے میں یہ کسی کے نزدیک ثابت نہیں ہے، صحیح بخاری کی ایک روایت میں ''تیرہ رکعتوں'' کی صراحت موجود ہے۔

10-بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

۱۰- باب: رات میں اٹھنے پر مسواک کرنے کا بیان

1622- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢ (صحيح)

۱۶۲۲- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات میں اٹھتے تو مسواک سے اپنا منہ ملتے تھے۔

1623- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢ (صحيح)

۱۶۲۳- حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اٹھتے تو مسواک سے اپنا منہ ملتے تھے۔

11- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي حَصِينٍ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۱- باب: اس حدیث کی روایت میں ابوحصین عثمان بن عاصم پر رواۃ کے اختلاف کا بیان ❶

1624- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر حديث رقم: ٢ (صحيح الإسناد)

۱۶۲۴- ابوسنان ابوحصین سے وہ ابووائل شقیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم رات میں بیدار ہوتے تو ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

فائدہ ❶ :......اس میں اختلاف ہے کہ اوروں نے اس کو نبی اکرم ﷺ کے عمل کے طور پر روایت کیا ہے، جب کہ ابوحصین عثمان نے اس کو اس سند سے جو حکماً مرفوع ہے قول رسول کے طور پر روایت کیا ہے۔

1625- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَشُوصَ أَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢ (صحيح الإسناد) وذكره المزي موصولاً بذكر حذيفة كالسابق.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۵۔ اسرائیل ابوحصین سے روایت کرتے ہیں کہ ابو وائل شقیق نے کہا: جب ہم رات کو بیدار ہوتے تھے تو ہمیں مسواک سے اپنا منہ ملنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

12-بَابٌ بِأَيِّ شَيْءٍ تُسْتَفْتَحُ صَلاةُ اللَّيْلِ ؟

۱۲۔ باب: قیام اللیل (تہجد) کس دعا سے شروع کی جائے؟

1626- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلاتَهُ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلاتَهُ ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)) .

تخريج: م/المسافرين ٢٦ (٧٧٠)، د/الصلاة ١٢١ (٧٦٧)، ت/الدعوات ٣١ (٣٤٢٠)، ق/الإقامة ١٨٠ (١٣٥٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٧٩)، حم٦/١٥٦ (حسن)

۱۶۲۶۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی صلاۃ کی شروعات کس چیز سے کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ جب رات میں اٹھ کر اپنی صلاۃ شروع کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ" (اے اللہ! اے جبریل ومیکائیل واسرافیل کے رب، آسمانوں اورزمین کے پیدا کرنے والے، غائب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں وہ جھگڑتے تھے، اے اللہ! جس میں اختلاف کیا گیا ہے اس میں تو میری رہنمائی فرما، تو جس کی چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی فرماتا ہے)۔

1627- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ - وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ -: وَاللهِ لأَرْقُبَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلاةٍ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ ، فَلَمَّا صَلَّى صَلاةَ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الْعَتَمَةُ - اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الأُفُقِ ، فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَـٰذَا بَاطِلاً﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنَّكَ لاتُخْلِفُ الْمِيعَادَ﴾ ، ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ، ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنَّ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ، حَتَّى قُلْتُ: قَدْ صَلَّى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قُلْتُ: قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٥٥٢) (صحيح الإسناد)

١٦٢٧۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ اللہ کی قسم! میں صلاۃ کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ آپ کے عمل کو دیکھ لوں، تو جب آپ نے عشا کی صلاۃ پڑھی اور یہی عتمہ تھی، تو بڑی رات تک سوئے رہے، پھر آپ بیدار ہوئے تو افق کی جانب نگاہ اٹھائی اور فرمایا: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ ❶ (اے ہمارے رب! تو نے اسے بیکار پیدا نہیں کیا ہے) یہاں تک کہ آپ ﴿إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ﴾ ❷ (بلاشبہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا) تک پہنچے، پھر آپ اپنے بچھونے کی طرف جھکے اور آپ نے اس میں سے ایک مسواک نکالی، پھر ڈول سے جو آپ کے پاس تھا ایک پیالے میں پانی انڈیلا اور مسواک کی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور صلاۃ پڑھی یہاں تک کہ میں نے (اپنے دل میں) کہا: آپ جتنی دیر تک سوئے تھے اتنی ہی دیر تک آپ نے صلاۃ پڑھی ہے، پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے (اپنے دل میں) کہا: آپ اتنی ہی دیر تک سوئے ہیں جتنی دیر تک آپ نے صلاۃ پڑھی تھی، پھر آپ بیدار ہوئے تو آپ نے اسی طرح کیا جس طرح آپ نے پہلی مرتبہ کیا تھا، اور اسی طرح کہا جس طرح پہلے کہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فجر سے پہلے تین مرتبہ (اسی طرح) کیا۔

فائدہ ❶ :...... (آل عمران: ١٩١)۔

فائدہ ❷ :...... (آل عمران: ١٩٤)۔

13۔ بَابُ ذِكْرِ صَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ

١٣۔ باب: رسول اللہ ﷺ کے قیام اللیل (تہجد) کا بیان

1628۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ، وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨١٦)، وقد أخرجه: خ/التهجد ١١ (١١٤١)، الصيام ٥٣ (١٩٧٢، ١٩٧٣)، ت/الصيام ٥٧ (٧٦٩)، حم٣/١٠٤، ١١٤، ١٨٢، ٢٣٦، ٢٦٤ (صحيح)

١٦٢٨۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو رات میں صلاۃ (تہجد) پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے، اور آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ آپ رات میں سوتے بھی تھے اور صلاۃ بھی پڑھتے تھے، نہ ساری رات جاگتے ہی تھے اور نہ ساری رات سوتے ہی تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1629- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ يَعْلَى بْنَ مَمْلَكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ، ثُمَّ يُسَبِّحُ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللهُ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَاصَلَّى، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذَلِكَ، فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ، وَصَلَاتُهُ تِلْكَ الْآخِرَةُ تَكُونُ إِلَى الصُّبْحِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٢٣ (ضعيف) (سند میں یعلی بن مملک لین الحدیث ہیں)

١٦٢٩۔ یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: آپ عتمہ (عشا کی صلاۃ) پڑھتے تھے پھر سنتیں پڑھتے، پھر اس کے بعد رات میں جتنا اللہ چاہتا پڑھتے، پھر آپ واپس جاکر جتنی دیر تک آپ نے صلاۃ پڑھی تھی اسی کے بقدر سوتے، پھر آپ اپنی اس نیند سے بیدار ہوتے تو جتنی دیر تک سوئے تھے اسی کے بقدر صلاۃ پڑھتے، اور آپ کی یہ دوسری مرتبہ والی صلاۃ صبح (فجر) تک جاری رہتی۔

1630- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: مَالَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٢٣ (ضعيف) (سند میں یعلی بن مملک لین الحدیث ہیں)

١٦٣٠۔ یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور آپ کی صلاۃ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: تمہیں آپ کی صلاۃ سے کیا سروکار؟ ❶ آپ صلاۃ پڑھتے تھے، پھر جتنی دیر تک آپ نے صلاۃ پڑھی تھی اسی کے بقدر آپ سوتے، پھر جتنی دیر تک سوئے تھے اسی کے بقدر آپ اٹھ کر صلاۃ پڑھتے، پھر جتنی دیر تک صلاۃ پڑھی تھی اسی کے بقدر آپ سوتے یہاں تک کہ آپ صبح کرتے، پھر انہوں نے ان سے آپ کی قراءت کی کیفیت بیان کی، تو وہ ایک ایک حرف واضح کرکے بیان کر رہی تھیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی تمہارا اُسے پوچھنا بے سود ہے، کیونکہ تم ویسی صلاۃ نہیں پڑھ سکتے۔

14- ذِكْرُ صَلَاةِ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَام - بِاللَّيْلِ

١٤۔ باب: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کی صلاۃ (تہجد) کا بیان

1631- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - صِيَامُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَام - كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ)) .

تخريج: خ/التهجد ٧ (١١٣١)، أحاديث الأنبياء ٣٨ (٣٤٢٠)، م/الصيام ٣٥ (١١٥٩)، د/الصيام ٦٧ (٢٤٤٨)، ق/الصيام ٣١ (١٧١٢)، (تحفة الأشراف: ٨٨٩٧)، حم٢/١٦٠، ١٦٤، ٢٠٦، ويأتي عند المؤلف في الصوم ١٩ (برقم: ٢٣٤٦) (صحيح)

۱۶۳۱- عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب صیام داود علیہ السلام کے صیام ہیں، وہ ایک دن صوم رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین صلاۃ داود علیہ السلام کی صلاۃ ہے، وہ آدھی رات تک سوتے تھے، پھر تہائی رات تک صلاۃ پڑھتے، پھر چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

15- ذِكْرُ صَلاةِ نَبِيِّ اللَّهِ مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلام- وَذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ فِيهِ

۱۵- باب: اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی صلاۃ کا بیان اور سلیمان التیمی سے اس حدیث کی روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان

1632- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلام - عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٠٣) (صحيح)

۱۶۳۲- حماد بن سلمہ سلیمان تیمی سے، سلیمان تیمی ثابت سے اور ثابت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس رات مجھے معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سرخ ٹیلے کے پاس آیا اور وہ کھڑے اپنی قبر میں صلاۃ پڑھ رہے تھے۔''

1633- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلام- عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي)) .

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

تخريج: م/الفضائل ٤٢ (٢٣٧٥)، (تحفة الأشراف: ٨٨٢)، حم٣/١٢٠، ١٤٨، ٢٤٨ (صحيح)

۱۶۳۳- سلیمان تیمی اور ثابت دونوں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ''اَلْكَثِيبِ الأَحْمَرِ'' (سرخ ٹیلے) کے پاس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور وہ کھڑے صلاۃ پڑھ رہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسائی کہتے ہیں: یہ ❶ ہمارے نزدیک معاذ بن خالد کی حدیث سے زیادہ درست ہے، واللہ أعلم۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس سند کا "عـن سـلیمان و ثابت" حرف عطف کے ساتھ ہونا "عـن سليمان عن ثابت" ہونے کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

1634- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ثَابِتٌ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلام - وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ١٦٣٣ (صحيح)

۱۶۳۴۔ حماد بن سلمہ کہتے ہیں ہمیں ثابت اور سلیمان تیمی نے خبر دی ہے وہ دونوں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں صلاۃ پڑھ رہے تھے۔"

1635- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلام - وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٣٣ (صحيح)

۱۶۳۵۔ سلیمان تیمی روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں صلاۃ پڑھ رہے تھے۔"

1636- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلام - وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٦٣٢ (صحيح)

۱۶۳۶۔ معتمر بن سلیمان اپنے والد سے اور ان کے والد انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرے اور وہ اپنی قبر میں صلاۃ پڑھ رہے تھے۔

1637- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلام - وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ .

تخريج : تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٥٥٣٣)، حم٥/٥٩، ٣٦٢، ٣٦٥ (صحيح)

۱۶۳۷۔ معتمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرے اور وہ اپنی قبر میں صلاۃ پڑھ رہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1638۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۶۳۸۔ سلیمان انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی رات میں میں موسیٰ کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں صلاۃ پڑھ رہے تھے۔''

16- بَابُ إِحْيَاءِ اللَّيْلِ

۱۶۔ باب: شب بیداری کا بیان

1639۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ، عَنْ أَبِيهِ - وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - أَنَّهُ رَاقَبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ صَلاَّهَا كُلَّهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ صَلاَتِهِ جَاءَهُ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلاَةً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَجَلْ، إِنَّهَا صَلاَةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ، سَأَلْتُ رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - فِيهَا ثَلاَثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً: سَأَلْتُ رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - أَنْ لاَ يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الأُمَمَ قَبْلَنَا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُ رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - أَنْ لاَ يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لاَيَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا)).

تخريج: ت/الفتن ١٤ (٢١٧٥)، (تحفة الأشراف: ٣٥١٦)، حم٥/١٠٨ (صحيح)

۱۶۳۹۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے) کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پوری رات صلاۃ پڑھتے دیکھا یہاں تک کہ فجر ہوگئی، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صلاۃ سے سلام پھیرا، تو خباب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے آج رات ایسی صلاۃ پڑھی کہ اس طرح میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں یہ رغبت اور خوف کی صلاۃ تھی، میں نے اپنے رب سے اس میں تین باتوں کی درخواست کی، تو اس نے دو مجھے دے دیں اور ایک نہیں دی، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ ہمیں اس چیز کے ذریعے ہلاک نہ کرے جس کے ذریعے اس نے ہم سے پہلے کی امتوں کو ہلاک کیا، تو اس نے یہ مجھے دے دی، اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ کسی دشمن کو جو ہم میں سے نہ ہو ہم پر غالب نہ کرے تو اسے بھی اس نے مجھے دے دیا، اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ ہم میں پھوٹ نہ ڈالے اور ہم گروہ در گروہ نہ ہوں تو اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17- الاخْتِلافُ عَلَى عَائِشَةَ فِي إِحْيَاءِ اللَّيْلِ

۱۷۔ باب: شب بیداری کے سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان

1640- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -: كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ أَحْيَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

تخريج: خ/ليلة القدر ٥ (٢٠٢٤)، م/الاعتكاف ٣ (١١٧٤)، د/الصلاة ٣١٨ (١٣٧٦)، ق/الصوم ٥٧ (١٧٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٣٧)، حم٠ ٤/٦، ٤١ (صحيح)

۱۶۴۰۔ مسروق کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ شب بیداری فرماتے، اور اپنے اہل وعیال کو بیدار کرتے، اور (عبادت کے لیے) کمربستہ ہو جاتے تھے۔

1641- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: أَتَيْتُ الأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ - وَكَانَ لِي أَخًا صَدِيقًا -، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ.

تخريج: م/المسافرين١٧ (٧٣٩)، وقد أخرجه: خ/التهجد ١٥ (١١٤٦)، ق/الإقامة ١٨٢ (١٣٦٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٢٠)، حم٢ ٦/١٠٢، ٢٥٣ (صحيح)

۱۶۴۱۔ ابواسحاق سبیعی کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا، وہ میرے بھائی اور دوست تھے، تو میں نے کہا: اے ابوعمرو! مجھ سے وہ باتیں بیان کریں جن کو ام المومنین نے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے متعلق بیان کیا ہے، تو انہوں نے کہا: وہ کہتی ہیں کہ آپ شروع رات میں سوتے تھے اور اس کے آخر کو زندہ رکھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶: ......یعنی رات کے آخری حصے میں جاگ کر عبادت کرتے تھے۔

1642- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: لاَ أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلاَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلاَ صَامَ شَهْرًا كَامِلاً قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

تخريج: م/الإقامة ١٧٨ (١٣٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٦١٠٨)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢١٨٤، ٢٣٥٠ (صحيح)

۱۶۴۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو، یا رات بھر صبح تک عبادت کی ہو، یا پورے مہینے صیام رکھے ہوں، سوائے رمضان کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1643- أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) قَالَتْ: فُلَانَةُ لَا تَنَامُ، فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ: ((مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - حَتَّى تَمَلُّوا، وَلَكِنَّ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ)).

تخريج: خ/الإيمان ٣٢ (٤٣)، التهجد ١٨ (١١٥١)، م/المسافرين ٣٢ (٧٨٥)، وقد أخرجه: ق/الزهد ٢٨ (٤٢٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٠٧)، حم٦/٥١، ويأتي عند المؤلف في الإيمان ٢٩ برقم: ٥٠٣٨ (صحيح)

۱۶۴۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے، اور ان کے پاس ایک عورت (بیٹھی ہوئی) تھی تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے کہا: فلاں (عورت) ہے جو سوتی نہیں ہے، پھر انہوں نے اس کی صلاۃ کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''چپ رہو، تم اتنا ہی کرو جتنے کی تمہیں طاقت ہو، قسم اللہ کی، اللہ نہیں تھکتا ہے یہاں تک کہ تم تھک جاؤ، پسندیدہ دین (عمل) اس کے نزدیک وہی ہے جس پر آدمی مداومت کرے''۔

1644- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا الْحَبْلُ؟)) فَقَالُوا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّي، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)).

تخريج: خ/التهجد ١٨ (١١٥٠)، م/المسافرين ٣١ (٧٨٤)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٣٠٨ (١٣١٢)، ق/الإقامة ١٨٤ (١٣٧١)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٣)، حم٣/١٠١، ١٨٤، ٢٠٤، ٢٥٦ (صحيح)

۱۶۴۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے دوستونوں کے درمیان میں ایک لمبی رسی دیکھی، تو آپ نے پوچھا: ''یہ رسی کیسی ہے؟'' تو لوگوں نے عرض کی: زینب (بنت جحش) کی ہے وہ صلاۃ پڑھتی ہیں، جب کھڑے کھڑے تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کھولو اسے، تم میں سے کوئی بھی ہو جب تک اس کا دل لگے صلاۃ پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے''۔

1645- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا)).

تخريج: خ/التهجد ٦ (١١٣٠)، تفسير الفتح ٢ (٤٨٣٦)، الرقاق ٢٠ (٦٤٧١)، م/المنافقين ١٨ (٢٨١٩)، ت/الصلاة ١٨٨ (٤١٢)، ق/الإقامة ٢٠٠ (١٤١٩)، (تحفة الأشراف: ١١٤٩٨)، حم٤/٢٥١، ٢٥٥ (صحيح)

۱۶۴۵- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (صلاۃ میں) کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر سوج جاتے، تو آپ سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے ہیں (پھر آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

1646ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي حَتّٰى تَزْلَعَ، - يَعْنِي: تَشَقَّقُ قَدَمَاهُ - .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٢٩٩)، وقد أخرجه: ق/الإقامة ٢٠٠ (١٤٢٠) (صحيح)

۱۶۴۶ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں پھٹ جاتے تھے۔

18ـ كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا؟ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ

۱۸ـ باب: جب صلاۃ کھڑے ہوکر شروع کرے تو کیسے کرے؟ اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کے اختلاف کا بیان

1647ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ، وَأَيُّوبُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا، فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣٠)، د/الصلاة ١٧٩ (٩٥٥)، وقد أخرجه: ت/الصلاة ١٥٩ (٣٧٥)، ق/الإقامة ١٤٠ (١٢٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٠١)، ١٦٢٠٣)، حم ٦/١٠٠، ٢٢٧، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٥ (صحيح)

۱۶۴۷ـ بدیل اور ایوب دونوں عبد اللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں اور وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں کافی دیر تک صلاۃ پڑھتے، تو جب آپ کھڑے ہوکر صلاۃ پڑھتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو بیٹھ کر رکوع کرتے۔

1648ـ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٢٢)، حم ٦/١١٢، ١١٣، ١٦٦، ٢٠٤، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٦٢ (صحيح)

۱۶۴۸ـ ابن سیرین عبد اللہ بن شقیق سے اور عبداللہ بن شقیق ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کھڑے ہوکر اور کبھی بیٹھ کر صلاۃ پڑھتے، تو جب آپ کھڑے ہوکر صلاۃ شروع کرتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے، اور جب بیٹھ کر شروع کرتے تو بیٹھے بیٹھے ہی رکوع کرتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1649- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرَ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ، فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ٢٠ (١١١٩)، التهجد ١٦ (١١٤٨)، م/المسافرين ١٦ (٧٣١)، د/الصلاة ١٧٩ (٩٥٤)، ت/الصلاة ١٥٩ (٣٧٤)، وقد أخرجه: ق/الإقامة ١٤٠ (١٢٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٠٩)، ط/الجماعة ٧ (٢٣)، حم١٧٨/٦ (صحيح)

۱۶۴۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ صلاۃ پڑھتے اور بیٹھے ہوتے، اور قراءت کرتے اور بیٹھے ہوتے، پھر جب آپ کی قراءت میں تیس یا چالیس آیتوں کے بقدر باقی رہ جاتی تو کھڑے ہو جاتے، اور کھڑے ہو کر قراءت کرتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے، پھر دوسری رکعت میں (بھی) ایسے ہی کرتے۔

1650- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى جَالِسًا حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ، فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ، يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ، فَقَرَأَ بِهَا، ثُمَّ رَكَعَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧١٣٩) (صحيح)

۱۶۵۰- عروہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے بیٹھ کر صلاۃ پڑھی ہو یہاں تک کہ آپ بوڑھے ہو گئے، تو (جب آپ بوڑھے ہو گئے) تو آپ بیٹھ کر صلاۃ پڑھتے اور بیٹھ کر قراءت کرتے، پھر جب سورت میں سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو ان کی قراءت کھڑے ہو کر کرتے، پھر رکوع کرتے۔

1651- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً .

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣١)، ق/الإقامة ١٤٠ (١٢٢٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٥٠)، حم ٢١٧/٦ (صحيح)

۱۶۵۱- عمرہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قراءت کرتے اور بیٹھے ہوتے، تو جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو آدمی کے چالیس آیتیں پڑھنے کے بقدر (باقی رہنے پر) کھڑے ہو جاتے۔

1652- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ؛ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَتْ: رَحِمَ اللهُ أَبَاكَ، قُلْتُ: أَخْبِرِينِي عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ وَكَانَ، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ، فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ، وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ، فَرُبَّمَا جَاءَ بِلالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ، وَرُبَّمَا يُغْفِي، وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَمْ يُغْفِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلاةِ، فَكَانَتْ تِلْكَ صَلاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى أَسَنَّ وَلَحِمَ، فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى طَهُورِهِ وَإِلَى حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، فَيُصَلِّي سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ، وَرُبَّمَا جَاءَ بِلالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ، وَرُبَّمَا أَغْفَى، وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَمْ لاَ، حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلاةِ، قَالَتْ: فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: د/الصلاة ٣١٦ (١٣٥٢)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٩٦)، حم٦/٩١، ٩٧، ١٦٨، ٢١٦، ٢٢٧، ٢٣٥، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٧٢٣، ١٧٢٥ (صحيح)

١٦٥٢- سعد بن ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں سعد بن ہشام بن عامر ہوں، انہوں نے کہا: اللہ تمہارے باپ پر رحم کرے، میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ کے متعلق کچھ بتائیے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ایسا کرتے تھے، میں نے کہا: اچھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں عشا کی صلاۃ پڑھتے تھے، پھر آپ اپنے بچھونے کی طرف آتے اور سو جاتے، پھر جب آدھی رات ہوتی، تو قضائے حاجت کے لیے اٹھتے اور وضو کے پانی کے پاس آتے، اور وضو کرتے، پھر مسجد آتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے، تو پھر ایسا محسوس ہوتا کہ ان میں قراءت، رکوع اور سجدے سب برابر برابر ہیں، اور ایک رکعت وتر پڑھتے، پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے، پھر آپ اپنے پہلو کے بل لیٹ جاتے، تو کبھی اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ لگے بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آتے اور آپ کو صلاۃ کی اطلاع دیتے، اور کبھی آپ کی آنکھ لگ جاتی، اور کبھی مجھے شک ہوتا کہ آپ سوئے یا نہیں سوئے، یہاں تک کہ وہ آپ کو صلاۃ کی خبر دیتے، تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ تھی، یہاں تک کہ آپ عمر دراز ہو گئے، اور جسم پر گوشت چڑھ گیا، پھر انہوں نے آپ کے جسم پر گوشت چڑھنے کا حال بیان کیا جو اللہ نے چاہا، وہ کہتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عشا کی صلاۃ پڑھاتے، پھر اپنے بچھونے کی طرف آتے، تو جب آدھی رات ہو جاتی تو آپ اپنی پاکی اور حاجت کے لیے اٹھ کر جاتے، پھر وضو کرتے، پھر مسجد آتے تو چھ رکعتیں پڑھتے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا محسوس ہوتا کہ آپ ان میں قراء ت ، رکوع اور سجدے میں برابری رکھتے ہیں، پھر آپ ایک رکعت وتر پڑھتے ، پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے ، پھر اپنے پہلو کے بل لیٹتے تو کبھی بلال رضی اللہ عنہ آپ کی آنکھ لگنے سے پہلے ہی آ کر صلاۃ کی اطلاع دیتے ، اور کبھی آنکھ لگ جانے پر آتے ، اور کبھی مجھے شک ہوتا کہ آپ کی آنکھ لگی یا نہیں ، یہاں تک کہ وہ آپ کو صلاۃ کی خبر دیتے ، وہ کہتی ہیں: تو برابر یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ رہی۔

19-بَابُ صَلاةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ وَذِكْرِ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي إِسْحَقَ فِي ذَلِكَ

۱۹-باب: نفل صلاۃ بیٹھ کر پڑھنے کا بیان اور اس سلسلے میں ابواسحاق سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان

1653- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِي وَهُوَ صَائِمٌ ، وَمَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلاتِهِ قَاعِدًا - ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ ، وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا .

خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٣٢)، حم٦/١١٣، ٢٥٠ (صحيح بما بعده)

۱۶۵۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام کی حالت میں میرے چہرے سے نہیں بچتے تھے ❶ اور آپ کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ کی بیشتر صلاتیں بیٹھ کر ہونے لگیں، سوائے فرض صلاۃ کے اور سب سے زیادہ پسندیدہ عمل آپ کے نزدیک وہ تھا جس پر آدمی مداومت کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

یونس نے عمر بن ابی زائدہ کی مخالفت کی ہے، یونس نے اسے ابواسحاق سے اور ابواسحاق نے اسود سے اور اسود نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی صیام کی حالت میں بوسہ وغیرہ لینے سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔

1654- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: مَا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلاتِهِ جَالِسًا إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ .

خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَقَالا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨١٤٥)، حم٦/٢٩٧، وانظر مايأتي (صحيح بما بعده)

۱۶۵۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی بیشتر صلاتیں بیٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر ہونے لگیں سوائے فرض صلاۃ کے۔

شعبہ اور سفیان نے یونس بن شریک کی مخالفت کی ہے، ان دونوں نے اسے ابواسحاق سے اور ابواسحاق نے ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ نے ام سلمہ سے روایت کیا۔

1655- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا، إِلَّا الْفَرِيضَةَ، وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ أَدْوَمَهُ وَإِنْ قَلَّ.

تخريج: ق/الإقامة ١٤٠ (١٢٢٥)، الزهد ٢٨ (٤٢٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٣٦)، حم٦/٣٠٤، ٣٠٥، ٣١٩، ٣٢٠، ٣٢١، ٣٢٢ (صحيح)

١٦٥٥- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی بیشتر صلاتیں بیٹھ کر ہونے لگیں، سوائے فرض صلاۃ کے اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر مداومت کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

1656- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ، وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

خَالَفَهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٦٥٦- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی بیشتر صلاتیں بیٹھ کر ہونے لگیں سوائے فرض صلاۃ کے، اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر مداومت کی جائے اگر چہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

عثمان بن ابی سلیمان نے ابواسحاق کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......مخالفت اس طرح ہے کہ عثمان نے ام سلمہ کی جگہ عائشہ کا ذکر کیا ہے۔

1657- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣١)، ت/الشمائل ٣٩ (٢٦٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٣٤)، حم ٦/١٦٩ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۵۷- ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عثمان بن ابی سلیمان نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ نے انہیں خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا انتقال نہیں ہوا، یہاں تک کہ آپ اپنی بیشتر صلاتیں بیٹھ کر پڑھنے لگے تھے۔

1658- أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بَعْدَ مَاحَطَمَهُ النَّاسُ.

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣٢)، وقد أخرجه: د/الصلاة ١٧٩ (٩٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٢١٤)، حم١٧١/٦، ٢١٨ (صحيح)

۱۶۵۸- عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر صلاۃ پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، بعد اس کے کہ لوگوں نے آپ کو شکستہ کر دیا۔

1659- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ، فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣٣)، ت/الصلاة ١٥٩ (٣٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٥٨١٢)، ط/الجماعة ٧ (٢١)، حم٢٨٥/٦، د/الصلاة ١٠٩ (١٤٢٥، ١٤٢٦) (صحيح)

۱۶۵۹- ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نفل پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اپنی وفات سے ایک سال قبل آپ بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے لگے تھے، آپ سورت پڑھتے تو اتنا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ طویل سے طویل تر ہو جاتی۔

20- بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلاةِ الْقَاعِدِ

۲۰- باب: کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھنے والے کی صلاۃ کی بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے کی صلاۃ پر فضیلت کا بیان

1660- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي جَالِسًا، فَقُلْتُ: حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ: ((إِنَّ صَلاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاةِ الْقَائِمِ)) وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا؟ قَالَ: ((أَجَلْ، وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ)).

تخريج: م/المسافرين ١٦ (٧٣٥)، د/الصلاة ١٧٩ (٩٥٠)، (تحفة الأشراف: ٨٩٣٧)، حم١٦٢/٢، ١٩٢، ٢٠١، ٢٠٣، د/الصلاة ١٠٨ (١٤٢٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۶۶۰۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر صلاۃ پڑھتے دیکھا تو میں نے عرض کی کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی صلاۃ کھڑے ہوکر پڑھنے والے کی صلاۃ کے آدھی ہوتی ہے، اور آپ خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں لیکن میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... میرا معاملہ تم لوگوں سے جداگانہ ہے، میں خواہ بیٹھ کر پڑھوں یا کھڑے ہوکر میری صلاۃ میں کوئی کمی نہیں رہتی، بیٹھ کر پڑھنے میں بھی مجھے پورا ثواب ملتا ہے۔

21۔فَضْلُ صَلاةِ الْقَاعِدِ عَلَى صَلاةِ النَّائِمِ

۲۱۔باب: بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے کی صلاۃ کی لیٹ کر پڑھنے والے کی صلاۃ پر فضیلت

1661۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا، قَالَ: ((مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)).

تخریج: خ/تقصير الصلاة ١٧ (١١١٥)، ١٨ (١١١٦)، ١٩ (١١١٧)، د/الصلاة ١٧٩ (٩٥١)، ت/الصلاة ١٥٨ (٣٧١)، ق/الإقامة ١٤١ (١٢٣١)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٣١)، حم ٤/٤٢٦، ٤٣٣، ٤٣٥، ٤٤٢، ٤٤٣ (صحيح)

۱۶۶۱۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا: تو آپ نے فرمایا: ”جس نے کھڑے ہوکر صلاۃ پڑھی وہ سب سے افضل ہے، اور جس نے بیٹھ کر صلاۃ پڑھی تو اسے کھڑے ہوکر پڑھنے والے کی صلاۃ کا آدھا ثواب ملے گا، اور جس نے لیٹ کر صلاۃ پڑھی تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ملے گا“ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے تندرست آدمی نہیں بلکہ مریض مراد ہے، کیونکہ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس آئے جو بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر صلاۃ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ”بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے آدھا ہے۔“

22۔بَابٌ كَيْفَ صَلاةُ الْقَاعِدِ؟

۲۲۔باب: بیٹھ کر صلاۃ پڑھنے کی کیفیت کا بیان

1662۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ أَبِي دَاوُدَ، وَهُوَ ثِقَةٌ وَلاَ أَحْسِبُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلاَّ خَطَأً وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٢٠٦)، انظر صحيح ابن خزيمة ٩٧٨ (صحيح)

۱۶۶۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پالتی مار کر بیٹھ کر صلاۃ پڑھتے دیکھا۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ابوداود حفری کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے، اور ابوداود ثقہ ہیں اس کے باوجود میں اس حدیث کو غلط ہی سمجھتا ہوں، واللہ أعلم۔ ❶

فائدہ ❶ :...... علم حدیث کے قواعد کے مطابق اس کے صحیح ہونے میں کوئی چیز مانع نہیں، امام ابن خزیمہ نے بھی اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

23۔ بَابٌ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ ؟

۲۳۔ باب: رات میں قراءت کیسی ہو؟

1663۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ يَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا جَهَرَ، وَرُبَّمَا أَسَرَّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٢٨٦) وقد أخرجه: د/الصلاة ٣٤٣ (١٤٣٦)، ت/الصلاة ١٢٣ (٤٤٩)، حم٦/١٤٩ (صحيح)

۱۶۶۳۔ عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں کس طرح قراءت کرتے تھے، جہری یا سری؟ تو انہوں نے کہا: آپ ہر طرح سے پڑھتے، کبھی جہراً پڑھتے، اور کبھی سرّاً پڑھتے۔

24۔ فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

۲۴۔ باب: سری کی جہری پر فضیلت کا بیان

1664۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي: ابْنَ سُمَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدٌ - يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ - عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ، وَالَّذِي يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ)).

تخريج: د/الصلاة ٣١٥ (١٣٣٣)، ت/فضائل القرآن ٢٠ (٢٩١٩)، (تحفة الأشراف: ٩٩٤٩)، حم٤/١٥١، ١٥٨، ٢٠١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٥٦٢ (صحيح)

۱۶۶۴۔ کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جو جہر سے قرآن پڑھتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اعلان کر کے صدقہ کرتا ہے، اور جو آہستہ قرآن پڑھتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو چھپا کر چپکے سے صدقہ کرتا ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ صرف نفلی صلاۃ ہے، ورنہ مغرب، عشا، فجر اور جمعے کی صلاۃ میں جہر کرنا واجب ہے، جس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض ونفل صدقے کا معاملہ ہے۔

25۔ بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

۲۵۔ باب: تہجد میں قیام، رکوع، رکوع کے بعد قیام، سجدہ، اور دونوں سجدوں کے درمیان کی بیٹھک سب کے برابر ہونے کا بیان

1665۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى))، فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٠٩ (صحيح)

۱۶۶۵۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات صلاۃ پڑھی تو آپ نے سورۃ بقرہ شروع کردی، میں نے اپنے جی میں کہا کہ آپ سو آیت پر رکوع کریں گے، لیکن آپ بڑھ گئے تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ آپ دو سو آیت پر رکوع کریں گے، لیکن آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے، تو میں نے اپنے جی میں کہا: آپ ایک ہی رکعت میں پوری سورۃ پڑھ ڈالیں گے، لیکن اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور سورۂ نساء شروع کردی اور اسے پڑھ چکنے کے بعد سورۂ آل عمران شروع کردی، اور پوری پڑھ ڈالی، آپ نے یہ پوری قراءت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر کی، اس طرح کہ جب آپ کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح (پاکی) کا ذکر ہوتا تو آپ اس کی پاکی بیان کرتے، اور جب کسی سوال کی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے، اور جب کسی پناہ کی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع کیا اور "سبحان ربی العظیم" (پاک ہے میرا رب جو عظیم ہے) کہا، آپ کا رکوع تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور "سمع الله لمن حمده" کہا، آپ کا قیام تقریباً آپ کے رکوع کے برابر تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور سجدے میں "سبحان ربی الأعلی" (پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے) پڑھ رہے تھے، اور آپ کا سجدہ تقریباً آپ کے رکوع کے برابر تھا۔

1666۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ - ثِقَةٌ - قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَلاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَرَكَعَ، فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا، ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي)) مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى)) مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا، فَمَا صَلَّى إِلاَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، حَتَّى جَاءَ بِلالٌ إِلَى الْغَدَاةِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي مُرْسَلٌ، وَطَلْحَةُ بْنُ يَزِيدَ لاَ أَعْلَمُهُ سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا، وَغَيْرُ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ.

تخريج: انظر الأرقام: ١٠٠٩، ١٠١٠، ١٠٧٠، ١١٤٦ (صحيح)

۱۶۶۶۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں صلاۃ پڑھی تو آپ ﷺ نے رکوع کیا اور یہ اتنا ہی لمبا تھا جتنا آپ کا قیام تھا، آپ نے اپنے رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہا، پھر آپ اتنی ہی دیر بیٹھے جتنی دیر کھڑے تھے اور "رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي" کہتے رہے، پھر آپ ﷺ نے اُتنی دیر تک سجدہ کیا جتنی دیر تک آپ کھڑے تھے اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى" کہتے رہے تو آپ نے صرف چار رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی صلاۃ کے لیے بلانے آ گئے۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: یہ حدیث میرے نزدیک مرسل (منقطع) ہے، میں نہیں جانتا کہ طلحہ بن یزید نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے، علاء بن میتب کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اس حدیث میں یوں کہا: عن طلحة، عن رجل، عن حذيفة۔

26-بَابٌ كَيْفَ صَلاةُ اللَّيْلِ؟

۲۶۔ باب: تہجد کی صلاۃ کیسے پڑھی جائے؟

1667- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الأَزْدِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى)).

قال أبو عَبْدالرَّحْمَنِ: هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي خَطَأٌ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: د/الصلاة ٣٠٢ (١٢٩٥)، ت/الصلاة ٣٠١ (الجمعة ٦٥) (٥٩٧)، ق/الإقامة ١٧٢ (١٣٢٢)، (تحفة الأشراف: ٧٣٤٩)، حم٢/٢٦، ٥١، د/الصلاة ١٥٤ (١٤٩٩) (صحيح)

۱۶۶۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "رات اور دن کی صلاۃ دو دو رکعت ہے۔" [1]

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: میرے خیال میں اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے [2] والله أعلم۔

فائدہ [1]: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوافل دن ہو یا رات دو دو کر کے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷ :......اس سے ان کی مراد ''والنہار'' کی زیادتی میں غلطی ہے، کچھ لوگوں نے اس زیادتی کو ضعیف قرار دیا ہے، کیوں کہ یہ زیادتی علی البارقی الازدی کے طریق سے مروی ہے، اور یہ ابن معین کے نزدیک ضعیف ہیں، لیکن ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور کہا ہے کہ اس کے رواۃ ثقہ ہیں اور مسلم نے علی البارقی سے حجت پکڑی ہے، اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے، علامہ البانی نے بھی سلسلة الصحيحة میں اس کی تصحیح کی ہے۔

1668- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: ((مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ، فَوَاحِدَةٌ)).

تخريج: خ/الصلاة ٨٤ (٤٧٣)، الوتر ١ (٩٩٠، ٩٩١، ٩٩٣)، التهجد ١٠ (١١٣٧)، م/المسافرين ٢٠ (٧٤٩)، د/الصلاة ٣١٤ (١٣٢٦)، ت/الصلاة ٢٠٧ (٤٣٧)، ق/الإقامة ١٧١ (١٣٢٠)، (تحفة الأشراف: ٧٠٩٩)، ط/صلاة الليل ٣ (١٣)، حم ٢/٣٠، ١١٣، ١٤١ (صحيح)

١٦٦٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعت ہے، اور جب تمہیں خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو'' ❶

فائدہ ❶ :......تا کہ سب وتر یعنی طاق ہو جائیں۔

1669- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٩٣٠) (صحيح)

١٦٦٩- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے اور جب تجھے صبح ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو تو ایک رکعت پڑھ کر وتر، یعنی طاق کر لو''

1670- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: ((مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ)).

تخريج: ق/الإقامة ١٧١ (١٣٢٠)، (تحفة الأشراف: ٨٥٨٥)، حم ١٠/٣، ٧٥ (صحيح)

١٦٧٠- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے منبر پر فرماتے سنا: آپ سے رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ دو دو رکعت ہے، لیکن جب تمھیں صبح ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو تو ایک رکعت سے وتر کر لو''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1671- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ، قَالَ: ((مَثْنَى مَثْنَى، فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٦٤٦) (صحيح)

۱۶۷۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”دو دو رکعت ہے، لیکن اگر تم میں سے کوئی صبح ہو جانے کا خطرہ محسوس کرے، تو ایک رکعت پڑھ کر وتر کر لے۔“

1672- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: ت/الصلاة ٢٠٧ (٤٣٧)، ق/الإقامة ١٧١ (١٣١٩)، (تحفة الأشراف: ٨٢٨٨)، حم ٢/١١٩ (صحيح)

۱۶۷۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر وتر کر لو۔“

1673- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: كَيْفَ صَلاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: خ/التهجد ١٠ (١١٣٧)، (تحفة الأشراف: ٦٨٤٣) (صحيح)

۱۶۷۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: رات کی صلاۃ کیسے پڑھی جائے؟ تو آپ نے فرمایا: ”رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، پس جب تمہیں صبح ہو جانے کا خطرہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر وتر کر لو۔“

1674- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: م/المسافرين ٢٠ (٧٤٩)، (تحفة الأشراف: ٦٧١٠)، حم ٢/١٣٤ (صحيح)

۱۶۷۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر وتر کر لو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1675- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٧٤ (صحيح)

١٦٧٥- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر پوچھا: اللہ کے رسول! رات کی صلاۃ کیسے پڑھی جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر وتر کرلو۔''

27- بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ

٢٧- باب: وتر کے حکم کا بیان

1676- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، -وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ- عَنْ عَلِيٍّ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-، قَالَ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! أَوْتِرُوا، فَإِنَّ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٣٦ (١٤١٦)، ت/الصلاة ٢١٦ (الوتر ٢) (٤٥٣، ٤٥٤)، ق/الإقامة ١١٤ (١١٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٠١٣٥)، حم١/٨٦، ٩٨، ١٠٠، ١٠٧، ١١٠، ١١٥، ١٢٠، ١٤٣، ١٤٤، ١٤٨، د/الصلاة ٢٠٨ (١٦٢٠) (صحيح) (سند میں ابواسحاق سبیعی مختلط ہیں، اور عاصم میں قدرے کلام ہے، مگر متابعات اور شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، تراجع الألباني ٤٨٢)

١٦٧٦- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی صلاۃ پڑھی، پھر فرمایا: ''اے اہل قرآن! وتر پڑھو، ❶ کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو محبوب رکھتا ہے۔'' ❷

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو اہل قرآن کہا گیا ہے، یہ مطلب نہیں کہ وہ حدیث کو نہیں مانتے تھے، بلکہ یہاں اہل قرآن کا مطلب شریعتِ اسلامیہ کے پیروکار ہیں، اور شریعت قرآن وحدیث دونوں کے مجموعے کا نام ہے نہ کہ حدیث کے بغیر صرف قرآن کا۔

فائدہ ❷ :...... طیبی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں وتر سے مراد قیام اللیل ہے، کیونکہ وتر کا اطلاق قیام اللیل پر بھی ہوتا ہے۔

1677- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-، قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

تخريج: ت/الصلاة ٢١٦ (الوتر ٢) (٤٥٤)، ق/الإقامة ١١٤، حم٨٦/١، ٩٨، ١٠٠، ١٠٧، ١١٥، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٨، د/الصلاة ٢٠٨ (١٦٢٠) (صحيح) (دیکھیے پچھلی حدیث پر کلام)

١٦٧٧۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر فرض صلاۃ کی طرح کوئی حتمی وواجبی چیز نہیں ہے، البتہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ وتر واجب نہیں جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے۔

28۔بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

٢٨۔باب: سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی ترغیب کا بیان

1678۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي شِمْرٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: اَلنَّوْمِ عَلَى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى .

تخريج: خ/التهجد ٣٣ (١١٧٨)، الصيام ٦٠ (١٩٨١)، م/المسافرين ١٣ (٧٢١)، (تحفة الأشراف: ١٣٦١٨)، حم٢/٤٥٩، د/الصلاة ١٥١ (١٤٩٥)، الصوم ٣٨ (١٧٨٦) (صحيح)

١٦٧٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی ہے: وتر پڑھ کر سونے کی، ہر مہینے تین دن ❶ کے صوم رکھنے کی، اور چاشت کی دونوں رکعتیں پڑھنے کی۔

فائدہ ❶ :......یعنی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو۔

1679۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، - ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا- عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: اَلْوِتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٦٧٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی نصیحت کی: شروع رات میں وتر پڑھنے کی، فجر کی رکعت سنت پڑھنے کی، ❶ اور ہر مہینے تین دن کے صوم رکھنے کی۔

فائدہ ❶ :......صحاح کی اکثر روایات میں چاشت کی رکعتیں ہیں۔

29۔بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

٢٩۔باب: ایک رات میں دو (بار) وتر پڑھنے سے ممانعت کا بیان

1680۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ طَلْقٍ، قَالَ: زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَأَوْتَرَ بِنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدٍ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوِتْرُ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ: لَهُ أَوْتِرْ بِهِمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٤٤ (١٤٣٩)، ت/فيه ٢٢٧ (الوتر ١٣) (٤٧٠)، (تحفة الأشراف: ٥٠٢٤)، حم٤/٢٣ (صحيح)

١٦٨٠۔ طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک دن ہماری زیارت کی اور ہمارے ساتھ انہوں نے شام گزاری، ہمارے ساتھ اس رات قیام کیا اور وتر بھی پڑھی، پھر وہ ایک مسجد میں گئے اور اس مسجد والوں کو انہوں نے صلاۃ پڑھائی یہاں تک کہ وتر باقی رہ گئی، تو انہوں نے ایک شخص کو آگے بڑھایا، اور اس سے کہا: انہیں وتر پڑھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''ایک رات میں دو وتر نہیں۔''

30۔ بَابُ وَقْتِ الْوِتْرِ

۳۰۔ باب: وتر کے وقت کا بیان

1681۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، وَإِلَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

تخريج: خ/التهجد ١٥ (١١٤٦)، وقد أخرجه: م/المسافرين ١٧ (٧٣٩)، ت/الشمائل ٣٩ (رقم: ٢٥١)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٢٩)، حم٦/١٠٢، ١٧٦، ٢١٤ (صحيح)

١٦٨١۔ اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ شروع رات میں سو جاتے، پھر اٹھتے اگر سحر (صبح) ہونے کو ہوتی تو وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر آتے، اور اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بیوی کے پاس آتے، پھر جب اذان سنتے تو جھٹ سے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے، اگر جنبی ہوتے تو اپنے اوپر پانی ڈالتے، یعنی غسل فرماتے، ورنہ وضو کرتے پھر صلاۃ کو چلے جاتے۔

1682۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَأَوْسَطِهِ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

تخريج: وقد أخرجه: خ/الوتر ٢ (٩٩٦)، م/المسافرين ١٧ (٧٤٥)، د/الصلاة ٣٤٣ (١٤٣٥)، ت/الصلاة ٢١٨ (الوتر ٤) (٤٥٧)، ق/الإقامة ١٢١ (١١٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٥٣)، حم٦/٤٦، ١٠٠، ١٠٧، ١٢٩، ٢٠٤، ٢٠٥، د/الصلاة ٢١١ (١٦٢٨) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۶۸۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شروع، اخیر اور بیچ رات سب میں وتر کی صلاۃ پڑھی ہے، اور آخری عمر میں آپ کا وتر سحر (صبح) تک پہنچ گیا تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی نبی اکرم ﷺ آخری عمر میں وتر رات کے آخری حصے میں پڑھنے لگے تھے۔

1683- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلاتِهِ وِتْرًا، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ .

تخريج: م/المسافرين ٢٠ (٧٥١)، (تحفة الأشراف: ٨٢٩٧)، حم٢/٣٩، ١٥٠ (صحيح)

۱۶۸۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو رات کو صلاۃ پڑھے تو وہ اپنی آخری صلاۃ وتر کو بنائے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اسی کا حکم دیتے تھے۔

31-بَابُ الأَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

۳۱- باب: صبح سے پہلے وتر پڑھنے کے حکم کا بیان

1684- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ، - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي سَلاَّمٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: ((أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ)).

تخريج: م/المسافرين ٢٠ (٧٥٤)، ت/الصلاة ٢٢٦ (الوتر ١٢) (٤٦٨)، ق/الإقامة ١٢٢ (١١٨٩)، (تحفة الأشراف: ٤٣٨٤)، حم٣/٤، ١٣، ٣٥، ٣٧، ٧١، د/الصلاة ٢١١ (١٦٢٩) (صحيح)

۱۶۸۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وتر صبح سے پہلے پڑھو۔''

1685- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْقَنَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، - وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۶۸۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وتر فجر سے پہلے پڑھ لو۔''

32-الْوِتْرُ بَعْدَ الأَذَانِ

۳۲- باب: وتر اذان کے بعد پڑھنے کا بیان

1686- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاةُ، فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ، فَجَاءَ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ، قَالَ: وَسُئِلَ عَبْدُاللهِ: هَلْ بَعْدَ الأَذَانِ وِتْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَبَعْدَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإِقَامَةِ، وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦١٣ (صحيح الإسناد)

١٦٨٦۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے کہ اتنے میں اقامت ہو گئی، تو لوگ ان کا انتظار کرنے لگے، وہ آئے اور کہا: میں وتر پڑھ رہا تھا، اور کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: کیا اذان کے بعد وتر ہے، تو کہا: ہاں، اور اقامت کے بعد بھی ہے، اور انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ صلاۃ سے سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا، پھر آپ نے (اٹھ کر) صلاۃ پڑھی۔

33-بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

٣٣۔باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

1687- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الأَخْنَسِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

تخريج: خ تفرد النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٧٩١) (صحيح)

١٦٨٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

1688- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٦٤٧) (صحيح)

١٦٨٨۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اونٹ پر وتر پڑھتے تھے اور ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

1689- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

تخريج: خ/الوتر ٥ (٩٩٩) مطولاً، م/المسافرين ٤ (٧٠٠) مطولاً، ت/الصلاة ٢٢٨ (٤٧٢) مطولاً، ق/الإقامة ١٢٧ (١٢٠٠)، (تحفة الأشراف: ٧٠٨٥)، ط/صلاة الليل ٣ (١٥)، حم٢/٧، ٥٧، ١١٣، د/الصلاة ٢١٣ (١٦٣١) (صحيح)

١٦٨٩۔ سعید بن یسار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔

34-بَابٌ كَمِ الْوِتْرُ؟

٣٤۔باب: وتر میں کتنی رکعتیں ہیں؟

1690- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)).

تخريج: م/المسافرين ٢٠ (٧٥٢، ٧٥٣)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٣٣٨ (١٤٢١)، ق/الإقامة ١١٦ (١١٧٥)، (تحفة الأشراف: ٨٥٥٨)، حم ١/٣١١، ٣٦١، ٢/٤٣، ٥١ (صحيح)

۱۶۹۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔''

1691- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَمُحَمَّدٌ، قَالاَ: حَدَّثَنَا - ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۶۹۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔''

1692- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَفَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: ((مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)).

تخريج: م/المسافرين ٢٠ (٧٤٩)، د/الصلاة ٣٣٨ (١٤٢١)، (تحفة الأشراف: ٧٢٦٧)، حم ٢/٤٠، ٥٨، ٧١، ٧٦، ٧٩، ١٠٠ (صحيح)

۱۶۹۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دیہات والوں میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا: تو آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعت ہے، اور اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔''

35- بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ؟

۳۵- باب: ایک رکعت وتر کیسے پڑھی جائے؟

1693- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ، فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ)).

تخريج: خ/الوتر ١ (٩٩٣)، (تحفة الأشراف: ٧٣٧٤) (صحيح)

۱۶۹۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، پھر جب تم ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت اور پڑھ لو، یہ جو تم نے پڑھی ہے سب کو (طاق) کر دے گی۔''

1694- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٦٥٧) (صحيح الإسناد)

۱۶۹۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے“ اور وتر ایک رکعت ہے۔“

1695۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)).

تخريج: خ/الوتر ١ (٩٩٠)، م/المسافرين ٢٠ (٧٤٩)، د/الصلاة ٣١٤ (١٣٢٦)، (تحفة الأشراف: ٧٢٢٥)، ط/صلاة الليل ٣ (١٣) (صحيح)

۱۶۹۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، اور تم میں سے کسی کو جب صبح ہوجانے کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لے یہ جو اس نے پڑھی ہے سب کو وتر (طاق) کردے گی۔“

1696۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَنَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرُوا بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٦٧٠ (صحيح)

۱۶۹۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے، تو جب تمہیں صبح ہوجانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اسے وتر کرلو۔“

1697۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ.

تخريج: وقد أخرجه: خ/الأذان ١٥ (٦٢٦)، الوتر ١ (٩٩٤)، التهجد ٣ (١١٢٣)، ٢٣ (١١٦٠)، الدعوات ٥ (٦٣١٠) م/المسافرين ١٧ (٧٣٦)، د/الصلاة ٣١٦ (١٣٣٥)، ت/الصلاة ٢٠٩ (٤٤١)، الشمائل ٣٩ (٢٥٨)، ق/الإقامة ١٢٦ (١١٩٨)، ط/صلاة الليل ٢ (٨)، حم٦/٣٥، ١٨٢، (تحفة الأشراف: ١٦٥٩٣)، د/الصلاة ١٦٥ (١٥١٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٧٢٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۹۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے، ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔

36۔بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ ؟

۳۶۔باب: تین رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان؟

1698- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)).

تخريج: خ/التهجد ١٦ (١١٤٧)، التراويح ١ (٢٠١٣)، المناقب ٢٤ (٣٥٦٩)، م/المسافرين ١٧ (٧٣٨)، د/الصلاة ٣١٦ (١٣٤١)، ت/الصلاة ٢٠٩ (٤٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٧٧١٩) ط/صلاة الليل ٢ (٩)، حم٦/٣٦، ٧٣، ١٠٤ (صحيح)

۱۶۹۸۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور غیر رمضان میں کسی میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ چار رکعت پڑھتے تو ان کا حسن اور ان کی طوالت نہ پوچھو، ❶ پھر چار رکعت پڑھتے تو تم ان کا (بھی) حسن اور ان کی طوالت نہ پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا۔'' ❷

فائدہ ❶ :...... یہاں نہی مقصود نہیں، بلکہ مقصود صلاۃ کی تعریف کرنا ہے۔

فائدہ ❷ :...... یعنی میرا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے، اس وجہ سے سونے سے مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچتا، میرا وضو اس سے نہیں ٹوٹتا، واضح رہے کہ یہ بات آپ کی خصوصیات میں سے تھی۔

1699- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦١١٦) (صحيح)

١٦٩٩۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے۔

37۔ ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

٣٧۔ باب: وتر کے سلسلے میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا بیان

1700۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ .

تخريج: د/الصلاة ٣٣٩ (١٤٢٣) (وعنده "قل للذين كفروا" و "الله الواحد الصمد")، ٣٤١ (١٤٣٠) ق/الإقامة ١١٥ (١١٧١)، (تحفة الأشراف: ٥٤، ٥٥)، حم٥/١٢٣، ويأتي عند المولف بأرقام: ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٣٠، ١٧٣١ (صحيح)

١٧٠٠۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھتے، دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے، اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے، پھر جب (وتر سے) فارغ ہو جاتے تو فراغت کے وقت تین بار: "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے، اور ان کے آخر میں کھینچتے۔

1701۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوِتْرِ بِـ ((سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى))، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ((قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ))، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٧٠١۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے۔

1702۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، وَلاَ يُسَلِّمُ إِلاَّ فِي آخِرِهِنَّ، وَيَقُولُ - يَعْنِي - بَعْدَ التَّسْلِيمِ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٠٠ (صحيح)

١٧٠٢۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں (پہلی رکعت میں) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے، اور ان کے بالکل آخر ہی میں سلام پھیرتے اور تین بار: "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے (یعنی سلام پھیرنے کے بعد)۔

38۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

٣٨۔ باب: وتر کے سلسلے میں سعید بن جبیر کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ابواسحاق سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان

1703۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلاثٍ، يَقْرَأُ فِي الأُولَى بِـ ((سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى))، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ((قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ))، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ((قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ)).

أَوْقَفَهُ زُهَيْرٌ.

تخريج: ت/الصلاة ٢٢٣ (الوتر ٩) (٤٦٢)، ق/الإقامة ١١٥ (١١٧٢)، (تحفة الأشراف: ٥٥٨٧)، حم١/٢٩٩، ٣٠٠، ٣١٦، ٣٧٢، د/الصلاة ٢١٠ (١٦٢٧) (صحيح)

١٧٠٣۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے، پہلی میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے۔

زہیر نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے، (ان کی روایت اس کے بعد آ رہی ہے)۔

1704۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاثٍ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح موقوف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۰۴۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ وتر کی تینوں رکعتوں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے۔

39۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

۳۹۔باب: وتر کے سلسلے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حبیب بن ابی ثابت پر اختلاف کا بیان

1705۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى صَلَّى سِتًّا، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلاثٍ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: وقد أخرجه: خ/العلم ٤١ (١١٧)، الأذان ٥٧ (٦٩٧)، م/المسافرين ٢٦ (٧٦٣)، د/الطهارة ٣٠ (٥٨)، الصلاة ٣١٦ (١٣٥٣)، (تحفة الأشراف: ٦٢٨٧)، حم ١/٣٥٠، ٣٧٣ (صحيح)

۱۷۰۵۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے اور مسواک کی، پھر دو رکعت صلاۃ پڑھی، پھر سو گئے، (دوبارہ) آپ پھر اٹھے اور مسواک کی، پھر وضو کیا اور دو رکعت صلاۃ پڑھی یہاں تک کہ آپ نے چھ رکعتیں پڑھیں، پھر تین رکعتیں وتر کی اور دو رکعتیں (فجر کی) پڑھیں۔

1706۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ؛ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ، وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ﴾، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتَّى سَمِعْتُ نَفْخَهُ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِثَلاثٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۷۰۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا، آپ نیند سے بیدار ہوئے، آپ نے وضو کیا، مسواک کی، آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ﴾ [1] یہاں تک کہ آپ اس سے فارغ ہوئے، پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ واپس آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی، پھر آپ اٹھے اور وضو کیا، مسواک کی، پھر دو رکعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ پڑھی، اور تین رکعت وتر پڑھی۔

فائدہ ❶ :...... آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔(آل عمران : ١٩٠)

1707۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مَخْلَدٍ - ثِقَةٌ - قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٤٤٤) (صحيح)

١٧٠٧۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ نے مسواک کی، پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

1708۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .
خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٥٤٧)، حم١/٢٩٩، ٣٠١، ٣٢٦ (صحيح بما قبله)

١٧٠٨۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے اور تین رکعت وتر پڑھتے اور دو رکعت فجر کی صلاۃ سے پہلے پڑھتے۔

عمرو بن مرہ نے حبیب کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے یحییٰ بن الجزار سے اور یحییٰ جزار نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول ﷺ سے روایت کی ہے، (یعنی اس کو مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بجائے مسند اُم سلمہ رضی اللہ عنہا میں سے قرار دیا ہے۔)

1709۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِتِسْعٍ .

خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ .

تخريج: ت/الصلاة ٢١٩ (الوتر ٥) (٤٥٧)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٢٥)، حم٦/٣٢٢، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٧٢٨ (صحيح الإسناد)

١٧٠٩۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے، پھر جب آپ بوڑھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کمزور ہو گئے تو آپ نو رکعت وتر پڑھنے لگے۔

عمارہ بن عمیر نے عمرو کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے یحییٰ بن جزار سے اور یحییٰ بن جزار نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ (یعنی عمارہ بن عمیر نے اس کو مسند اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی بجائے مسند عائشہ رضی اللہ عنہا میں سے قرار دیا ہے۔

1710- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ صَلَّى سَبْعًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٦٨١)، حم٦/٣٢، ٢٢٥ (صحيح)

١٧١٠- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے، جب آپ بوڑھے اور (گوشت چڑھ جانے کی وجہ سے) بھاری بھرکم ہو گئے تو (صرف) سات رکعتیں پڑھنے لگے۔

40- بَابُ ذِكْرِ الاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوِتْرِ

۴۰- باب: وتر کے سلسلے میں ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں زہری سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان

1711- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضُبَارَةُ بْنُ أَبِي السَّلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٣٨ (١٤٢٢)، ق/الإقامة ١٢٣ (١١٩٠)، (تحفة الأشراف: ٣٤٨٠)، حم٥/٤١٨، د/الصلاة ٢١٠ (١٦٢٣، ١٦٢٤) (صحيح)

١٧١١- دوید بن نافع نے زہری سے، اور زہری نے عطاء بن یزید سے اور عطاء بن یزید نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "وتر حق ہے، جو چاہے سات رکعت پڑھے، جو چاہے پانچ پڑھے، جو چاہے تین پڑھے، اور جو چاہے ایک پڑھے"۔

1712- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٧١٢- اوزاعی نے زہری سے اور زہری نے عطاء بن یزید سے اور عطاء نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وتر حق ہے، جو چاہے پانچ پڑھے، جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے۔''

1713۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُعَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧١١ (صحيح موقوف)

۱۷۱۳۔ ابومُعَید نے زہری سے اور زہری نے عطاء بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا: وتر حق ہے، جو پانچ رکعت پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھے، جو تین پڑھنا چاہے وہ تین پڑھے، اور جو ایک پڑھنا چاہے ایک پڑھے۔

1714۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْمَأَ إِيمَاءً.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧١١ (صحيح الإسناد موقوف)

۱۷۱۴۔ سفیان زہری سے روایت کرتے ہیں اور زہری عطاء بن یزید سے اور عطاء ابوایوب سے، ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو چاہے وتر سات رکعت پڑھے، جو چاہے پانچ پڑھے، جو چاہے تین پڑھے، اور جو چاہے ایک پڑھے، اور جو اشارے سے پڑھنا چاہے اشارے سے پڑھے، (یعنی بیمار آدمی)۔

41۔بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ؟ وَذِكْرِ الاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الْوِتْرِ

۴۱۔باب: پانچ رکعت وتر کیسے پڑھی جائے؟ اور وتر کی حدیث کے سلسلے میں حکم سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا ذکر

1715۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِخَمْسٍ، وَبِسَبْعٍ، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِسَلَامٍ، وَلَا بِكَلَامٍ.

تخريج: ق/الإقامة ١٢٣ (١١٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٨٢١٤)، حم٦/٢٩٠، ٣١٠، ٣٢١ (صحيح)

۱۷۱۵۔ منصور روایت کرتے ہیں حکم سے، اور وہ مقسم سے اور مقسم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانچ یا سات رکعت وتر پڑھتے، اور ان کے درمیان آپ سلام کے ذریعے فصل نہیں کرتے تھے اور نہ کلام کے ذریعے۔

1716۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨١٨١) (صحيح)

١٧١٦۔ منصور حکم سے روایت کرتے ہیں اور وہ مقسم سے اور مقسم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سات یا پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، اور ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کرتے تھے۔

1717۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، قَالَ: اَلْوِتْرُ سَبْعٌ، فَلَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: عَمَّنْ ذَكَرَهُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي. قَالَ الْحَكَمُ: فَحَجَجْتُ، فَلَقِيتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: عَنِ الثِّقَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ مَيْمُونَةَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٨١٨)، حم٦/٣٣٥ (صحيح بما قبله)

١٧١٧۔ سفیان بن الحسین حکم سے روایت کرتے ہیں اور وہ مقسم سے، مقسم کہتے ہیں کہ وتر سات رکعت ہے اور پانچ سے کم نہیں، میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: انہوں نے اسے کس کے واسطے سے ذکر کیا ہے؟ تو میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ حکم کہتے ہیں: پھر میں حج کو گیا تو میں نے مقسم سے ملاقات کی، اور ان سے پوچھا کہ یہ بات آپ نے کس سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ایک ثقہ شخص ❶ سے، اور اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔

فائدہ ❶ :...... غالباً ثقہ شخص سے مراد ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، کیونکہ مقسم برابر انہیں سے چمٹے رہتے تھے اور انہوں نے ولاء کی نسبت بھی انہیں کی طرف کی ہے، یا عن عائشه وعن میمونه "عن الثقة" سے بدل ہے ایسی صورت میں ترجمہ ہوگا ثقہ سے سنی ہے، یعنی عائشہ اور میمونہ سے سنی ہے۔

1718۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٩٢١)، وقد أخرجه: م/المسافرين ١٧ (٧٣٧)، حم ٦/١٢٣، ١٦١، ٢٠٥ (صحيح)

١٧١٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان کے آخر ہی میں بیٹھتے تھے۔

42۔ بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

٤٢۔ باب: سات رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان

1719۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ، لاَ يَقْعُدُ إِلا فِي آخِرِهِنَّ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ! وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، مُخْتَصَرٌ.

خَالَفَهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦١١٥) (صحيح)

۱۷۱۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہوگئے اور آپ پر گوشت چڑھ گیا تو آپ سات رکعت پڑھنے لگے، اور صرف ان کے آخر میں قعدہ کرتے تھے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت اور پڑھتے تو میرے بیٹے یہ نو رکعتیں ہوئیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی صلاۃ پڑھتے تو چاہتے کہ اس پر مداومت کریں، (یہ حدیث مختصر ہے)۔

ہشام دستوائی نے شعبہ کی مخالفت کی ہے۔

1720۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلاَّ فِي الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلاَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لاَ يَقْعُدُ إِلاَّ فِي السَّادِسَةِ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلاَ يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦١١٣، ١٦١١٤) (صحيح)

۱۷۲۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نو رکعت وتر پڑھتے تو صرف آٹھویں رکعت میں قعدہ کرتے، اللہ کی حمد کرتے، اس کا ذکر کرتے اور دعا کرتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے، پھر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے تو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے، دعا کرتے، پھر ایک سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے، پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے، پھر جب آپ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو سات رکعت وتر پڑھنے لگے، صرف چھٹی میں قعدہ کرتے، پھر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اور ساتویں رکعت پڑھتے، پھر ایک سلام پھیرتے، پھر بیٹھے بیٹھے دو رکعت پڑھتے۔

43۔ كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ؟

۴۳۔ باب: نو رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان

1721۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-عَزَّوَجَلَّ- لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لاَ يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلاَّ عِنْدَ الثَّامِنَةِ، وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ، وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ، وَلاَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ، وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا، وَيَحْمَدُ اللّٰهَ، وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ، وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣١٦ (صحيح)

۱۷۲۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیا کرتے تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ کو جگانا منظور ہوتا تو رات میں آپ کو جگا دیتا، آپ مسواک کرتے (پھر) وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے، ان میں صرف آٹھویں رکعت پر بیٹھتے، اور اللہ کی حمد کرتے اور اس کے نبی ﷺ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجتے، اور ان کے درمیان دعائیں کرتے اور کوئی سلام نہ پھیرتے، پھر نویں رکعت پڑھتے اور قعدہ کرتے، راوی نے اس طرح کی کوئی بات ذکر کی کہ آپ اللہ کی حمد کرتے، اس کے نبی ﷺ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجتے اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جسے ہمیں سناتے، پھر بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھتے۔

1722- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَلاَ أَدُلُّكَ - أَوْ أَلاَ أُنَبِّئُكَ - بِأَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَأَتَيْنَاهَا، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا، وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا، فَقُلْتُ: أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لاَ يَقْعُدُ فِيهِنَّ إِلاَّ فِي الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ، وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلاَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ، فَيَجْلِسُ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ! فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ تِسْعًا أَيْ بُنَيَّ! وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٣١٦، ١٦٠٢ (صحيح)

۱۷۲۲۔ سعد بن ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں اس ہستی کو نہ بتاؤں یا اس ہستی کی خبر نہ دوں جو رسول اللہ ﷺ کے وتر کو زمین والوں میں سب سے زیادہ جانتی ہے؟ میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، تو ہم ان کے پاس آئے اور ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم اندر گئے اور اس بارے میں میں نے ان سے پوچھا، میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتایئے تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے، پھر رات کو جب اللہ تعالیٰ کو جگانا منظور ہوتا آپ کو جگا دیتا، آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے، پھر نو رکعتیں پڑھتے، سوائے آٹھویں کے ان میں سے کسی میں قعدہ نہیں کرتے، اللہ کی حمد کرتے اس کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے، پھر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے، پھر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے تو اللہ کی حمد اور اس کا ذکر کرتے اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جسے آپ ہمیں سناتے، پھر بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھتے، میرے بیٹے! اس طرح یہ گیارہ رکعتیں ہوتی تھیں، لیکن جب آپ بوڑھے ہو گئے اور آپ کے جسم پر گوشت چڑھ گیا تو آپ وتر سات رکعت پڑھنے لگے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھتے، اس طرح میرے بیٹے! یہ کل نو رکعتیں ہوتی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی صلاۃ پڑھتے تو چاہتے کہ اس پر مداومت کریں۔

1723- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا ضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٥٢ (صحيح)

١٧٢٣- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو رکعت وتر پڑھتے تھے، پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے، تو جب آپ کمزور ہو گئے تو سات رکعت وتر پڑھنے لگے، پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے۔

1724- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعٍ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٩٩) (صحيح)

١٧٢٤- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

1725- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْخَلَنْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ - يَعْنِي: مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ وَفَدَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، فَسَأَلَهَا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، مُخْتَصَرٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٥٢ (صحيح)

١٧٢٥- سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اور انہوں نے ان سے رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی صلاۃ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا: آپ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے ، اورنویں رکعت کے ذریعے اُسے وتر کر لیتے، پھر آپ بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے۔

1726- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، أُرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ .

تخريج: ت/الصلاة ٢١١ (٤٤٣، ٤٤٤)، ق/الإقامة ١٨١ (١٣٦٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٥١)، حم٦/١٠٠، ٢٥٣ (صحيح)

١٧٢٦- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔

44- بَابٌ كَيْفَ الْوِتْرُ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ؟

۴۴- باب: گیارہ رکعت وتر پڑھنے کی کیفیت کا بیان

1727- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٦٩٧ (صحيح)

(وتر کے بعد لیٹنے کا ذکر شاذ ہے، محفوظ یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹتے تھے)

١٧٢٧- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے، اور آپ ایک کے ذریعے اسے وتر کر لیتے، پھر آپ اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاتے۔

45- بَابُ الْوِتْرِ بِثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۴۵- باب: تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان

1728- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِتِسْعٍ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٧٠٩ (صحيح)

١٧٢٨- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے، پھر جب آپ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعت پڑھنے لگے۔

46- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

۴۶- باب: وتر میں قراءت کا بیان

1729- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا، فَقَرَأَ فِيهَا بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ، ثُمَّ قَالَ: مَا أَلَوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدَمَيْهِ، وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٠٣٣)، حم٤/٤١٩ (صحيح)

۱۷۲۹۔ ابومجلز سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری مکے اور مدینے کے درمیان تھے کہ انہوں نے عشا کی صلاۃ دو رکعت پڑھی، پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھی، اس میں انہوں نے سورۂ نساء کی سو آیتیں پڑھیں، پھر کہا: میں نے اپنے دونوں قدموں کو اس جگہ رکھنے میں جہاں رسول اللہ ﷺ نے رکھے تھے اور ان آیتوں کے پڑھنے میں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے پڑھی تھی کوئی کوتاہی نہیں کی۔

47- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

۴۷- باب: وتر میں ایک اور قراءت کا بیان

1730- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِشْكَابَ النَّسَائِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾؛ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

تخريج: انظر رقم ١٧٠٠ (صحيح)

۱۷۳۰۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے، پھر جب آپ سلام پھیرتے تو تین بار "سبحان الملك القدوس" کہتے۔

1731- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زُبَيْدٍ وَطَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

خَالَفَهُمَا حُصَيْنٌ فَرَوَاهُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٠٠ (صحيح)

۱۷۳۱۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكَافِرُونَ ﴾ اور ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ پڑھتے تھے۔

ان دونوں کی، یعنی زبید اور طلحہ کی حصین نے مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے ذر سے، ذر نے ابن عبد الرحمٰن بن ابزی سے، انہوں نے اپنے والد عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

1732- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾، وَ ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٦٨٣)، حم٣/٤٠٦، ٤٠٧، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٧٣٣- ١٧٣٧، ١٧٤٠- ١٧٤٣، ١٧٥١- ١٧٥٦ (صحيح)

۱۷۳۲- عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

48- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى شُعْبَةَ فِيهِ

۴۸- باب: اس حدیث میں شعبہ سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان

1733- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ وَزُبَيْدٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾، وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ، وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلَاثًا ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۷۳۳- عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ اور ﴿ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے تھے تو ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ'' تین بار کہتے اور تیسری بار اپنی آواز بلند کرتے۔

1734-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ وَزُبَيْدٌ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾، وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ، ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) وَيَرْفَعُ بِـ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ .
رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٣٢ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۳۴۔عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے اور تیسری بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے وقت اپنی آواز بلند کرتے تھے۔

منصور نے اِسے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے ذر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1735۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلَاثًا، طَوَّلَ فِي الثَّالِثَةِ.

وَرَوَاهُ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا.

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۷۳۲ (صحیح)

۱۷۳۵۔سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور جب سلام پھیر کر فارغ ہو جاتے تو تین بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے اور تیسری بار کھینچ کر کہتے تھے۔

نیز اسے عبدالملک بن ابی سلیمان نے زبید سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی ذر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1736۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا.

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۷۳۲ (صحیح)

۱۷۳۶۔سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

نیز محمد بن جحادہ نے اسے زبید سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے بھی ذر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1737۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾؛ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر حدیث رقم : ۱۷۳۲ (صحیح)

۱۷۳۷۔(سعید بن عبدالرحمٰن) بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے اور جب صلاۃ سے فارغ ہوجاتے تو تین بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے تھے۔

49۔ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فِيهِ

۴۹۔باب: اس حدیث میں مالک بن مغول سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا بیان

1738۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۷۳۲ (صحیح)

۱۷۳۸۔(سعید بن عبدالرحمٰن) بن ابزیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

1739۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى مُرْسَلٌ .

وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ .

تخریج: وانظر أيضًا حدیث رقم: ۱۷۳۲ (مرسل صحیح بماقبله وبمابعده)

۱۷۳۹۔اس سند سے (سعید بن عبدالرحمٰن) بن ابزیٰ نے یہ حدیث مرسلاً (یعنی سند میں انقطاع کے ساتھ) روایت کی ہے،لیکن اسے عطا بن سائب نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے متصلاً روایت کی ہے۔

1740۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۷۳۲ (صحیح)

۱۷۴۰۔عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

50۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۵۰۔باب: اس حدیث میں شعبہ کی قتادہ سے روایت میں شعبہ کے شاگردوں کے اختلاف کا بیان

1741۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَزْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾؛ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثًا .

تخريج : انظر حديث رقم: ۱۷۳۲ (صحيح)

۱۷۴۱۔سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے، پھر جب فارغ ہوجاتے تو تین بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے۔

1742۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَانَ يُوتِرُ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾؛ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثًا، وَيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ .

تخريج : انظر حديث رقم: ۱۷۳۲ (صحيح)

۱۷۴۲۔عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور جب فارغ ہوجاتے تو تین بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے اور تیسری مرتبہ کھینچ کر کہتے۔

1743۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ .
خَالَفَهُمَا شَبَابَةُ، فَرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ .

تخريج : انظر حديث رقم : ۱۷۳۲ (صحيح)

۱۷۴۳۔عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ پڑھتے تھے۔

شبابہ نے ان دونوں کی، یعنی محمد کی اور ابوداود کی مخالفت کی ہے، ❶ انہوں نے اسے شعبہ سے، شعبہ نے قتادہ سے، قتادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے زرارہ بن اوفی سے، اور زرارہ نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... شبابہ نے عبدالرحمن بن ابزیٰ کی جگہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا ہے، ان کی روایت آ گے آ رہی ہے۔

1744۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْتَرَ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾.

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ شَبَابَةَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٨٢٦) (صحيح بما قبله) (عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی روایت سے صحیح ہے، واقعہ وہ ہے جس کا تذکرہ اگلی روایت میں آ رہا ہے، ایسے وتر میں مذکورہ سورت کا پڑھنا دیگر روایات سے ثابت ہے)۔

۱۷۴۴۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ پڑھی۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے اس حدیث میں شبابہ کی متابعت کی ہے، یحییٰ بن سعید نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ مخالفت متنِ حدیث میں ہے جیسا کہ اگلی روایت سے ظاہر ہے۔

1745۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ رَجُلٌ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيهَا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٩١٨ (صحيح)

۱۷۴۵۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی صلاۃ پڑھی تو ایک شخص نے سورہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ پڑھی تو جب آپ صلاۃ پڑھ چکے تو آپ نے پوچھا: "﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ کس نے پڑھی ہے؟" تو ایک شخص نے عرض کی: میں نے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایسا لگا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈال دیا ہے۔" ❶

فائدہ ❶ :...... یہ دونوں الگ الگ حدیثیں ہیں گو دونوں کی سند ایک ہے، اس طرح کی مخالفت ضرر رساں نہیں واللہ أعلم۔

51۔ بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

۵۱۔ باب: وتر کی دعا کا بیان

1746۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَاقَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٤٠ (١٤٢٥، ١٤٢٦)، ت/الصلاة ٢٢٤ (الوتر ١٠) (٤٦٤)، ق/الإقامة ١١٧ (١١٧٨)، (تحفة الأشراف: ٣٤٠٤)، حم١/١٩٩، ٢٠٠، د/الصلاة ٢١٤ (١٦٣٢) (صحيح)

۱۷۴۶۔ حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں وتر کی قنوت میں کہتا ہوں، وہ یہ ہیں: "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ" (اے اللہ! مجھے ہدایت دے، ان لوگوں میں شامل کر کے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے، عافیت دے ان لوگوں میں شامل کر کے جنہیں تو نے عافیت دی ہے، میری نگہبانی فرما ان لوگوں میں شامل کر کے جن کی تو نے نگہبانی فرمائی، اور جو تو نے دیا ہے اس میں میرے لیے برکت عطا فرما، اور جس کا تو نے فیصلہ فرما دیا ہے اس کی برائی سے مجھے بچا، اس لیے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور تو جس سے دوستی کرے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے)۔

1747- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ: ((قُلْ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح بماقبله)

(لیکن "وصلی اللہ ......" کا ٹکڑا صحیح نہیں ہے، اس کے راوی "عبداللہ بن علی زین العابدین" لین الحدیث ہیں)

۱۷۴۷۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وتر کے یہ کلمات سکھائے، آپ نے فرمایا: کہو: "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ"۔

1748- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٤٠ (١٤٢٧)، ت/الدعوات ١١٣ (٣٥٦٦)، ق/الإقامة ١١٧ (١١٧٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٠٧)، حم٩٦/١، ١١٨، ١٥٠ (صحيح)

۱۷۴۸۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی وتر کے آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" (اے اللہ! میں تیری خوشی کی تیرے غصے سے پناہ مانگتا ہوں، تیرے بچاؤ کی تیری پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، میں تیری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)۔

52۔ تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

۵۲۔باب: وتر کی دعا میں دونوں ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان

1749۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ.
قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِثَابِتٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ، قُلْتُ: سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ.

تخريج: م/الاستسقاء ١ (٨٩٥)، (تحفة الأشراف: ٤٤٤)، حم١٨٤/٣، ٢٠٩، ٢١٦، ٢٥٩ (صحيح)

۱۷۴۹۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دونوں ہاتھ استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے۔
شعبہ کہتے ہیں: میں نے ثابت سے پوچھا: آپ نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: سبحان اللہ، میں نے کہا: آپ نے اسے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ کہنا ان کا بطور تعجب تھا، مطلب یہ ہے کہ سنا کیوں نہیں ہے اگر نہیں سنا ہوتا تو بیان کیسے کرتا، اور یہ مؤلف کا قیاسی استنباط ہے، یہاں نہ اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ اٹھانے میں مبالغہ نہیں کرتے تھے، نہ یہ کہ سرے سے اٹھاتے ہی نہیں تھے، کیونکہ قنوت میں اور دوسرے موقعوں پر بھی آپ کا ہاتھ اٹھانا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

53۔بَابُ قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

۵۳۔باب: وتر کے بعد سجدے کی مقدار کا بیان

1750۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَيَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٥٦٨) (صحيح)

۱۷۵۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں عشاء کی صلاۃ سے فارغ ہونے سے لے کر فجر ہونے تک فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور اتنا لمبا سجدہ ❶ کرتے کہ تم میں سے کوئی پچاس آیتوں کے بقدر پڑھ لے۔

فائدہ ❶: ......مؤلف نے اس سجدے سے تہجد (مع وتر) کے سجدوں کے علاوہ سلام کے بعد ایک مستقل سجدہ سمجھا ہے، حالانکہ اس سے مراد تہجد کے سجدے ہیں، آپ یہ سجدے پچاس آیتیں پڑھنے کے بقدر لمبا کرتے تھے۔

54۔اَلتَّسْبِيحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وَذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى سُفْيَانَ فِيهِ

۵۴۔باب: وتر سے فراغت کے بعد "سبحان الملك القدوس" پڑھنے کا بیان اور اس کی روایت میں سفیان سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا ذکر

1751۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٣٢ (صحيح)

۱۷۵۱۔ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے، اور سلام پھیرنے کے بعد "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" تین بار کہتے اور اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے۔

1752۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

خَالَفَهُمَا أَبُو نُعَيْمٍ، فَرَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدٍ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٣٢ (صحيح)

۱۷۵۲۔ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے، اور سلام پھیرنے کے بعد ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ'' تین بار کہتے اور اس کے ذریعے اپنی آواز بلند کرتے۔

ابونعیم نے ان دونوں کی، یعنی قاسم اور محمد بن عبید کی مخالفت کی ہے، چنانچہ انہوں نے اسے سفیان سے اور سفیان نے زبید سے، زبید نے ذر سے، اور ذر نے سعید بن عبدالرحمٰن ابزیٰ سے روایت کیا ہے، (یعنی سند میں ایک راوی ''ذر'' کا اضافہ کیا ہے)۔

1753- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾؛ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثًا، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَبُو نُعَيْمٍ أَثْبَتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَمِنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَثْبَتُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ عِنْدَنَا - وَاللَّهُ أَعْلَمُ - يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثُمَّ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثُمَّ وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثُمَّ أَبُو نُعَيْمٍ، ثُمَّ الأَسْوَدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ زُبَيْدٍ فَقَالَ: ((يَمُدُّ صَوْتَهُ)) فِي الثَّالِثَةِ، وَيَرْفَعُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٣٢ (صحيح)

۱۷۵۳- سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے، اور جب واپس ہونے کا ارادہ کرتے تو ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ'' تین مرتبہ کہتے اور اس کے ذریعے اپنی آواز بلند کرتے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں: ابونعیم ہمارے نزدیک محمد بن عبید اور قاسم بن یزید سے زیادہ ثقہ ہیں، اور ہمارے نزدیک سفیان ثوری کے تلامذہ میں سب سے زیادہ معتبر یحییٰ بن سعید قطان ہیں، پھر عبداللہ بن مبارک، پھر وکیع بن جراح، پھر عبدالرحمٰن بن مہدی، پھر ابونعیم، پھر اسود ہیں، واللہ أعلم، نیز اسے جریر بن حازم نے زبید سے روایت کیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ تیسری بار میں اپنی آواز کھینچتے اور بلند کرتے تھے، (جریر کی روایت آگے آ رہی ہے)۔

1754- أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ يَرْفَعُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٣٢ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۵۴۔سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے اور تیسری بار میں آواز کھینچتے اور بلند کرتے۔

1755۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) . أَرْسَلَهُ هِشَامٌ .

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۷۳۲ (صحيح)

۱۷۵۵۔سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہتے۔

ہشام نے اسے مرسلاً روایت کیا، ان کی روایت آگے آ رہی ہے ❶۔

فائدہ ❶ :......یعنی انہوں نے "عن أبيه" کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1756۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۷۳۹ (مرسل صحيح بما قبله)

۱۷۵۶۔سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر پڑھتے تھے، پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

55-بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلاةِ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۵۵۔باب: وتر اور فجر کی دونوں سنتوں کے درمیان نفل پڑھنے کا بیان

1757۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ الصُّورِيَّ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - يَعْنِي: ابْنَ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوتِرُ فِيهَا، وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ، فَإِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

تخريج: وقد أخرجه: خ/الأذان ۱۲ (۶۱۹)، م/المسافرين ۱۷ (۷۳۸)، د/الصلاة ۳۱۶ (۱۳۴۰)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف: ١٧٧٨١)، حم٦/٥٢، ٥٣، ٨١، ١٢٨، ١٣٨، ١٧٨، ١٨٢، ١٨٩، ٢١٣، ٢٢٢، ٢٣٠، ٢٣٩، ٢٤٩، ٢٧٩، د/الصلاة ١٦٥ (١٥١٥)، ويأتي عند المؤلف بأرقام ١٧٨١، ١٧٨٢ (صحيح)

١٧٥٧۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ تیرہ رکعت پڑھتے تھے، نو رکعت کھڑے ہوکر، اس میں وتر بھی ہوتی اور دو رکعت بیٹھ کر، تو جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع اور سجدہ کرتے اور ایسا آپ وتر کے بعد کرتے تھے، پھر جب آپ فجر کی اذان سنتے تو کھڑے ہوتے، اور دو ہلکی ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

56۔ اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

٥٦۔ باب: فجر سے پہلے کی دونوں رکعتوں کی محافظت کا بیان

1758۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

خَالَفَهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ، فَلَمْ يَذْكُرُوا مَسْرُوقًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٦٣٣) (صحيح)

١٧٥٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

شعبہ کے جن تلامذہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے ان میں سے اکثر نے عثمان بن عمر کی مخالفت کی ہے، ان لوگوں نے مسروق کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1759۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا الصَّوَابُ عِنْدَنَا، وَحَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ خَطَأٌ، وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: خ/التهجد ٣٤ (١١٨٢)، د/الصلاة ٣٩٠ (١٢٥٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٩٩)، حم٦/٦٣، ١٤٨، د/الصلاة ١٤٤ (١٤٧٩) (صحيح)

١٧٥٩۔ ابراہیم بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: ہمارے نزدیک صحیح یہی ہے، اور عثمان بن عمر کی (پچھلی) روایت غلط ہے، والله أعلم۔

1760۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

تخريج: م/المسافرين ١٤ (٧٢٥)، ت/الصلاة ١٩١ (٤١٦)، (تحفة الأشراف: ١٦١٠٦)، حم ٦/٥٠، ١٤٩، ٢٦٥ (صحيح)

١٧٦٠۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "فجر کی دونوں رکعتیں ❶ دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔"

فائدہ ❶ :......اس سے مراد فجر کی دونوں سنتیں ہیں، کیونکہ عام طور پر اس لفظ سے یہی مراد لیا جاتا ہے، اور یہ ممکن ہے کہ یہاں مراد فرض ہو، کیونکہ لفظ اس کا بھی محتمل ہے۔

57۔بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۵۷۔ باب: فجر کی دو رکعت (سنت) کے وقت کا بیان

1761۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

١٧٦١۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب صبح کی صلاۃ کی اذان دی جاتی تو رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے کہ صلاۃ کھڑی ہو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے۔

1762۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

١٧٦٢۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب فجر روشن ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

58۔الِاضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۵۸۔ باب: فجر کی دو رکعت کے بعد داہنی کروٹ لیٹنے کا بیان

1763۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ، ثُمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ .

تخريج: خ/الأذان ١٥ (٦٢٦)، والتهجد ٢٣ (١١٦٠)، ٢٤ (١١٦١)، والدعوات ٥ (٦٣١٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٤٦٥) (صحيح)

١٧٦٣۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی پہلی اذان کہہ کر خاموش ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے اور فجر نمودار ہونے کے بعد فجر کی صلاۃ سے پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا عمل بیان کیا گیا ہے، اور ابو داود اور ترمذی کی ایک روایت میں جو صحیح سندوں سے مروی ہے اس کا حکم بھی آیا ہے جس سے مخالفین کی تاویل باطل ہو جاتی ہے، اور اس کے سنت ہونے میں کوئی کلام نہیں رہ جاتا ہے۔

59۔ بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

۵۹۔ باب: قیام اللیل (تہجد) چھوڑ دینے والے کی مذمت کا بیان

1764۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)).

تخريج: خ/التهجد ١٩ (١١٥٢)، م/الصيام ٣٥ (١١٥٩)، ق/الإقامة ١٧٤ (١٣٣١)، (تحفة الأشراف: ٨٩٦١)، حم ٢/١٧٠ (صحيح)

١٧٦٤۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں کی طرح مت ہوجانا، وہ رات میں قیام کرتا تھا (تہجد پڑھتا تھا)، پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا“۔

1765۔ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَكُنْ يَا عَبْدَاللهِ مِثْلَ فُلانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٧٦٥۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! فلاں کی طرح مت ہوجانا، پہلے وہ قیام اللیل کرتا تھا (تہجد پڑھتا تھا)، پھر اس نے چھوڑ دیا“۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

60- بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ

۶۰۔ باب: فجر کی دو رکعت (سنت) کا وقت اور نافع کی روایت میں رواۃ کے اختلاف کا بیان

1766- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٥٨١٩) (صحيح)

۱۷۶۶۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو ہلکی ❶ رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... ہلکی پڑھنے کا مطلب ہے کہ آپ فجر کی ان دونوں سنتوں میں قیام وقراءت اور رکوع وسجود وغیرہ میں اختصار سے کام لیتے تھے، کیونکہ اس کے بعد آپ کو فجر کی صلاۃ پڑھانی ہوتی تھی جس میں قراءت لمبی کی جاتی ہے۔

1767- أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدَنَا خَطأٌ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۶۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: دونوں حدیثیں ہمارے نزدیک غلط ہیں ❶ واللہ أعلم۔

فائدہ ❶ :...... پہلی روایت نافع عن صفیہ عن حفصہ کے طریق سے مروی ہے، صحیح عن نافع عن ابن عمر عن حفصہ ہے، اور دوسری روایت کی سند میں أنبأنا شعيب قال حدثنا الأوزاعي ہے، صحیح أنبأنا یحییٰ قال حدثنا الاوزاعي ہے، یہ بات اس صورت میں ہے جب ترجمۃ الباب میں "علی" کو "فی" کے معنی میں لیا جائے۔

1768- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۶۸۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اذان اور صلاۃ کے درمیان ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1769- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي: ابْنَ حَمْزَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، رَكْعَتَي الْفَجْرِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۶۹۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1770- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1771- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، قَالَ: إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا، عَنْ عُمَرَ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی صلاۃ سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1772- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۲۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب صبح کی صلاۃ کی اذان کہہ دی جاتی تو رسول اللہ ﷺ صبح کی صلاۃ سے پہلے دو سجدے کرتے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1773- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۳۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن خاموش ہوجاتا تو دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔

1774- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الأَذَانِ لِصَلاةِ الصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلاةُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۴۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن صبح کی صلاۃ کی اذان کہہ کر خاموش ہوجاتا اور صبح نمودار ہوجاتی تو صلاۃ کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1775- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے میری بہن حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ فجر سے پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔

1776- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۶۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہوجاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

1777- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۷۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوجاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے دو ہلکی رکعتوں کے کچھ اور نہیں پڑھتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1778۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلاةِ الصُّبْحِ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلاةِ.
وَرَوَى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۸۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی صلاۃ کی اذان دیدی جاتی تو صلاۃ کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے۔

اورسالم نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، (ان کی روایت آگے آرہی ہے)۔

1779۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۷۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ فجر طلوع ہو جانے کے بعد پڑھتے۔

1780۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٤ (صحيح)

۱۷۸۰۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب فجر روشن ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1781۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ مِنْ صَلاةِ الْفَجْرِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٥٧ (صحيح)

۱۷۸۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1782۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ .

تخريج: انظرحديث رقم: ١٧٥٧ (صحيح)

۱۷۸۲۔ ابوسلمہ ❶ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے، پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے، پھر (ایک رکعت) وتر پڑھتے، پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے، اور جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور دو رکعتیں صبح کی صلاۃ کی اذان اور اقامت کے درمیان پڑھتے۔

فائدہ ❶ :...... ابوسلمہ سے مراد ابوسلمہ بن عبدالرحمن ہیں۔

1783۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الأَذَانَ، وَيُخَفِّفُهُمَا .
قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٤٨٤) (صحيح بما تقدم)

۱۷۸۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سنتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے اور انہیں ہلکی پڑھتے تھے۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... نکارت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ اس مشہور روایت کے مخالف ہے جس میں ہے کہ آپ جب موذن اذان سے فارغ ہو جاتا اور صبح نمودار ہو جاتی تو دو ہلکی رکعتیں پڑھتے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے منکر کے بجائے شاذ کہا جائے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ متن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے محفوظ نہیں ہے، کیونکہ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں عروۃ عن عائشۃ کے طریق سے روایت کی ہے، اس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سن لیتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے، اور انہیں ہلکی پڑھتے، اور احتمال اس کا بھی ہے کہ مؤلف کی مراد یہ ہو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو محفوظ روایت ہے وہ اس متن کے علاوہ ہے، واللہ أعلم۔

1784۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لاَ يَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٨٠٢)، حم٣/٤٤٩ (صحيح الإسناد)

۱۷۸۴۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شریح حضرمی کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو تکیہ نہیں بناتے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... قرآن کو تکیہ بنانے کے دو معنی ہیں، ایک تو یہ کہ وہ رات کو سوتے نہیں، بلکہ رات بھر عبادت کرتے ہیں، دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ قرآن کو یاد نہیں رکھتے، اوراس کی قراءت پر مداومت نہیں کرتے، پہلے معنی میں شریح کی تعریف ہے اور دوسرے میں ان کی مذمت ہے۔

61۔ بَابُ مَنْ كَانَ لَهُ صَلاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

٦١۔ باب: جسے رات میں تہجد پڑھنی ہو اور نیند اس پر غالب آ جائے اور نہ پڑھ سکے

1785۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رِضًى، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنِ امْرِءٍ تَكُونُ لَهُ صَلاةٌ بِلَيْلٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ صَلاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ)).

تخريج: د/الصلاة ٣١٠ (١٣١٤)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٠٧)، ط/صلاة الليل ١ (١)، حم٦/٦٣، ٧٢، ١٨٠ (صحيح) (مبہم راوی کا نام آگے آ رہا ہے)

١٧٨٥۔ سعید بن جبیر ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جو ان کے نزدیک پسندیدہ ہے اس نے انہیں خبر دی کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی آدمی رات کو تہجد پڑھا کرتا ہو، پھر کسی دن نیند کی وجہ سے وہ نہ پڑھ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی صلاۃ کا اجر لکھ دیتا ہے، اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے۔''

62۔ اسْمُ الرَّجُلِ الرِّضَى

٦٢۔ باب: گزشتہ سند میں وارد سعید بن جبیر کے نزدیک پسندیدہ آدمی کا بیان

1786۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلاةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا، كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - عَلَيْهِ، وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ صَلاتِهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٧٨٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی رات میں کسی صلاۃ کا عادی ہو اور کسی رات وہ نیند کی وجہ سے اُسے نہ پڑھ سکے تو یہ اس پر اللہ کی طرف سے کیا ہوا صدقہ ہوگا اور وہ اس کے لیے اس کی صلاۃ کا اجر لکھے گا۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس روایت کی سند میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ گزشتہ سند میں سعید بن جبیر کے نزدیک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ شخص کا نام اسود بن یزید ہے۔

1787- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:...... فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٨٥ (صحيح) (پچھلی روایت سے تقویت پاکر یہ روایت بھی صحیح ہے)

۱۷۸۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر انہوں نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی۔ ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ابوجعفر رازی حدیث میں قوی نہیں ہیں، (اسی لیے سند میں سے ایک راوی "اسود" کو ساقط کر دیا ہے)

63-بَابُ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

۶۳- باب: جو اپنے بستر پر آئے اور وہ قیام کی نیت رکھتا ہو لیکن وہ سو جائے

1788- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -)).

خَالَفَهُ سُفْيَانُ.

تخريج: ق/الإقامة ١٧٧ (١٣٤٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٣٧) (صحيح)

۱۷۸۸۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو بستر پر آئے اور وہ رات میں قیام کی نیت رکھتا ہو، پھر اس کی دونوں آنکھیں اس پر غالب آ جائیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کے لیے اس کی نیت کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کی نیند اس کے رب عزوجل کی جانب سے اس پر صدقہ ہو گی۔"

سفیان ثوری نے حبیب بن ابی ثابت کی مخالفت کی ہے۔

1789- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ مَوْقُوفًا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح موقوف)

۱۷۸۹۔ اور سفیان ثوری (کی حبیب بن ابی ثابت سے مخالفت یہ ہے کہ انہوں) نے اس سند سے یہ حدیث ابوذر اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

64۔ بَابٌ كَمْ يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ ؟

۶۴۔باب: جو شخص تہجد کی صلاۃ سے سو جائے یا کسی تکلیف کی وجہ سے اسے نہ پڑھ سکے تو وہ (دن میں) کتنی رکعتیں پڑھے؟

1790۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً .

تخریج: م/المسافرين ۱۸ (۷۴۶)، ت/الصلاۃ ۲۱۰ (۴۴۵)، (تحفة الأشراف: ۱۶۱۰۵) (صحیح)

۱۷۹۰۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو صلاۃ نہیں پڑھ پاتے خواہ نیند نے آپ کو اس سے روکا ہو یا کسی تکلیف نے تو دن کو آپ بارہ رکعتیں پڑھتے۔

65۔بَابٌ مَتَى يَقْضِي مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ ؟

۶۵۔باب: جو شخص رات کو سو جائے اور اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکے تو وہ کب اس کی قضا کرے؟

1791۔أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَاللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)).

تخریج: م/المسافرين ۱۸ (۷۴۷)، د/الصلاۃ ۳۰۹ (۱۳۱۳)، ت/الصلاۃ ۲۹۱ (الجمعة ۵۶) (۵۸۱)، ق/الإقامة ۱۷۷ (۱۳۴۳)، (تحفة الأشراف: ۱۰۵۹۲)، ط/القرآن ۳ (۳)، حم۱/۳۲، ۵۳، د/الصلاۃ ۱۶۷ (۱۵۱۸) (صحیح)

۱۷۹۱۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی رات کو اپنے وظیفے سے، یا اس کی کسی چیز سے سو جائے، پھر وہ اُسے فجر سے لے کر ظہر تک کے درمیان پڑھ لے، تو اس کے لیے یہی لکھا جائے گا کہ گویا اس نے اسے رات ہی میں پڑھا ہے۔''

1792۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ -أَوْ قَالَ: جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ - فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)).

تخریج: انظر ما قبله (صحیح موقوف)

۱۷۹۲۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو کوئی رات کو اپنا وظیفہ پڑھے بغیر سو جائے، پھر وہ صبح سے ظہر تک کے درمیان کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی وقت اسے پڑھ لے، تو گویا اس نے اُسے رات ہی میں پڑھا ہے۔

1793۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلاةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ، أَوْ كَأَنَّهُ أَدْرَكَهُ.

رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مَوْقُوفًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٩١ (صحيح موقوف)

١٧٩٣۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس کا رات کا وظیفہ چھوٹ جائے اور وہ سورج ڈھلنے سے لے کر صلاۃ ظہر تک کسی بھی وقت اُسے پڑھ لے تو اس کا وظیفہ نہیں چھوٹا، یا گویا اس نے اپنا وظیفہ پالیا۔

اسے حمید بن عبدالرحمن نے موقوفاً (یعنی: مقطوعا) روایت کیا ہے۔

1794۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلاةَ اللَّيْلِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٧٩١ (صحيح موقوف)

١٧٩٤۔ حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: جس کا رات کا وظیفہ چھوٹ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ ظہر سے پہلے کسی صلاۃ میں اُسے پڑھ لے، کیونکہ یہ رات کی صلاۃ کے برابر ہوگا۔

66۔ بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ وَذِكْرِ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ فِيهِ لِخَبَرِ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي ذَلِكَ، وَالاخْتِلافِ عَلَى عَطَاءٍ

٦٦۔ باب: جو فرض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے ثواب کا بیان اور اس سلسلے میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر اور عطا پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

1795۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)).

تخريج: ت/الصلاة ١٩٠ (٤١٤)، ق/الإقامة ١٠٠ (١١٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٩٣) (صحيح)

١٧٩٥۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو دن رات میں بارہ رکعتوں پر مداومت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔"❶

فائدہ ❶ :......فرض صلاۃ سے پہلے یا اس کے بعد جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم وہ ہے جس پر نبی اکرم ﷺ نے مداومت فرمائی ہے، بعض راویتوں میں ان کی تعداد دس بیان کی گئی ہے اور بعض میں بارہ اور بعض میں چودہ، انہیں سنن مؤکدہ یا سنن رواتب کہا جاتا ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جس پر آپ نے مداومت نہیں کی ہے، انہیں نوافل یا غیر موکدہ کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مزید تقرب کے لیے نوافل یا غیر مؤکدہ سنتوں کی بھی بڑی اہمیت ہے۔

1796- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُويَحْيَى إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)) .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۷۹۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص پابندی سے بارہ رکعتوں پر مداومت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔"

1797- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٧٣)، وقد أخرجه: م/المسافرين ١٥ (٧٢٩)، د/الصلاة ٢٩٠ (١٢٥٠)، ت/الصلاة ١٩٠ (٤١٥)، ق/الإقامة ١٠٠ (١١٤١)، حم٦/٣٢٦، ٣٢٧، ٤٢٦، د/ الصلاة ١٤٤ (١٤٧٨) (صحيح)

۱۷۹۷۔ ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جس نے فرض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔"

1798- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، مَا بَلَغَكَ فِي ذَلِكَ؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٥٩)، حم ٦/٣٢٦ (صحيح بما قبله)

(اس سند میں انقطاع ہے، لیکن پچھلی سند سے یہ روایت بھی صحیح ہے، مگر عطاء کی یہ سمجھ خطا ہے کہ ایک ہی وقت میں بارہ رکعتیں پڑھ لیں تو وہی ثواب ہے)

۱۷۹۸۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطا سے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ جمعے سے پہلے بارہ رکعتیں پڑھتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کو کیا معلوم ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عنبسہ بن ابی سفیان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جس نے رات دن میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

1799۔ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنْبَسَةَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۹۹۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں کہ عطا نے اسے عنبسہ سے نہیں سنا ہے (اس کی دلیل آگے آرہی ہے)۔

1800۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا، فَقُلْتُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ، فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

خَالَفَهُمْ أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٥) (صحيح الإسناد)

۱۸۰۰۔ یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں طائف آیا تو عنبسہ بن ابی سفیان کے پاس گیا اور وہ مرنے کے قریب تھے، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ گھبرائے ہوئے ہیں، میں نے کہا: آپ تو اچھے آدمی ہیں، اس پر انہوں نے کہا مجھے میری بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دن یا رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو یونس قشیری نے ان لوگوں کی جنھوں نے اسے عطا سے روایت کی ہے مخالفت کی ہے، (ان کی روایت آگے آ رہی ہے)۔

1801- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ، قَالَا: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَتْ: ((مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٥٢) (صحيح بما قبله)

(اس کے راوی ''شہر'' ضعیف ہیں، لیکن پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ بھی صحیح ہے)

۱۸۰۱- ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

1802- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلَّاهُنَّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ)).

تخريج: م/المسافرين ١٥ (٧٢٨) مختصراً، د/الصلاة ٢٩٠ (١٢٥٠) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٠)، حم٦/٣٢٧، ٤٢٦، د/الصلاة ١٤٤ (١٤٧٨) (ضعيف الإسناد)

(ابواسحاق کے مدلس اور مختلط ہونے کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے)

۱۸۰۲- ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بارہ رکعتیں ہیں، جو انہیں پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں عصر سے پہلے، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں صبح کی صلاۃ سے پہلے۔'' ❶

فائدہ ❶: ......اس روایت میں (اور اس کے بعد دونوں روایتوں میں جو دراصل ایک ہی روایت ہے) عشا کے بعد دو رکعت کے بجائے عصر سے پہلے دو رکعت کا ذکر ہے، جو سنداً ضعیف ہے۔

1803- أَخْبَرَنَا أَبُو الأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/الصلاة ١٨٩ (٤١٥)، ق/الإقامة ١٠٠ (١١٤١) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٢)، حم٦/٣٢٦ (ضعيف الإسناد) (ابواسحاق مدلس مختلط اور فُلَیح کثیر الخطا راوی ہیں)

۱۸۰۳۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو اس کے بعد، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو صبح سے پہلے۔“

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہیں۔

1804- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ أَخِي أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٠٣ (ضعيف)

۱۸۰۴۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس نے دن اور رات میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا: چار ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد، اور دو فجر سے پہلے۔

67۔الاخْتِلافُ عَلَى إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

٦٧۔باب: اسماعیل بن ابی خالد پر راویوں کے اختلاف کا بیان

1805- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٠٣ (صحيح)

۱۸۰۵۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔“

1806- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٠٣ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۰۶۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس نے رات اور دن میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

1807- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ وَحِبَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عَنْبَسَةَ وَبَيْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكْوَانَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٧) (صحيح)

۱۸۰۷۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس نے دن اور رات میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

حصین نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے اور عنبسہ اور مسیّب کے درمیان انہوں نے ذکوان کو داخل کر دیا ہے۔

1808- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهُ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٥٧) (صحيح)

۱۸۰۸۔ ابو صالح ذکوان کہتے ہیں کہ عنبسہ بن ابی سفیان نے مجھ سے بیان کیا کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا ہے: جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

1809- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٤٩)، حم ٦/٣٢٦، ٤٢٨ (صحيح)

۱۸۰۹۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایک دن میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا، یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔"

1810- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۱۰۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

1811- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۸۰۹ (صحيح)

۱۸۱۱۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

1812- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) .
قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ضَعِيفٌ، هُوَ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ سِوَى هَذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ .

تخريج: ق/الإقامة ۱۰۰ (۱۱۴۲) مطولاً، حم۲/۴۹۸، (تحفة الأشراف: ۱۲۷۴۷) (صحيح بما قبله) (اس کے راوی ''محمد بن سلیمان'' حافظے کے کمزور ہیں، ان سے غلطیاں ہو جایا کرتی تھیں، مگر شواہد سے تقویت پا کر یہ صحیح ہے)

۱۸۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''
ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: یہ غلط ہے، محمد بن سلیمان ضعیف ہیں، وہ اصبہانی کے بیٹے ہیں، نیز یہ حدیث اس سند کے علاوہ سے بھی ان الفاظ کے علاوہ کے ساتھ، جن کا ذکر اوپر ہوا ہے، روایت کی گئی ہے۔

1813- أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، قَالَ: لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا، حَرَّمَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ، فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۵۸۵۶)، وقد أخرجه: د/الصلاة ۲۹۶ (۱۲۶۹)، ت/الصلاة ۲۰۱ (۴۲۷)، ق/الإقامة ۱۰۸ (۱۱۶۰)، حم۶/۳۲۵، ۴۲۶ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۱۳۔ حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ جب عنبسہ کی موت کا وقت آیا تو وہ تکلیف سے پیچ وتاب کھانے لگے تو ان سے کچھ پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: سنو! میں نے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کر رہی تھیں کہ آپ نے فرمایا ہے: ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کا گوشت جہنم کی آگ پر حرام کر دے گا، تو جب سے میں نے انہیں سنا ہے میں نے انہیں چھوڑا نہیں۔''

1814- أَخْبَرَنَا هِلالُ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ هِلالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ -، عَنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَبِيبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ أَخْبَرَهَا، قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسُّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ - عَزَّوَجَلَّ -)).

تخريج: ت/الصلاة ٢٠٠ (٤٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦١) (صحيح بما قبله)

(اس کے رواۃ ''ہلال'' اور ''ایوب شامی'' لین الحدیث ہیں، لیکن پچھلی سند سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے)

۱۸۱۴۔ عنبسہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ میری بہن ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ ان کے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا: ''جو بھی مومن بندہ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھے گا تو جہنم کی آگ اس کے چہرے کو کبھی نہیں چھوئے گی، اگر اللہ عزوجل نے چاہا۔''

1815- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - عَلَى النَّارِ)).

تخريج: د/الصلاة ٢٩٦ (١٢٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٣)، حم٦/٣٢٦ (صحيح)

۱۸۱۵۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم پر حرام کر دے گا۔''

1816- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ - قَالَ مَرْوَانُ: وَكَانَ سَعِيدٌ إِذَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَقَرَّ بِذَلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ، وَإِذَا حَدَّثَنَا بِهِ هُوَ لَمْ يَرْفَعْهُ - قَالَتْ: مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ.

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ شَيْئًا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۸۱۶۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، مروان بن محمد کہتے ہیں: اور سعید بن عبدالعزیز پر جب پڑھا گیا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام حبیبہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں تو انہوں نے اس کا اقرار کیا اور انکار نہیں کیا، حالانکہ جب انہوں نے اسے ہم سے بیان کیا تو انہوں نے اسے مرفوع نہیں کیا، وہ کہتی ہیں: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: مکحول نے عنبسہ سے کچھ نہیں سنا ہے۔

1817- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: قَالَ: سَمِعْتُ: سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٦) (صحيح)

۱۸۱۷- محمد بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب ہوا تو ان کی حالت شدید ہوگئی تو انہوں نے کہا: مجھ سے میری بہن ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کی محافظت کی تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم پر حرام کر دے گا۔“

1818- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا، أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ مَرْوَانَ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ.

تخريج: ت/الصلاة ٢٠١ (٤٢٧)، ق/الإقامة ١٠٨ (١١٦٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٥٨)، حم٦/٤٢٦ (صحيح)

۱۸۱۸- ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار پڑھیں، اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ غلط ہے [1]، صحیح مروان کی حدیث ہے۔ [2]

فائدہ 1 :......اشارہ اس سے پہلے والی حدیث کی طرف ہے، اس لیے بہتر یہ تھا کہ امام نسائی کا یہ قول حدیث رقم: ۱۸۱۷ کے بعد ذکر کیا جاتا، نیز یہ بھی احتمال ہے کہ مراد عبداللہ شعیثی کے طریق سے وارد حدیث ہو، ایسی صورت میں یہ کلام اپنے محل ہی میں ہوگا۔

فائدہ 2 :......یعنی حدیث رقم: ۱۸۱۶، جسے وہ سعید بن عبدالعزیز سے روایت کر رہے ہیں، اس میں عنبسہ بن ابی سفیان ہیں جب کہ اس میں محمد بن ابی سفیان ہیں جو غلط ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ

۲۱۔ کتاب: جنازہ کے احکام ومسائل

1۔بَاب تَمَنِّي الْمَوْتِ

۱۔ باب: موت کی آرزو وتمنا کا بیان

1819۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤١١٧)، حم٢/٢٣٦ (صحيح)

۱۸۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی (بھی) ہرگز موت کی آرزو وتمنا نہ کرے، (کیونکہ) یا تو وہ نیک ہوگا تو ہوسکتا ہے زیادہ نیکی کرے، یا برا ہوگا تو ہوسکتا ہے وہ برائی سے توبہ کر لے۔“ ❶

فائدہ ❶ :......اس لیے زندہ رہنا ہی اس کے لیے بہتر ہے۔

1820۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعِيشَ يَزْدَادُ خَيْرًا، وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ)).

تخريج: خ/المرضى ١٩ (٥٦٧٣)، التمني ٦ (٧٢٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٩٣٤)، حم٢/٣٠٩، ٥١٤، د/الرقاق ٤٥ (٢٨٠٠) (صحيح)

۱۸۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں کا کوئی (بھی) ہرگز موت کی آرزو وتمنا نہ کرے (کیونکہ) اگر وہ نیک ہے تو شاید زندہ رہے (اور) زیادہ نیکی کرے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے گناہوں سے توبہ کر لے۔“

1821۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٠٥، حم٣/١٠٤ (صحيح)

١٨٢١۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کا کوئی (بھی) ہرگز مصیبت کی وجہ سے جو اسے دنیا میں پہنچتی ہے موت کی تمنا نہ کرے، ❶ بلکہ یہ کہے: ''اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي'' (اے اللہ! اس وقت تک مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور اس وقت موت دے دے جب موت میرے لیے بہتر ہو)۔

فائدہ ❶ :...... کیوں کہ زندگی کا جو حصہ باقی ہے اس کے دین و دنیا کے لیے بہتر ہو، اس لیے موت کی آرزو کرنا منع ہے، شہادت کی یا مقدس جگہ مرنے کی آرزو کرنا جائز ہے۔

1822 ـ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ ، ح وَأَنْبَأَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُوسَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلاَ! لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ ، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)).

تخريج: حديث اسماعيل بن عليّة، عن عبدالعزيز أخرجه: خ/الدعوات ٣٠ (٦٣٥١)، م/الذكر ٤ (٢٦٨٠)، ت/الجنائز ٣ (٩٧١)، (تحفة الأشراف: ٩٩١)، حم١٠١/٣، وحديث عبدالوارث، عن عبدالعزيز أخرجه: د/الجنائز ١٣ (٣١٠٨)، ق/الزهد ٣١ (٤٢٦٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٧) (صحيح)

١٨٢٢۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! تم میں کا کوئی (بھی) ہرگز موت کی آرزو نہ کرے، اس مصیبت کی وجہ سے جو اسے پہنچی ہے، اگر موت کی آرزو کرنا ضروری ہو تو یہ کہے: ''اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي'' (اے اللہ! اس وقت تک مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور اس وقت موت دے دے جب موت میرے لیے بہتر ہو)۔

2۔ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

٢۔ باب: موت کی دعا کا بیان

1823۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، وَهُوَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَدْعُوا بِالْمَوْتِ ، وَلاَ تَتَمَنَّوْهُ ، فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لاَ بُدَّ ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَاكَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٩٦) (صحيح الإسناد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم موت کی دعا نہ کرو اور نہ ہی اس کی تمنا (مگر) جسے دعا کرنا ضروری ہو وہ کہے: ''اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي'' (اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہو اور موت دے دے جب میرے لیے موت بہتر ہو)۔

1824۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ، وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا، وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ .

تخريج: خ/المرضى ١٩ (٥٦٧٢)، والدعوات ٣٠ (٦٣٤٩)، والرقاق ٧ (٦٤٣٠)، والتمني ٦ (٧٢٣٤)، م/الذكر والدعاء ٤ (٢٦٨١)، وقد أخرجه: ت/صفة القيامة ٤٠ (٢٤٨٣)، (تحفة الأشراف: ٣٥١٨)، حم٥/١٠٩، ١١٠، ١١١، ١١٢ و ٦/٣٩٥ (صحيح)

۱۸۲۴۔ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں: میں خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوا رکھے تھے، وہ کہنے لگے: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا سے نہ روکا ہوتا تو میں (شدتِ تکلیف سے) اس کی دعا کرتا۔

3۔ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

۳۔ باب: موت کو کثرت سے یاد کرنے کا بیان

1825۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، ح و أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ)).
قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالِدُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ .

تخريج: حديث فضل بن موسى عن محمد بن عمرو قد أخرجه: ت/الزهد ٤ (٢٣٠٧)، ق/الزهد ٣١ (٤٢٥٨)، حم٢/٢٩٣، (تحفة الأشراف: ١٥٠٨٠)، وحديث محمد بن ابراهيم عن موسى بن عمرو قد تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٠٨٧) (حسن صحيح)

۱۸۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لذتوں کو کاٹنے والی ❶ کو خوب یاد کیا کرو۔'' ❷
ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں: محمد بن ابراہیم ابوبکر بن ابی شیبہ کے والد ہیں۔

فائدہ ❶: ...... لذتوں کو کاٹنے والی سے مراد موت ہے۔

فائدہ ❷: ...... موت کو کثرت سے یاد کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ انسان اس سے نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے اور برائیوں سے توبہ کرتا ہے۔

1826۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولِي: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً)) فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ.

تخريج: م/الجنائز ٣ (٩١٩)، د/الجنائز ١٩ (٣١١٥)، ت/الجنائز ٧ (٩٧٧)، ق/الجنائز ٤ (١٤٤٧)، ٥٥ (١٥٩٨)، (تحفة الأشراف: ١٨١٦٢)، ط/الجنائز ١٤ (٤٢)، حم ٢٩١/٦، ٣٠٦، ٣٢٢ (صحيح)

۱۸۲۶- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں کرو، کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' چنانچہ جب ابوسلمہ مر گئے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''تم کہو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً" (اے اللہ! ہماری اور ان کی مغفرت فرما، اور مجھے ان کا نعم البدل عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بعد محمد ﷺ کو عطا کیا[1]۔

فائدہ [1]:...... ابوسلمہ کی وفات کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو گیا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بدل ہی نہیں نعم البدل عطا فرما دیا۔

4- بَابُ تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

۴- باب: میت کو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرنے کا بیان

1827- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

تخريج: م/الجنائز ١ (٩١٦)، د/الجنائز ٢٠ (٣١١٧)، ت/الجنائز ٧ (٩٧٦)، ق/الجنائز ٣ (١٤٤٥)، حم ٣/٣، (تحفة الأشراف: ٤٤٠٣) (صحيح)

۱۸۲۷- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے قریب المرگ لوگوں کو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرو''[1]۔

فائدہ [1]:...... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تلقین سے مراد تذکیر ہے، یعنی ان کے پاس پڑھ کر انہیں اس کی یاد دہانی کرائی جائے تاکہ سن کر وہ بھی پڑھنے لگیں، ان سے پڑھنے کے لیے نہ کہا جائے، کیونکہ موت کے شدت سے گھبراہٹ میں جھنجھلا کر وہ کہیں اس کلمے کا انکار نہ کر دیں، لیکن البانی صاحب کے نزدیک تلقین کا مطلب یہی ہے کہ اس سے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے کے لیے کہا جائے، تفصیل کے لیے دیکھیے أحكام الجنائز للألباني۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1828- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا هَلْكَاكُمْ قَوْلَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٨٦١) (صحيح)

۱۸۲۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے قریب المرگ لوگوں کو ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی تلقین کرو۔“

5۔بَابُ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

۵۔باب: مومن کے مرنے کی نشانی کا بیان

1829- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ)).

تخريج: ت/الجنائز ١٠ (٩٨٢)، ق/الجنائز ٥ (١٤٥٢)، (تحفة الأشراف: ١٩٩٢)، حم ٥/٣٥٠، ٣٥٧، ٣٦٠ (صحيح)

۱۸۲۹۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی پیشانی پسینہ آلود ہوتی ہے۔“ ❶

فائدہ ❶: ...... یعنی مومن موت کی شدت سے دوچار ہوتا ہے، تاکہ اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے، یا موت اسے اچانک اس حال میں پالیتی ہے کہ وہ رزق حلال اور ادائیگی فرض کے لیے اس قدر کوشاں رہتا ہے کہ اس کی پیشانی عرق آلود رہتی ہے۔

1830- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٩٩٦) (صحيح)

۱۸۳۰۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: ”مومن ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی پیشانی پسینہ آلود رہتی ہے۔“

6۔شِدَّةُ الْمَوْتِ

۶۔باب: موت کی شدت کا بیان

1831 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَاتَ رَسُولُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج: خ/المغازي ٨٣ (٤٤٤٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٣١)، حم ٦/٦٤، ٧٧ (صحيح)

۱۸۳۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اورٹھوڑی کے درمیان تھا، آپ ﷺ کو دیکھنے کے بعد کبھی کسی کی موت کی سختی مجھے ناگوار نہیں لگتی۔ ❶

فائدہ ❶: ......اس سے معلوم ہوا کہ موت کی سختی برے ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ یہ ترقی درجات اور گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی ہوتی ہے۔

7۔اَلْمَوْتُ يَوْمَ الاثْنَيْنِ

۷۔باب: دوشنبہ (سوموار) کے دن مرنے کا بیان

1832۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَشْفُ السِّتَارَةِ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -، فَأَرَادَ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَرْتَدَّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنِ امْكُثُوا، وَأَلْقَى السِّجْفَ، وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَذَلِكَ يَوْمُ الاثْنَيْنِ.

تخريج: م/الصلاة ٢١ (٤١٩)، ت/الشمائل ٥٣ (٣٦٨)، ق/الجنائز ٦٤ (١٦٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٧)، حم ٣/١١٠، ١٦٣، ١٩٦، ١٩٧ (صحيح)

۱۸۳۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کا آخری دیدار اس وقت کیا تھا (جب) آپ نے (حجرے کا) پردہ اٹھایا، اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے (کھڑے تھے)، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور پردہ گرادیا (پھر) آپ اسی دن کے آخری (حصے میں) انتقال فرما گئے، اور یہ دوشنبہ کا دن تھا۔

8۔اَلْمَوْتُ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ

۸۔باب: اپنے مقامِ پیدائش کے علاوہ کہیں اور مرنے کا بیان

1833۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ!)) قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: ق/الجنائز ٦١ (١٦١٤)، (تحفة الأشراف: ٨٨٥٦)، حم٢/١٧٧ (حسن)

۱۸۳۳۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مدینے کا ایک آدمی جو وہیں پیدا ہونے والوں میں سے تھا مرگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کے جنازے) کی صلاۃ پڑھائی، پھر فرمایا: ''کاش! (یہ شخص) اپنے پیدائش کی جگہ کے علاوہ کہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرا ہوتا''، لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسا کیوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''آدمی جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کہیں اور مرتا ہے تو اسے جنت میں اس کی جائے پیدائش سے جائے موت تک جگہ دی جاتی ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... جنت میں یہ جگہ اس لیے ملتی ہے کہ وہ اجنبیت کی موت مرتا ہے، یا مراد یہ ہے کہ اس کی قبراتنی کشادہ کر دی جاتی ہے جتنا اس کی جائے پیدائش اور جائے وفات میں فاصلہ ہوتا ہے اس سے مسافرت اور اجنبیت کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، جب کسی برے کام کے لیے نہ ہو۔

9۔ بَابُ مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ

۹۔ باب: روح نکلتے وقت مومن کی عزت وتکریم کا بیان

1834۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللهِ وَرَيْحَانٍ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ: مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا، فَإِذَا قَالَ: أَمَا أَتَاكُمْ؟ قَالُوا: ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَنْتَنَ هَذِهِ الرِّيحَ! حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٢٩٠) (صحيح)

۱۸۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن کی موت آتی ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور (اس کی روح سے) کہتے ہیں: نکل، تو اللہ سے راضی ہے، اور اللہ تجھ سے راضی ہے، اللہ کی رحمت اور رزق کی طرف اور (اپنے) رب کی طرف جو ناراض نہیں ہے، تو وہ پاکیزہ خوشبودار مشک کی مانند نکل پڑتی ہے، یہاں تک کہ (فرشتے) اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں، (جب) آسمان کے دروازے پر اُسے لے کر آتے ہیں تو (دربان) کہتے ہیں: کیا خوب ہے یہ خوشبو جو زمین سے تمہارے پاس آئی ہے، (پھر) وہ اسے مومنوں کی روحوں کے پاس لے کر آتے ہیں، تو انہیں ایسی خوشی ہوتی ہے جو گم شدہ شخص کے لوٹ کر آ جانے سے بڑھ کر ہوتی ہے، وہ روحیں اس سے ان لوگوں کا حال پوچھتی ہیں جنہیں وہ دنیا میں چھوڑ گئے تھے: فلاں کیسے ہے، اور فلاں کیسے ہے؟ وہ کہتی ہیں: انہیں چھوڑو، یہ دنیا کے غم میں مبتلا تھے، تو جب وہ (نووارد روح) کہتی ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا؟ (وہ تو مرگیا تھا) تو وہ کہتی ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہوگا اور جب کافر قریب المرگ ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر آتے ہیں، (اور) کہتے ہیں: اللہ کے عذاب کی طرف نکل، تو اللہ سے ناراض ہے، اور اللہ تجھ سے ناراض ہے، تو وہ نکل پڑتی ہے جیسے سڑے مردار کی بدبو نکلتی ہے یہاں تک کہ اسے زمین کے دروازے پر لاتے ہیں (پھر) کہتے ہیں: کتنی خراب بدبو ہے یہاں تک کہ اسے کافروں کی روحوں میں لے جا کر (چھوڑ دیتے ہیں)۔''

10- فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

۱۰- باب: اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرنے والے کا بیان

1835- أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ، عَنْ أَبِي زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). قَالَ شُرَيْحٌ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا، إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا، قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَتْ: قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ، وَلٰكِنْ إِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ، وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ، وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.

تخريج: م/الذكر والدعاء ٥ (٢٦٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٩٢)، حم٢/٣١٣، ٣٤٦، ٤٢٠ (صحيح)

۱۸۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا چاہے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔'' شریح کہتے ہیں: میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے کہا: ام المومنین! میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ذکر کرتے سنا ہے، اگر ایسا ہے تو ہم ہلاک ہوگئے، انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ (بھی) اس سے ملنا چاہے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرے گا''، لیکن ہم میں سے کوئی (بھی) ایسا نہیں جو موت کو ناپسند نہ کرتا ہو۔ تو انہوں نے کہا: بے شک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں جو تم سمجھتے ہو، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نگاہ پتھرا جائے، سینے میں دم گھٹنے لگے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں، اس وقت جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی صراحت فرمادی ہے (دیکھیے حدیث رقم: ۱۸۳۹) مطلب یہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مومن کو موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خوشی ہوتی ہے اور کافر کو گھبراہٹ ہوتی ہے۔

1836۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ)).

تخريج: حديث أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة أخرجه: خ/التوحيد ٥ (٧٥٠٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٣١)، وحديث مغيرة، عن أبي الزناد قد تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٩٠٨)، ط/الجنائز ١٦ (٥٠)، حم٢/٤١٨ (صحيح الإسناد)

١٨٣٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو میں (بھی) اس سے ملنا چاہتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں''۔

1837۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)).

تخريج: خ/الرقاق ٤١ (٦٥٠٧) مطولاً، م/الذكر والدعاء ٥ (٢٦٨٣)، ت/الجنائز ٦٧ (١٠٦٦)، والزهد ٦ (٢٣٠٩)، (تحفة الأشراف: ٥٠٧٠)، حم٥/٣١٦، ٣٢١، د/الرقاق ٤٣ (٢٧٩٨) (صحيح)

١٨٣٧۔ عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے، اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے، اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرے گا''۔

1838۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

١٨٣٨۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے''۔

1839۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، ح و أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ)). زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ، كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَمَغْفِرَتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ)).

تخريج: خ/الرقاق ٤١ (٦٥٠٧) (تعليقاً)، م/الذكر والدعاء ٥ (٢٦٨٤)، ت/الجنائز ٦٧ (١٠٦٧)، ق/الزهد ٣١ (٤٢٦٤)، (تحفة الأشراف: ١٦١٠٣)، حم٤٤/٦، ٥٥، ٢٠٧ (صحيح)

۱۸۳۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا ناپسند کرے گا، (عمرو نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے) اس پر اللہ کے رسول سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! (اگر) اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرنا موت کو ناپسند کرنا ہے، تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس کے مرنے کے وقت کی بات ہے، جب اسے اللہ کی رحمت اور اس کی مغفرت کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے (جلد) ملنا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ملنا چاہتا ہے اور جب اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی دھمکی دی جاتی ہے تو (ڈر کی وجہ سے) ملنا ناپسند کرتا ہے، اور وہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔“

11-تَقْبِيلُ الْمَيِّتِ

۱۱- باب: میت کو بوسہ دینے کا بیان

1840- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٧٤٥) (صحيح)

۱۸۴۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا، اور آپ انتقال فرما چکے تھے۔

1841- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالاَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ.

تخريج: حديث ابن عباس قد أخرجه: خ/المغازي ٨٣ (٤٤٥٥)، والطب ٢١ (٥٧٠٩)، ت/الشمائل ٥٣ (٣٧٣)، ق/الجنائز ٧ (١٤٥٧)، (تحفة الأشراف: ٥٨٦٠)، حم٥٥/٦، وحديث عائشة قد أخرجه: خ/المغازي ٨٣ (٤٤٥٥، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧)، تحفة الأشراف: ١٦٣١٦) (صحيح)

۱۸۴۱۔ عبداللہ بن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا، اور آپ انتقال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرما چکے تھے۔

1842ـ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنُحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسَجًّى بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَبَّلَهُ فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ، وَاللّٰهِ لَايَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَقَدْ مِتَّهَا .

تخريج: خ/الجنائز ٣ (١٢٤١)، والمغازي ٨٣ (٤٤٥٢)، ق/الجنائز ٦٥ (١٦٢٧) مطولاً، (تحفة الأشراف : ٦٦٣٢)، حم٦/١١٧ (صحيح)

١٨٤٢ـ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ہے کہ ابوبکر سُنح ❶ میں واقع اپنے مکان سے ایک گھوڑے پر آئے، اور اتر کر (سیدھے) مسجد میں گئے، لوگوں سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (ان کے حجرے میں) آئے، رسول اللہ ﷺ کو دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا تو انہوں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک کھولا، پھر وہ آپ پر جھکے اور آپ کا بوسہ لیا اور رو پڑے، پھر کہا: میرے باپ آپ پر فدا ہوں، اللہ کی قسم! اللہ کبھی آپ پر دو موتیں اکٹھی نہیں کرے گا، رہی یہ موت جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر لکھ دی تھی تو یہ ہو چکی۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہ عوالی مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے، جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں میں شادی کی تھی اور یہ رہائش گاہ ان کی اہلیہ کی تھی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں وہاں جانے کی اجازت دی تھی۔

فائدہ ❷ :...... ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ عمر رضی اللہ عنہ کی تردید میں کہا تھا جو کہہ رہے تھے کہ آپ پھر دنیا میں واپس آئیں گے۔

12ـ تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

١٢ـ باب: میت کو ڈھانپنے کا بیان

1843ـ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ، فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُفِعَ، فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟))، فَقَالُوا: هَذِهِ بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، قَالَ: ((فَلَا تَبْكِي، أَوْ فَلِمَ تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ)).

تخريج: خ/الجنائز ٣ (١٢٤٤)، ٣٤ (١٢٩٣)، والجهاد ٢٠ (٢٨١٦)، والمغازي ٢٦ (٤٠٨٠)، م/فضائل الصحابة ٢٦ (٢٤٧١)، (تحفة الأشراف : ٣٠٣٢)، حم٣/٢٩٨، ٣٠٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۳۔ جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن میرے والد کو اس حال میں لایا گیا کہ ان کا مثلہ کیا جا چکا تھا، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا، میں نے ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹانا چاہا تو لوگوں نے مجھے روک دیا، (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اٹھانے) کا حکم دیا، انہیں اٹھایا گیا تو جب وہ اٹھائے گئے تو آپ نے کسی رونے والے کی آواز سنی تو پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' تو لوگوں نے کہا: یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے، آپ نے فرمایا: ''مت روؤ''، یا فرمایا: ''کیوں روتی ہو؟ جب تک انہیں اٹھایا نہیں گیا تھا فرشتے انہیں برابر سایہ کیے ہوئے تھے۔''

13-فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۳۔باب: میت پر رونے کا بیان

1844- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ صَغِيرَةٌ، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أُمَّ أَيْمَنَ! أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَكِ؟)) فَقَالَتْ: مَالِي لا أَبْكِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْكِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ، تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ -)).

تخريج: ت/الشمائل ٤٤ (٣٠٨)، (تحفة الأشراف: ٦١٥٦)، حم١/٢٦٨، ٢٧٣، ٢٩٧ (صحيح)

۱۸۴۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی بچی کے مرنے کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (اپنی گود میں) لے کر اپنے سینے سے چمٹا لیا، پھر اس پر اپنا ہاتھ رکھا، تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی مر گئی، ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ام ایمن! تم رو رہی ہو، جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں؟'' تو انہوں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں، جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (خود) رو رہے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں رو نہیں رہا ہوں، البتہ یہ اللہ کی رحمت ہے''، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ہر حال میں اچھا ہے، اس کی دونوں پسلیوں کے بیچ سے اس کی جان نکالی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہتا ہے۔''

1845- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ، يَا أَبَتَاهُ! إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ! يَا أَبَتَاهُ! جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٨٧)، وقد أخرجه: خ/المغازي ٨٣ (٤٤٦٢)، ق/الجنائز ٦٥ (١٦٣٠)، حم٣/١٩٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات پر رونے لگیں اور کہنے لگیں: ہائے ابا جان! آپ اپنے رب سے کس قدر قریب ہو گئے، ہائے ابا جان! مرنے کی خبر ہم جبریل علیہ السلام کو دے رہے ہیں، ہائے ابا جان! آپ کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔

1846۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي، وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي، وَجَعَلَتْ عَمَّتِي تَبْكِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ)).

خريج: خ/الجنائز ٣ (١٢٤٤)، المغازي ٢٦ (٤٠٨٠)، م/فضائل الصحابة ٢٦ (٢٤٧١)، (تحفة الأشراف: ٣٠٤٤)، حم٣/٢٩٨ (صحيح)

۱۸۴۶۔ جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد غزوۂ احد کے دن قتل کر دیے گئے، میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے اور رونے لگا، لوگ مجھے روک رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نہیں روک رہے تھے، میری پھوپھی (بھی) ان پر رونے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان پر مت روؤ، فرشتے ان پر برابر اپنے پروں سے سایہ کیے رہے، یہاں تک کہ تم لوگوں نے انہیں اٹھایا۔“ ❶

فائدہ ❶:......ان احادیث سے میت پر رونے کا جواز ثابت ہو رہا ہے، رہیں وہ روایتیں جن میں رونے سے منع کیا گیا ہے تو وہ اس رونے پر محمول کی جائیں گی جس میں بین اور نوحہ ہو۔

14۔اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۴۔باب: میت پر رونے سے ممانعت کا بیان

1847۔ أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، أَنَّ عَتِيكَ بْنَ الْحَارِثِ - وَهُوَ جَدُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَبُو أُمِّهِ - أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ [عَلَيْهِ] فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ!)) فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ))، قَالُوا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((اَلْمَوْتُ))، قَالَتِ ابْنَتُهُ: إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟)) قَالُوا: اَلْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ -: اَلْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْهَدَمِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِقِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ)).

تخريج: د/الجنائز ١٥ (٣١١١)، ق/الجهاد ١٧ (٢٨٠٣)، (تحفة الأشراف: ٣١٧٣)، ط/الجنائز ١٢ (٣٦)، حم٥/٤٤٦، ويأتي عند المؤلف في الجهاد ٤٨ (بأرقام: ٣١٩٦، ٣١٩٧) (صحيح)

۱۸۴۷۔ جابر بن عتیک نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت (بیمار پرسی) کرنے آئے تو دیکھا کہ بیماری ان پر غالب آ گئی ہے، تو آپ نے انہیں زور سے پکارا (لیکن) انہوں نے (کوئی) جواب نہیں دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور فرمایا: ''اے ابوربیع! ❶ ہم تم پر مغلوب ہو گئے'' (یہ سن کر) عورتیں چیخ پڑیں اور رونے لگیں، ابن عتیک انہیں چپ کرانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو، لیکن جب واجب ہو جائے تو ہرگز کوئی رونے والی نہ روئے۔'' لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! (یہ) واجب ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مر جانا''، ان کی بیٹی نے اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہا: مجھے امید تھی کہ آپ شہید ہوں گے (کیونکہ) آپ نے اپنا سامانِ جہاد تیار کر لیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی نیت کے حساب سے انہیں اجر و ثواب دے گا، تم لوگ شہادت سے کیا سمجھتے ہو؟'' لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے جانے کے علاوہ شہادت (کی) سات (قسمیں) ہیں: طاعون سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، عمارت سے دب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیہ میں مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، اور جو عورت جننے کے وقت یا جننے کے بعد مر جائے وہ شہید ہے۔''

فائدہ ❶ :......عبداللہ بن ثابت کی کنیت ہے، مطلب یہ ہے کہ تقدیر ہمارے ارادے پر غالب آ گئی۔

1848۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا أَتَى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صِئْرِ الْبَابِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ)) فَانْطَلَقَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ))، فَانْطَلَقَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ، قَالَ: ((فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَ الْأَبْعَدِ، إِنَّكَ وَاللهِ مَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ.

تخريج: خ/الجنائز ٤٠ (١٢٩٩)، ٤٥ (١٣٠٥)، والمغازي ٤٤ (٤٢٦٣)، م/الجنائز ١٠ (٩٣٥)، د/الجنائز ٢٥ (٣١٢٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٣٢)، حم٦/٥٨، ٢٧٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہم) کے مرنے کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے (اور) آپ (کے چہرے) پر حزن و ملال نمایاں تھا، میں دروازے کے شگاف سے دیکھ رہی تھی (اتنے میں) ایک شخص آیا اور کہنے لگا: جعفر (کے گھر) کی عورتیں رو رہی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''جاؤ انہیں منع کرو''، چنانچہ وہ گیا (اور) پھر (لوٹ کر) آیا اور کہنے لگا: میں نے انہیں روکا (لیکن) وہ نہیں مانیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں منع کرو'' (پھر) وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا، اور کہنے لگا: میں نے انہیں روکا (لیکن) وہ نہیں مان رہی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ان کے منہ میں مٹی ڈال دو''، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک خاک آلود کرے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے، تو اللہ کی قسم! نہ تو رسول اللہ ﷺ کو پریشان کرنا چھوڑ رہا ہے اور نہ تو یہی کر سکتا ہے (کہ انہیں سختی سے روک دے) ❶۔

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ تو بار بار شکایات کر کے رسول اللہ ﷺ کو پریشان کرنے سے بھی باز نہیں آتا ہے اور نہ یہی کرتا ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ کر عورتوں کو رونے سے منع کر دے۔

1849- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

تخريج: م/الجنائز ٩ (٩٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٥٦)، حم٢٦/١، ٣٦، ٤٧، ٥٠، ٥١، ٥٤ (صحيح)

۱۸۴۹۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

1850- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: ذُكِرَ عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: ((اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ)) فَقَالَ عِمْرَانُ: قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٨٤٣)، حم٤/٤٣٧ (صحيح)

۱۸۵۰۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے پاس ذکر کیا گیا کہ میت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے تو انھوں نے کہا: اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

1851- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

تخريج: ت/الجنائز ٢٤ (١٠٠٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٢٧)، حم٤٢/١ (صحيح)

۱۸۵۱۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔اَلنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۵۔باب: میت پر نوحہ کرنے کا بیان

1852۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: لاَ تَنُوحُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ. مُخْتَصَرٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١١٠١)، حم٥/٦١ (صحيح الإسناد)

۱۸۵۲۔ قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میرے اوپر نوحہ مت کرنا ❶ کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا۔ یہ لمبی حدیث سے مختصر ہے۔

فائدہ ❶ :......میت پر اس کے اوصاف بیان کر کے چلا چلا کر رونے کو نوحہ کہتے ہیں۔

1853۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لاَ يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَفَنُسْعِدُهُنَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ إِسْعَادَ فِي الإِسْلاَمِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٨٥)، حم٣/١٩٧ (صحيح)

۱۸۵۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت عورتوں سے بیعت لی تو ان سے یہ بھی عہد لیا کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی، تو عورتوں نے کہا: اللہ کے رسول! کچھ عورتوں نے زمانہ جاہلیت میں (نوحہ کرنے میں) ہماری مدد کی ہے، تو کیا ہم ان کی مدد کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں (نوحہ پر) کوئی مدد نہیں۔''

1854۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٣٣ (١٢٩٢)، م/الجنائز ٩ (٩٢٧)، ق/الجنائز ٥٤ (١٥٩٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٣٦)، حم٢٦/١، ٣٦، ٥٠، ٥١ (صحيح)

۱۸۵۴۔ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

1855۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ - هُوَ ابْنُ زَاذَانَ - عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ رَجُلاً مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ عَلَيْهِ هَاهُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؟ قَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَذَبْتَ أَنْتَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٨١٠) (صحيح لغيره)

(اس سند میں "ہشیم" اور "حسن بصری" مدلس ہیں، مگر پچھلی سند (۱۸۵۰) سے یہ روایت صحیح ہے)

۱۸۵۵۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، اس پر ایک شخص نے ان سے کہا: مجھے بتایئے کہ ایک شخص خراسان میں مرے، اور اس کے گھر والے یہاں اس پر نوحہ کریں تو اس پر اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا، (یہ بات عقل میں آنے والی نہیں)؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، اور تو جھوٹا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہی جواب ہے اس شخص کا جو حدیث کے ہوتے ہوئے عقل اور قیاس کے گھوڑے دوڑائے۔

1856- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ ، عَنْ عَبْدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: وَهِلَ ، إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرٍ فَقَالَ: ((إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ ، وَإِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ .

تخريج: خ/المغازي ٨ (٣٩٧٨)، م/الجنائز ٩ (٩٣١)، د/الجنائز ٢٩ (٣١٢٩)، (تحفة الأشراف: ٧٣٢٤، ١٦٨١٨)، حم٢/٣٨ و ٣٩، ٦/٥٧، ٩٥، ٢٠٩ (صحيح)

۱۸۵۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے"، اسے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: انہیں (ابن عمر کو) غلط فہمی ہوئی ہے (اصل واقعہ یوں ہے) رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو کہا: اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ ❶ (کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)۔

فائدہ ❶ :......(فاطر : ۱۸)

1857- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ ، وَلَكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا ، فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ)) .

تخريج: خ/الجنائز ٣٢ (١٢٨٩)، م/الجنائز ٩ (٩٣٢)، ت/الجنائز ٢٥ (١٠٠٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٤٨)، ط/الجنائز ١٢ (٣٧)، حم٦/١٠٧، ٢٥٥ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۵۷۔ عمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کی مغفرت کرے، سنو! انہوں نے جھوٹ اور غلط نہیں کہا ہے، بلکہ وہ بھول گئے انہیں غلط فہمی ہوئی ہے (اصل بات یہ ہے) رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت (کی قبر) کے پاس سے گزرے جس پر (اس کے گھر والے) رو رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔''

1858- أَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: قَصَّهُ لَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٣٢ (١٢٨٦) مطولاً، م/الجنائز ٩ (٩٢٩) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٧٢٧٦، ١٦٢٢٧)، حم١/٤١، ٤٢ (صحيح)

۱۸۵۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے۔''

1859- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَلَا تَنْهَى هَؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ، خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، رَأَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: انْظُرْ، مَنِ الرَّكْبُ؟ فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ، فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ أُصِيبَ عُمَرُ، فَجَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُولُ: وَا أُخَيَّاهُ! وَا أُخَيَّاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! لَا تَبْكِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَاتُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذَّبَيْنِ، وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِءُ، وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَا يَشْفِيكُمْ: ﴿أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۸۵۹۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب ام ابان مر گئیں تو میں (بھی) لوگوں کے ساتھ (تعزیت میں) آیا، اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بیچ بیٹھ گیا، عورتیں رونے لگیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم انہیں رونے سے روکو گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے''، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کہتے تھے، (ایک بار) میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم بیداء پہنچے، تو انہوں نے ایک درخت کے نیچے کچھ سواروں کو دیکھا تو (مجھ سے) کہا: دیکھو (یہ) سوار کون ہیں؟ چنانچہ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے ہیں، لوٹ کر ان کے پاس آیا اور ان سے کہا: امیر المومنین! وہ صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے ہیں، تو انہوں نے کہا: صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لاؤ، پھر جب ہم مدینہ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے، صہیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس روتے ہوئے بیٹھے (اور) وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے بھائی! تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! روؤ مت، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے'' (ابن عباس) کہتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! تم یہ حدیث نہ جھوٹوں سے روایت کر رہے ہو اور نہ ایسوں سے جنہیں جھٹلایا گیا ہو، البتہ سننے (میں) غلط فہمی ہوئی ہے، اور قرآن میں (ایسی بات موجود ہے) جس سے تمہیں تسکین ہو: ﴿أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ (کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا) البتہ رسول اللہ ﷺ نے (یوں) فرمایا تھا: ''اللہ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے۔''

16- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۶- باب: میت پر رونے کی رخصت کا بیان

1860- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ -، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَزْرَقِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ! فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالْقَلْبَ مُصَابٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ)).

تخريج: ق/الجنائز ٥٣ (١٥٨٧)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٧٥)، حم ٢/١١٠، ٢٧٣، ٤٠٨ (ضعيف) (اس کے راوی ''سلمہ'' لین الحدیث ہیں)

۱۸۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے خاندان میں کسی کا انتقال ہو گیا تو عورتیں اکٹھا ہوئیں (اور) میت پر رونے لگیں تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر انہیں روکنے اور بھگانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ آنکھ اشکبار ہے، دل غمزدہ ہے اور موت کا زمانہ قریب ہے۔''

17- دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

۱۷- باب: جاہلیت کی پکار پکارنے سے ممانعت کا بیان

1861- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ))، وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ، وَقَالَ الْحَسَنُ: بِدَعْوَى.

تخريج: خ/الجنائز ٣٥ (١٢٩٤)، ٣٨ (١٢٩٧)، ٣٩ (١٢٩٨)، والمناقب ٨ (٣٥١٩)، م/الإيمان ٤٤ (١٠٣)، وقد أخرجه: ت/الجنائز ٢٢ (٩٩٩)، ق/الجنائز ٥٢ (١٥٨٤)، (تحفة الأشراف: ٩٥٦٩)، حم١/٤٣٢، ٤٤٢، ٤٥٦ (صحيح)

١٨٦١۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ❶ جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی نوحہ کرے)۔''

یہ الفاظ علی بن خشرم کے ہیں، اور حسن کی روایت میں بدعاء الجاهلية کی جگہ بدعوى الجاهلية ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔

18۔السَّلَقُ

۱۸۔باب: واویلا کرنے سے ممانعت کا بیان

1862۔أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خَالِدٍ الأَحْدَبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى، فَبَكَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِءَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ، وَلاَ خَرَقَ، وَلاَ سَلَقَ)).

تخريج: م/الإيمان ٤٤ (١٠٤)، (تحفة الأشراف: ٩٠٠٤)، د/الجنائز ٢٩ (٣١٣٠)، ق/الجنائز ٥٢ (١٥٨٦)، حم٤/٣٩٦، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤١٦ (صحيح)

١٨٦٢۔صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری پر بے ہوشی طاری ہوگئی، لوگ ان پر رونے لگے تو انہوں نے کہا: میں تم سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں، جیسے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ کہہ کر براءت کا اظہار کیا تھا کہ جو سر منڈائے، ❶ کپڑے پھاڑے اور واویلا کرے ہم میں سے نہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی مصیبت کے موقع پر سر منڈائے جیسے ہندو منڈواتے ہیں۔

19۔ضَرْبُ الْخُدُودِ

۱۹۔باب: رخسار (منہ) پیٹنے سے ممانعت کا بیان

1863۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الجنائز ٣٥ (١٢٩٤)، المناقب ٨ (٣٥١٩)، ت/الجنائز ٢٢ (٩٩٩)، ق/الجنائز ٥٢ (١٥٨٤)، (تحفة الأشراف: ٩٥٥٩)، حم١/٣٨٦، ٤٤٢ (صحيح)

۱۸۶۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے ہم میں سے نہیں۔“

20۔ اَلْحَلْقُ

۲۰۔ باب: سر منڈانے کی ممانعت کا بیان

1864۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ، قَالاَ: لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ تَصِيحُ، قَالاَ: فَأَفَاقَ، فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالاَ: وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ)).

تخريج: م/الإيمان ٤٤ (١٠٤)، ق/الجنائز ٥٢ (١٥٨٦)، (تحفة الأشراف: ٩٠٢٠) (صحيح)

۱۸۶۴۔ عبدالرحمٰن بن یزید اور ابو بردہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب ابوموسیٰ اشعری (کی بیماری) سخت ہوئی تو ان کی عورت چلاتی ہوئی آئی۔ (ان کی بیماری میں کچھ) افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا: کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ میں ان چیزوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری تھے، ان دونوں نے ان کی اہلیہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”میں اس شخص سے بری ہوں جو سر منڈائے، کپڑے پھاڑے اور واویلا کرے۔“

21۔ شَقُّ الْجُيُوبِ

۲۱۔ باب: گریبان پھاڑنے سے ممانعت کا بیان

1865۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٦٣ (صحيح)

۱۸۶۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے۔“

1866۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَهَا: أَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ، وَحَلَقَ، وَخَرَقَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: د/الجنائز ٢٩ (٣١٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٣٤)، حم٣٩٦/٤، ٤٠٤، ٤٠٥ (صحيح)

۱۸۶۶۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان پر غشی طاری ہوئی تو ان کی ام ولد رو پڑی، جب (کچھ) افاقہ ہوا تو انہوں نے اس سے کہا: کیا تجھے وہ بات نہیں پہنچی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے؟ تو ہم نے اس سے پوچھا (آپ نے کیا فرمایا تھا؟) تو اس نے کہا: آپ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گال پیٹے، سر منڈائے اور کپڑے پھاڑے۔“

1867۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أُمِّ عَبْدِاللّٰهِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ، وَسَلَقَ، وَخَرَقَ)).

تخريج: م/الإيمان ٤٤ (١٠٤)، (تحفة الأشراف: ٩١٥٣)، حم٣٩٦/٤، ٤٠٤ (صحيح)

۱۸۶۷۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو سر منڈائے، واویلا کرے اور کپڑے پھاڑے۔“

1868۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنِ الْقَرْثَعِ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثُمَّ سَكَتَتْ، فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ: أَيُّ شَيْءٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ، أَوْ سَلَقَ، أَوْ خَرَقَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٦٦ (صحيح الإسناد)

۱۸۶۸۔ قرثع کہتے ہیں کہ جب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی بیماری بڑھ گئی تو ان کی بیوی چیخ مار کر رونے لگی تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کیا تجھے معلوم نہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، ضرور معلوم ہے، پھر وہ خاموش ہوگئی، تو اس سے اس کے بعد پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟۔ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہر اس شخص پر) لعنت فرمائی ہے جو سر منڈوائے، یا واویلا کرے، یا گریبان پھاڑے۔

22۔ اَلْأَمْرُ بِالاحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ نُزُولِ الْمُصِيبَةِ

۲۲۔ باب: مصیبت آنے پر صبر کرنے اور اللہ سے ثواب چاہنے کے حکم کا بیان

1869۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ، وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)).

تخريج: خ/الجنائز ٣٢ (١٢٨٤)، والمرضى ٩ (٥٦٥٥)، والقدر ٤ (٦٦٠٢)، والأيمان والنذور ٩ (٦٦٥٥)، والتوحيد ٢ (٧٣٧٧)، ٢٥ (٧٤٤٨)، م/الجنائز ٦ (٩٢٣)، د/الجنائز ٢٨ (٣١٢٥)، ق/الجنائز ٥٣ (١٥٨٨)، (تحفة الأشراف: ٩٨)، حم٥/٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧ (صحيح)

١٨٦٩۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ میرا بیٹا ❶ مرنے کو ہے آپ آ جائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا کہ آپ سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو (کچھ) لے اور اسی کے لیے ہے جو (کچھ) دے اور اللہ کے نزدیک ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، تو چاہیے کہ تم صبر کرو، اور اللہ سے اجر طلب کرو۔'' صاحبزادی نے (دوبارہ) قسم دے کے کہلا بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آ جائیں، چنانچہ آپ اٹھے، آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور لوگ تھے، (بچہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر اس حال میں لایا گیا کہ اس کی سانس ٹوٹ رہی تھی تو آپ کی آنکھوں (سے) آنسو بہہ پڑے، اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے انہیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔''

فائدہ ❶ :......اس سے مراد علی بن ابی العاص بن ربیع ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ بنت سے مراد فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ابن سے مراد ان کے بیٹے محسن ہیں۔

1870۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى)).

تخريج: خ/الجنائز ٣١ (١٢٨٣)، ٤٢ (١٣٠٢)، والأحكام ١١ (٧١٥٤)، م/الجنائز ٨ (٩٢٦)، د/الجنائز ٢٧ (٣١٢٤)، ت/الجنائز ١٣ (٩٨٨)، وقد أخرجه: ق/الجنائز ٥٥ (١٥٩٦)، (تحفة الأشراف: ٤٣٩)، حم٣/١٣٠، ١٤٣، ٢١٧ (صحيح)

١٨٧٠۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر وہی ہے جو صدمہ (غم) پہنچتے ہی ہو۔'' ❶

فائدہ ❶ :......کیوں کہ رو پیٹ کر تو صبر سبھی کو آ جاتا ہے۔

1871۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ - وَهُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ - عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَتُحِبُّهُ؟)) فَقَالَ: أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ، فَمَاتَ فَفَقَدَ [هُ] فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِي بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعَى يَفْتَحُ لَكَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٠٨٣)، حم٥/٣٥، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٠٩٠ (صحيح)

١٨٧١۔ قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا (بھی) تھا، آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟“ تو اس نے جواب دیا: اللہ آپ سے ایسے ہی محبت کرے جیسے میں اس سے کرتا ہوں، پھر وہ (لڑکا) مرگیا، تو آپ نے (کچھ دنوں سے) اسے نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں (اس کے باپ سے) پوچھا (تو انہوں نے بتایا کہ وہ مرگیا ہے) آپ نے فرمایا: ”کیا تمھیں اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ گے (اپنے بچے) کو اس کے پاس پاؤ گے، وہ تمھارے لیے دوڑ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرے گا۔“

23۔ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

٢٣۔باب: صبر کرنے اور اجر وثواب چاہنے والے کے ثواب کا بیان

1872۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ إِلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ يُعَزِّيهِ بِابْنٍ لَهُ هَلَكَ، وَذَكَرَ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ لَا يَرْضَى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهِ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، - فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ، وَقَالَ مَا أُمِرَ بِهِ - بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٧٦٥) (صحيح)

١٨٧٢۔ عمرو بن شعیب نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین کو ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کا خط لکھا اور اپنے خط میں ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا، وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کے لیے، جب وہ زمین والوں میں سے اس کی سب سے محبوب چیز، یعنی بیٹا کو لے لے اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر چاہے اور وہی کہے جس کا حکم دیا گیا ہے، جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔“

24۔بَابُ ثَوَابِ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ

٢٤۔باب: تین صلبی اولاد مرجانے پر اللہ تعالیٰ سے اجر چاہنے والے کے ثواب کا بیان

1873۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))، فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ))، قَالَتِ الْمَرْأَةُ: يَا لَيْتَنِي قُلْتُ: وَاحِدًا.

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٤٩) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۷۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی تین صلبی اولاد مر جائیں (اور) وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر و ثواب چاہے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا'' (اتنے میں) ایک عورت کھڑی ہوئی اور بولی: اور دو اولاد مرنے پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو اولاد کے مرنے پر بھی''، اس عورت نے کہا: کاش! میں ایک ہی کہتی۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اگر میں ایک بچہ مرنے کی بات آپ سے پوچھتی تو قوی امید ہے کہ آپ ایک بچہ مرنے پر بھی یہی ثواب بتاتے۔

25-مَنْ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلاثَةٌ

۲۵۔باب: جس کی تین اولاد مر جائیں اس کے ثواب کا بیان

1874- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)).

تخريج: خ/الجنائز ٦ (١٢٤٨)، ٩١ (١٣٨١)، ق/الجنائز ٥٧ (١٦٠٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٦)، حم٣/١٥٢ (صحيح)

۱۸۷۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے بھی تین نابالغ بچے مر جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے ان پر اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کرے گا۔''

1875- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: حَدِّثْنِي، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلاثَةُ أَوْلادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٩٢٣)، حم٥/١٥١، ١٥٣، ١٥٩، ١٦٤، د/الجهاد ١٣ (٢٤٤٧) (صحيح)

۱۸۷۵۔ صعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کیجیے تو انہوں نے کہا: اچھا سنو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جس مسلمان ماں باپ کی بھی تین نابالغ اولاد مر جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان پر اپنی رحمت کے فضل سے بخش دیتا ہے۔''

1876- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٦ (١٢٥١)، والأيمان والنذور ٩ (٦٦٥٦)، م/البر والصلة ٤٧ (٢٦٣٢)، ت/الجنائز ٦٤ (١٠٦٠)، وقد أخرجه: ق/الجنائز ٥٧ (١٦٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٣٤)، ط/الجنائز ١٣ (٣٨)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٢/٤٧٣ (صحيح)

۱۸۷۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے جس شخص کے بھی تین بچے مرجائیں تو اسے جہنم کی آگ صرف قسم ❶ پوری کرنے ہی کے لیے چھوئے گی۔''

فائدہ ❶ ....وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ (مريم: ٧١) یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے جہنم پر سے نہ آنا پڑے۔

1877۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - وَهُوَ الْأَزْرَقُ - عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((يُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُونَ: حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا، فَيُقَالُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٤٨٩)، حم٢/٥١٠ (صحيح)

۱۸۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان ماں باپ کے تین نابالغ بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان پر اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کرے گا''، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجاؤ، تو وہ کہیں گے (ہم نہیں داخل ہوسکتے) جب تک کہ ہمارے والدین داخل نہ ہوجائیں، (پھر) کہا جائے گا: (جاؤ) اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ۔''

26۔مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً

۲۶۔باب: جو تین اولاد آگے بھیج چکا ہو اس کے اجر و ثواب کا بیان

1878۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِي، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)).

تخريج: م/البر والصلة ٤٧ (٢٦٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٩١)، حم٢/٤١٩، ٥٣٦ (صحيح)

۱۸۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی جو بیمار تھا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں ڈر رہی ہوں کہ یہ مر نہ جائے، اور (اس سے پہلے) تین بچوں کو بھیج چکی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جہنم کی آگ سے بچاؤ کے لیے زبردست ڈھال بنالیا ہے۔''

27۔بَابُ النَّعْيِ

۲۷۔باب: موت کی خبر دینے کا بیان

1879۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ، فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ .

تخريج: خ/الجنائز ٤ (١٢٤٦)، والجهاد ٧ (٢٧٩٨)، ١٨٣ (٣٠٦٣)، والمناقب ٢٥ (٣٦٣٠)، وفضائل الصحابة ٢٥ (٣٧٥٧)، والمغازي ٤٤ (٤٢٦٢)، (تحفة الأشراف: ٨٢٠)، حم٣/١١٣، ١١٧ (صحيح)

١٨٧٩۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید اور جعفر کی موت کی اطلاع (کسی آدمی کے ذریعے) ان کی (موت) کی خبر آنے سے پہلے دی، اس وقت آپ کی دونوں آنکھیں اشکبار تھیں۔

1880۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ)).

تخريج: خ/الجنائز ٦٠ (١٣٢٨)، ومناقب الأنصار ٣٨ (٣٨٨٠)، م/الجنائز ٢٢ (٩٥١)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٦٢ (٣٢٠٤)، (تحفة الأشراف: ١٣١٧٦)، حم٢/٥٢٩، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٠٤٤ (صحيح)

١٨٨٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن وہ مرے اور فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔''

1881۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ - ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لاَ تَظُنُّ أَنَّهُ عَرَفَهَا، فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ، حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ، فَإِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ لَهَا: ((مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ!)) قَالَتْ: أَتَيْتُ أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيِّتِهِمْ، قَالَ: ((لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى؟)) قَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ، فَقَالَ لَهَا: ((لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: رَبِيعَةُ ضَعِيفٌ .

تخريج: د/الجنائز ٢٦ (٣١٢٣)، (تحفة الأشراف: ٨٨٥٣)، حم٢/١٦٨، ٢٢٣ (ضعيف)

(اس کے راوی ''ربیعہ معافري'' منکر روایت کیا کرتے تھے)

١٨٨١۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ ایک عورت پہ پڑی، ہم یہی گمان کر رہے تھے کہ آپ نے اسے نہیں پہچانا ہے، تو جب بیچ راستے میں پہنچے تو آپ کھڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئے یہاں تک کہ وہ (عورت) آپ کے پاس آگئی، تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ نے ان سے پوچھا: ''فاطمہ! تم اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو؟'' انہوں نے جواب دیا: میں اس میت کے گھر والوں کے پاس آئی، میں نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی، اوران کی میت کی وجہ سے ان کی تعزیت کی، آپ نے فرمایا: ''شاید تم ان کے ساتھ کدی ❶ تک گئی تھیں؟'' انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ! میں وہاں تک کیوں جاتی اس سلسلے میں آپ کو ان باتوں کا ذکر کرتے سن چکی ہوں جن کا آپ ذکر کرتے ہیں، تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اگر تم ان کے ساتھ وہاں جاتی تو تم جنت نہ دیکھ پاتی یہاں تک کہ تمہارے باپ کے دادا (عبدالمطلب) اسے دیکھ لیں۔'' ❷

نسائی کہتے ہیں: ربیعہ ضعیف ہیں۔

فائدہ ❶ :...... ''كُدَى كُدْيَة ''کی جمع ہے جس کے معنی سخت زمین کے ہیں، یہاں مراد قبرستان ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہ جملہ ''حتى يلج الجمل في سم الخياط'' کے قبیل سے ہے، مراد یہ ہے کہ تم اسے کبھی نہیں دیکھ پاتی۔

28۔غَسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

۲۸۔باب: میت کو پانی اور بیر کی پتیوں سے غسل دینے کا بیان

1882۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْشَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)) فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

تخريج: خ/الوضوء ٣١ (١٦٧)، والجنائز ٨-١٧ (١٢٥٣-١٢٦٣)، م/الجنائز ١٢ (٩٣٩)، د/الجنائز ٣٣ (٣١٤٢)، وقد أخرجه: ت/الجنائز ١٥ (٩٩٠)، ق/الجنائز ٨ (١٤٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٩٤)، ط/الجنائز ١ (٢)، حم ٦/٨٤، ٨٥، ٤٠٧، ٤٠٨، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٨٨٧، ١٨٨٨، ١٨٩١، ١٨٩٤ (صحيح)

۱۸۸۲۔ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ❶ کی وفات ہوئی، آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اسے پانی اور بیر (کے پتوں) سے دو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار اگر مناسب سمجھو غسل دو، اور آخری بار میں کچھ کافور یا کافور کی کچھ مقدار ملا لو (اور) جب تم (غسل سے) فارغ ہو تو مجھے خبر کرو۔'' تو جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ''اسے ان کے بدن پر لپیٹ دو۔'' ❷

فائدہ ❶ :...... جمہور کے قول کے مطابق یہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور بعض اہل سیر کی رائے ہے کہ یہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں، صحیح پہلا قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷ :……شعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو جسم سے ملا ہو، مطلب یہ ہے کہ اسے ان کے جسم پر لپیٹ دو، پھر کفن پہناؤ۔

29-غَسلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ

۲۹۔ باب: گرم پانی سے غسل دینے کا بیان

1883- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ، قَالَتْ: تُوُفِّيَ ابْنِي، فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ: لاَ تَغْسِلْ ابْنِي بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ، فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا قَالَتْ؟ - طَالَ عُمْرُهَا)) فَلاَ نَعْلَمُ امْرَأَةً عَمِرَتْ مَا عَمِرَتْ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٣٤٦)، حم٦/٣٥٥ (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی ''ابوالحسن'' لین الحدیث ہیں)

۱۸۸۳۔ ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا بیٹا مرگیا تو میں اس پر رونے لگی اور اس شخص سے، جو اسے غسل دے رہا تھا، کہا: میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو کہ اس (مرے کو مزید) مارو، عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو ان کی یہ بات بتائی تو آپ مسکرا پڑے، پھر فرمایا: ''کیا کہا اس نے؟ اس کی عمر دراز ہو''، (راوی کہتے ہیں) تو ہم نہیں جانتے کہ کسی عورت کو اتنی عمر ملی ہو جتنی انہیں ملی۔ ❶

فائدہ ❶ :…… یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ''طال عمرها'' کی برکت تھی۔

30-نَقْضُ رَأْسِ الْمَيِّتِ

۳۰۔ باب: میت کے سر (کی چوٹی) کھولنے کا بیان

1884- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَيُّوبُ، سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُولُ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ: أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ ابْنَةِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاَثَةَ قُرُونٍ، قُلْتُ: نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلاَثَةَ قُرُونٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

تخريج: الجنائز ٩ (١٢٥٤) مطولاً، ١٣ (١٢٥٨)، ١٤ (١٢٦٠)، م/الجنائز ١٢ (٩٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٨١١٦) (صحيح)

۱۸۸۴۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان عورتوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کے سر کی تین چوٹیاں بنائیں، میں نے پوچھا: اسے کھول کر انہوں نے تین چوٹیاں کر دیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

31-مَيَامِنُ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهُ

۳۱۔ باب: میت کے دائیں کو اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونے کا بیان

1885- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ((ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)).

تخريج: خ/الوضوء ٣١ (١٦٧)، الجنائز ١٠ (١٢٥٥)، ١١ (١٢٥٦)، م/الجنائز ١٢ (٩٣٩)، د/الجنائز ٣٣ (٣١٤٥)، ت/الجنائز ١٥ (٩٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٨١٢٤) (صحيح)

۱۸۸۵۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے سلسلے میں فرمایا: ''ان کے داہنے اعضا اور وضو کے مقامات سے نہلانا شروع کرو۔''

32۔غَسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا

۳۲۔باب: میت کو طاق بار غسل دینے کا بیان

1886۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: مَاتَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا؛ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)) وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا.

تخريج: خ/الجنائز ١٧ (١٢٦٣)، م/الجنائز ١٢ (٩٣٩)، ت/الجنائز ١٥ (٩٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٨١٣٥)، حم٦/٤٠٧، ٤٠٨ (صحيح)

۱۸۸۶۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی انتقال کر گئیں تو آپ نے ہمیں بلا بھیجا اور فرمایا: ''اسے پانی اور بیر کے پتوں سے غسل دینا اور طاق بار، یعنی تین بار، یا پانچ بار غسل دینا، اگر ضرورت سمجھو تو سات بار دینا، اور آخری بار تھوڑا کافور ملا لینا (اور) جب تم فارغ ہو چکو تو مجھے خبر کرنا''، تو جب ہم (نہلا کر) فارغ ہوئے تو ہم نے آپ کو خبر کی، آپ ﷺ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا: ''اسے (ان کے جسم پہ) لپیٹ دو''، (پھر) ہم نے ان کی تین چوٹیاں کیں اور انہیں ان کے پیچھے ڈال دیا۔

33۔غَسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

۳۳۔باب: میت کو پانچ بار سے زیادہ نہلانے کا بیان

1887۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۸۸۲ (صحيح)

۱۸۸۷۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو نہلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: ”انہیں پانی اور بیر (کے پتوں) سے تین یا پانچ بار غسل دو، یا اگر مناسب سمجھو اس سے بھی زیادہ اور آخری بار کافور یا کافور کی کچھ (مقدار) ملا لینا اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کرو۔“ چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ کو خبر کی تو آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا: ”اسے ان کے جسم سے لپیٹ دو۔“

34۔غَسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ

۳۴۔باب: میت کو سات بار سے زیادہ غسل دینے کا بیان

1888۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ؛ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ، إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۸۸۲ (صحيح)

۱۸۸۸۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک بیٹی کی وفات ہوگئی تو آپ نے ہمیں بلوایا (اور) فرمایا: ”اسے پانی اور بیر (کے پتوں) سے تین یا پانچ بار غسل دو، یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو، اور آخری بار کچھ کافور یا کافور کی کچھ (مقدار) ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کرو۔“ تو جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ کو خبر کی، آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ”اسے (اس کے جسم سے) لپیٹ دو۔“

1889۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ)).

تخريج: خ/الجنائز ۹ (۱۲۵٤)، ۱۳ (۱۲۵۸)، م/الجنائز ۱۲ (۹۳۹)، ق/الجنائز ۸ (۱٤۵۹)، (تحفة الأشراف: ۱۸۱۱۵) (صحيح)

۱۸۸۹۔ اس سند سے بھی ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر (اس میں یہ الفاظ ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو، یا اس سے زیادہ اگر اس کی ضرورت سمجھو۔“

1890۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ إِخْوَتِهِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ))، قَالَتْ: قُلْتُ: وِتْرًا، قَالَ: ((نَعَمْ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، فَلَمَّا فَرَغْنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨١٤٣) (صحيح)

۱۸۹۰۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی تو آپ نے مجھے انہیں نہلانے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تین بار، یا پانچ بار، یا سات بار غسل دو، یا اس سے زیادہ اگر ضرورت ہو''، تو میں نے کہا: طاق بار؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں اور آخری مرتبہ کچھ کافور یا کافور کی کچھ مقدار ملالو، (اور) جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے باخبر کرنا''، چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے، ہم نے آپ کو خبر کی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا، اور فرمایا: ''اسے (اس کے جسم سے) لپیٹ دو۔''

35۔اَلْكَافُورُ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ

۳۵۔باب: میت کے غسل کے پانی میں کافور ملانے کا بیان

1891۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)) قَالَ: أَوْ قَالَتْ حَفْصَةُ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ سَبْعًا، قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٨٢ (صحيح)

۱۸۹۱۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''انہیں پانی اور بیر (کے پتوں) سے تین بار، یا پانچ بار، غسل دو''، یا اس سے زیادہ، اور آخری بار کچھ کافور یا کافور کی مقدار ملالو (اور) جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے آگاہ کرو''، تو جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کی، آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ''اسے (اس کے جسم سے) لپیٹ دو''، راوی کہتے ہیں یا حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں: اسے تین، پانچ، یا سات بار غسل دو، راوی کہتے ہیں: ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے ان کی تین چوٹیاں کیں۔

1892۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

تخريج: م/الجنائز ١٥ (٩٣٩)، د/الجنائز ٣٣ (٣١٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٨١٣٣)، حم٦/٤٠٧ (صحيح)

۱۸۹۲۔ اس سند سے بھی ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے ان کے سر کی تین چوٹیاں کیں۔

1893۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَتْ حَفْصَةُ: عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلاثَةَ قُرُونٍ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٨٤ (صحيح)

١٨٩٣۔ اس سند سے بھی ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے ان کے سر کی تین چوٹیاں کیں۔

36۔ الإِشْعَارُ

٣٦۔ باب: میت کے بدن پر کپڑا لپیٹنے کا بیان

1894۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ، حَدَّثَتْنَا، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، فَلَمَّا فَرَغْنَا، أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ))، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، قَالَ: لاأَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُهُ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ))، أَتُؤَزَّرُ بِهِ؟ قَالَ: لا أُرَاهُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ: الْفُفْنَهَا فِيهِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٨٢ (صحيح)

١٨٩٤۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں: ام عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں، وہ (بصرہ) آئیں، اپنے بیٹے سے جلد ملنا چاہ رہی تھیں، لیکن وہ اسے نہیں پا سکیں، انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں پانی اور بیر (کی پتیوں) سے تین بار، یا پانچ بار غسل دو، یا اس سے زیادہ بار اگر ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور یا کافور کی کچھ مقدار ملا لینا (اور) جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتاؤ''، تو جب ہم فارغ ہوئے تو آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ''اسے ان کے بدن پر لپیٹ دو''، اور اس سے زیادہ نہیں فرمایا۔

(ایوب نے) کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ آپ کی کون سی بیٹی تھیں، راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا ''اشعار'' سے کیا مراد ہے؟ کیا ازار (تہبند) پہنانا مقصود ہے؟ ایوب نے کہا: میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ان کے جسم پر لپیٹ دو۔

1895۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ النَّسَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ، وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ، وَاجْعَلْنَ فِي آخِرِ ذَلِكِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي))، قَالَتْ: فَآذَنَّاهُ؛ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

تخريج: خ/الجنائز ١٢ (١٢٥٧)، (تحفة الأشراف: ١٨١٠٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۵۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ”انہیں تین یا پانچ بار غسل دو، یا اس سے زیادہ اگر ضرورت سمجھو، اورانہیں بیر (کے پتوں) اور پانی سے غسل دو، اور کچھ کافور ملالو، اور جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے خبر کرو“، وہ کہتی ہیں: میں نے آپ کو خبر کیا، تو آپ نے ہماری طرف اپنی لنگی پھینکی اور فرمایا: ”اسے (ان کے جسم سے) لپیٹ دو۔“

37۔اَلأَمْرُ بِتَحْسِينِ الْكَفَنِ

۳۷۔باب: کفن اچھا دینے کے حکم کا بیان

1896۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ [وَاللَّفْظُ لَهُ] قَالَ: أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ، فَقُبِرَ لَيْلاً، وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلاً إِلاَّ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ)).

تخريج: م/الجنائز ١٥ (٩٤٣)، د/الجنائز ٣٤ (٣١٤٨)، (تحفة الأشراف: ٢٨٠٥)، حم٣/٢٩٥، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٠١٦ (صحيح)

۱۸۹۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جو مرگیا تھا اور اسے رات ہی میں دفنا دیا گیا تھا اور ایک گھٹیا کفن میں اس کی تکفین کی گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمادیا کہ کوئی آدمی رات میں دفنایا جائے، سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری ہو، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی (کے کفن دفن کا) ولی ہو تو اسے چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے۔“

38۔أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟

۳۸۔باب: کون سا کفن بہتر ہے؟

1897۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٦٤٠)، وقد أخرجه: ت/الأدب ٤٦ (٢٨١٠)، ق/اللباس ٥ (٣٥٦٧)، حم٥/١٠، ١٢، ١٣، ١٧، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٣٢٤ (صحيح)

۱۸۹۷۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے، نیز اپنے مردوں کو (بھی) اسی میں کفنایا کرو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39- كَفَنُ النَّبِيِّ ﷺ

۳۹- باب: نبی اکرم ﷺ کے کفن کا بیان

1898- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ بِيضٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٧٠)، وقد أخرجه: خ/الجنائز ١٨ (١٢٦٤)، ٢٣ (١٢٧١)، ٢٤ (١٢٧٢)، ٩٤ (١٣٨٧)، م/الجنائز ١٣ (٩٤١)، د/الجنائز ٣٤ (٣١٥١)، ت/الجنائز ٢٠ (٩٩٦)، ق/الجنائز ١١ (١٤٦٩)، ط/الجنائز ٢ (٥)، حم ٦/٤٠، ٩٣، ١١٨، ١٣٢، ١٦٥، ٢٣١ (صحيح)

۱۸۹۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفنایا گیا۔

1899- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٢٤ (١٢٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٧١٦٠)، ط/الجنائز ٢ (٥) (صحيح)

۱۸۹۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین سفید یمنی کپڑوں میں کفنائے گئے جن میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

1900- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ [مِنْ] حِبَرَةٍ، فَقَالَتْ: قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ.

تخريج: م/الجنائز ١٣ (٩٤١)، د/الجنائز ٣٤ (٣١٥٢)، ت/الجنائز ٢٠ (٩٩٦)، ق/الجنائز ١١ (١٤٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٧٨٦) (صحيح)

۱۹۰۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا جس میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو کپڑوں اور ایک یمنی چادر کے متعلق لوگوں کی گفتگو کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: چادر لائی گئی تھی، لیکن لوگوں نے اسے لوٹا دیا اور آپ کو اس میں نہیں کفنایا تھا۔

40- اَلْقَمِيصُ فِي الْكَفَنِ

۴۰- باب: کفن میں قمیص کے ہونے کا بیان

1901- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اعْطِنِي قَمِيصَكَ حَتَّى أُكَفِّنَهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي أُصَلِّي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ))، فَجَذَبَهُ عُمَرُ، وَقَالَ: قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ [قَالَ]: ﴿ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ﴾، فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ﴾ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ .

تخريج: خ/الجنائز ٢٢ (١٢٦٩)، وتفسير التوبة ١٢ (٤٦٧٠)، ١٣ (٤٦٧٢)، واللباس ٨ (٥٧٩٦)، م/فضائل الصحابة ٢ (٢٤٠٠)، وصفات المنافقين (٢٧٧٤)، ت/تفسير التوبة (٣٠٩٨)، ق/الجنائز ٣١ (١٥٢٣)، (تحفة الأشراف: ٨١٣٩)، حم٢/١٨ (صحيح)

١٩٠١۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) مرگیا تو اس کے بیٹے (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، (اور) عرض کی: (اللہ کے رسول!) آپ مجھے اپنی قمیص دے دیجیے تا کہ میں اس میں انھیں کفنادوں اور آپ ان پر صلاۃ (جنازہ) پڑھ دیجیے اوران کے لیے مغفرت کی دعا بھی کر دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص انہیں دے دی، پھر فرمایا: ”جب تم فارغ ہولوتو مجھے خبر کرو میں ان کی صلاۃ (جنازہ) پڑھوں گا“ (اور جب صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے) تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کھینچا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کومنافقین پر صلاۃ (جنازہ) پڑھنے سے منع فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں دو اختیارات کے درمیان ہوں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ﴿ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ﴾ ❶ (تم ان کے لیے مغفرت چاہو یا نہ چاہو دونوں برابر ہے) چنانچہ آپ نے اس کی صلاۃ (جنازہ) پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ﴾ ❷ (تم ان (منافقین) میں سے کسی پر کبھی بھی صلاۃ جنازہ نہ پڑھو اور نہ ہی ان کی قبر پر کھڑے ہو) تو آپ نے ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

فائدہ ❶ :......(التوبة : ٨٠)

فائدہ ❷ :......(التوبة : ٨٤)

1902۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ، وَقَدْ وُضِعَ فِي حُفْرَتِهِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ لَهُ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

تخريج: خ/الجنائز ٢٢ (١٢٧٠)، ٧٧ (١٣٥٠)، واللباس ٨ (٥٧٩٥)، م/صفات المنافقين (٢٧٧٣)، (تحفة الأشراف: ٢٥٣١)، حم٣/٣٧١، ٣٨١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٠٢١ (صحيح)

١٩٠٢۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے اور اُسے اس کی قبر میں رکھا جا چکا تھا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے اور اس کے نکالنے کا حکم دیا تو اُسے نکالا گیا تو آپ نے اسے اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی قمیص پہنائی اور اس پر تھوتھوکیا، واللہ تعالی أعلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1903- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ، فَطَلَبَتِ الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ، فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِاللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۹۰۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ مدینے میں تھے تو انصار نے ایک کپڑا (کرتا) تلاش کیا جو انہیں پہنائیں تو عبداللہ بن ابی کی قمیص کے سوا کوئی قمیص نہیں ملی جو ان پر فٹ آتی تو انہوں نے انہیں وہی پہنا دیا۔ ❶

فائدہ ❶: ......اور اسی احسان کے بدلے کے طور پر آپ نے مرنے پر عبداللہ بن ابی کو اپنی قمیص دی۔

1904- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح و أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا، قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ تَعَالَى، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. وَاللَّفْظُ لِإِسْمَاعِيلَ.

تخريج: خ/الجنائز ٢٧ (١٢٧٦)، ومناقب الأنصار ٤٥ (٣٨٩٧، ٣٩١٤)، والمغازي ١٧ (٤٠٤٧)، ٢٦ (٤٠٨٢)، والرقاق ٧ (٦٤٣٢)، ١٦ (٦٤٤٨)، م/الجنائز ١٣ (٩٤٠)، د/الوصايا ١١ (٢٨٧٦)، ت/المناقب ٥٤ (٣٨٥٣)، حم٥/١٠٩، ١١١، ١١٢، ٦/٣٩٥، (تحفة الأشراف: ٣٥١٤) (صحيح)

۱۹۰۴- خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، ہم اللہ تعالیٰ کی رضا چاہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ پر ہمارا اجر ثابت ہو گیا، پھر ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مر گئے (اور) اس اجر میں سے (دنیا میں) کچھ بھی نہیں چکھا، انہیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں، جو جنگ احد میں قتل کیے گئے تو ہم نے سوائے ایک (چھوٹی) دھاری دار چادر کے کوئی ایسی چیز نہیں پائی جس میں انہیں کفناتے، جب ہم ان کا سر ڈھکتے تو پیر کھل جاتا اور جب پیر ڈھکتے تو سر کھل جاتا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور ان کے پیروں پہ اذخر نامی گھاس ڈال دیں، اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جن کے پھل پکے اور وہ اسے چن رہے ہیں (یہ الفاظ اسماعیل کے ہیں)۔

41- كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ؟

۴۱- باب: محرم جب مرجائے تو اس کی تکفین کیسے کی جائے؟

1905- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا، وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا)).

تخريج: خ/الجنائز ٢١ (١٢٦٨)، وجزاء الصيد ١٣ (١٨٣٩)، ٢٠(١٨٤٩)، ٢١ (١٨٥١)، م/الحج ١٤ (١٢٠٦)، د/الجنائز ٨٤ (٣٢٣٨، ٣٢٣٩)، ت/الحج ١٠٥ (٩٥١)، ق/الحج ٨٩ (٣٠٨٤)، (تحفة الأشراف: ٥٥٨٢)، حم١/٢١٥، ٢٢٠، ٢٦٦، ٢٨٦، ٣٤٦، د/المناسك ٣٥ (١٨٩٤)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٧١٥، ٢٨٦١ (صحيح)

١٩٠٥۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محرم کو اس کے ان ہی دونوں کپڑوں میں غسل دو جن میں وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور اُسے پانی اور بیر (کے پتوں) سے نہلاؤ اور اسے اس کے دونوں کپڑوں ہی میں کفناؤ، نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھکو، کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اٹھے گا''

42-اَلْمِسْكُ

۴۲-باب: مشک کا بیان

1906- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَبَابَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُلَيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ)).

تخريج: م/الأدب ٥ (٢٢٥٢)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٣٧ (٣١٥٨)، ت/الجنائز ١٦ (٩٩١، ٩٩٢)، (تحفة الأشراف: ٤٣١١)، حم٣/٣١، ٣٦، ٤٠، ٤٦، ٤٧، ٦٢، ٦٨، ٨٧، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٥١٢٢، ٥٢٦٦ (صحيح)

١٩٠٦۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمدہ ترین خوشبو مشک ہے۔''

1907- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خَيْرِ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ)).

تخريج: د/الجنائز ٣٧ (٣١٥٨)، (تحفة الأشراف: ٤٣٨١)، حم٣/٣٦، ٦٢ (صحيح)

١٩٠٧۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمھاری بہترین خوشبوؤں میں سے مشک ہے۔''

43-الإِذْنُ بِالْجَنَازَةِ

۴۳-باب: جنازے کی خبر دینے کا بیان

1908- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَرَضِهَا - وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي)) ، فَأُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلاً وَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْهَا ، فَقَالَ: ((أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ لَيْلاً ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٧)، ط/الجنائز ٥ (١٥)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٩٧١، ١٩٨٣ (صحيح)

١٩٠٨۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مسکین عورت بیمار ہوگئی، رسول اللہ ﷺ کو اس کی بیماری کی خبر دی گئی، رسول اللہ ﷺ مسکینوں اور غریبوں کی بیمار پرسی کرتے اور ان کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب یہ مرجائے تو مجھے خبر کرنا“، رات میں اس کا جنازہ لے جایا گیا (تو) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو بیدار کرنا مناسب نہ جانا، جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو (رات میں) جو کچھ ہوا تھا آپ کو اس کی خبر دی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر کرنا؟“ تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو رات میں جگانا نامناسب سمجھا، رسول اللہ ﷺ (اپنے صحابہ کے ساتھ) نکلے یہاں تک کہ اس کی قبر پہ لوگوں کی صف بندی ❶ کی اور چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس میں قبر پر دوبارہ صلاۃ پڑھنے کے جواز کی دلیل ہے، جو لوگ اس کے قائل نہیں ہیں وہ اسے اسی عورت کے ساتھ خاص مانتے ہیں، لیکن یہ دعویٰ محتاج دلیل ہے۔

44۔ السُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ

۴۴۔ باب: جنازے کو لے جانے میں جلدی کرنے کا بیان

1909۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ ، قَالَ: قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي ، وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ - يَعْنِي السُّوءَ - عَلَى سَرِيرِهِ ، قَالَ: يَا وَيْلِي! أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِي؟)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٦٢٣)، حم٢/٢٩٢، ٤٧٤، ٥٠٠ (صحيح)

١٩٠٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب نیک بندہ اپنی چارپائی پہ رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، مجھے جلدی لے چلو، اور جب برا آدمی اپنی چارپائی پہ رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے: ہائے میری تباہی! تم مجھے کہاں لے جارہے ہو۔“

1910۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا! إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الإِنْسَانُ لَصَعِقَ)).

تخريج: خ/الجنائز ٥٠ (١٣١٤)، ٥٢ (١٣١٦)، ٩٠ (١٣٨٠)، (تحفة الأشراف: ٤٢٨٧)، حم٣/٤١، ٥٨ (صحيح)

١٩١٠۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جنازہ (چارپائی پر) رکھا جاتا ہے (اور) لوگ اسے اپنے کندھوں پہ اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیکوکار ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، مجھے جلدی لے چلو، اور اگر برا ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے اس کی ہلاکت! تم اِسے کہاں لے جارہے ہو، اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے، اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہوجائے۔"

1911- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)).

تخريج: خ/الجنائز ٥١ (١٣١٥)، م/الجنائز ١٦ (٩٤٤)، د/الجنائز ٥٠ (٣١٨١)، ت/الجنائز ٣٠ (١٠١٥)، ق/الجنائز ١٥ (١٤٧٧)، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٤)، ط/الجنائز ١٦ (٥٦)، (موقوفاً على أبي هريرة)، حم٢/٢٤٠ (صحيح)

١٩١١۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جنازے کو تیز لے چلو، کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے نیکی کی طرف (جلد) لے جاؤ گے اور اگر اس کے علاوہ ہے تو وہ ایک شر ہے جسے تم (جلد) اپنی گردنوں سے اتار پھینکو گے۔"

1912- أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)).

تخريج: م/الجنائز ١٦ (٩٤٤)، (تحفة الأشراف: ١٢١٨٧)، حم٢/٢٤٠، ٢٨٠ (صحيح)

١٩١٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جنازے کو جلدی لے چلو، کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف جلد لے جاؤ گے اور اگر بد ہے تو شر کو اپنی گردنوں سے (جلد) اتار پھینکو گے۔"

1913- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيرِ؛ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَمَوَالِيهِمْ يَسْتَقْبِلُونَ السَّرِيرَ وَيَمْشُونَ عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْقَابِهِمْ وَيَقُولُونَ: رُوَيْدًا، رُوَيْدًا، بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ، فَكَانُوا يَدِبُّونَ دَبِيبًا، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ الْمِرْبَدِ، لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ، فَلَمَّا رَأَى الَّذِي يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ وَأَهْوَى إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ، وَقَالَ: خَلُّوا، فَوَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلاً، فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ.

تخريج: د/الجنائز ٥٠ (٣١٨٣)، (تحفة الأشراف: ١١٦٩٥)، حم٥/٣٦، ٣٧، ٣٨ (صحيح)

۱۹۱۳۔ عبدالرحمٰن بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں موجود تھا، زیاد نکلے تو وہ چار پائی کے آگے چل رہے تھے، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ اور ان کے غلام چار پائی کو سامنے کر کے اپنی ایڑیوں کے بل چلنے لگے، وہ کہہ رہے تھے: آہستہ چلو، آہستہ چلو، اللہ تمہیں برکت دے، تو وہ لوگ رینگنے کے انداز میں چلنے لگے، یہاں تک کہ جب ہم مربد کے راستے میں تھے تو ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک خچر پر (سوار) ملے، جب انہوں نے انہیں (ایسا) کرتے دیکھا، تو اپنے خچر پر (سوار) ان کے پاس گئے اور کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور کہا: قسم! اس ذات کی جس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت بخشی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم جنازے کے ساتھ تقریباً دوڑتے ہوئے چلتے، تو لوگ (یہ سن کر) خوش ہوئے۔

1914۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُشَيْمٌ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلاً. وَاللَّفْظُ حَدِيثُ هُشَيْمٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۱۴۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (صحابہ کرام) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا ہم جنازے کے ساتھ تقریباً دوڑتے ہوئے چلتے۔

یہ الفاظ ہشیم کی روایت کے ہیں۔

1915۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا؛ فَمَنْ تَبِعَهَا فَلاَ يَقْعُدْ، حَتَّى تُوضَعَ)).

تخريج: خ/الجنائز ٤٨ (١٣١٠)، م/الجنائز ٢٤ (٩٥٩)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٤٧ (٣١٧٣)، ت/الجنائز ٥١ (١٠٤٣)، (تحفة الأشراف: ٤٤٢٠)، حم٣/٢٥، ٤١، ٤٣، ٤٨، ٥١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٩١٨، ٢٠٠٠ (صحيح)

۱۹۱۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے (سامنے) سے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ، (اور) جو (جنازے) کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے رکھ دیا جائے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

45-بَابُ الْأَمْرِ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۴۵-باب: جنازے کے لیے کھڑے ہونے کے حکم کا بیان

1916- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ)).

تخريج: خ/الجنائز ٤٦ (١٣٠٧)، ٤٧ (١٣٠٨)، م/الجنائز ٢٤ (٩٥٨)، د/الجنائز ٤٧ (٣١٧٢)، ت/الجنائز ٥١ (١٠٤١، ١٠٤٢)، ق/فيه ٣٥ (١٥٤٢)، (تحفة الأشراف: ٥٠٤١)، حم٣/٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧ (صحيح)

۱۹۱۶- عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے (اور) اس کے ساتھ جا نہ رہا ہو تو وہ کھڑا رہے یہاں تک کہ (جنازہ) اس سے آگے نکل جائے یا آگے نکلنے سے پہلے رکھ دیا جائے۔''

1917- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ، أَوْ تُوضَعَ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۹۱۷- عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے، یا رکھ دیا جائے۔''

1918- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ، ح و أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا؛ فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ، حَتَّى تُوضَعَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٩١٥ (صحيح)

۱۹۱۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، (اور) جو اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے وہ نہ بیٹھے۔''

1919- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ، قَالَا: مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٠٤٠، ١٣٠٥٩) (حسن الإسناد)

۱۹۱۹- ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ جنازے کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، (اور) بیٹھ گئے ہوں یہاں تک کہ وہ رکھ دیا جائے۔

1920 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ، ح و أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، وَقَالَ عَمْرٌو: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ.

تخريج: تفرد به النساء، (تحفة الأشراف: ٤٠٨٨)، حم٣/٤٧، ٥٣ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ (لے کر) گزرے تو آپ کھڑے ہوگئے، اور عمرو بن علی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔

1921- أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَامَ مَنْ مَعَهُ، فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى نَفَذَتْ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٨٢٦)، حم٤/٣٨٨ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۱۔ یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے (اتنے میں) ایک جنازہ نظر آیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور جو ان کے ساتھ تھے وہ بھی کھڑے ہوگئے، تو وہ لوگ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ نکل گیا۔

46- اَلْقِيَامُ لِجَنَازَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ

۴۶۔ باب: مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

1922- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، فَقَالَا: مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟!)).

تخريج: خ/الجنائز ٤٩ (١٣١٢، ١٣١٣)، م/الجنائز ٢٤ (٩٦١)، (تحفة الأشراف: ٤٦٦٢) (صحيح)

۱۹۲۲۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے۔ ان دونوں کے قریب سے ایک جنازہ لے جایا گیا تو دونوں کھڑے ہوگئے تو ان سے کہا گیا: یہ تو ذمی ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے جایا گیا تو آپ کھڑے ہوگئے تو آپ سے عرض کیا گیا یہ تو یہودی ہے؟ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے کہا: ”کیا یہ روح نہیں ہے؟“

1923- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ، ح و أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ؛ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا)). اللَّفْظُ لِخَالِدٍ.

تخريج: خ/الجنائز ٤٩ (١٣١١)، م/الجنائز ٢٤ (٩٦٠)، د/الجنائز ٤٧ (٣١٧٤)، (تحفة الأشراف: ٢٣٨٦)، حم٣/٣١٩، ٣٣٤، ٣٥٤ (صحيح)

۱۹۲۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوگئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ جنازہ (ایک) یہودی عورت کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”موت ایک قسم کی ہیبت ہے تو جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ“، یہ الفاظ خالد کے ہیں۔

47- الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ

۴۷- باب: کھڑے نہ ہونے کی رخصت کا بیان

1924- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَمْرُ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذَلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠١٨٥)، حم١/١٤١، ١٤٢، ٤/٤١٣ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۴- ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے (اتنے میں) ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہوگئے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابو موسیٰ اشعری کا حکم ہے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، (پھر) اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

1925- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَامَ الْحَسَنُ، وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ، ثُمَّ جَلَسَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٤٠٩)، حم٢٠٠/١، ٢٠١، ٣٣٧، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٩٢٦، ١٩٢٧، ١٩٢٨ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۵- محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا تو حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نہیں کھڑے ہوئے، تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ ایک یہودی کا جنازہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دیکھ کر) کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہاں، پھر بیٹھے رہنے لگے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی پھر اس کے بعد کسی جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔

1926- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَامَ الْحَسَنُ، وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَمَا قَامَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَامَ لَهَا، ثُمَّ قَعَدَ.

تخریج: انظر ماقبله (صحيح الإسناد)

۱۹۲۶- اس سند سے بھی ابن سیرین کہتے ہیں کہ حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نہیں کھڑے ہوئے، تو حسن رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے کہا: کیا اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھے رہنے لگے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... جمہور نے اس سے کھڑے ہونے والی روایت کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا ہے، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا کھڑا نہ ہونا بیانِ جواز کے لیے رہا ہو، واللہ أعلم۔

1927- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا، وَقَعَدَ الْآخَرُ، فَقَالَ الَّذِي قَامَ: أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَامَ؟ قَالَ لَهُ الَّذِي جَلَسَ: لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ جَلَسَ.

تخریج: انظر حديث رقم: ١٩٢٥ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۷- اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو ان میں سے ایک کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھے رہے، تو جو کھڑے ہو گئے تھے انہوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے یہی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے، تو جو بیٹھے رہ گئے تھے انہوں نے کہا: مجھے (یہ بھی) معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعد میں) بیٹھے رہنے لگے تھے۔

1928- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا، فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ، حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا، فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ؛ فَقَامَ.

تخریج: انظر حديث رقم: ١٩٢٥ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۸- محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ گزر گیا، تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستے میں بیٹھے تھے تو آپ نے نا پسند کیا کہ ایک یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو تو آپ کھڑے ہو گئے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ تاویل حسن رضی اللہ عنہ کی ہے جو ان کے ذہن میں آئی، لیکن احادیث سے جو بات سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی وجہ موت کی ہیبت اور اس کی سنگینی تھیں جیسا کہ "ان للموت فزعاً" والی روایت سے ظاہر ہے، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی متعدد وجہیں رہی ہوں، ان میں سے ایک یہ بھی ہو، کیونکہ ایک روایت میں ہے: ہم فرشتوں کی تکریم میں کھڑے ہوئے ہیں نہ کہ جنازے کی۔

1929- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ .

تخريج: م/الجنائز ٢٤ (٩٥٨، ٩٥٩)، (تحفة الأشراف: ٢٨١٨)، حم٣/٢٩٥، ٣٤٦ (صحيح الإسناد)

۱۹۲۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے جو آپ کے پاس سے گزرا یہاں تک کہ وہ (نظروں سے) اوجھل ہو گیا۔

1930- وَأَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۳۰۔ اس سند سے بھی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک یہودی کے جنازے کے لیے سے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ (نظروں سے) اوجھل ہو گیا۔

1931- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؛ فَقَامَ فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٦٢) (صحيح الإسناد)

۱۹۳۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے کہا گیا: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم فرشتوں (کی تکریم میں) کھڑے ہوئے ہیں، (نہ کہ جنازے کی)۔

48- اِسْتِرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

۴۸۔ باب: مومن کا موت سے راحت پانے کا بیان

1932- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ؛ فَقَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ؟)) فَقَالُوا: مَا الْمُسْتَرِيحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: ((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ)).

تخريج: خ/الرقاق ٤٢ (٦٥١٢)، م/الجنائز ٢١ (٩٥٠)، (تحفة الأشراف: ١٢١٢٨)، ط/الجنائز ١٦ (٥٤)، حم٢٩٦/٥، ٣٠٤،٣٠٢ (صحيح)

۱۹۳۲۔ ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا: (یہ) ''مستریح'' ہے یا ''مستراح منہ'' ہے، تو لوگوں نے پوچھا: مستریح اور مستراح منہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندۂ مومن (موت کے بعد) دنیا کی بلا اور تکلیف سے راحت پالیتا ہے اور فاجر ❶ بندہ مرتا ہے تو اس سے اللہ کے بندے، بستیاں پیڑ پودے، اور چوپائے (سب) راحت پالیتے ہیں۔''

فائدہ ❶ :......بعض لوگوں نے کہا ہے فاجر سے مراد کافر ہے، کیونکہ یہاں مومن کے بالمقابل استعمال ہوا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ اسے کافر اور فاجر دونوں کے لیے عام مانا جائے، کیونکہ کافر کی طرح فاجر مسلمان بھی بندگانِ اللہ کو اپنے مظالم کا شکار بناتے ہیں، واللہ أعلم۔

49۔الاسْتِرَاحَةُ مِنَ الْكُفَّارِ

۴۹۔ باب: کفار و مشرکین سے راحت پانے کا بیان

1933۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ - وَهُوَ الْحَرَّانِيُّ - عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْ أَوْصَابِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَأَذَاهَا، وَالْفَاجِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۳۳۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک جنازہ نظر آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مستریح ہے یا مستراح منہ ہے، (کیونکہ) جب مومن مرتا ہے تو دنیا کی مصیبتوں، بلاؤں اور تکلیفوں سے نجات پالیتا ہے، اور فاجر مرتا ہے تو اس سے (اللہ کے) بندے، ملک وشہر، پیڑ پودے، اور چوپائے (سب) راحت پالیتے ہیں۔''

50۔بَابُ الثَّنَاءِ

۵۰۔ باب: مردے کی تعریف کا بیان

1934۔ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ))، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ))، فَقَالَ عُمَرُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ: وَجَبَتْ، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ: وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: ((مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الجنائز ٨٥ (١٣٦٧)، والشهادات ٦ (٢٦٤٢)، م/الجنائز ٢٠ (٩٤٩)، ت/الجنائز ٦٣ (١٠٥٨)، ق/الجنائز ٢٠ (١٤٩١)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٤)، حم٣/١٧٩، ١٨٦، ١٩٧، ٢٤٥، ٢٨١ (صحيح)

۱۹۳۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ لے جایا گیا تو اس کی تعریف کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“، (پھر) ایک دوسرا جنازہ لے جایا گیا تو اس کی مذمت کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی۔“ تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، ایک جنازہ لے جایا گیا تو اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر ایک دوسرا جنازہ لے جایا گیا تو اس کی مذمت کی گئی تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی؟ تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے جس کی تعریف کی تھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی مذمت کی تھی اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی، تم ❶ روئے زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔“

فائدہ ❶ :......بعض لوگوں نے کہا ہے یہ خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مخصوص ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس خطاب میں صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کے ساتھ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ان کے طریقے پر کاربند ہوں۔

1935۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ - وَجَدُّهُ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ - قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ))، ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَى؛ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَوْلُكَ الْأُولَى وَالْأُخْرَى: وَجَبَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللهِ فِي السَّمَاءِ، وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ)).

تخريج: د/الجنائز ٨٠ (٣٢٣٣)، وقد أخرجه: ق/الجنائز ٢٠ (١٤٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٥٣٨)، حم٢/٤٦٦، ٤٧٠ (صحيح)

۱۹۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی تعریف کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“، پھر لوگ ایک دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی مذمت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کے پہلی بار اور دوسری بار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَجَبَتْ" کہنے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "فرشتے آسمان پر اللہ کے گواہ ہیں اور تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔"

1936ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ، قَالُوا خَيْرًا، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا، أَوْ ثَلاثَةٌ؟ قَالَ: ((أَوْ ثَلاثَةٌ))، قُلْنَا: أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٨٥ (١٣٦٨)، والشهادات ٦ (٢٦٤٣)، ت/الجنائز ٦٣ (١٠٥٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٤٧٢)، حم ٢١/١، ٢٢، ٤٥، ٣٠، ٤٦ (صحيح)

١٩٣٦ـ ابو اسود دیلی کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اتنے میں ایک جنازہ لے جایا گیا تو اس کی تعریف کی گئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی، پھر ایک دوسرا جنازہ لے جایا گیا تو اس کی (بھی) تعریف کی گئی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی، پھر ایک تیسرا جنازہ لے جایا گیا تو اس کی مذمت کی گئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی، تو میں نے پوچھا: امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ انہوں نے کہا: میں نے وہی بات کہی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی: "جس مسلمان کے لیے بھی چار لوگوں نے خیر کی گواہی دی تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا"، ہم نے پوچھا: (اگر) تین گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تین ہی سہی"، (پھر) ہم نے پوچھا: (اگر) دو گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "دو ہی سہی۔"

51ـ اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكَى إِلاَّ بِخَيْرٍ

۵۱ـ باب: مُردوں کا تذکرہ نیکی کے ساتھ کرنے کا بیان

1937ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ هَالِكٌ بِسُوءٍ؛ فَقَالَ: ((لاَ تَذْكُرُوا هَلْكَاكُمْ إِلاَّ بِخَيْرٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٨٦٢) (صحيح)

١٩٣٧ـ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک مرے ہوئے شخص کا ذکر برائی سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "تم اپنے مردوں کا ذکر نیکی ہی کے ساتھ کیا کرو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

52- اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

۵۲۔ باب: مردوں کو بُرا بھلا کہنے سے ممانعت کا بیان

1938- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)).

تخريج: خ/الجنائز ٩٧ (١٣٩٣)، والرقاق ٤٢ (٦٥١٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٧٦)، حم٦/١٨٠، د/السير ٦٨ (٢٥٥٣) (صحيح)

۱۹۳۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے مردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا تھا، اس تک پہنچ چکے ہیں۔“ ❶

فائدہ ❶: ......یعنی انہیں اپنے اعمال کی جزا وسزا مل رہی ہے۔

1939- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاَثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى وَاحِدٌ: عَمَلُهُ)).

تخريج: خ/الرقاق ٤٢ (٦٥١٤)، م/الزهد ١ (٢٩٦٠)، ت/فيه ٤٦ (٢٣٧٩)، (تحفة الأشراف: ٩٤٠)، حم٣/١١٠ (صحيح)

۱۹۳۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردے (کے ساتھ) تین چیزیں (قبرستان تک) جاتی ہیں: اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل، (پھر) دو چیزیں، یعنی اس کے گھر والے اور اس کا مال لوٹ آتے ہیں اور ایک باقی رہ جاتا ہے اور وہ اس کا عمل ہے۔“

1940- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ)).

تخريج: ت/الأدب ١ (٢٧٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٣٠٦٦)، حم٢/٣٢١، ٣٧٢، ٤١٢، ٥٤٠ (صحيح) و ورد عند خ و م بلفظ "خمس" أي بعدم ذكر "وينصح له إذا...الخ" راجع خ /الجنائز ٢ (١٢٤٠)، م/السلام ٣ (٢١٦٢)

۱۹۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں: جب بیمار ہو تو وہ اس کی عیادت کرے، جب مرجائے تو اس کے جنازے میں شریک رہے، جب دعوت کرے تو اسے قبول کرے، جب وہ اس سے ملے تو اسے سلام کرے، جب چھینکے اور ”الحمد لله“ کہے تو جواب میں ”يرحمك الله“ کہتے، اور اس

www.KitaboSunnat.com

کی خیر خواہی کرے خواہ اس کے پیٹھ پیچھے ہو یا سامنے۔"

53- اَلْأَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

۵۳- باب: جنازے کے پیچھے جانے کے حکم کا بیان

1941 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، ح وَأَنْبَأَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: هَنَّادٌ، قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ.

تخريج: خ/الجنائز ٢ (١٢٣٩)، والمظالم ٥ (٢٤٤٥)، والنكاح ٧١ (٥١٧٥)، والأشربة ٢٨ (٥٦٣٥)، والمرضى ٤ (٥٦٥٠)، واللباس ٢٨ (٥٨٣٨)، ٣٦ (٥٨٤٩)، ٤٥ (٥٨٦٣)، والأدب ١٢٤ (٦٢٢٢)، والاستئذان ٨ (٦٦٥٤)، م/اللباس ٢ (٢٠٦٦)، ت/الأدب ٤٥ (٢٨٠٩)، ق/الكفارات ١٢ (٢١١٥)، (تحفة الأشراف: ١٩١٦)، حم٤/٢٨٤، ٢٨٧، ٢٩٩، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٨٠٩ (صحيح)

۱۹۴۱- براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: ہمیں آپ نے مریض کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمك الله" کہنے، قسم پوری کرانے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو عام کرنے، دعوت دینے والوں (کی دعوت) قبول کرنے، اور جنازے کے ساتھ جانے کا حکم دیا، اور ہمیں آپ نے سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے، چاندی کے برتن (میں کھانے، پینے) سے، میاثر، قسیہ، استبرق ❶، حریر اور دیباج نامی ریشمی کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ ❶ :......استبرق، حریر اور دیباج یہ تینوں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں۔

54- فَضْلُ مَنْ يَتْبَعُ جَنَازَةً

۵۴- باب: جنازے کے ساتھ جانے والے کی فضیلت کا بیان

1942- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ بُرْدٍ أَخِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطٌ، وَمَنْ مَشَى مَعَ الْجَنَازَةِ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطَانِ، وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٩١٥)، حم٤/٢٩٤ (صحيح)

۱۹۴۲- براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جنازے کے ساتھ گیا اور اس کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا یہاں تک کہ اس پر جنازے کی صلاۃ پڑھی گئی اس کے لیے ایک قیراط کا ثواب ہے، اور جو شخص کسی جنازے کے ساتھ گیا اور اس کے ساتھ رہا، یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے دو قیراط کا ثواب ہے، اور ایک قیراط احد (پہاڑ) کے مثل ہے۔''

1943۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَبِعَ جِنَازَةً حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا؛ فَلَهُ قِيرَاطَانِ، فَإِنْ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٦٥٣)، حم٤/٨٦، و٥/٥٧ (صحيح)

۱۹۴۳۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو لیا جائے تو اس کے لیے دو قیراط کا ثواب ہے اور اگر لوٹ آئے قبل اس کے کہ اس سے فارغ ہوا جائے تو اس کے لیے ایک قیراط کا ثواب ہے۔''

55۔ مَكَانُ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

۵۵۔ باب: سوار جنازے کے کس طرف رہے؟

1944۔ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَأَخُوهُ الْمُغِيرَةُ، جَمِيعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)).

تخريج: د/الجنائز ٤٩ (٣١٨٠) مطولاً، ت/الجنائز ٤٢ (١٠٣١)، ق/الجنائز ١٥ (١٤٨١) مختصراً، ٢٦ (١٥٠٧)، (تحفة الأشراف: ١١٤٩٠)، حم٤/٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٢، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٩٤٥، ١٩٥٠ (صحيح)

۱۹۴۴۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے رہے، پیدل چلنے والا جہاں چاہے رہے اور بچوں پہ صلاۃِ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

56۔ مَكَانُ الْمَاشِي مِنَ الْجَنَازَةِ

۵۶۔ باب: پیدل چلنے والا جنازے کے کس طرف رہے؟

1945۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَمِّهِ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٩٤٤ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۵۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے رہے، پیدل چلنے والا (آگے پیچھے دائیں بائیں) جہاں چاہے رہے اور بچوں پہ صلاۃ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

1946- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقُتَيْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

تخريج: د/الجنائز ٤٩ (٣١٧٩)، ت/الجنائز ٢٦ (١٠٠٧، ١٠٠٨)، ق/الجنائز ١٦ (١٤٨٢)، (تحفة الأشراف: ٦٨٢٠)، ط/الجنائز ٣ (٨) (مرسلاً)، حم٢/٨، ١٢٢ (صحيح)

۱۹۴۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اکرم ﷺ کو اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے دیکھا ہے۔

1947- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَنْصُورٌ وَزِيَادٌ وَبَكْرٌ - هُوَ ابْنُ وَائِلٍ - كُلُّهُمْ ذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنَ الزُّهْرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ. بَكْرٌ وَحْدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ، قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۴۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے (پیدل) چلتے دیکھا ہے۔

صرف راوی بکر نے عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ نسائی کہتے ہیں: اس حدیث کا موصول ہونا غلط ہے اور درست مرسل ہونا ہے۔

57- الأَمْرُ بِالصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۵۷۔ باب: مردے پر صلاۃ جنازہ پڑھنے کے حکم کا بیان

1948- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)).

تخريج: م/الجنائز ٢٢ (٩٥٣)، وقد أخرجه: ت/الجنائز ٤٨ (١٠٣٩)، ق/الجنائز ٣٣ (١٥٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٦)، حم٤/٤٣١، ٤٣٣، ٤٤٦ (صحيح)

۱۹۴۸۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی ❶ مرگیا ہے، اٹھو اس کی صلاۃ جنازہ پڑھو۔'' ❷

فائدہ ❶: ......اس سے مراد نجاشی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ 2 :......اس حدیث سے صلاۃِ جنازہ غائبانہ کے جواز پر استدلال کیا جاتا ہے اور جو لوگ درست نہیں مانتے وہ اسے نجاشی رحمہ اللہ کے ساتھ خاص مانتے ہیں، یا یہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا جنازہ فرشتوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے لاکر رکھا تھا، نجاشی رحمہ اللہ پر غائبانہ جنازہ پڑھنے کی وجہ جو بھی ہو، آپ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی صحابی کی وفات پر غائبانہ جنازہ نہیں پڑھی ہے اور نہ خیر القرون میں اس پر تعامل رہا ہے، صلاۃِ جنازہ میت کے واسطے دعا کے لیے ایک خاص ہیئت ہے، جو میت کے وجود پر منحصر ہے، رہی میت کے لیے عام دعا تو جب چاہے جیسے چاہے کرتا رہے، کیا ہر بار میت کے واسطے دعا کے لیے صلاۃِ جنازہ کا اہتمام کیا جاتا ہے؟ نہیں، اس کا کوئی قائل و عامل نہیں، تو جب پہلی بار میت موجود نہیں تو بلا صلاۃ کے صرف دعائے مغفرت کی جائے اور بس۔

58۔ الصَّلَاةُ عَلَى الصِّبْيَانِ

۵۸۔ بچوں پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1949۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَبِيٍّ مِنْ صِبْيَانِ الأَنْصَارِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: طُوبَى لِهٰذَا، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا وَلَمْ يُدْرِكْهُ، قَالَ: ((أَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ! خَلَقَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - الْجَنَّةَ، وَخَلَقَ لَهَا أَهْلاً، وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ، وَخَلَقَ لَهَا أَهْلاً، وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ)).

تخريج: م/القدر ٦ (٢٦٦٢)، د/السنة ١٨ (٤٧١٣)، ق/المقدمة ١٠ (٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٧٣)، حم ٦/٤١، ٢٠٨ (صحيح)

۱۹۴۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انصار کے بچوں میں سے ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس کی جنازے کی صلاۃ پڑھی، میں نے کہا: (یہ) خوش بخت جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، نہ تو اس نے کوئی برا کام کیا اور نہ اس عمر کو پہنچا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا عائشہ! اس کے علاوہ کچھ اور معاملہ ہے، اللہ تعالیٰ نے جنت کی تخلیق فرمائی اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے، جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے، اور (اللہ) نے جہنم کی تخلیق کی اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے، جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔'' ❶

فائدہ 1 :......اور وہ توقف ہے، لیکن یہ پہلے کی بات ہے، بعد میں آپ نے یہ بتایا کہ مسلمانوں کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے، البتہ کفار و مشرکین کے بچوں کی بابت جمہور کا موقف یہی ہے کہ ان کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے، دیکھیے حدیث رقم: ۱۹۵۱۔ ۱۹۵۳۔

59۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الأَطْفَالِ

۵۹۔ باب: بچوں کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1950۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ، قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٩٤٤ (صحيح)

١٩٥٠۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے رہے، پیدل چلنے والا اس کے (آگے پیچھے دائیں بائیں) جس طرف چاہے رہے اور شیر خوار بچے کی صلاۃ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

60۔أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ

٦٠۔باب: مشرکوں کی اولاد کے حکم کا بیان

1951۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)).

تخريج: خ/الجنائز ٩٢ (١٣٨٣)، والقدر ٣ (٦٥٩٢)، م/القدر ٦ (٢٦٥٩)، وقد أخرجه: د/السنة ١٨ (٤٧١٤) بمعناه، ت/القدر ٥ (٢١٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٢١٢)، حم ٢/٢٤٤، ٢٥٣، ٢٥٩، ٢٦٨، ٣١٥، ٣٤٧، ٣٩٣، ٣٩٥، ٤٧١، ٤٨٨، ٥١٨ (صحيح)

١٩٥١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو کچھ وہ کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔''

1952۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسٍ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٥٣٢)، حم٢/٢٤٦، ٢٨٢ (صحيح)

١٩٥٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جو وہ کرنے والے تھے اسے خوب جانتا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......وہ اپنے اسی علم کی بنیاد پر ان کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔

1953۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: ((خَلَقَهُمُ اللهُ حِينَ خَلَقَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)).

تخريج: خ/الجنائز ٩٢ (١٣٨٣)، والقدر ٣ (٦٥٩٧)، م/القدر ٦ (٢٦٦٠)، د/السنة ١٨ (٤٧١١)، (تحفة الأشراف: ٥٤٤٩)، حم١/٢١٥، ٣٢٨، ٣٤٠، ٣٥٨ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا (اور) جس وقت انہیں پیدا کیا وہ جانتا تھا (کہ آئندہ) وہ کیا کرنے والے ہیں۔''

1954۔ أَخْبَرَنِي مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۵۴۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جو وہ کرنے والے تھے اسے خوب جانتا ہے۔''

61۔ اَلصَّلاةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ

۶۱۔باب: شہداء کی صلاۃ جنازہ پڑھنے کا بیان

1955۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ: أَنَّ رَجُلا مِنَ الأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: أُهَاجِرُ مَعَكَ، فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْيًا، فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ، فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((قَسَمْتُهُ لَكَ))، قَالَ: مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هَاهُنَا - وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ - بِسَهْمٍ، فَأَمُوتَ، فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: ((إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ)) فَلَبِثُوا قَلِيلاً، ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهُوَ هُوَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ))، ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَكَانَ فِيمَا ظَهَرَ مِنْ صَلاتِهِ: ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا، أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذٰلِكَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٨٣٣) (صحيح)

۱۹۵۵۔شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بادیہ نشین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کے ساتھ ہو گیا، پھر اس نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب کو اس کا خیال رکھنے کی وصیت کی، جب ایک غزوہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت میں کچھ لونڈیاں ملیں، تو آپ نے انہیں تقسیم کیا، اور اس کا (بھی) حصہ لگایا، چنانچہ اس کا حصہ اپنے ان اصحاب کو دیدیا جن کے سپرد اسے کیا گیا تھا، وہ ان کی سواریاں چراتا تھا، جب وہ آیا تو انہوں نے (اس کا حصہ) اس کے حوالے کیا، اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: یہ حصہ نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لیے لگایا تھا، تو اس نے اسے لے لیا، (اور) نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا، اور عرض کی: (اللہ کے رسول!) یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہارا حصہ دیا ہے''، تو اس نے کہا: میں نے اس (حقیر بدلے) کے لیے آپ کی پیروی نہیں کی ہے، بلکہ میں نے اس بات پر آپ کی پیروی کی ہے کہ میں تیر سے یہاں مارا جاؤں، (اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا) پھر میں مروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں، تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا وعدہ سچ کر دکھائے گا''، پھر وہ لوگ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، پھر دشمنوں سے لڑنے کے لیے اٹھے، تو انھیں (کچھ دیر کے بعد) نبی اکرم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا، اور انھیں ایسی جگہ تیر لگا تھا جہاں انھوں نے اشارہ کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''کیا یہ وہی شخص ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا تو (اللہ تعالیٰ) نے (بھی) اپنا وعدہ اسے سچ کر دکھایا'' ❶ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جبّے میں اسے کفنایا، پھر اسے اپنے سامنے رکھا اور اس کی جنازے کی صلاۃ پڑھی، ❷ آپ کی صلاۃ میں سے جو چیز لوگوں کو سنائی دی وہ یہ دعا تھی: ''اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ، فَقُتِلَ شَهِيدًا، أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذٰلِكَ'' (اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، یہ تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہید ہو گیا، میں اس بات پر گواہ ہوں)۔

فائدہ ❶ :...... یعنی اس کی مراد پوری کر دی۔

فائدہ ❷ :...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہدا پر صلاۃِ جنازہ پڑھی جائے۔

1956۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ)).

تخريج: خ/الجنائز ٧٢ (١٣٤٤)، والمناقب ٢٥ (٣٥٩٦)، والمغازي ١٧ (٤٠٤٢)، ٢٧ (٤٠٨٥)، والرقاق ٧ (٦٤٢٦)، ٥٣ (٦٥٩٠)، م/الفضائل ٩ (٢٢٩٦)، د/الجنائز ٧٥ (٣٢٢٣)، (تحفة الأشراف: ٩٩٥٦)، حم٤/١٤٩، ١٥٣، ١٥٤ (صحيح)

١٩٥٦۔ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ (مدینے سے باہر) نکلے، اور غزوۂ احد کے شہیدوں پر صلاۃِ (جنازہ) پڑھی ❶ جیسے میت کی صلاۃِ جنازہ پڑھتے تھے، پھر منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: ''میں (قیامت میں) تمہارا پیش رو ہوں اور تم پر گواہ (بھی) ہوں۔''

فائدہ ❶ :...... یہ صلاۃ آپ نے جنگِ احد کے آٹھ سال بعد آخری عمر میں پڑھی تھی اور یہ شہدا احد ہی کے ساتھ خاص تھی۔

62۔ تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ

٦٢۔ باب: شہیدوں کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1957۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ، فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، قَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ))، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

تخريج: خ/الجنائز ٧٢ (١٣٤٤)، ٧٣ (١٣٤٥)، ٧٥ (١٣٤٦)، ٧٨ (١٣٤٨)، والمغازي ٢٦ (٤٠٧٩)، د/الجنائز ٣١ (٣١٣٨، ٣١٣٩)، ت/الجنائز ٤٦ (١٠٣٦)، ق/الجنائز ٢٨ (١٥١٤)، (تحفة الأشراف : ٢٣٨٢) (صحيح)

١٩٥٧- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد کے مقتولین میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے، پھر پوچھتے: ''ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟'' جب لوگ ان دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے تو آپ اسے قبر میں پہلے رکھتے، اور فرماتے: ''میں ان پر گواہ ہوں''، آپ نے انہیں ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا، اور نہ ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھی گئی ❶ اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔

فائدہ ❶ :...... جو لوگ شہید کی صلاۃِ جنازہ پڑھی جانے کے قائل ہیں، وہ اس روایت کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ان میں کسی پر اس طرح صلاۃ نہیں پڑھی جیسے حمزہ رضی اللہ عنہ پر کئی بار پڑھی تھی۔

63-بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْجُومِ

٦٣-باب: رجم کیے ہوئے شخص کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1958- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَنُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا؛ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتّٰى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبِكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ، فَمَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

تخريج: خ/الطلاق ١١ (٥٢٧٠)، والحدود ٢١ (٦٨١٤)، ٢٥ (٦٨٢٠) (المحاربين ٧، ١١)، م/الحدود ٥ (١٦٩١)، د/الحدود ٢٤ (٤٤٣٠)، ت/الحدود ٥ (١٤٥٢٩)، (تحفة الأشراف : ٣١٤٩)، حم٣/٣٢٣، د/الحدود ١٢ (٢٣٦١) (صحيح)

١٩٥٨- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے اس کی طرف سے (اپنا منہ) پھیر لیا، اس نے دوبارہ اعتراف کیا تو آپ نے (پھر) اپنا منہ پھیر لیا، اس نے پھر تیسری دفعہ اعتراف کیا تو آپ نے (پھر) اپنا منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہیاں دیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے جنون ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو اس کو رجم کر دیا گیا، جب اُسے پتھر لگا تو بھاگ کھڑا ہوا، پھر وہ پکڑا گیا تو پتھروں سے مارا گیا اور مر گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں اچھی بات کہی اور اس کی صلاۃ جنازہ نہیں پڑھی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... رجم کیے جانے والے پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے نہ پڑھنے کی بابت روایات مختلف ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ رجم کے دن نہیں پڑھی دوسرے دن پڑھی، جیسا کہ سنن ابوقرہ میں ہے، نیز امامِ وقت کو یہ اختیار ہے، جس کے حالات جیسے ہوں اسی کے حساب سے پڑھے یا نہ پڑھے، ماعز اور غامدیہ رضی اللہ عنہما نے سچی توبہ کی تھی، تو ان کی صلاۃ جنازہ پڑھی، اور جو بغیر توبہ کے گواہی کی وجہ سے رجم کیا جائے اس پر نہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔

64۔ اَلصَّلاةُ عَلَى الْمَرْجُومِ

۶۴۔ باب: رجم کیے ہوئے شخص کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1959۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلَى، فَدَفَعَهَا إِلَى وَلِيِّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا))، فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ رَجَمَهَا، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ -)).

تخريج: م/الحدود ٥ (١٦٩٦)، د/الحدود ٢٥ (٤٤٤٠، ٤٤٤١)، ت/الحدود ٩ (١٤٣٥)، وقد أخرجه: ق/الحدود ٩ (٢٥٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٨١)، حم٤/٤٢٠، ٤٢٩، ٤٣٥، ٤٣٧، ٤٤٠، د/الحدود ١٧ (٢٣٧٠) (صحيح)

۱۹۵۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کیا ہے، وہ حاملہ تھی، تو آپ نے اسے اس کے ولی کے سپرد کر دیا اور کہا: ''اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ جن دے تو میرے پاس لے کر آنا''، چنانچہ جب اس نے بچہ جن دیا تو ولی اسے لے کر آیا تو آپ نے اسے حکم دیا، اس کے کپڑے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: آپ اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ زنا کر چکی ہے تو آپ نے فرمایا: ''اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ کے ستر لوگوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو ان سب کو کافی ہو جائے، اور اس سے بہتر توبہ اور کیا ہوگی کہ اس نے اللہ تعالیٰ (کی شریعت کے پاس ولحاظ میں) اپنی جان (تک) قربان کر دی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

65۔ اَلصَّلاةُ عَلَى مَنْ يَحِيفُ فِي وَصِيَّتِهِ

۶۵۔باب: اپنی وصیت میں ظلم کرنے والے کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1960۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ - وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ - عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ؛ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ))، ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٨١٢)، وقد أخرجه: م/الأيمان ١١ (١٦٦٨)، د/العتق ١٠ (٣٩٥٨)، ت/الأحكام ٢٧ (١٣٦٤)، ق/الأحكام ٢٠ (٢٣٤٥)، حم٤/٤٢٦، ٤٣١، ٤٣٨، ٤٤٠ (صحيح)

۱۹۶۰۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھے غلام آزاد کر دیے، اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال (واسباب) نہ تھا، یہ بات نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ اس سے ناراض ہوئے اور فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ اس کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھوں“، پھر آپ نے اس کے غلاموں کو بلایا اور ان کے تین حصے کیے، پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو رہنے دیا۔

66۔ اَلصَّلاةُ عَلَى مَنْ غَلَّ

۶۶۔باب: مالِ غنیمت چرانے والے کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1961۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))، فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ، فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

تخريج: د/الجهاد ١٤٣ (٢٧١٠)، ق/الجهاد ٣٤ (٢٨٤٨)، (تحفة الأشراف: ٣٧٦٧)، ط/الجهاد ١٣ (٢٣)، حم٤/١١٤ و ١٩٢/٥ (ضعيف)

(اس کے راوی ”ابوعمرہ“ لین الحدیث ہیں اور موطا میں یہ سند سے ساقط ہیں، کما حررہ ابن عبدالبر)

۱۹۶۱۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص خیبر میں مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے ساتھی کی صلاۃِ جنازہ پڑھ لو، اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی ہے“، تو (جب) ہم نے اس کے اسباب کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں یہود کے نگینوں میں سے کچھ نگینے ملے، جو دو درہم کے برابر بھی نہیں تھے۔

67۔ اَلصَّلاةُ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

۶۷۔باب: مقروض آدمی کی صلاۃِ جنازہ کا بیان

1962۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)) قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: هُوَ عَلَيَّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ: بِالْوَفَاءِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ .

تخريج: ت/الجنائز ٦٩ (١٠٦٩)، ق/الكفالة ٩ (٢٤٠٧)، (تحفة الأشراف: ١٢١٠٣)، حم١ ٥/٣٠١، ٣٠٢، ٣١١، د/البيوع ٥٣ (٢٦٣٥) (صحيح)

۱۹۶۲۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس انصار کا ایک شخص لایا گیا تاکہ آپ اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھ دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے ساتھی کی صلاۃِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) کیونکہ اس پر قرض ہے“، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے ذمہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ”تم اس کی ادائیگی کروگے؟“ تو انہوں نے کہا: ہاں میں اس کی ادائیگی کروں گا، تب آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی۔

1963- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالاَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ - يَعْنِي ابْنَ الأَكْوَعِ - قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ؟)) قَالُوا: لاَ، قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ .

تخريج: خ/الحوالة ٣ (٢٢٨٩)، والكفالة ٣ (٢٢٩٥)، (تحفة الأشراف: ٤٥٤٧)، حم٤/٤٧ (صحيح)

۱۹۶۳۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے کہا: اللہ کے نبی! اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھ دیجیے، آپ نے پوچھا: ”کیا اس نے اپنے اوپر کچھ قرض چھوڑا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ہاں، آپ نے پوچھا: ”کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے ساتھی کی صلاۃِ جنازہ پڑھ لو“، تو ابوقتادہ نامی ایک انصاری نے عرض کی: آپ اس کی صلاۃِ (جنازہ) پڑھ دیجیے، اس کا قرض میرے ذمہ ہے، تو آپ ﷺ نے اس کی صلاۃِ (جنازہ) پڑھی۔

1964- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَسَأَلَ: ((أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، عَلَيْهِ دِينَارَانِ، قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ)).

تخريج: د/الخراج ١٥ (٢٩٥٤)، البيوع ٩ (٣٣٤٣)، (تحفة الأشراف: ٣١٥٨)، حم٢٩٦/٣ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۴- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقروض آدمی کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے، چنانچہ ایک جنازہ آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے پوچھا: ”کیا اس پر قرض ہے؟“ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، اس پر دو دینار (کا قرض) ہے، آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے ساتھی پر صلاۃِ جنازہ پڑھ لو“، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں، تو آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح و نصرت عطا کی، تو آپ نے فرمایا: ”میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں، جو قرض چھوڑ کر مرے (اس کی ادائیگی) مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔“

1965- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سَأَلَ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟)) فَإِنْ قَالُوا: نَعَمْ، صَلَّى عَلَيْهِ، وَإِنْ قَالُوا: لاَ، قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ - عَزَّوَجَلَّ - عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الكفالة ٥ (٢٢٩٨)، والنفقات ١٥ (٢٣٩٨)، م/الفرائض ٤ (١٦١٩)، ت/الجنائز ٦٩ (١٠٧٠)، ق/الصدقات ١٣ (٢٤١٥)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٥٧، ١٥٣١٥)، حم٢/٢٩٠، ٤٥٣ (صحيح)

۱۹۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مومن مرتا اور اس پر قرض ہوتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے: ”کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟“ اگر لوگ کہتے: ہاں، تو آپ اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھتے اور اگر کہتے: نہیں، تو آپ کہتے: ”تم اپنے ساتھی پر صلاۃِ (جنازہ) پڑھ لو“ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح و نصرت کا دروازہ کھولا تو آپ نے فرمایا: ”میں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں، تو جو وفات پا جائے اور اس پر قرض ہو تو (اس کی ادائیگی) مجھ پر ہے اور اگر کوئی مال چھوڑ کر گیا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔“

68-تَرْكُ الصَّلاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

۶۸- باب: خودکشی کرنے والے کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1966- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنَا فَلاَ أُصَلِّي عَلَيْهِ)).

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/الجنائز ٣٦ (٩٧٨)، (تحفة الأشراف: ٢١٥٧)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٥١ (٣١٨٥) مطولاً، ت/الجنائز ٦٨ (١٠٦٨)، ق/الجنائز ٣١ (١٥٢٦)، حم٥/٨٧، ٩٠، ٩١، ٩٢، ٩٤، ٩٦، ٩٧، ١٠٠، ١٠٧ (صحيح)

۱۹۶۶- ابن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے تیر کی انی سے خودکشی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رہا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو میں اس کی صلاۃ جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔"

1967- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ - ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَيَّ شَيْءٌ، خَالِدٌ يَقُولُ: - كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)).

تخريج: خ/الطب ٥٦ (٥٧٧٨)، م/الإيمان ٤٧ (١٠٩)، وقد أخرجه: د/الطب ١١ (٣٨٧٢)، ت/الطب ٧ (١٠٤٤)، ق/الطب ١١ (١٠٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٢٣٩٤)، حم٢/٢٥٤، ٢٧٨، ٤٨٨، د/الديات ١٠ (٢٤٠٧) (صحيح)

١٩٦٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے آپ کو کسی پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش اپنے آپ کو اوپر سے نیچے گراتا رہے گا اور جو زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں رہے گا اسے وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں پیتا رہے گا اور جو شخص کسی دھاردار چیز سے اپنے آپ کو مار ڈالے، راوی کہتے ہیں: پھر کوئی چیز میرے سننے سے رہ گئی ❶، خالد کہہ رہے تھے، تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اُسے وہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں برابر بھونکا کرے گا۔"

فائدہ ❶ :...... یہ متن حدیث کا حصہ نہیں ہے، بلکہ خالد سے روایت کرنے والے راوی کا کلام ہے، یعنی خالد کہہ رہے تھے کہ "من قتل نفسه بحديدة" کے بعد کوئی لفظ رہ گیا ہے جسے میں سن نہیں سکا۔

69- اَلصَّلاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ

٦٩- باب: منافق کی صلاۃ جنازہ پڑھنے کا بیان

1968- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَبْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ؟ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، أُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: ((أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ))، فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ((إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ، فَاخْتَرْتُ، فَلَوْ عَلِمْتُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا))، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴾، فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

تخريج: خ/الجنائز ٨٤ (١٣٦٦)، وتفسير التوبة ١٢ (٤٦٧١)، ت/الجنائز/تفسير التوبة (٣٠٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٠٩)، حم١/١٦ (صحيح)

١٩٦٨۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی ابن سلول (منافقوں کا سردار) مر گیا، تو رسول اللہ ﷺ بلائے گئے، تاکہ آپ اس کی صلاۃ جنازہ پڑھیں، جب رسول اللہ ﷺ (صلاۃ پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوئے تو میں تیزی سے آپ کی طرف بڑھا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ابن اُبی پر صلاۃِ جنازہ پڑھیں گے؟ حالانکہ فلاں دن وہ ایسا ایسا کہہ رہا تھا، میں اس کی تمام باتیں آپ پر گنانے لگا تو آپ مسکرائے اور فرمایا: ''اے عمر! ان باتوں کو جانے دو۔'' جب میں نے کافی اصرار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اختیار ہے (صلاۃ پڑھوں یا نہ پڑھوں) تو میں نے پڑھنا پسند کیا، اگر میں یہ جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مغفرت چاہنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں اس سے زیادہ مغفرت کرتا'' ❶ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی، پھر لوٹے اور ابھی ذرا سا دم ہی لیا تھا کہ سورۂ برأت کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں: ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَـٰسِقُونَ ﴾ (جب یہ مر جائیں تو تم ان میں سے کسی پر کبھی بھی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہو، اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے، اور گنہگار ہو کر مرے ہیں)، بعد میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے خلاف اپنی اس دن کی اس جرأت پر حیرت ہوئی اور اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں کہ یہ جرأت میں نے کیوں کی۔

فائدہ ❶ :......یعنی ستر بار سے زیادہ اس کی مغفرت کے لیے دعا کرتا۔

70۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۰۔ باب: مسجد میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1969۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

تخريج: م/الجنائز ٣٤ (٩٧٣) مطولاً، وقد أخرجه: د/الجنائز ٥٤ (٣١٨٩)، ت/الجنائز ٤٤ (١٠٣٣)، ق/الجنائز ٢٩ (١٥١٨)، (تحفة الأشراف: ١٦١٧٥)، ط/الجنائز ٨ (٢٢)، حم٦/٧٨، ١٣٣، ١٦٩ (صحيح)

١٩٦٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی صلاۃِ جنازہ مسجد ہی میں پڑھی تھی۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس سے مسجد میں جنازہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اگرچہ آپ کا معمول مسجد سے باہر پڑھنے کا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1970- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۷۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء ❶ کی صلاۃ جنازہ مسجد کے صحن ہی میں پڑھی تھی۔

فائدہ ❶ :...... بیضاء کے تین بیٹے تھے، جن کے نام سہل، سہیل اور صفوان تھے اور ان کی ماں کا نام رعد تھا، بیضاء ان کا وصفی نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب بن ربیعہ قرشی فہری تھا۔

71- اَلصَّلاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

۷۱- باب: رات میں صلاۃ جنازہ پڑھنے کا بیان

1971- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِينَةٌ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا، وَقَالَ: ((إِنْ مَاتَتْ فَلا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا)) فَتُوُفِّيَتْ؛ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَوَجَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَامَ، فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ، فَصَلَّوْا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، جَاءُوا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا. فَقَالُوا: قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، قَالَ: ((فَانْطَلِقُوا))، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ، حَتَّى أَرَوْهُ قَبْرَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفُّوا وَرَاءَهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٩٠٨ (صحيح)

۱۹۷۱- ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عوالی مدینہ کی ایک غریب عورت ❶ بیمار پڑ گئی، نبی اکرم ﷺ اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھتے رہتے تھے اور کہہ رکھا تھا کہ "اگر یہ مرجائے تو اسے دفن مت کرنا جب تک کہ میں اس کی صلاۃ جنازہ نہ پڑھ لوں"، چنانچہ وہ مرگئی تو لوگ اسے عشا کے بعد مدینہ لے کر آئے، ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو سویا ہوا پایا تو آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا، چنانچہ ان لوگوں نے اس کی صلاۃ جنازہ پڑھ لی اور اسے لے جا کر مقبرۂ بقیع میں دفن کردیا، جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو لوگ آپ کے پاس آئے، آپ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو دفنائی جا چکی، (رات) ہم آپ کے پاس آئے (بھی) تھے، (لیکن) ہم نے آپ کو سویا ہوا پایا تو آپ کو جگانا نامناسب سمجھا، آپ نے فرمایا: "چلو!" (اور) خود بھی چل پڑے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے آپ کو اس کی قبر دکھائی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اورلوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی، آپ نے اس کی صلاۃ (جنازہ) پڑھائی اور (اس میں) چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ ❶ :......اس عورت کا نام ام محجن تھا۔

72۔ اَلصُّفُوفُ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۲۔باب: جنازے پر صف بندی کا بیان

1972۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ))؛ فَقَامَ، فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ.

تخريج: خ/الجنائز ٥٣ (١٣١٧)، ٥٤ (١٣٢٠)، ٦٤ (١٣٣٤)، ومناقب الأنصار ٣٨ (٣٨٧٧)، م/الجنائز ٢٢ (٩٥٢)، (تحفة الأشراف: ٢٤٥٠)، حم٣/٢٩٥، ٣١٩، ٣٦٩، ٤٠٠ (صحيح)

۱۹۷۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بھائی نجاشی وفات پا گئے ہیں، تو تم لوگ اٹھو اور ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھو“، (پھر) آپ نے ہماری صف بندی کی جیسے جنازے پر صف بندی کی جاتی ہے اور ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھی۔

1973۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

تخريج: خ/الجنائز ٤ (١٢٤٥)، ٥٤ (١٣١٨)، ٦٠ (١٣٢٨)، ٦٤ (١٣٣٤)، والمناقب ٣٨ (٣٨٨٠-٣٨٨١) م/الجنائز ٢٢ (٩٥١)، د/الجنائز ٦٢ (٣٢٠٤)، وقد أخرجه: ت/الجنائز ٣٧ (١٠٢٢)، ق/الجنائز ٣٣ (١٥٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٣٢)، ط/الجنائز ٥ (١٤)، حم٢/٢٨١، ٢٨٩، ٤٣٨، ٤٣٩، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٩٨٢ (صحيح)

۱۹۷۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن وہ مرے، پھر آپ لوگوں کو لے کر صلاۃ گاہ کی طرف نکلے اور ان کی صف بندی کی، (پھر) آپ نے ان کی صلاۃ (جنازہ) پڑھائی، اور چار تکبیریں کہیں۔

1974۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ لِأَصْحَابِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَصَفُّوا خَلْفَهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنِّي لَمْ أَفْهَمْهُ كَمَا أَرَدْتُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الجنائز ٥٤ (١٣١٨)، ت/الجنائز ٣٧ (١٠٢٢)، ق/الجنائز ٣٣ (١٥٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٦٧، ١٥٢٩٠) (صحيح)

۱۹۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں اپنے صحابہ کو نجاشی کی موت کی خبر دی تو انہوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، آپ نے ان کی صلاۃ (جنازہ) پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ابن مسیب کا نام جیسا میں سننا چاہتا تھا نہیں سن سکا۔

1975۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا، فَصَلُّوا عَلَيْهِ))، فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ.

تخريج: انظر م/الجنائز ٢٢ (٩٥٢)، (تحفة الأشراف: ٢٦٧٠)، حم٣/٣٥٥ (صحيح)

۱۹۷۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بھائی (نجاشی) مر گئے ہیں تو تم لوگ اٹھو اور ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھو'' تو ہم نے ان پر دو صفیں باندھیں۔

1976۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ: السَّاعَةَ يَخْرُجُ، السَّاعَةَ يَخْرُجُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ.

تخريج: خ/الجنائز ٥٤ (١٣٢٠) تعليقاً، (تحفة الأشراف: ٢٧٧٤) (صحيح الإسناد)

۱۹۷۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی صلاۃِ (جنازہ) پڑھی تھی میں دوسری صف میں تھا۔

1977۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ))، قَالَ: فَقُمْنَا، فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ.

تخريج: انظر ت/الجنائز ٤٨ (١٠٣٩)، ق/الجنائز ٣٣ (١٥٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٩)، حم٤/٤٣٩، ٤٤١ (صحيح)

۱۹۷۷۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''تمہارے بھائی نجاشی انتقال کر گئے ہیں تو تم اٹھو اور ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھو''، تو ہم کھڑے ہوئے (اور) ہم نے ان پر اسی طرح صف بندی کی جس طرح میت پر کی جاتی ہے اور ہم نے ان کی صلاۃِ (جنازہ) اسی طرح پڑھی جس طرح میت کی پڑھی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

73۔ اَلصَّلاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا

۷۳۔باب: صلاۃِ جنازہ کھڑے ہوکر پڑھنے کا بیان

1978۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [فِي] الصَّلاةِ فِي وَسَطِهَا .

تخريج: انظر حديث رقم: ۳۹۳ (صحيح)

۱۹۷۸۔سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب رضی اللہ عنہا کی صلاۃِ (جنازہ) پڑھی، جو اپنی زچگی میں مرگئیں تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ میں ان کی کمر کے پاس کھڑے ہوئے۔

74۔ اِجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ

۷۴۔باب: بچہ اور عورت کے جنازے کو اکٹھا پڑھنے کا بیان

1979۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ، فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ، وَوُضِعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا، وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: السُّنَّةُ .

تخريج: د/الجنائز ٥٦ (٣١٩٣)، (تحفة الأشراف: ٤٢٦١) (صحيح)

۱۹۷۹۔عمار کہتے ہیں کہ ایک بچہ اور ایک عورت کا جنازہ آیا تو بچہ لوگوں سے متصل رکھا گیا اور عورت اس کے پیچھے (قبلے کی طرف) رکھی گئی، پھر ان دونوں کی صلاۃِ جنازہ پڑھی گئی، لوگوں میں ابوسعید خدری، ابن عباس، ابوقتادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے تو میں نے ان (لوگوں) سے اس کے متعلق سوال کیا تو سبھوں نے کہا: یہی سنت (نبی کا طریقہ) ہے۔

75۔ اِجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۷۵۔باب: مرد اور عورت کے جنازے کو اکٹھا پڑھنے کا بیان

1980۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ: زَيْدٌ، وُضِعَا جَمِيعًا، وَالإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوهُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ؛ فَوُضِعَ الْغُلامُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ، فَقَالَ رَجُلٌ: فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ، فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هِيَ السُّنَّةُ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، وانظر الحديث الذي قبله (صحيح)

۱۹۸۰۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں کی ایک ساتھ صلاۃ پڑھی، تو مرد امام سے قریب رکھے گئے اور عورتیں قبلے سے قریب، ان سب عورتوں کی ایک صف بنائی، اور علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی ام کلثوم، اور ان کے بیٹے زید دونوں کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا، امام اس دن سعید بن العاص تھے اور لوگوں میں ابن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم (بھی موجود) تھے، بچہ امام سے قریب رکھا گیا تو ایک شخص نے کہا: مجھے یہ چیز ناگوار لگی، تو میں نے ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابو قتادہ (رضی اللہ عنہم) کی طرف (حیرت سے) دیکھا اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہی سنت (نبی کا طریقہ) ہے۔

1981- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ح و أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ فِي وَسَطِهَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ۳۹۳ (صحيح)

۱۹۸۱۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فلاں کی ماں کی صلاۃِ جنازہ پڑھی جو اپنی زچگی میں مرگئیں تھیں تو آپ ان کے بیچ میں، یعنی کمر کے پاس کھڑے ہوئے۔

76- عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۶۔ باب: صلاۃِ جنازہ میں تکبیروں کی تعداد کا بیان

1982- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ، وَخَرَجَ بِهِمْ، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۹۷۳ (صحيح)

۱۹۸۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر دی اور آپ ان کے ساتھ نکلے تو ان کی صف بندی کی، (اور) چار تکبیریں کہیں۔

1983- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ: مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ - فَقَالَ: ((إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي))، فَمَاتَتْ لَيْلاً فَدَفَنُوهَا، وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا: كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۹۰۸ (صحيح)

۱۹۸۳۔ ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عوالی والوں ❶ میں سے ایک عورت بیمار ہوئی اور نبی اکرم ﷺ بیمار کی بیمار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پُرسی سب سے زیادہ کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''جب یہ مرجائے تو مجھے خبر کرنا'' تو وہ رات میں مرگئی اور لوگوں نے اسے دفنا دیا اور نبی اکرم ﷺ کو خبر نہیں کیا، جب آپ نے صبح کی تو اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا، آپ اس کی قبر پر آئے اور اس پر صلاۃِ جنازہ پڑھی اور (اس میں) چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ ❶ :......عوالی مدینے سے جنوب میں بلندی پر واقع ہے۔

1984۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، وَقَالَ: كَبَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تخريج: م/الجنائز ٢٣ (٩٦١)، د/الجنائز ٥٨ (٣١٩٧)، ت/الجنائز ٣٧ (١٠٢٣)، ق/الجنائز ٢٥ (١٥٠٥)، (تحفة الأشراف: ٣٦٧١)، حم٣٦٧/٤، ٣٦٨، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٢ (صحيح)

۱۹۸۴۔ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک میت کی صلاۃِ جنازہ پڑھائی تو (اس میں) پانچ تکبیریں کہیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے بھی اتنی ہی تکبیریں کہیں تھیں۔

77۔ اَلدُّعَاءُ

۷۷۔ باب: جنازے کی دعا کا بیان

1985۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ)) ، قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِذَلِكَ الْمَيِّتِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٢ (صحيح)

۱۹۸۵۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ایک جنازے کی صلاۃ میں کہہ رہے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ'' (اے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر، اسے معاف کردے، اسے عافیت دے، اس کی (بہترین) مہمان نوازی فرما، اس کی (قبر) کشادہ کردے، اسے پانی برف اور اولے سے دھودے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اس کو بدلے میں اس کے گھر سے اچھا گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے، اور اس کی بیوی سے اچھی بیوی عطا کر، اور اسے عذابِ قبر اور عذابِ جہنم سے بچا)۔

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس میت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا (سن کر) میں نے آرزو کی: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔

1986- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ، فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ))، أَوْ قَالَ: ((وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٢ (صحيح)

١٩٨٦- عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت پر صلاۃ پڑھتے سنا تو میں نے سنا کہ آپ اس کے لیے دعا میں یہ کہہ رہے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ، أَوْ قَالَ: ((وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

(اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے، اسے معاف کردے، اس کی (بہترین) مہمان نوازی فرما، اس کی (قبر) کشادہ کردے، اسے پانی، برف اور اولے سے دھودے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اس کو بدلے میں اس کے گھر سے اچھا گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے، اور اس کی بیوی سے اچھی بیوی عطا کر، اور اسے جنت میں داخل کر، اور جہنم کے عذاب سے نجات دے، یا فرمایا اسے عذابِ قبر سے بچا)۔

1987- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الآخَرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَهُ، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا قُلْتُمْ؟)) قَالُوا: دَعَوْنَا لَهُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ))، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَيْنَ صَلاتُهُ بَعْدَ صَلاتِهِ، وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ؟! فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ))، قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: أَعْجَبَنِي لِأَنَّهُ أَسْنَدَ لِي.

تخريج: د/الجهاد ٢٩ (٢٥٢٤)، (تحفة الأشراف: ٩٧٤٢)، حم ٣/٥٠٠، ٤/٤١٩ (صحيح)

۱۹۸۷۔ عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ کرایا، ان میں سے ایک قتل کردیا گیا اور دوسرا (بھی) اس کے بعد مرگیا، ہم نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''تم لوگوں نے کیا دعا کی؟''، تو ان لوگوں نے کہا: ہم نے اس کے لیے یہ دعا کی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ" (اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ! اسے اپنے ساتھی سے ملا دے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کی صلاۃ اس کی صلاۃ کے بعد کہاں جائے گی؟ اور اس کا عمل اس کے عمل کے بعد کہاں جائے گا؟ ان دونوں کے درمیان وہی دوری ہے جو آسمان وزمین کے درمیان ہے۔''

عمرو بن میمون کہتے ہیں: مجھے خوشی ہوئی، کیونکہ عبداللہ بن ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ نے (اس حدیث کو) میرے لیے مسند کردیا۔

1988- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا)).

تخريج: ت/الجنائز ٣٨ (١٠٢٤)، وقد أخرجه: ق/الجنائز ٢٣ (١٤٩٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٦٨٧)، حم ٤/١٧٠، ٥/٤١٢ (صحيح) (حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے، ملاحظہ ہو: أحكام الجنائز للألباني: ١٥٧)

۱۹۸۸۔ ابو ابراہیم انصاری اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو میت پر صلاۃِ جنازہ میں کہتے سنا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا" (اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، ہمارے حاضر اور غائب، ہمارے نر اور مادہ، ہمارے چھوٹے اور بڑے سب کو بخش دے)۔

1989- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعَنَا، فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سُنَّةٌ وَحَقٌّ.

تخريج: خ/الجنائز ٦٥ (١٣٣٥) مختصراً، د/الجنائز ٥٩ (٣١٩٨) مختصراً، ت/الجنائز ٣٩ (١٠١٦) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٥٧٦٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۹۔ طلحہ بن عبداللہ بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے جنازے کی صلاۃ پڑھی، تو انہوں نے سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھی اور جہر کیا، یہاں تک کہ آپ نے ہمیں سنا دیا، جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا: (یہ کیا؟) تو انہوں نے کہا: (یہی) سنت (نبی کا طریقہ) ہے، اور (یہی) حق ہے۔

1990- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: تَقْرَأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ.

تخريج: وانظر ماقبله (صحيح)

۱۹۹۰۔ طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازے کی صلاۃ پڑھی تو میں نے انہیں سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا تو جب وہ سلام پھیر چکے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا: آپ (صلاۃِ جنازہ میں) قرآن پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، (یہی) حق اور سنت ہے۔

1991- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ مُخَافَتَةً، ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلاثًا، وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الآخِرَةِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح)

۱۹۹۱۔ ابوامامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صلاۃِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے، پھر تین تکبیریں کہی جائیں اور آخر میں سلام پھیرا جائے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ابوامامہ یہ کنیت سے مشہور ہیں، ان کا نام اسعد یا سعد ہے، ابن سعد بن حنیف الأنصاری، ان کا شمار صحابہ میں ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کا شرف حاصل کیا ہے، لیکن آپ سے احادیث نہیں سنی ہیں، اس لیے یہ حدیث مراسیل صحابہ میں سے ہے، اور یہ قابلِ استناد ہے، اس لیے کہ صحابی نے صحابی سے سنا ہے، اور دوسرے صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، بیچ کا واسطہ ثقہ راوی، یعنی صحابی ہے، اس لیے کوئی حرج نہیں، دوسرے طرق میں واسطے کا ذکر ثابت ہے، جیسا کہ آگے کی حدیث میں یہ روایت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے آرہی ہے (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: أحكام الجنائز للألباني: فقره نمبر ۷۴، حديث نمبر ۵)

امام زہری نے اس حدیث کی روایت ابوامامہ سے کی جس کی تصحیح أئمہ نے کی ہے۔ امام طحاوی نے اس حدیث کی تخریج میں یہ اضافہ کیا ہے کہ زہری نے محمد بن سوید فہری سے ابوامامہ کی اس حدیث کا تذکرہ کیا تو اس پر ابن سوید نے کہا کہ میں نے اسے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، جسے وہ حبیب بن مسلمہ سے صلاۃِ جنازہ کے بارے روایت کرتے ہیں اور یہ اسی حدیث کی طرح ہے جسے ابوامامہ نے تم سے روایت کی ہے۔ (طحاوی ۱/۲۸۸) آگے صحیح سند سے نسائی نے اسے مرفوعاً ضحاک سے روایت کی ہے اور طحاوی کے یہاں ضحاک نے اسے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے، واضح رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ دونوں کمسن صحابہ میں ہیں۔

1992۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الدِّمَشْقِيِّ الْفِهْرِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الدِّمَشْقِيِّ، بِنَحْوِ ذَلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٩٧٤) (صحيح)

۱۹۹۲۔ ضحاک بن قیس دمشقی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

78۔فَضْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ

۷۸۔باب: جس کی سو لوگوں نے صلاۃِ جنازہ پڑھی ہو اس کی فضیلت کا بیان

1993۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)).

قَالَ سَلَّامٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: م/الجنائز ١٨ (٩٤٧)، ت/الجنائز ٤٠ (١٠٢٩)، (تحفة الأشراف: ٩١٨، ١٦٢٩١)، حم٣/٢٦٦، ٦/٣٢، ٤٠، ٩٧، ٢٣١ (صحيح)

۱۹۹۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک جماعت صلاۃِ جنازہ پڑھے (جن کی تعداد) سو تک پہنچتی ہو، (اور) وہ (اللہ کے پاس) شفاعت (سفارش) کریں تو اس کے حق میں (ان کی) شفاعت قبول کی جائے گی۔“

سلام کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو شعیب بن حبحاب سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: مجھ سے اسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، وہ اسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کر رہے تھے۔

1994۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ يَزِيدَ - رَضِيعٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۹۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے جو بھی اس طرح مرتا ہو کہ لوگوں کی ایک ایسی جماعت اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھتی ہو، جو سو تک پہنچ جاتی ہو تو وہ شفاعت کرتے ہیں تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔“

1995۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَبُو الْخَطَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكَّارٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَكَمُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ.

قَالَ: أَبُو الْمَلِيحِ، حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ - وَهُوَ ابْنُ سَلِيطٍ - عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ - وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَتْ: أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)) فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الأُمَّةِ فَقَالَ: أَرْبَعُونَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٠٥٩)، حم ٦/٣٣١، ٣٣٤ (حسن صحيح)

١٩٩٥۔ ابو بکّار حکم بن فرّوخ کہتے ہیں: ہمیں ابوملیح نے ایک جنازے کی صلاۃ پڑھائی تو ہم نے سمجھا کہ وہ تکبیر (اولیٰ) کہہ چکے (پھر کیا دیکھتا ہوں کہ) وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: تم اپنی صفیں درست کرو تاکہ تمہاری سفارش کارگر ہو۔ ابوملیح کہتے ہیں: مجھ سے عبداللہ بن سلیط نے بیان کیا، انہوں نے امہات المومنین میں سے ایک سے روایت کی اور وہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں، وہ کہتی ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ نے خبر دی، آپ نے فرمایا: ”جس میت کی بھی لوگوں کی ایک جماعت صلاۃ جنازہ پڑھتی ہے تو اس کے حق میں (ان کی) شفاعت قبول کرلی جاتی ہے“، تو میں نے ابوملیح سے جماعت (کی تعداد) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: چالیس (افراد پر مشتمل گروہ امت جماعت) ہے۔

79-بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ

٧٩۔ باب: صلاۃ جنازہ پڑھنے والوں کے ثواب کا بیان

1996- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ؛ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ، وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)).

تخريج: خ/الايمان ٣٥ (٤٧)، والجنائز ٥٨ (١٣٢٥)، م/الجنائز ١٧ (٩٤٥)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٤٥ (٣١٦٨)، ق/الجنائز ٣٤ (١٥٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٦٦)، حم ٢/٢٣٣، ٢٨٠ (صحيح)

١٩٩٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کی صلاۃ جنازہ پڑھی تو اُسے ایک قیراط ملے گا اور جس نے اسے قبر میں رکھے جانے تک انتظار کیا تو اسے دو قیراط ملے گا اور دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے مثل ہیں۔“

1997- أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ))، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٥٨ (١٣٢٥)، م/الجنائز ١٧ (٩٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٥٨)، حم ٢/٤٠١ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی جنازے میں شریک رہے یہاں تک کہ اس پر صلاۃِ جنازہ پڑھی جائے تو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفنائے جانے تک رہے تو اسے دو قیراط ملے گا“، پوچھا گیا: اللہ کے رسول! یہ دو قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔“

1998۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الأَجْرِ)).

تخريج: خ/الإيمان ٣٥ (٤٧)، (تحفة الأشراف: ١٤٤٨١)، حم٢/٤٣٠، ٤٩٣، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٠٣٥ (صحيح)

۱۹۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص طلبِ ثواب کے لیے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھے اور اسے دفنائے تو اس کے لیے دو قیراط (کا ثواب) ہے اور جو (صرف) صلاۃِ جنازہ پڑھے اور دفنائے جانے سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط (ثواب) لے کر لوٹتا ہے۔“

1999۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الأَجْرِ، وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الأَجْرِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٥٤٣) (صحيح)

۱۹۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی جنازے کے ساتھ جائے (اور) اس پر صلاۃِ جنازہ پڑھے پھر لوٹ آئے، تو اسے ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو (جنازے میں) شریک ہو، (اور) اس پر صلاۃِ جنازہ پڑھے، پھر بیٹھا رہے یہاں تک کہ اسے دفنا کر فارغ ہو لیا جائے تو اس کا اجر دو قیراط ہے، ان میں سے ہر ایک قیراط اُحد (پہاڑ) سے زیادہ بڑا ہے۔“

80۔ اَلْجُلُوسُ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ
۸۰۔ باب: جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنے کا بیان

2000۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ وَالأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، وَمَنْ تَبِعَهَا فَلا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٩١٥ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰۰۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے وہ بھی کھڑا رہے یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے۔“

81۔ اَلْوُقُوفُ لِلْجَنَائِزِ

۸۱۔ باب: جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

2001۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ وَاقِدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ ابْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ.

تخريج: م/الجنائز ٢٥ (٩٦٢)، د/الجنائز ٤٧ (٣١٧٥)، ت/الجنائز ٥٢ (١٠٤٤)، ق/الجنائز ٣٥ (١٥٤٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٧٦)، ط/الجنائز ١١ (٣٣)، حم/٨٢، ٨٣، ١٣١، ١٣٨ (صحيح)

۲۰۰۱۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے جنازے کے لیے جب تک رکھ نہ دیا جائے کھڑے رہنے کا ذکر کیا گیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) کھڑے رہتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

2002۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۰۲۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے دیکھا آپ کھڑے ہوئے تو ہم (بھی) کھڑے ہوئے اور بیٹھتے دیکھا تو ہم (بھی) بیٹھنے لگے۔

2003۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ، فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ.

تخريج: د/الجنائز ٦٨ (٣٢١١، ٣٢١٢)، والسنة ٢٧ (٤٧٥٣، ٤٧٥٤)، ق/الجنائز ٣٧ (١٥٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٨)، حم٤/٢٨٧، ٢٨٨، ٢٩٧، ٢٩٥ (صحيح)

۲۰۰۳۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے، جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو وہ تیار نہیں ہوئی تھی، چنانچہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، گویا ہمارے سر پر پرندے بیٹھے ہوئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

82۔مُوَارَاةُ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ

۸۲۔باب: شہید کو اس کے خون میں (ہی) دفن کرنے کا بیان

2004۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِقَتْلَى أُحُدٍ: ((زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ، وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٢١٠)، حم٥/٤٣١ (صحيح)

۲۰۰۴۔عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے اُحد کے بارے میں فرمایا: "انہیں ان کے خون کے ساتھ کپڑوں میں لپیٹ دو، کیونکہ جو بھی زخم اللہ کی راہ میں لگا ہوگا وہ قیامت کے روز بہتا ہوا آئے گا، اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی۔"

83۔ أَيْنَ يُدْفَنُ الشَّهِيدُ؟

۸۳۔باب: شہید کہاں دفن کیا جائے؟

2005۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَيَّةَ، قَالَ: أُصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ، فَحُمِلَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا، وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٧٤١) (ضعيف الإسناد)

(ابن معیّہ تابعی ہیں اس لیے یہ روایت مرسل ہے)

۲۰۰۵۔عبیداللہ بن معیہ نامی ایک شخص کہتے ہیں کہ غزوۂ طائف کے دن دو مسلمان مارے گئے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھا کر لائے گئے تو آپ نے انہیں (اسی جگہ) دفنانے کا حکم دیا جہاں وہ مارے گئے تھے۔

اس حدیث کے راوی ابن معیّہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔

2006 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَى مَصَارِعِهِمْ، وَكَانُوا قَدْ نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ.

تخريج: د/الجنائز ٤٢ (٣١٦٥)، ت/الجهاد ٣٧ (١٧١٧)، ق/الجنائز ٢٨ (١٥١٦)، (تحفة الأشراف: ٣١١٧)، حم٣/٢٩٧، ٣٠٣، ٣٠٨، ٣٩٧، د/المقدمة ٧ (٤٦) (صحيح)

۲۰۰۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ احد کے مقتولین کے بارے حکم دیا کہ انہیں ان کے پچھاڑے جانے کی جگہوں پر لوٹا دیا جائے، حالانکہ وہ مدینہ لے آئے گئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2007ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ادْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۰۷ـ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مقتولین کو ان کے گرنے کی جگہوں میں دفن کرو۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی وہ مارے گئے ہیں اور جس جگہ ان کی لاش گری تھی وہیں دفن کرو۔

84ـ بَابُ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

۸۴ـ باب: مشرک کو دفن کرنے کا بیان

2008ـ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ، فَمَنْ يُوَارِيهِ؟ قَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، وَلاَ تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي))، فَوَارَيْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ، فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ، وَدَعَا لِي، وَذَكَرَ دُعَاءً لَمْ أَحْفَظْهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۹۰ (صحيح)

۲۰۰۸ـ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: آپ کے بوڑھے گم راہ چچا (ابو طالب) مر گئے ہیں، انہیں کون دفن کرے؟ آپ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور اپنے باپ کو دفن کر دو اور کوئی نئی چیز نہ کرنا جب تک میرے پاس لوٹ نہ آنا''، چنانچہ میں انہیں دفن کر آیا، تو آپ نے میرے لیے (نہانے کا) حکم دیا، میں نے غسل کیا اور آپ نے مجھے دعا دی۔

راوی ناجیہ بن کعب کہتے ہیں: اور علی رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی دعا کا ذکر کیا جسے میں یاد نہیں رکھ سکا۔

85ـ اَللَّحْدُ وَالشَّقُّ

۸۵ـ باب: بغلی اور صندوقی قبر بنانے کا بیان

2009ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: أَلْحِدُوا لِي لَحْدًا، وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا، كَمَا فُعِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، م/الجنائز ۲۹ (۹۶۶)، ق/الجنائز ۳۹ (۱۵۵۶)، (تحفة الأشراف: ۳۹۲۶)، حم۱/۱۷۳ (صحيح)

۲۰۰۹ـ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے لیے بغلی قبر کھودنا اور (اینٹیں) کھڑی کرنا جیسے رسول اللہ ﷺ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کی گئی تھی۔

2010ـ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: أَلْحِدُوا لِي لَحْدًا، وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا، كَمَا فُعِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: تحفة الأشراف: ٣٨٦٧، حم١/١٦٩، ١٨٤ (صحيح)

۲۰۱۰ـ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے کہا: میرے لیے بغلی قبر کھدوانا اور اینٹیں کھڑی کرنا جیسے رسول اللہ ﷺ کے لیے کی گئی تھی۔

2011ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الأَذْرَمِيُّ، عَنْ حُكَّامِ بْنِ سَلْمٍ الرَّازِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالأَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا)).

تخريج: د/الجنائز ٦٥ (٣٢٠٨)، ت/الجنائز ٥٣ (١٠٤٥)، ق/الجنائز ٣٩ (١٥٥٤)، (تحفة الأشراف: ٥٥٤٢) (صحيح)

۲۰۱۱ـ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بغلی قبر ہم (مسلمانوں) کے لیے ہے اور صندوقی قبر دوسروں کے لیے ہے۔" ❶

فائدہ ❶: ......یعنی اہل کتاب کے لیے ہے، مقصود یہ ہے کہ بغلی قبر افضل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ "اللحد لنا" کا مطلب "اللحد لي" ہے، یعنی بغلی قبر میرے لیے ہے، جمع کا صیغہ تعظیم کے لیے ہے، یا "اللحدلنا" کا مطلب "اللحد اختیارنا" ہے، یعنی بغلی قبر ہماری پسندیدہ قبر ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کی صندوقی مسلمانوں کے لیے ناجائز ہے، کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مدینے میں قبر کھودنے والے دو شخص تھے ایک بغلی بنانے والا دوسرا شخص صندوقی بنانے والا، اگر صندوقی ناجائز ہوتی تو انہیں اس سے روک دیا جاتا۔

86ـبَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ

۸۶ـ باب: قبر گہری کھودنے کے استحباب کا بیان

2012ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((احْفِرُوا وَأَعْمِقُوا، وَأَحْسِنُوا، وَادْفِنُوا الاثْنَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ)). قَالُوا: فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا))، قَالَ: فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلاَثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: د/الجنائز ۷۱ (۳۲۱۵، ۳۲۱۶، ۳۲۱۷)، ت/الجهاد ۳۳ (۱۷۱۳)، ق/الجنائز ٤١ (۱٥٦٠) مختصراً، (تحفة الأشراف: ۱۱۷۳۱)، حم۱۹/٤، ۲۰، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ۲۰۱۳، ۲۰۱۷-۲۰۲۰ (صحیح)

۲۰۱۲۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے (غزوۂ) احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہر ایک آدمی کے لیے (الگ الگ) قبر کھودنا ہمارے لیے دشوار ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھودو اور گہرا کھودو اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین (افراد) کو ایک ہی قبر میں دفن کردو''، تو لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پہلے ہم کسے رکھیں؟ آپ نے فرمایا: ''پہلے انہیں رکھو جنہیں قرآن زیادہ یاد ہو۔''

ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک ہی قبر میں رکھے جانے والے تین افراد میں سے میرے والد تیسرے فرد تھے۔

87-بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

۸۷۔ باب: قبر کو کشادہ کھودنے کے استحباب کا بیان

2013- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مَنْ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا، وَادْفِنُوا الاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)).

تخریج: انظر ماقبله (صحیح)

۲۰۱۳۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن احد کی لڑائی ہوئی تو جن مسلمانوں کو مارا جانا تھا مارے گئے اور جسے زخمی ہونا تھا زخمی ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قبریں) کھودو اور چوڑی کھودو اور ایک ہی قبر میں دو دو تین تین لوگوں کو دفنا دو اور جنہیں قرآن زیادہ یاد ہو انہیں (قبر میں) پہلے رکھو۔''

88-وَضْعُ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

۸۸۔ باب: لحد میں کپڑا بچھانے کا بیان

2014- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ.

تخریج: م/الجنائز ۳۰ (۹٦۷)، ت/الجنائز ٥٥ (۱۰٤۸)، (تحفة الأشراف: ٦٥۲٦)، حم۱/۲۲۸، ۳٥٥ (صحیح)

۲۰۱۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت دفنائے گئے آپ کے نیچے ایک سرخ چادر رکھی گئی۔ ⓿

فائدہ ❶ :...... مشہور یہ ہے کہ اسے نبی اکرم ﷺ کے بعض غلاموں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتائے بغیر بچھایا تھا، ابن سعد نے طبقات (۲/۲۹۹) میں وکیع کا قول نقل کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے لیے خاص ہے اور حسن بصری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک روایت ہے کہ زمین گیلی تھی اس لیے ایک سرخ چادر بچھائی گئی جسے آپ اوڑھتے تھے اور حسن بصری ہی سے ایک دوسری روایت ہے جس میں ہے "قال رسول الله: افرشوا لي قطيفة في لحد، فان الأرض لم تسلط على أجساد الأنبياء۔"

89۔السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ

۸۹۔باب: جن اوقات میں مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے ان کا بیان

2015 ۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٦١ (صحيح)

۲۰۱۵۔عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں صلاۃ پڑھنے (اور) اپنے مردوں کو قبر میں دفنانے سے منع فرماتے تھے: ایک جس وقت سورج نکل رہا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور (تیسرے) جس وقت سورج ڈوبنے کے لیے مائل ہو رہا ہو۔

2016۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ، فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، فَزَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلاً إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٩٦ (صحيح)

۲۰۱۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا (آپ نے اس میں) اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جو مر گیا تھا، اسے رات ہی میں دفنا دیا گیا اور ایک گھٹیا کفن میں کفنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے سختی سے منع فرمادیا کہ کوئی رات میں دفنایا جائے، سوائے اس کے کہ وہ اس کے لیے مجبور کردیا جائے۔

90۔ دَفْنُ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

۹۰۔باب: ایک قبر میں کئی لوگوں کے دفنانے کا بیان

2017۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا، وَادْفِنُوا الاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ))؛ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَنْ نُقَدِّمُ؟ قَالَ: ((قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر حدیث رقم: ٢٠١٢ (صحیح)

٢٠١٧۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (غزوہ) احد کا دن آیا، تو لوگوں کو سخت پریشانی ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبریں کھودو اور اسے چوڑی کھودو اور ایک ہی قبر میں دو دو تین تین دفنا دو''، تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! پہلے کسے رکھیں؟ آپ نے فرمایا: ''پہلے اسے رکھو جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔''

2018۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَشُكِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((احْفِرُوا، وَأَوْسِعُوا، وَأَحْسِنُوا، وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ٢٠١٢ (صحیح)

٢٠١٨۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (غزوہ) احد کے دن (لوگ) شدید زخمی ہوئے (اور جاں بحق ہو گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی گئی ❶، آپ نے فرمایا: ''(قبریں) کھودو، انہیں کشادہ اور اچھی بناؤ، اور ایک (ہی) قبر میں دو دو تین تین کو دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو اسے آگے رکھو۔''

فائدہ ❶ :......یعنی آپ سے اس پریشانی کا ذکر کیا گیا کہ اتنے لوگوں کے لیے قبریں کھودنا بہت مشکل امر ہے، انہیں کیسے دفنایا جائے۔

2019۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا، وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ٢٠١٢ (صحیح)

٢٠١٩۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قبریں) کھودو اور انہیں خوبصورت بناؤ اور دو دو تین تین کو دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو انہیں پہلے رکھو۔''

91۔ مَنْ يُقَدَّمُ؟

٩١۔ باب: قبر میں پہلے کون رکھا جائے؟

2020۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْفِرُوا، وَأَوْسِعُوا، وَأَحْسِنُوا، وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا))، فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠١٢ (صحيح)

۲۰۲۰۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (غزوۂ) احد کے دن میرے والد قتل کیے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قبریں) کھودو اور انہیں کشادہ اور اچھی بناؤ، اور (ایک ہی) قبر میں دو دو تین تین کو دفنا دو اور جنہیں قرآن زیادہ یاد ہو انہیں پہلے رکھو''، چنانچہ میرے والد تین میں کے تیسرے تھے اور انہیں قرآن زیادہ یاد تھا تو وہ پہلے رکھے گئے۔

92-إِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ أَنْ يُوضَعَ فِيهِ

۹۲۔باب: میت کو لحد میں رکھنے کے بعد باہر نکالنے کا بیان

2021- قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ فِي قَبْرِهِ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

انظر حديث رقم: ١٩٠٢ (صحيح)

۲۰۲۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کو قبر میں داخل کر دیے جانے کے بعد آئے تو آپ نے اسے (نکالنے کا) حکم دیا، چنانچہ وہ نکالا گیا، آپ نے اسے اپنے دونوں گھٹنوں پر بٹھایا اور اس پر تھوتھو کیا اور اسے اپنی قمیص پہنائی، والله أعلم۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس پر تھوتھو کرنے اور اسے اپنی قمیص پہنانے میں کیا مصلحت پنہا تھی اسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، بعض لوگوں نے کہا: چونکہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پہنائی تھی اس لیے آپ نے بدلے میں ایسا کیا اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے بیٹے کی دلجوئی کے لیے آپ نے ایسا کیا تھا۔ والله أعلم

2022- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَتَفَلَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَصَلَّى عَلَيْهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٥٠٩) (صحيح)

۲۰۲۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو اس کی قبر سے نکلوایا، پھر اس کا سر اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اس پر تھوتھو کیا اور اسے اپنی قمیص پہنائی اور اس کی صلاۃ (جنازہ) پڑھی، والله أعلم۔

93-بَابُ إِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ

۹۳۔باب: قبر میں رکھ دیے جانے کے بعد مردے کو نکالنے کا بیان

2023- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ؛ فَلَمْ يَطِبْ قَلْبِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ، وَدَفَنْتُهُ عَلَى حِدَةٍ.

تخريج: خ/الجنائز ٧٧ (١٣٥٠)، (تحفة الأشراف: ٢٤٢٢)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٧٩ (٣٢٣٢) (صحيح)

۲۰۲۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد کے ساتھ قبر میں ایک شخص اور دفن کیا گیا تھا، میرا دل خوش نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اسے نکالا اور انہیں علاحدہ دفن کیا۔

94۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ

۹۴۔ باب: قبر پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

2024۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَرَأَى قَبْرًا جَدِيدًا، فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) قَالُوا: هَذِهِ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِي فُلَانٍ - فَعَرَفَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ - مَاتَتْ ظُهْرًا، وَأَنْتَ نَائِمٌ قَائِلٌ، فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُوقِظَكَ بِهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ فِيكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ، فَإِنَّ صَلَاتِي لَهُ رَحْمَةٌ)).

تخريج: ق/الجنائز ٣٢ (١٥٢٨)، (تحفة الأشراف: ١١٨٢٤)، حم٤/٣٨٨ (صحيح)

۲۰۲۴۔ یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو آپ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: یہ فلاں قبیلے کی لونڈی (کی قبر) ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پہچان لیا، وہ دوپہر میں مری تھی اور آپ قیلولہ فرما رہے تھے تو ہم نے آپ کو اس کی وجہ سے جگانا پسند نہیں کیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بندی کی اور آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر فرمایا: ”جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، جو بھی تم میں سے مرے اس کی خبر مجھے ضرور دو، کیوں کہ میری صلاۃ اس کے لیے رحمت ہے۔“

2025۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرٍ مُنْتَبِذٍ، فَأَمَّهُمْ، وَصَفَّ خَلْفَهُ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ يَا أَبَا عَمْرٍو؟! قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ.

تخريج: خ/الأذان ١٦١ (٨٥٧)، والجنائز ٥، ٥٤ (١٢٤٧)، ٥٥ (١٣١٩)، ٥٩ (١٣٢٤)، ٦٦ (١٣٢٦)، ٦٩ (١٣٣٦)، م/الجنائز ٢٣ (٩٥٤)، د/الجنائز ٥٨ (٣١٩٦)، ت/الجنائز ٤٧ (١٠٣٧)، ق/الجنائز ٣٢ (١٥٣٠)، (تحفة الأشراف: ٥٧٦٦)، حم١/٢٢٤، ٢٨٣، ٣٣٨ (صحيح)

۲۰۲۵۔ عامر بن شراحیل شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرا، جو الگ تھلگ تھی تو آپ نے ان کی امامت کی اور اپنے پیچھے ان کی صف بندی کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان کہتے ہیں میں نے (شعبی) پوچھا: ابوعمرو! یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

2026۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: أَنْبَأَنَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ، مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ، قِيلَ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۲۶۔ عامر بن شراحیل شعبی کہتے ہیں: مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرے، تو آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی اور اپنے پیچھے اپنے اصحاب کی صف بندی کی، پوچھا گیا: آپ سے کس نے بیان کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

2027۔ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ - وَهُوَ أَبُو أُسَامَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ بَعْدَ مَادُفِنَتْ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٤٠٧) (صحيح)

۲۰۲۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کی قبر پر اسے دفن کر دیے جانے کے بعد صلاۃِ جنازہ پڑھی۔

95۔ اَلرُّكُوبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

۹۵۔ باب: صلاۃِ جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد سوار ہونے کا بیان

2028۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةِ أَبِي الدَّحْدَاحِ، فَلَمَّا رَجَعَ، أُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرَى، فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهُ.

تخريج: م/الجنائز ٢٨ (٩٦٥)، (تحفة الأشراف: ٢١٩٤)، وقد أخرجه: د/الجنائز ٤٨ (٣١٧٨)، ت/الجنائز ٢٩ (١٠١٣)، حم٥/٩٠، ١٠٢ (صحيح)

۲۰۲۸۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابودحداح رضی اللہ عنہ کے جنازے میں (شرکت کے لیے) نکلے، تو جب آپ لوٹنے لگے تو (آپ کے لیے) بغیر زین کے ننگی پیٹھ والا ایک گھوڑا لایا گیا، آپ (اس پر) سوار ہو گئے اور ہم آپ کے ہمراہ پیدل چلنے لگے۔

96۔ اَلزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ

۹۶۔ باب: قبر اونچی کرنے کے حکم کا بیان

2029۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ ، أَوْ يُجَصَّصَ . زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ .

تخريج: م/الجنائز ٣٢ (٩٧٠)، د/الجنائز ٧٦ (٣٢٢٥)، ت/الجنائز ٥٨ (١٠٥٢)، ق/الجنائز ٤٣ (١٥٦٢، ١٥٦٣)، (تحفة الأشراف: ٢٢٧٤، ٢٧٩٦)، حم٢٩٥/٣، ٣٣٢، ٣٩٩ (صحيح)

۲۰۲۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبر پر قبہ بنایا جائے یا اُس کو اونچا کیا جائے، یا اس کو پختہ بنایا جائے، سلیمان بن موسیٰ کی روایت میں ''یا اس پر لکھا جائے'' کا اضافہ ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ نہی مطلق ہے، اس میں میت کا نام اوراس کی تاریخ وفات، تبرک کے لیے قرآن کی آیتیں اوراسمائے حُسنیٰ وغیرہ لکھنا سبھی داخل ہیں اور یہ سب کچھ منع ہے۔

97۔ اَلْبِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ

۹۷۔ باب: قبر پر عمارت بنانے کے حکم کا بیان

2030۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ ، أَوْ يُبْنَى عَلَيْهَا ، أَوْيَجْلِسَ عَلَيْهَا أَحَدٌ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۳۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے ❶ یا ان پر عمارت بنانے ❷ یا ان پر کسی کے بیٹھنے ❸ سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ ❶ :...... کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اس سے کوئی فائدہ مردے کو نہیں ہوتا، دوسرے اس میں مردوں کی ایسی تعظیم ہے جو انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہے۔

فائدہ ❷ :...... قبہ اور گنبد وغیرہ بنانے کا بھی یہی معاملہ ہے۔

فائدہ ❸ :...... یعنی قضائے حاجت کے ارادے سے بیٹھنے یا بطورِ سوگ بیٹھنے سے منع فرمایا، یا یہ ممانعت میت کی توقیر وتکریم کی خاطر ہے، کیونکہ اس سے میت کی تذلیل وتوہین ہوتی ہے۔

98۔ تَجْصِيصُ الْقُبُورِ

۹۸۔ باب: قبروں کو پختہ بنانے کے حکم کا بیان

2031۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ .

تخريج: م/الجنائز ٣٢ (٩٧٠)، ق/الجنائز ٤٣ (١٥٦٢)، (تحفة الأشراف: ٢٦٦٨)، حم٣٣٢/٣ (صحيح)

۲۰۳۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

99_تَسْوِيَةُ الْقُبُورِ إِذَا رُفِعَتْ

۹۹_باب: قبریں اونچی بنائی گئی ہوں تو انہیں برابر کر دینے کا بیان

2032_ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ثُمَامَةَ ابْنَ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ، فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا، فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا .

تخريج: م/الجنائز ٣١ (٩٦٨)، د/الجنائز ٧٢ (٣٢١٩)، (تحفة الأشراف: ١١٠٢٦)، حم٦/١٨، ٢١ (صحيح)

۲۰۳۲_ثمامہ بن شفی کہتے ہیں کہ ہم فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم میں تھے کہ ہمارا ایک ساتھی وفات پا گیا تو فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر (زمین کے برابر کرنے کا) حکم دیا تو وہ برابر کر دی گئی ❶ پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے برابر کرنے کا حکم دیتے سنا ہے۔

فائدہ ❶ ......یعنی کوہان کی طرح بنائی جانے کے بجائے مسطح بنائی گئی، گو وہ زمین سے کچھ اونچی ہو، واللہ أعلم۔

2033_ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ -: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا صُورَةً فِي بَيْتٍ إِلَّا طَمَسْتَهَا .

تخريج: م/الجنائز ٣١ (٩٦٩)، د/الجنائز ٧٢ (٣٢١٨)، ت/الجنائز ٥٦ (١٠٤٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٨٣)، حم١/٩٦، ٩٨، ١١١، ١٢٩ (صحيح)

۲۰۳۳_ابو ہیاج (حیان بن حصین) کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ تم کوئی بھی اونچی قبر نہ چھوڑنا مگر اسے برابر کر دینا اور نہ کسی گھر میں کوئی مجسمہ (تصویر) چھوڑنا مگر اُسے مٹا دینا۔

100_زِيَارَةُ الْقُبُورِ

۱۰۰_باب: قبروں کی زیارت کا بیان

2034_ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)).

تخريج: م/الجنائز ٣٦ (٩٧٧)، والأضاحي ٥ (١٩٧٧)، والأشربة ٦ (٩٧٧) (مقتصرًا على الشق الثالث)، د/الأشربة ٧ (٣٦٩٨)، وقد أخرجه: ت/الجنائز ٦ (١٨٧٠)، ق/الأشربة ١٤ (٣٤٠٥)، (تحفة الأشراف: ٢٠٠١)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٥/٣٥٠، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٦١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٤٤٣٤، ٥٦٥٤، ٥٦٥٧ (صحيح)

۲۰۳۴۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب تم اس کی زیارت کیا کرو، ❶ اور میں نے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا تو اب جب تک جی چاہے رکھو، اور میں نے تمہیں مشک کے علاوہ کسی اور برتن میں نبیذ (پینے) سے منع کیا تھا تو سارے برتنوں میں پیو (مگر) کسی نشہ آور چیز کو مت پینا۔''

فائدہ ❶ :......قبروں کی زیارت کی ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی تاکہ یہ چیز قبر پرستی اور مردوں سے مدد مانگنے اور فریاد کرنے کا ذریعہ نہ بن جائے، پھر جب توحید کی تعلیم دلوں میں بیٹھ گئی تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔

2035 ـ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ الأَضَاحِيِّ إِلَّا ثَلَاثًا، فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا، وَادَّخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَذَكَرْتُ لَكُمْ، أَنْ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الظُّرُوفِ: الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ، انْتَبِذُوا فِيمَا رَأَيْتُمْ، وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٠٠٢) (صحيح)

۲۰۳۵۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں رسول اللہ ﷺ (موجود) تھے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا (تو اب تم) کھاؤ، کھلاؤ اور جب تک جی چاہے رکھ چھوڑو، اور میں نے تم سے ذکر کیا تھا کہ کدو کی تومبی، تارکول ملے ہوئے، اور لکڑی کے اور سبز اونچے گھڑے کے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ، (مگر اب) جس میں مناسب سمجھو بناؤ اور ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا (تو اب) جو بھی زیارت کرنا چاہے کرے، البتہ تم زبان سے بری بات نہ کہو۔''

101-زِيَارَةُ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

۱۰۱۔باب: مشرک کی قبر کی زیارت کا بیان

2036ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: زَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ، فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ، وَقَالَ: ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي - عَزَّوَجَلَّ - فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا، فَأَذِنَ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ)).

تخريج: م/الجنائز ٣٦ (٩٧٦)، د/الجنائز ٨١ (٣٢٣٤)، ق/الجنائز ٤٨ (١٥٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٣٩)، حم٢/٤٤١ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۳۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود رو پڑے اور جو آپ کے اردگرد تھے انہیں بھی رلا دیا اور فرمایا: "میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ میں ان کے لیے مغفرت طلب کروں تو مجھے اجازت نہیں ملی، (تو پھر) میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی، تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔"

102۔ اَلنَّهْيُ عَنِ الاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

۱۰۲۔ باب: کفار و مشرکین کے لیے مغفرت طلب کرنا منع ہے

2037۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، فَقَالَ: ((أَيْ عَمِّ! قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ -))، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى كَانَ آخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ))، فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾، وَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾.

تخريج: خ/الجنائز ٨٠ (١٣٦٠)، ومناقب الأنصار ٤٠ (٣٨٨٤)، وتفسير التوبة ١٦ (٤٦٧٥)، والقصص ١ (٤٧٧٢)، والأيمان والنذور ١٩ (٦٦٨١)، م/الإيمان ٩ (٢٤)، (تحفة الأشراف: ١١٢٨١)، حم٥/٤٣٣ (صحيح)

۲۰۳۷۔ مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے، اور ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ دونوں ان کے پاس (پہلے سے موجود) تھے تو آپ نے فرمایا: "چچا جان! آپ "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ" کا کلمہ کہہ دیجیے، میں اس کے ذریعے آپ کے لیے اللہ عزوجل کے پاس جھگڑوں گا"، تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ دونوں نے ان سے کہا: ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ لو گے؟ پھر وہ دونوں ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ آخری بات جو عبدالمطلب نے ان سے کی وہ یہ تھی کہ (میں) عبدالمطلب کے دین پر ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: "میں آپ کے لیے مغفرت طلب کرتا رہوں گا جب تک مجھے روک نہ دیا جائے"، تو یہ آیت اتری [1]: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ [2] (نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں) نیز یہ آیت اتری: ﴿إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ [3] (آپ جسے چاہیں ہدایت کے راستہ پر نہیں لا سکتے)۔

فائدہ [1]: ...... یہاں ایک مشکل یہ ہے کہ ابوطالب کی موت ہجرت سے پہلے ہوئی ہے، اور سورۂ برأت جس کی یہ آیت ہے ان سورتوں میں سے ہے جو مدنی دور کے اخیر میں نازل ہوئی ہیں، اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہاں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد نہیں کہ آیت کا نزول آپ کے ﴿لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ﴾ کہنے کے بعد فوراً ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ یہ نزول کا سبب ہے "فنزلت" میں فاء سبب بیان کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ تعقیب یعنی بعد میں واقع ہونے کی خبر کے لیے ہے۔

فائدہ ❷ :……(التوبة : ١١٣)

فائدہ ❸ :……(القصص : ٥٦)

2038۔أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْتَغْفِرُ لأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ: أَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: أَوَ لَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ؟ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ إِلاَّ عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ﴾.

تخريج: ت/تفسير التوبة (٣١٠١)، (تحفة الأشراف: ١٠١٨١)، حم١/٩٩، ١٠٣ (حسن)

۲۰۳۸۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے لیے مغفرت طلب کرتے ہوئے سنا، حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا: کیا تو ان دونوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے؟ حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے تو اس نے کہا: کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ کے لیے مغفرت طلب نہیں کی تھی؟ تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو (یہ آیت) اتری: ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ إِلاَّ عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ﴾ ❶ (ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے مغفرت طلب کرنا ایک وعدہ کی وجہ سے تھا)۔

فائدہ ❶ :……(التوبة : ١١٤)

103۔ اَلأَمْرُ بِالاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ

۱۰۳۔باب: مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرنے کے حکم کا بیان

2039۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ، قَالَتْ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي، وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟، قُلْنَا: بَلَى، قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - انْقَلَبَ، فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلاَّ رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا، وَخَرَجَ رُوَيْدًا، وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي، وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي، وَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ، حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَأَطَالَ، ثُمَّ انْحَرَفَ؛ فَانْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، وَسَبَقْتُهُ، فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلاَّ أَنِ اضْطَجَعْتُ، فَدَخَلَ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا عَائِشَةُ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَشْيَا رَابِيَةً؟))، قَالَتْ: لَا، قَالَ: ((لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، قَالَ: ((فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟))، قَالَتْ: نَعَمْ، فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ: ((أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟))، قُلْتُ: مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ، فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: ((فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ، فَأَجَبْتُهُ، فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ))، قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!، قَالَ: ((قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ)).

تخريج: م/الجنائز ٣٥ (٩٧٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٩٣)، حم٦/٢٢١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٤١٥، ٣٤١٦ (صحيح)

۲۰۳۹۔ محمد بن قیس بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہی تھیں: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں ضرور بتائیے تو وہ کہنے لگیں: جب وہ رات آئی جس میں وہ، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے تو آپ (عشا) سے پلٹے، اپنے جوتے اپنے پائتانے رکھے اور اپنے تہبند کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا، آپ صرف اتنی ہی مقدار ٹھہرے جس میں آپ نے محسوس کیا کہ میں سوگئی ہوں، پھر آہستہ سے آپ نے جوتا پہنا اور آہستہ ہی سے اپنی چادر لی، پھر دھیرے سے دروازہ کھولا اور دھیرے سے نکلے، میں نے بھی اپنا کرتا اپنے سر میں ڈالا اور اپنی اوڑھنی اوڑھی اور اپنی تہبند پہنی اور آپ کے پیچھے چل پڑی، یہاں تک کہ آپ مقبرۂ بقیع آئے اور اپنے ہاتھوں کو تین بار اٹھایا اور بڑی دیر تک اٹھائے رکھا، پھر آپ پلٹے تو میں بھی پلٹ پڑی، آپ تیز چلنے لگے تو میں بھی تیز چلنے لگی، پھر آپ دوڑنے لگے تو میں بھی دوڑنے لگی، پھر آپ اور تیز دوڑے تو میں بھی اور تیز دوڑی اور میں آپ سے پہلے آگئی اور گھر میں داخل ہوگئی اور ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ بھی اندر داخل ہو گئے، آپ نے پوچھا: ''عائشہ! تجھے کیا ہوگیا، یہ سانس اور پیٹ کیوں پھول رہے ہیں؟'' میں نے کہا: کچھ تو نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ''تو مجھے بتادے ورنہ وہ ذات جو باریک بین اور ہر چیز کی خبر رکھنے والی ہے مجھے ضرور بتادیگی''، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، پھر میں نے اصل بات بتادی تو آپ نے فرمایا: ''وہ سایہ جو میں اپنے آگے دیکھ رہا تھا تو ہی تھی''، میں نے عرض کی: ہاں، میں ہی تھی، آپ نے میرے سینے پر ایک مکا مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم کریں گے''، میں نے کہا: جو بھی لوگ چھپائیں اللہ تعالیٰ تو اس سے واقف ہی ہے، (وہ آپ کو بتادے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرئیل میرے پاس آئے جس وقت تو نے دیکھا، مگر وہ میرے پاس اندر نہیں آئے، کیونکہ تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی، انہوں نے مجھے آواز دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورانہوں نے تجھ سے چھپایا، میں نے انہیں جواب دیا اور میں نے بھی اسے تجھ سے چھپایا، پھر میں نے سمجھا کہ تو سوگئی ہے اور مجھے اچھا نہ لگا کہ میں تجھے جگاؤں اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان نہ ہو، خیرانہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں مقبرہ بقیع آؤں اور وہاں کے لوگوں کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کروں''، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں کیا کہوں (جب بقیع میں جاؤں)، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو "اَلسَّلامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ" (سلامتی ہو ان گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں پر، اللہ تعالیٰ ہم میں سے اگلے اور پچھلے (دونوں) پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے (ہی) والے ہیں)۔

2040- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ: فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ، فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي، فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٩٦٢)، ط/الجنائز ١٦ (٥٥)، حم٦/٩٢

(ضعيف الإسناد) (اس کی راویہ "أم علقمه مرجانه" لين الحديث ہیں)

۲۰۴۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک رات رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اپنا کپڑا پہنا پھر (باہر) نکل گئے، تو میں نے اپنی لونڈی بریرہ کو حکم دیا کہ وہ پیچھے پیچھے جائے، چنانچہ وہ آپ کے پیچھے پیچھے گئی یہاں تک کہ آپ مقبرہ بقیع پہنچے تو اس کے قریب کھڑے رہے جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے کھڑا رکھنا چاہا، پھر آپ پلٹے تو بریرہ آپ سے پہلے پلٹ کر آ گئی اور اس نے مجھے بتایا، لیکن میں نے آپ سے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ صبح کیا تو میں نے آپ کو ساری باتیں بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا تھا تاکہ میں ان کے حق میں دعا کروں"۔

2041- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ - عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: ((اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا، أَوْ مُوَاكِلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)).

تخريج: م/الجنائز ٣٥ (٩٧٤)، حم٦/١٨٠، (تحفة الأشراف: ١٧٣٩٦) (صحيح)

۲۰۴۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب جب رسول اللہ ﷺ کی باری ان کے یہاں ہوتی تو رات کے آخری (حصے) میں مقبرہ بقیع کی طرف نکل جاتے، (اور) کہتے: "اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَوَاعِدُونَ غَدًا، أَوْ مُوَاكِلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ"
(اے مومن گھر (قبرستان) والو! تم پر سلامتی ہو، ہم اور تم آپس میں ایک دوسرے سے کل کی حاضری کا وعدہ کرنے والے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما)۔

2042- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ)).

تخريج: م/الجنائز ٣٥ (٩٧٥)، ق/الجنائز ٣٦ (١٥٤٧)، (تحفة الأشراف: ١٩٣٠)، حم٣٥٣/٥، ٣٥٩، ٣٦٠، والمؤلف في عمل اليوم والليلة ٣١٨ (١٠٩١) (صحيح)

۲۰۴۲- بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قبرستان آتے تو فرماتے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ" (اے مومن اور مسلمان گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم (عنقریب) تم سے ملنے والے ہیں، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کی درخواست کرتا ہوں)۔

2043- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْتَغْفِرُوا لَهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥١٥٢) (صحيح)

۲۰۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نجاشی (شاہِ حبشہ) کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ ان کی بخشش کی دعا کرو"۔

2044- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٨٨٠ (صحيح)

۲۰۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں شاہِ حبشہ نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن وہ مرے، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

104- اَلتَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ

۱۰۴۔ باب: قبروں پر چراغاں کرنے پر وارد وعید کا بیان

2045- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ، وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

تخريج: د/الجنائز ۸۲ (۳۲۳۶)، ت/الصلاة ۱۲۲ (۳۲۰)، ق/الجنائز ٤٩ (۱٥۷٥) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٥۳۷۰)، حم۱/۲۲۹، ۲۸۷، ۳۲٤، ۳۳۷ (ضعيف)

(اس کے راوی ''ابوصالح باذام مولی ام ہانی'' ضعیف اور مدلس ہیں)

۲۰۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اور انہیں سجدہ گاہ بنانے اور ان پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

105- اَلتَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الْقُبُورِ

۱۰۵۔ باب: قبروں پر بیٹھنے پر وارد وعید کا بیان

2046- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَحْرُقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)).

تخريج: م/الجنائز ۳۳ (۹۷۱)، (تحفة الأشراف: ۱۲٦٦۲)، قد أخرجه: د/الجنائز ۷۷ (۳۲۲۸)، ق/الجنائز ٤٥ (۱٥٦٦)، حم۲/۳۱۱، ۳۸۹، ٤٤٤، ٥۲۸ (صحيح)

۲۰۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا انگارے پر بیٹھنا یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں اس کے لیے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔''

2047- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ السَّلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۰۷۲۷) (صحيح لغيره)

(اس کے راوی ''نضر سلمی'' مجہول ہیں، لیکن پچھلی روایت نیز ابو مرثد رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح ہے)

۲۰۴۷۔ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ قبروں پر نہ بیٹھو۔''

106- اِتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۱۰۶۔ باب: قبروں کو مسجد بنانے پر وارد وعید کا بیان

2048- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦١٢٣)، حم٦/١٤٦، ٢٥٢ (صحيح)

٢٠٤٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجد بنالیا۔''

2049- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ [وَالنَّصَارَى] اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٣١٨)، وقد أخرجه: خ/الصلاة ٥٤ (٤٣٤)، م/المساجد ٣ (٥٢٩)، د/الجنائز ٧٦ (٣٢٢٧)، حم٢/٢٤٦، ٢٦٠، ٢٨٤، ٢٨٥، ٣٦٦، ٣٩٦، (بعضهم بلفظ "قاتل" الخ) (صحيح)

٢٠٤٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائی ہے (کیونکہ) ان لوگوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجد بنالیا۔''

107- كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

١٠٧۔ باب: بالدار چمڑے کی جوتیوں میں قبروں کے درمیان چلنے کی کراہت کا بیان

2050- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ، - وَكَانَ ثِقَةً - عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، أَنَّ بَشِيرَ بْنَ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلاءِ شَرًّا كَثِيرًا))، ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلاءِ خَيْرًا كَثِيرًا))؛ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ، فَرَأَى رَجُلاً يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا)).

تخريج: د/الجنائز ٧٨ (٣٢٣٠)، ق/الجنائز ٤٦ (١٥٦٨)، (تحفة الأشراف: ٢٠٢١)، حم٥/٨٣، ٨٤، ٢٢٤ (حسن)

٢٠٥٠۔ بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ لوگ بڑے شر وفساد سے (بچ) کر آگے نکل گئے''، پھر آپ مشرکوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ لوگ بڑے خیر سے (محروم) ہوکر آگے نکل گئے''، پھر آپ متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص اپنی دونوں جوتیوں میں قبروں کے درمیان چل رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سبتی جوتوں والو! انہیں اتاردو۔''

108- اَلتَّسْهِيلُ فِي غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

١٠٨۔ باب: سبتی جوتیوں کے علاوہ میں چھوٹ کا بیان

2051- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِاللّٰهِ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ)).

تخريج: خ/الجنائز ٦٧ (١٣٣٨)، ٨٦ (١٣٧٣، ١٣٧٤)، م/الجنة ١٧ (٢٨٧٠)، د/الجنائز ٧٨ (٣٢٣١)، والسنة ٢٧ (٤٧٥٢)، (تحفة الأشراف: ١١٧٠)، حم/٣/١٢٦، ٢٣٣ (صحيح)

٢٠٥١۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے مؤلف نے اس بات پر استدلال ہے کہ سبتی جوتیوں کے علاوہ دوسری جوتیاں پہن کر قبروں کے درمیان چلنا جائز ہے، کیونکہ جوتیوں کی آواز اسی وقت سنی جاسکتی ہے جب انہیں پہن کر ان میں چلا جائے، واضح رہے کہ سبتی جوتیوں کے علاوہ کی قید مؤلف نے دونوں روایتوں میں تطبیق پیدا کرنے کے لیے لگائی ہے، یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ سبتی جوتوں کی بات اتفاقی ہے، وہ شخص اس وقت سبتی جوتے پہنے تھا، اگر ان کے سوا کوئی اور جوتے بھی ہوتے تو آپ یہی فرماتے اور اس حدیث میں بات بیانِ جواز کی ہے، یا قبروں سے بچ بچ کر جوتوں میں چل سکتے ہیں۔

109۔ اَلْمَسْأَلَةُ فِي الْقَبْرِ

١٠٩۔ باب: قبر میں مردے سے سوال وجواب کا بیان

2052۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنْبَأَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ))، قَالَ: ((فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُاللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)).

تخريج: م/الجنة ١٧ (٢٨٧٠)، (تحفة الأشراف: ١٣٠٠)، حم٣/١٢٦ (صحيح)

٢٠٥٢۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، (پھر) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں، (اور) اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص (محمد) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ رہا مومن تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس سے کہا جائے گا کہ تم جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لو، اللہ تعالی نے اس کے بدلے تمھیں جنت میں ٹھکانا دیا ہے، نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ ان دونوں (جنت وجہنم) کو ایک ساتھ دیکھے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

110-مَسْأَلَةُ الْكَافِرِ

۱۱۰۔باب: قبر میں کافر ومشرک سے سوال وجواب کا بیان

2053- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ؛ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا - الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ -؟، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُاللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ [اللّٰهُ] بِهِ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ، - قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ -: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: لَادَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٥١ (صحيح)

۲۰۵۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے، (پھر) دو فرشتے آتے ہیں، (اور) اسے بٹھاتے ہیں (پھر) اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ رہا مومن تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (پھر) اس سے کہا جاتا ہے تم جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس کے بدلے ایک اچھا ٹھکانا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: وہ ان دونوں (جنت وجہنم) کو ایک ساتھ دیکھتا ہے اور رہا کافر یا منافق تو اس سے پوچھا جاتا ہے: اس شخص (محمد) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو اس سے کہا جائے گا: نہ تم نے خود جاننے کی کوشش کی اور نہ جانکار لوگوں کی پیروی کی، پھر اس کے دونوں کانوں کے بیچ ایک ایسی مار ماری جاتی ہے کہ وہ ایسے زور کی چیخ مارتا ہے جسے انسان اور جنات کے علاوہ جو بھی اس کے قریب ہوتے ہیں سبھی سنتے ہیں۔“

111-مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

۱۱۱۔باب: پیٹ کے عارضے میں مرنے والے کا بیان

2054- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ، فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ، فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جِنَازَتِهِ، فَقَالَ: أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ؟))؛ فَقَالَ الْآخَرُ: بَلَى.

تخريج: ت/الجنائز ٦٥ (١٠٦٤)، (تحفة الأشراف: ٣٥٠٣)، حم٢٦٢/٤ و ٢٩٢/٥ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۵۴۔ عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور (وہیں) سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما (بھی) موجود تھے تو لوگوں نے ذکر کیا کہ ایک آدمی اپنے پیٹ کے عارضے میں وفات پا گیا ہے تو ان دونوں نے تمنا کی کہ وہ اس کے جنازے میں شریک ہوں، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا ہے کہ ”جو پیٹ کے عارضے میں مرے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا“، تو دوسرے نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے ایسا فرمایا ہے۔

112۔ اَلشَّهِيدُ

۱۱۲۔ باب: شہید کا بیان

2055۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ؟ قَالَ: ((كَفَى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٥٦٩) (صحيح)

۲۰۵۵۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا بات ہے؟ سبھی اہل ایمان اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں، سوائے شہید کے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے سر پر چمکتی تلوار کی آزمائش کافی ہے۔“

2056۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: ((اَلطَّاعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَالنُّفَسَاءُ، شَهَادَةٌ)) قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٩٤٨)، حم٤٠٠/٣، ٤٠١ و ٤٦٥/٦، ٤٦٦، د/الجهاد ٢٢ (صحيح)

۲۰۵۶۔ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے مرض میں مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا اور زچگی کی وجہ سے مرنے والی عورت شہید ہے۔

وہ (تیمی) کہتے ہیں: ہم سے ابوعثمان نے بارہا بیان کیا، ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے مرفوع بیان کیا۔

113۔ ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ

۱۱۳۔ باب: قبر کے دبانے اور دبوچنے کا بیان

2057۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٩٢٦) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۵۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی وہ شخص ہے جس کے لیے عرشِ الٰہی ہل گیا، آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے، (پھر بھی قبر میں) اُسے ایک بار بھینچا گیا، پھر (یہ عذاب) اس سے جاتا رہا۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس سے مراد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہیں۔

114۔عَذَابُ الْقَبْرِ

۱۱۴۔ باب: قبر کے عذاب کا بیان

2058۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

تخريج: م/الجنة ١٧ (٢٨٧١)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٤) (صحيح)

۲۰۵۸۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آیت کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ❶ (اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں ٹھیک بات پر قائم رکھے گا) عذاب قبر کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

فائدہ ❶ :......(ابراهيم: ٢٧)

2059۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِي دِينُ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾.

تخريج: خ/الجنائز ٨٦ (١٣٦٩)، وتفسير سورة إبراهيم ٢ (٤٦٩٩)، م/الجنة ١٧ (٢٨٧١)، د/السنة ٢٧ (٤٧٥٠، ٤٧٥٣)، ت/تفسير سورة إبراهيم (٣١١٩)، ق/الزهد ٣٢ (٤٢٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٢)، حم٤/٢٨٢، ٢٩١ (صحيح)

۲۰۵۹۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آیت کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت (دونوں میں) ٹھیک بات پر قائم رکھے گا)۔ عذابِ قبر کے سلسلے میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جائے گا: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے، میرا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے۔ اللہ کے قول: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ سے یہی مراد ہے۔“

2060- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ: ((مَتَى مَاتَ هَذَا؟)) ، قَالُوا: مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسُرَّ بِذَلِكَ، وَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧١١)، م/الجنة ١٧ (٢٨٦٨)، حم٣/١٠٣، ١١١، ١١٤، ١٥٣، ١٧٥، ١٧٦، ٢٠١، ٢٧٣، ٢٨٤ (صحيح)

۲۰۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا: ”یہ کب مرا ہے؟“ لوگوں نے کہا: زمانۂ جاہلیت میں مرا ہے، آپ اس بات سے خوش ہوئے اور فرمایا: ”اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم ایک دوسرے کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔“

2061- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)).

تخريج: خ/الجنائز ٨٧ (١٣٧٥)، م/الجنة ١٧ (٢٨٦٩)، (تحفة الأشراف: ٣٤٥٤)، حم٥/٤١٧، ٤١٩ (صحيح)

۲۰۶۱- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈوبنے کے بعد نکلے تو ایک آواز سنی، آپ نے فرمایا: ”یہود اپنی قبروں میں عذاب دیے جا رہے ہیں۔“

115- اَلتَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۱۵- باب: عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا بیان

2062- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٤٣٥)، خ/الجنائز ٨٧ (١٣٧٧)، حم٢/٤١٤، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٥٠٨ (صحيح)

۲۰۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ“ (اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کی آزمائش سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں)۔

2063۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

تخريج: م/المساجد ٢٤ (٥٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٨٤) (صحيح)

۲۰۶۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بعد ❶ عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

فائدہ ❶ :......یعنی: یہودی عورت کے عذابِ قبر کے ذکر کے بعد آپ نے عذابِ قبر سے پناہ مانگنی شروع کر دی تھی، دیکھیے حدیث رقم: ۲۰۶۶۔

2064۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِي يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِي قَبْرِهِ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي: أَيْ! بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آخِرِ قَوْلِهِ؟، قَالَ: ((قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) .

تخريج: خ/العلم ٢٤ (٨٦)، والوضوء ٣٧ (١٨٤)، والجمعة ٢٩ (١٠٥٣)، والكسوف ١٠ (١٠٦١)، والجنائز ٨٦ (١٣٧٣) مختصراً، والاعتصام ٢ (٧٢٨٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٢٨)، م/الكسوف ٣ (٩٠٥)، ط/الكسوف ٢ (٤)، حم٦/٣٤٥، ٣٥٤ (صحيح)

۲۰۶۴۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (اور) اس آزمائش کا ذکر کیا جس سے آدمی اپنی قبر میں دوچار ہوتا ہے، تو جب آپ نے اس کا ذکر کیا تو مسلمانوں نے ایک چیخ ماری جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کی بات سمجھنے کے درمیان حائل ہوگئی، جب ان کی چیخ وپکار بند ہوئیں تو میں نے ایک شخص سے جو مجھ سے قریب تھا کہا: اللہ تجھے برکت دے! رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطاب کے آخر میں کیا کہا تھا؟ اس نے کہا: (آپ نے فرمایا تھا:) ''مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی جو دجال کی آزمائش کے قریب قریب ہوگی۔''

2065۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)) .

تخريج: م/المساجد ٢٥ (٥٩٠)، د/الصلاة ٣٦٧ (١٥٤٢)، ت/الدعوات ٧٧ (٣٤٩٤)، (تحفة الأشراف: ٥٧٥٢)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد أخرجه: ق/الدعاء ٣ (٣٨٤٠)، ط/القرآن ٨ (٣٣)، حم٢٤٢/١،٢٥٨،٢٩٨،٣١١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٥١٤ (صحيح)

۲۰۶۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا انہیں اسی طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے، آپ فرماتے کہو: "اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" (اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں جہنم کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں موت اور زندگی کی آزمائش سے)۔

2066- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ، وَهِيَ تَقُولُ: إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ، فَارْتَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ))، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

تخريج: م/المساجد ٢٤ (٥٨٤)، (تحفة الأشراف: ١٦٧١٢)، حم٦/٨٩،٢٣٨،٢٤٨،٢٧١ (صحيح)

۲۰۶۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میرے پاس ایک یہودی عورت تھی، وہ کہہ رہی تھی کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے، (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ گھبرا گئے اور فرمایا: "صرف یہودیوں ہی کی آزمائش ہوگی۔" ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر ہم کئی رات ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر وحی آئی ہے کہ تمہیں (بھی) قبروں میں آزمایا جائے گا"، اس کے بعد سے میں رسول اللہ ﷺ کو عذابِ قبر سے پناہ مانگتے سنتی رہی۔

2067- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَقَالَ: ((إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٩٤٤)، ويأتي برقم: ٥٥٠٦ (صحيح الإسناد)

۲۰۶۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قبر کے عذاب، اور دجال کے فتنے سے پناہ طلب کرتے اور فرماتے: "تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔"

2068- أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا، فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: أَجَارَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ، حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ)).

تخريج: خ/الدعوات ٣٧ (٦٣٦٦)، م/المساجد ٢٤ (٥٨٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٦١١)، حم ٦/٤٤، ٢٠٥ (صحيح الإسناد)

۲۰۶۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی (اور) اس نے ان سے کوئی چیز مانگی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے دی تو اس نے کہا: اللہ تجھے قبر کے عذاب سے بچائے! عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو اس کی یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے جسے چوپائے سنتے ہیں۔“

2069۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَتَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا، وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، قَالَ: ((صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا))، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۰۶۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہودِ مدینہ کی بوڑھی عورتوں میں سے دو عورتیں میرے پاس آئیں، (اور) کہنے لگیں کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے ان کو جھٹلا دیا اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں ان کی تصدیق کروں، وہ دونوں نکل گئیں (تبھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہودِ مدینہ کی بوڑھیوں میں سے دو بوڑھیاں کہہ رہی تھیں کہ مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان دونوں نے سچ کہا، انہیں عذاب دیا جاتا ہے جسے سارے چوپائے سنتے ہیں“، (پھر) میں نے دیکھا آپ ہر صلاۃ کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

116۔ وَضْعُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ
۱۱۶۔ باب: قبر پر کھجور کی ٹہنی رکھنے کا بیان

2070۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ - أَوِ الْمَدِينَةِ - سَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ))، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ، فَكَسَرَهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: ((لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا، - أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا -)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٣١ (صحيح)

۲۰۷۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ یا مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے، تو آپ نے دوانسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے، اور انہیں کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیا جارہا ہے، ❶ بلکہ ان میں سے ایک اچھی طرح اپنے پیشاب سے پاکی نہیں حاصل کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری ❷ کرتا تھا''، پھر آپ نے ایک ٹہنی منگوائی (اور) اس کے دوٹکڑے کیے پھر ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا تو آپ سے سوال کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''شاید ان کے عذاب میں نرمی کردی جائے جب تک یہ دونوں (ٹہنیاں) خشک نہ ہوں''۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ''ما لم ییبسا'' فرمایا، یا ''إلى أن ییبسا'' فرمایا۔

فائدہ ❶ :...... کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیا جارہا ہے کا مطلب ہے ان کے خیال میں وہ کوئی بڑا جرم نہیں، ورنہ شریعت کی نظر میں تو وہ بڑا جرم تھا، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کبیر سے مراد ہے کہ ان کا ترک کرنا کوئی زیادہ مشکل امر نہیں تھا، اگر چاہتا تو آسانی سے اس گناہ سے بچ سکتا تھا۔

فائدہ ❷ :...... دوآدمیوں میں فساد ڈالنے کی نیت سے ایک بات دوسرے تک پہنچانے کا نام چغل خوری ہے۔

2071- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لا يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُمَا أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٣١ (صحيح)

۲۰۷۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوقبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور یہ کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیے جارہے ہیں، رہا ان میں سے ایک تو وہ اپنے پیشاب سے اچھی طرح پاکی حاصل نہیں کرتا تھا اور رہا دوسرا تو وہ چغل خوری کرتا تھا، پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ٹہنی لی (اور) اسے آدھا آدھا چیر دیا، پھر ہر ایک کی قبر پہ گاڑ دیا''، تو لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید ان دونوں کا عذاب ہلکا کردیا جائے جب تک یہ دونوں (ٹہنیاں) خشک نہ ہوں''۔

2072- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلا! إِنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٨٩ (١٣٧٩)، وبدء الخلق ٨ (٣٢٤٠)، والرقاق ٤٢ (٦٥١٥)، (تحفة الأشراف: ٨٢٩٢)، وقد أخرجه: م/الجنة ١٧ (٢٨٦٦)، ت/الجنائز ٧٠ (١٠٧٢)، ق/الزهد ٣٢ (٤٢٧٠)، ط/الجنائز ١٦ (٤٧)، حم١٦/٢، ٥١، ١١٣، ١٢٣ (صحيح)

۲۰۷۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس پر صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے، اگر جنتی ہے تو جنت میں کا، اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں کا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اٹھائے جانے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا اور وہ اپنے اس ٹھکانے میں پہنچ جائے گا۔

2073- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يُعْرَضُ عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، قِيلَ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨١٢٥) (صحيح)

۲۰۷۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو اس پر صبح وشام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر وہ جہنمی ہے تو جہنمیوں (کے ٹھکانوں) میں سے (پیش کیا جائے گا)، اور کہا جاتا ہے: یہ ہے تمہارا ٹھکانا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے روز اٹھائے۔''

2074- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٨٩ (١٣٧٩)، م/الجنة ١٧ (٢٨٦٦)، (تحفة الأشراف: ٨٣٦١)، ط/الجنائز ١٦ (٤٧)، حم١١٣/٢ (صحيح)

۲۰۷۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کا ٹھکانا اس پر صبح وشام پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہے تو جنتیوں (کے ٹھکانوں) میں سے اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں (کے ٹھکانوں) میں سے، (اور اس سے) کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہیں قیامت کے روز اٹھائے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

117-أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ

۱۱۷۔باب: مومنوں کی روحوں کا بیان

2075- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: ت/فضائل الجهاد ١٣ (١٦٤١)، ق/الجنائز ٤ (١٤٤٩)، والزهد ٣٢ (٤٢٧١)، (تحفة الأشراف: ١١١٤٨)، ط/الجنائز ١٦ (٤٩)، حم٣/٤٥٥، ٤٥٦، ٤٦٠، ٦/٣٨٦ (صحيح)

۲۰۷۵۔کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی جان جنت کے درختوں پہ اڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم کی طرف بھیج دے۔''

2076- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ - قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيُرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالأَمْسِ، قَالَ: ((هَذَا مَصْرَعُ فُلانٍ، إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا)) قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا تِيكَ، فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَى: ((يَا فُلانُ بْنَ فُلانٍ! يَا فُلانُ بْنَ فُلانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟، فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللهُ حَقًّا))، فَقَالَ عُمَرُ: تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لاَ أَرْوَاحَ فِيهَا؟، فَقَالَ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ)).

تخريج: م/الجنة ١٧ (٢٨٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٤١٠)، حم١/٢٦ (صحيح)

۲۰۷۶۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے اور مدینے کے درمیان تھے کہ وہ ہم سے اہل بدر کے سلسلے میں بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (کافروں کے) مارے جانے کی جگہیں ایک دن پہلے دکھلا دیں، اور فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل فلاں کے پچھاڑ کھا کر گرنے کی جگہ یہاں ہوگی اور فلاں کی یہاں''، عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! ان جگہوں میں کوئی فرق نہیں آیا، چنانچہ انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، (پھر) نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے، (اور) پکارا: ''اے فلاں، فلاں کے بیٹے! اے فلاں، فلاں کے بیٹے! کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اسے صحیح پایا؟ میں نے تو اللہ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا اُسے صحیح پایا''، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ایسے جسموں سے بات کر رہے ہیں جن میں روح نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو میں کہہ رہا ہوں اُسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔''

2077- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُنَادِي: ((يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ! وَيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا عُتْبَةُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْـنَ رَبِيـعَةَ! وَيَـا أُمَيَّةُ بْـنَ خَـلَفٍ! هَـلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَـقًّـا)) ، قَـالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ تُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا؟ فَقَالَ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧١٣)، م/الجنة ١٧ (٢٨٧٤)، حم٤/١٠٤، ٣/٢٢٠، ٢٦٣ (صحيح)

۲۰۷۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنویں پر رسول اللہ ﷺ کو کھڑے آواز لگاتے سنا: ''اے ابوجہل بن ہشام! اے شیبہ بن ربیعہ! اے عتبہ بن ربیعہ! اور اے امیہ بن خلف! کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اُسے تم نے صحیح پایا؟، میں نے تو اپنے رب کے وعدے کو صحیح پایا''، لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو محض بدبودار لاش ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو میں کہہ رہا ہوں اُسے تم ان سے زیادہ نہیں سن سکتے، لیکن (فرق صرف اتنا ہے کہ) وہ جواب نہیں دے سکتے۔''

2078۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَفَ عَـلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)) ، قَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ الآنَ مَا أَقُولُ لَهُمْ)) ، فَـذُكِـرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهُمُ الآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ)) ، ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ: ﴿إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾ حَتَّى قَرَأَتِ الآيَةَ .

تخريج: خ/المغازي ٨ (٣٩٨٠)، م/الجنائز ٩ (٩٣٢)، (تحفة الأشراف: ٧٣٢٣)، حم٢/٣٨ (صحيح)

۲۰۷۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بدر کے کنویں پہ کھڑے ہوئے (اور) فرمایا: ''کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو صحیح پایا؟'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''اس وقت جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں اُسے یہ لوگ سن رہے ہیں''، تو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھول ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے (یوں) کہا تھا: ''یہ لوگ اب خوب جان رہے ہیں کہ جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا''، پھر انہوں نے اللہ کا قول پڑھا: ﴿إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾ ❶ یہاں تک کہ پوری آیت پڑھی۔

فائدہ ❶ :......(النمل : ٨٠۔ والروم : ٥٢) ۔

2079۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ وَمُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ: ((كُـلُّ بَـنِـي آدَمَ - وَفِـي حَـدِيـثِ مُغِيرَةَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ - يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلاَّ عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ)) .

تخريج: وقد أخرجه: خ/تفسير الزمر ٤ (٤٨١٤)، وتفسير النبأ ١ (٤٩٤٥)، م/الفتن ٢٨ (٢٩٥٥)، د/السنة ٢٤ (٤٧٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٣٥، ١٣٨٨٤)، ق/الزهد ٣٢ (٤٢٦٦)، ط/الجنائز ١٦ (٤٨)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٢/٣١٥، ٣٢٢، ٤٢٨، ٤٩٩ (صحيح)

۲۰۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی آدم (کے جسم کا ہر حصہ)، مغیرہ والی حدیث میں ہے، ابن آدم (کے جسم کے ہر حصے کو) مٹی کھا جاتی ہے، سوائے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے، اسی سے وہ پیدا کیا گیا ہے، اور اسی سے (دوبارہ) جوڑا جائے گا۔''

2080۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ -: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي، وَشَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتُمَنِي، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: إِنِّي لاَ أُعِيدُهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَلَيْسَ آخِرُ الْخَلْقِ بِأَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَأَنَا اللّٰهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ، وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٨٦٩)، وقد أخرجه: خ/بدء الخلق ١ (٣١٩٣)، وتفسير سورة الصمد ١ (٤٩٧٤)، حم٢/٣١٧، ٣٥٠، ٣٩٤ (صحيح)

۲۰۸۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے جھٹلایا، حالانکہ مجھے جھٹلانا اس کے لیے مناسب نہ تھا، ابنِ آدم نے مجھے گالی دی، حالانکہ مجھے گالی دینا اس کے لیے مناسب نہ تھا، رہا اس کا مجھے جھٹلانا تو وہ اس کا (یہ) کہنا ہے کہ میں اسے دوبارہ پیدا نہیں کر سکوں گا جیسے پہلی بار کیا تھا، حالانکہ آخری بار پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ دشوار اور مشکل نہیں، اور رہا اس کا مجھے گالی دینا تو وہ اس کا (یہ) کہنا ہے کہ اللہ کے بیٹا ہے، حالانکہ میں اللہ اکیلا اور بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنا، نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔''

2081۔ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا لاَ يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ، - قَالَ -: فَفَعَلَ أَهْلُهُ ذَلِكَ، قَالَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا: أَدِّ مَا أَخَذْتَ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، قَالَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟، قَالَ: خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)).

تخريج: خ/الأنبياء ٥٤ (٣٤٨١)، والتوحيد ٣٥ (٧٥٠٦)، م/التوبة ٥ (٢٧٥٦)، ق/الزهد ٣٠ (٤٢٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٨٠)، ط/الجنائز ١٦ (٥١)، حم٢/٢٦٩ (صحيح)

۲۰۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: ''ایک بندے نے اپنے اوپر (بڑا) ظلم کیا، یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ موت (کا وقت) آ پہنچا، تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا، کچھ ہوا میں اڑا دینا اور کچھ سمندر میں ڈال دینا، اس لیے کہ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہوا تو ایسا (سخت) عذاب دے گا کہ ویسا عذاب اپنی کسی مخلوق کو نہیں دے گا''، تو اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جس نے اس کا کچھ حصہ لیا تھا حکم دیا کہ حاضر کرو جو کچھ تم نے لیا ہے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سامنے کھڑا ہے، (تو) اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے اکسایا؟ اس نے کہا: تیرے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔''

2082- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ اذْرُونِي فِي الْبَحْرِ، فَإِنَّ اللّٰهَ إِنْ يَقْدِرْ عَلَيَّ لَمْ يَغْفِرْ لِي))، قَالَ: ((فَأَمَرَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - الْمَلَائِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوحَهُ، قَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟، قَالَ: يَا رَبِّ! مَا فَعَلْتُ إِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ، فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)).

تخريج: خ/الأنبياء ٥٤ (٣٤٧٩)، والرقاق ٢٥ (٦٤٨٠)، (تحفة الأشراف: ٣٣١٢)، حم٥/٣٨٣، ٣٩٥، ٤٠٧ (صحيح)

۲۰۸۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں کا ایک آدمی اپنے اعمال کے سلسلے میں بدگمان تھا، چنانچہ جب موت (کا وقت) آ پہنچا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر پیس ڈالنا، پھر مجھے دریا میں اڑا دینا، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہوگا تو وہ مجھے بخشے گا نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تو وہ اس کی روح کو پکڑ کر لائے، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! میں نے صرف تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔''

118- اَلْبَعْثُ

۱۱۸۔ باب: دوبارہ اٹھائے جانے کا بیان

2083- وَأَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ؛ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)).

تخريج: خ/الرقاق ٤٥ (٦٥٢٤، ٦٥٢٥)، م/الجنة ١٤ (٢٨٦٠)، (تحفة الأشراف: ٥٥٨٣)، وقد أخرجه: حم١/٢٢٠ (صحيح)

۲۰۸۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں، ننگے بدن (اور) غیر مختون ملو گے۔"

2084- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلاً، وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ - عَلَيْهِ السَّلَامَ -))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾.

تخريج: خ/الأنبياء ٨ (٣٣٤٩)، ٤٩ (٣٤٤٧)، تفسير المائدة ١٣ (٤٦٢٦)، تفسير الأنبياء ٢ (٤٧٤٠)، الرقاق ٤٥ (٦٥٢٦)، م/الجنة ١٤ (٢٨٦٠)، ت/صفة القيامة ٣ (٢٤٢٣)، تفسير الأنبياء (٣١٦٧)، (تحفة الأشراف: ٥٦٢٢)، حم٢٢٣/١، ٢٢٩، ٢٣٥، ٢٥٣، د/الرقاق ٨٢ (٢٨٤٤)، ويأتي برقم: ٢٠٨٩ (صحيح)

٢٠٨٤- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگ قیامت کے دن ننگ دھڑنگ، غیر مختون اکٹھے کیے جائیں گے اور مخلوقات میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا، پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ ❶ (جیسے ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے)۔

فائدہ ❶ :......(الانبیاء : ١٠٤)

2085- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ؟، قَالَ: ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٢٨)، حم٩٠/٦ (صحيح)

٢٠٨٥- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن (اور) غیر مختون اٹھائے جائیں گے"، تو اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: لوگوں کی شرم گاہوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس دن ہر ایک کی ایسی حالت ہوگی جو اسے (ان چیزوں سے) بے نیاز کردے گی۔"

2086- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً))، قُلْتُ: الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ: ((إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَلِكَ)).

تخريج: خ/الرقاق ٤٥ (٦٥٢٧)، م/الجنة ١٤ (٢٨٥٩)، ق/الزهد ٣٣ (٤٢٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٦١)، حم٥٣/٦ (صحيح)

٢٠٨٦- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ (قیامت کے دن) ننگے پاؤں (اور) ننگے بدن اکٹھے کیے جاؤ گے"، میں نے پوچھا: مرد عورت سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''معاملہ اتنا سنگین ہوگا کہ انہیں اس کی فکر نہیں ہوگی۔''

2087- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ، رَاهِبِينَ، اثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)).

تخريج: خ/الرقاق ٤٥ (٦٥٢٢)، م/الجنة ١٤ (٢٨٦١)، (تحفة الأشراف: ١٣٥٢١) (صحيح)

٢٠٨٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ قیامت کے دن تین گروہوں میں جمع کیے جائیں گے، کچھ جنت کی رغبت رکھنے والے اور جہنم سے ڈرنے والے ہوں گے ❶، اور کچھ لوگ ایک اونٹ پر دو سوار ہوں گے، ایک اونٹ پر تین سوار ہوں گے، ایک اونٹ پر چار سوار ہوں گے، ایک اونٹ پر دس سوار ہوں گے، اور بقیہ لوگوں کو آگ ❷ اکٹھا کرے گی، ان کے ساتھ وہ بھی قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے، رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے، صبح کرے گی جہاں وہ صبح کریں گے اور شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔''

فائدہ ❶ :...... اس آگ کا ذکر بہت سی حدیثوں میں آیا ہوا ہے، یہ عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو شام کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

فائدہ ❷ :...... یہ پہلا گروہ ہوگا جو موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اسی وقت چل پڑے گا جب سواریوں اور زادراہ کی بہتات ہوگی، چنانچہ وہ سوار ہو کر کھاتا اور پہنتا پہنچے گا، اور کچھ بیٹھے رہیں گے جب سواریاں کم ہو جائیں گی تب چلیں گے، ایک اونٹ پر کئی کئی لوگ سوار ہوں گے، اور تیسرا گروہ وہ ہوگا جو سواریوں سے محروم ہوگا اور جسے آگ پاپیادہ ہانک کر لے جائے گی۔

2088- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ حَدَّثَنِي: ((أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ: فَوْجٌ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ، وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ، يُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ، فَلَا يَبْقَى حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٩٠٦)، حم٥/١٦٤ (ضعيف)

(اس کے راوی ''ولید بن عبداللہ بن جمیع'' حافظے کے ذرا کمزور راوی ہیں، اس لیے کبھی کبھی انہیں روایتوں میں وہم ہو جایا کرتا تھا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۸۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کیا کہ لوگ (قیامت کے دن) تین گروہوں میں جمع کیے جائیں گے: ایک گروپ سوار ہوگا، کھاتے (اور) پہنتے اٹھے گا اور ایک گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے اور انہیں آگ گھیر لے گی اور ایک گروہ پیدل چلے گا (بلکہ) دوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت نازل کر دے گا، چنانچہ کوئی سواری باقی نہ رہے گی، یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا جسے وہ ایک پالان والے اونٹ کے بدلے میں دیدے گا جس پر وہ قادر نہ ہو سکے گا۔

119۔ذِكْرُ أَوَّلِ مَنْ يُكْسَى

۱۱۹۔ باب: (قیامت کے دن) جسے سب سے پہلے کپڑا پہنایا جائے گا

2089 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُودَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - عُرَاةً - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُفَاةً غُرْلاً، وَقَالَ وَكِيعٌ وَوَهْبٌ: عُرَاةً غُرْلاً)) - ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾، قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، وَإِنَّهُ سَيُؤْتَى - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يُجَاءُ، وَقَالَ وَهْبٌ وَوَكِيعٌ: سَيُؤْتَى - بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي﴾ إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ﴾ - الآيَةَ -، فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُدْبِرِينَ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُرْتَدِّينَ - عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٨٤ (صحيح)

۲۰۸۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے پاس ننگے جسم جمع کیے جاؤ گے، ابو داود کی روایت میں ہے ننگے پاؤں اور غیر مختون جمع کیے جاؤ گے، اور وکیع اور وہب کی روایت میں ہے ننگے جسم اور بلا ختنہ، جیسے ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جسے قیامت کے دن کپڑا پہنایا جائے گا ابراہیم علیہ السلام ہوں گے، اور عنقریب میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے، ابوداود کی روایت میں ''یجاء'' ہے اور وہب اور وکیع کی روایت میں ''سیؤتی'' ہے، اور وہ پکڑ کر بائیں جانب لے جائے جائیں گے، میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب! یہ میرے اصحاب (امتی) ہیں''، کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے جو آپ کے بعد انہوں نے شریعت میں نئی چیزیں ایجاد کر ڈالی ہیں، تو میں وہی کہوں گا جو نیکوکار بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود تھا ان پر گواہ تھا جب تو نے مجھے وفات دے دی (تو تو ہی ان کا نگہبان تھا) اب اگر تو انہیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو تو زبردست حکمت والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے، تو کہا جائے گا: یہ لوگ برابر پیٹھ پھیرنے والے رہے، اور ابوداود کی روایت میں ہے: جب سے تم ان سے جدا ہوئے یہ اپنے ایڑیوں کے بل پلٹنے والے رہے۔“

120-فِي التَّعْزِيَةِ

۱۲۰۔ باب: تعزیت کا بیان

2090- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ، يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ، فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَهَلَكَ، فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ، فَحَزِنَ عَلَيْهِ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَالِي لَا أَرَى فُلَانًا؟)) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بُنَيُّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ، فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا فُلَانُ! أَيُّمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ؛ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ، أَوْ لَا تَأْتِي غَدًا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ؟)) ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ؛ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ، قَالَ: ((فَذَاكَ لَكَ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨٧١ (صحيح)

۲۰۹۰۔ قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو آپ کے صحابہ کی ایک جماعت بھی آپ کے پاس بیٹھتی، ان میں ایک ایسے آدمی بھی ہوتے جن کا ایک چھوٹا بچہ ان کی پیٹھ کے پیچھے سے آتا تو وہ اسے اپنے سامنے (گود میں) بٹھا لیتے (چنانچہ کچھ دنوں بعد) وہ بچہ مرگیا تو اس آدمی نے اپنے بچے کی یاد میں محفل میں آنا بند کر دیا اور رنجیدہ رہنے لگا تو (جب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں پایا تو پوچھا: ”کیا بات ہے؟ میں فلاں کو نہیں دیکھ رہا ہوں؟“ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کا ننھا بچہ جسے آپ نے دیکھا تھا مرگیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ملاقات کی، (اور) اس کے بچے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ مرگیا تو آپ نے اس کی (موت کی خبر) پر اس کی تعزیت کی، پھر فرمایا: ”اے فلاں! تم کو کون سی بات زیادہ پسند ہے؟ یہ کہ تم اس سے عمر بھر فائدہ اٹھاتے یا یہ کہ (جب) تم قیامت کے دن جنت کے کسی دروازے پر جاؤ تو اسے اپنے سے پہلے پہنچا ہوا پائے، وہ تمہارے لیے اسے کھول رہا ہو؟“ تو اس نے کہا: اللہ کے نبی! مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے دروازہ کھول رہا ہو، آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے ایسا (ہی) ہوگا۔“

121-نَوْعٌ آخَرُ

۱۲۱۔ باب: تعزیت کی ایک اور قسم کا بیان

2091- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ؛ فَفَقَأَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - إِلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ، لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٦٨ (١٣٣٩)، والأنبياء ٣٣ (٣٤٠٧)، م/الفضائل ٤٢ (٢٣٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٥١٩)، حم٢/٢٦٩-٣١٥ (صحيح)

۲۰۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اُسے ایک طمانچہ رسید کیا تو اس کی ایک آنکھ پھوٹ کر بہہ گئی، چنانچہ اس نے اپنے رب کے پاس واپس جاکر شکایت کی کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جو مرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اچھی کردی اور کہا: اس کے پاس دوبارہ جاؤ، اور اس سے کہو: تم اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھو اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض انہیں ایک سال کی مزید عمر مل جائے گی تو انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر مرنا ہوگا، (موسیٰ) نے کہا: تب تو ابھی (مرنا بہتر ہے)، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ انہیں ارضِ مقدس سے پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر قریب کردے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اس جگہ ہوتا تو تمہیں راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے نیچے ان کی قبر دکھلاتا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22۔ كِتَابُ الصِّيَامِ
۲۲۔ کتاب: صیام کے احکام و مسائل وفضائل

1۔ بَابُ وُجُوبِ الصِّيَامِ
۱۔ باب: صیام کی فرضیت کا بیان

2092۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟، قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا))، قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ، قَالَ: ((صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا))، قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ، فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا لَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٥٩ (صحيح)

۲۰۹۲۔ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس پراگندہ بال آیا، (اور) اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتایئے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی صلاتیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پانچ (وقت کی) صلاتیں، اِلّا یہ کہ تم کچھ نفل پڑھنا چاہو''، پھر اس نے کہا: مجھے بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے صیام فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان کے صیام، اِلّا یہ کہ تم کچھ نفلی (صیام) رکھنا چاہو''، (پھر) اس نے پوچھا: مجھے بتلایئے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکاۃ فرض کی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے احکام بتائے تو اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کی تکریم کی ہے، میں کوئی نفل نہیں کروں، اور نہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے اس میں کوئی کمی کروں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا تو یہ کامیاب ہو گیا''، یا کہا: ''اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہو گیا۔''

2093۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَجِيءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَتَانَا رَسُولُكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ))، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الأَرْضَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ))، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ))، قَالَ: فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ))، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَالأَرْضَ، وَنَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ! آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةَ أَمْوَالِنَا، قَالَ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا؟ قَالَ: ((صَدَقَ))، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ! آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدَنَّ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ)).

تخريج: خ/العلم ٦ (٦٣) تعليقاً، م/الإيمان ٣ (١٢)، ت/الزكاة ٢ (٦١٩)، (تحفة الأشراف: ٤٠٤)، حم٣/١٤٣، ١٩٣، د/الطهارة ١ (٦٧٦) (صحيح)

۲۰۹۳۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ سے لایعنی بات پوچھنے سے منع کیا گیا تھا، تو ہمیں یہ بات اچھی لگتی کہ دیہاتیوں میں سے کوئی عقل مند شخص آئے اور آپ سے نئی نئی باتیں پوچھے، چنانچہ ایک دیہاتی آیا، اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اور اس نے ہمیں بتایا کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا''، اس نے پوچھا: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے'' (پھر) اس نے پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے کہا: ''اللہ نے'' (پھر) اس نے پوچھا: اس میں پہاڑ کس نے نصب کیے ہیں؟ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے'' (پھر) اس نے پوچھا: اس میں نفع بخش (چیزیں) کس نے بنائیں؟ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے'' (پھر) اس نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اس میں پہاڑ نصب کیے اور اس میں نفع بخش (چیزیں) بنائیں! کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے؟ آپ نے کہا: ''ہاں''، پھر اس نے کہا: اور آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ ہمارے اوپر ہر روز دن اور رات میں پانچ وقت کی صلاۃ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا''، تو اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان (صلاتوں) کا حکم دیا ہے؟ آپ نے کہا: ہاں، (پھر) اس نے کہا: آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ ہم پر اپنے مالوں کی زکاۃ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا، (پھر) اس نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا! کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کہا: ''ہاں''، (پھر) اس نے کہا: آپ کے قاصد نے کہا ہے: ہم پر ہر سال ماہِ رمضان کے صیام فرض ہیں، آپ نے کہا: ''اس نے سچ کہا'' (پھر) اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان (دنوں کے صیام) کا حکم دیا ہے؟ آپ نے کہا: ''ہاں''، (پھر) اس نے کہا: آپ کے قاصد نے کہا ہے: ہم میں سے جو کعبہ تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں، ان پر حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا''، اس نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''، تو اس نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا: میں ہرگز نہ اس میں کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا، جب وہ لوٹا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

2094 ـ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ، جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ عَقَلَهُ، فَقَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، قُلْنَا لَهُ: هَذَا الرَّجُلُ الأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ أَجَبْتُكَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي سَائِلُكَ يَا مُحَمَّدُ! فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلاَ تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ، قَالَ: ((سَلْ مَا بَدَا لَكَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ: آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللهَ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللهَ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللهَ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

خَالَفَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.

تخريج: خ/العلم ٦ (٦٣)، د/الصلاة ٢٣ (٤٨٦)، ق/الإقامة ١٩٤ (١٤٠٢)، (تحفة الأشراف: ٩٠٧)، حم٣/١٦٧، ١٦٨ (صحيح)

۲۰۹۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ اسی دوران میں ایک شخص اونٹ پر آیا، اسے مسجد میں بٹھایا پھر اسے باندھا، (اور) لوگوں سے پوچھا: تم میں محمد کون ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان ٹیک لگائے بیٹھے تھے تو ہم نے اس سے کہا: یہ گورے چٹے آدمی ہیں، جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، آپ کو پکار کر اس شخص نے کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں نے تمہاری بات سن لی'' (کہو کیا کہنا چاہتے ہو) اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں، (اور ذرا) سختی سے پوچھوں گا تو آپ دل میں کچھ محسوس نہ کریں، آپ نے فرمایا: ''پوچھو جو چاہتے ہو''، تو اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے (جو گزر چکے ہیں) ان کے رب کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اے اللہ! (میری بات پر گواہ رہنا) ہاں''، (پھر) اس نے کہا: میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دن اور رات میں پانچ (وقت کی) صلاۃ پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں''، (پھر) اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سال کے اس ماہ میں صوم رکھنے کا حکم دیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں،'' (پھر) اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال داروں سے زکاۃ لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں''، تب (اس) شخص نے کہا: میں آپ کی لائی ہوئی (شریعت) پر ایمان لایا، میں اپنی قوم کا جو میرے پیچھے ہیں قاصد ہوں اور میں قبیلہ بنی سعد بن بکر کا فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

یعقوب بن ابراہیم نے حماد بن عیسیٰ کی مخالفت کی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ مخالفت اس طرح ہے کہ انہوں نے لیث اور سعید کے درمیان ابن عجلان کا واسطہ بڑھایا ہے، ان کی روایت آگے آ رہی ہے۔

2095۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُهُ مِنْ إِخْوَانِنَا، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟، وَهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا لَهُ: هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ أَجَبْتُكَ))، قَالَ الرَّجُلُ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي سَائِلُكَ، فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، قَالَ: ((سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ))، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟؛ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

خَالَفَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۹۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے کہ اسی دوران میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا، اس نے اسے مسجد میں بٹھا کر باندھا (اور) لوگوں سے پوچھا: تم میں محمد کون ہیں؟ اور آپ ﷺ لوگوں کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے کہا: یہ گورے چٹے آدمی ہیں جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں، تو (اس) شخص نے (پکار کر) آپ سے کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے!، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں نے تمہاری بات سن لی''، (کہو کیا کہنا چاہتے ہو) تو اس شخص نے کہا: اے محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں (اور ذرا) سختی سے پوچھوں گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پوچھو جو تم پوچھنا چاہتے ہو''، تو اس آدمی نے کہا: میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے (جو گزر چکے ہیں) کے رب کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں''، پھر اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سال کے اس ماہ کے صوم رکھنے کا حکم دیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں''، (پھر) اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مال داروں سے یہ صدقہ لو اور اسے ہمارے غریبوں میں تقسیم کرو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں''، تب (اس) شخص نے کہا: میں آپ کی لائی ہوئی (شریعت) پہ ایمان لایا، میں اپنی قوم کا جو میرے پیچھے ہے قاصد ہوں، اور میں بنی سعد بن بکر کا فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

عبیداللہ بن عمر نے ابن عجلان کی مخالفت کی ہے۔ [1]

فائدہ [1] :...... یہ مخالفت اس طرح ہے کہ انہوں نے اسے عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ کے طریق سے روایت کیا ہے اور ابن عجلان نے اسے عن سعید عن شریک عن انس کے طریق سے روایت کیا ہے، اور یہ مخالفت ضرر رساں نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سعید نے دونوں سے سنا ہو تو انہوں نے کبھی اِس طریق سے روایت کیا ہو اور کبھی اس طریق سے۔ (عبیداللہ کی روایت آگے آ رہی ہے)

2096۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَارَةَ حَمْزَةُ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، قَالَ: أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؟، قَالُوا: هٰذَا الْأَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ - قَالَ حَمْزَةُ: الْأَمْغَرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً - فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، قَالَ: ((سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ))، قَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا؟، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا؟، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هَذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا؟، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٩٩٣) (صحيح الإسناد)

۲۰۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تھے کہ اسی دوران میں دیہاتیوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: تم میں عبدالمطلب کے بیٹے کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ گورے رنگ والے جو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں، حمزہ کہتے ہیں: "اَمْغَر" سرخی مائل کو کہتے ہیں، تو اس شخص نے کہا: میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور پوچھنے میں آپ سے سختی کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''پوچھو جو چاہو''، اس نے کہا: میں آپ سے آپ کے رب کا اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کا اور آپ کے بعد کے لوگوں کے رب کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! (تو گواہ رہ) ہاں''، اس نے کہا: تو میں اسی کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ روزانہ پانچ وقت کی صلاۃ پڑھیں؟ آپ نے کہا: ''اے اللہ! (تو گواہ رہ) ہاں''، اس نے کہا: کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں کے مالوں میں سے (زکاۃ) لیں، پھر اسے ہمارے فقیروں کو لوٹا دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! (تو گواہ رہنا) ہاں''، اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سال کے بارہ مہینے میں سے اس مہینہ میں صوم رکھنے کا حکم دیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''اے اللہ! (تو گواہ رہنا) ہاں''، اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ جو اس خانہ کعبہ تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ اس کا حج کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''اے اللہ! (گواہ رہنا) ہاں''، تب اس شخص نے کہا: میں ایمان لایا اور میں نے تصدیق کی، میں ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

2۔ بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُودِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۔ باب: ماہِ رمضان میں مہربانی اور جود وسخا کا بیان

2097۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .

تخريج: خ/بدء الوحي ٥ (٦)، والصوم ٧ (١٩٠٢)، وبدء الخلق ٦ (٣٢٢٠)، والمناقب ٢٣ (٣٥٥٤)، وفضائل القرآن ٧ (٤٩٩٧)، م/الفضائل ١٢ (٢٣٠٨)، ت/الشمائل ٤٧ (٣٣٦)، (تحفة الأشراف: ٥٨٤٠)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم۰ ۲۳/۱، ۲۳۱، ۲۸۸، ۳۲۶، ۳۶۳، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۷۳ (صحيح)

۲۰۹۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی آدمی تھے اور رمضان میں جس وقت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تھے آپ اور زیادہ سخی ہو جاتے تھے، جبریل علیہ السلام آپ سے ماہِ رمضان میں ہر رات ملاقات کرتے (اور) قرآن کا دور کراتے تھے۔ (راوی) کہتے ہیں: جس وقت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

2098- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ، كَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلام - يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: هٰذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، وَأَدْخَلَ هٰذَا حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٧٣)، حم٦/١٣٠ (صحيح الإسناد)

۲۰۹۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی لعنت ایسی نہیں کی جسے ذکر کیا جائے، (اور) جب جبریل علیہ السلام کے آپ کو قرآن کا دور کرانے کا زمانہ آتا تو آپ تیز چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ (روایت) غلط ہے، اور صحیح یونس بن یزید والی حدیث ہے (جو اوپر گزری) راوی نے اس حدیث میں ایک (دوسری) حدیث داخل کر دی ہے۔

3- بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۳۔ باب: ماہِ رمضان کی فضیلت کا بیان

2099- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ)).

تخريج: خ/الصوم ٥ (١٨٩٨، ١٨٩٩)، وبدء الخلق ١١ (٣٢٧٧)، م/الصوم ١ (١٠٧٩)، وقد أخرجه: ت/الصوم ١ (٦٨٢)، ق/الصوم ٢ (١٦٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٤٢)، ط/الصوم ٢٢ (٥٩) (موقوفاً)، حم٢/٢٨١، ٢٩٢، ٣٥٧، ٣٧٨، ٤٠١، د/الصوم ٥٣ (١٨١٦) (صحيح)

۲۰۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

2100- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

4۔ بَابُ ذِكْرِ الاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ

۴۔ باب: (اس حدیث) میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2101۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۲۰۹۹ (صحيح)

۲۱۰۱۔ صالح ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں، زہری کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن ابی انس نے خبر دی ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیر میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

2102۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۲۰۹۹ (صحيح)

۲۱۰۲۔ شعیب زہری سے روایت کرتے ہیں اور زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے تیمیوں کے غلام ابن ابی انس نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

2103۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، فِي حَدِيثِهِ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٩٩ (صحيح)

۲۱۰۳۔ یونس سے روایت ہے کہ ابن شہاب زہری ابن ابی انس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

اسے ابن اسحاق نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

2104۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: هٰذَا يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ إِسْحَاقَ خَطَأٌ، وَلَمْ يَسْمَعْهُ ابْنُ إِسْحَاقَ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَالصَّوَابُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٩٩ (صحيح بما قبله)

۲۱۰۴۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے اور زہری نے ابن اَبی اَنس سے اور ابن اَبی انس نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ ابن اسحاق (والی) حدیث غلط ہے، اسے ابن اسحاق نے زہری سے نہیں سنا ہے اور صحیح (روایت) وہ ہے جس کا ذکر ہم (اوپر) کر چکے ہیں۔

2105۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أُوَيْسِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَدِيدِ بَنِي تَيْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ، تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: هٰذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٤٠)، حم٣/٢٣٦ (صحيح بما قبله)

۲۱۰۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ رمضان ہے جو تمہارے پاس آ پہنچا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ حدیث غلط ہے۔

5۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ

۵۔ باب: اس حدیث میں معمر پر (راویوں کے) اختلاف کا ذکر

2106۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ، وَقَالَ: ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَسُلْسِلَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ)).

أَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

تخريج: م/المسافرين ٢٥ (٧٥٩)، د/الصلاة ٣١٨ (١٣٧١)، ت/الصوم ٨٣ (٨٠٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٧٠)، حم ٢/٢٨١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٢٠٠، لكن عندهم الجزء الأخير "من قام رمضان إيمانا الخ بدل" إذا دخل رمضان الخ" (صحيح)

۲۱۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عزیمت و تاکید کے بغیر واجب کیے قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے: ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

ابن مبارک نے اسے مرسلاً (منقطعاً) روایت کیا ہے۔

2107۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى - خُرَاسَانِيٌّ - قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦٠٤) (صحيح بما بعده)

(سند میں زہری اور ابوہریرہ کے درمیان انقطاع ہے)

۲۱۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

2108۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَتَاكُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٥٦٤)، حم ٢/٢٣٠، ٣٨٥، ٤٢٥ (صحيح)

۲۱۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کا مبارک مہینہ تمہارے پاس آ چکا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے صیام فرض کر دیے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کے خیر سے محروم رہا تو وہ بس محروم ہی رہا۔''

2109- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ، فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: مَا تَذْكُرُونَ؟، قُلْنَا: شَهْرَ رَمَضَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ! وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٧٥٨)، حم ٤/٣١١، ٣١٢، ٥/٤١١ (صحيح بما بعده)

۲۱۰۹۔ عرفجہ کہتے ہیں کہ ہم نے عتبہ بن فرقد کی عیادت کی تو ہم نے ماہِ رمضان کا تذکرہ کیا تو انہوں نے پوچھا: تم لوگ کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا: ماہِ رمضان کا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور ہر رات منادی آواز لگاتا ہے: اے خیر (بھلائی) کے طلب گار! خیر کے کام میں لگ جا، [1] اور اے شر (برائی) کے طلب گار! برائی سے باز آ جا۔'' [2]

ابوعبدالرحمن (امام نسائی) کہتے ہیں: یہ غلط ہے۔ [3]

فائدہ 1: ...... کیونکہ یہی اس کا وقت ہے، کیونکہ اس وقت معمولی عمل پر بہت زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔

فائدہ 2: ...... اور توبہ کر لے کیونکہ یہی توبہ کا وقت ہے۔

فائدہ 3: ...... غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس روایت میں ہے کہ عرفجہ نے اسے عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کی روایت بنا دیا ہے، جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ کسی اور صحابی سے مروی ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے، واللہ أعلم۔

2110- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ، [مِنِّي]، فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ! وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر ماقبله (صحيح الإسناد)

۲۱۱۰۔ عرفجہ کہتے ہیں کہ میں ایک گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد بھی تھے، میں نے ایک حدیث بیان کرنی چاہی، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک (صاحب وہاں) موجود تھے گویا وہ حدیث بیان کرنے کے مجھ سے زیادہ مستحق تھے، چنانچہ (انہوں) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کو بیڑی لگادی جاتی ہے اور پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے: اے خیر (بھلائی) کے طلب گار! نیکی میں لگا رہ، اور اے شر (برائی) کے طلب گار! باز آجا۔''

6- اَلرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

۶- باب: ماہِ رمضان کو صرف رمضان کہنے کی رخصت کا بیان

2111- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ، ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لاَيَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: صُمْتُ رَمَضَانَ، وَلاَ قُمْتُهُ كُلَّهُ)) وَلاَ أَدْرِي: كَرِهَ التَّزْكِيَةَ - أَوْ قَالَ -: ((لاَبُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ))، اللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ.

تخريج: د/الصوم ٤٧ (٢٤١٥)، (تحفة الأشراف: ١١٦٦٤)، حم٥/٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٨، ٥٢ (ضعيف) (اس کے راوی ''حسن بصری'' مدلس ہیں، اور عنعنہ سے روایت کیے ہوئے ہیں)

۲۱۱۱۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورے رمضان کے صیام رکھے اور اس کی پوری راتوں میں قیام کیا'' (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ آپ نے آپ اپنی تعریف کرنے کو ناپسند کیا، یا آپ نے سمجھا ضرور کوئی نہ کوئی غفلت اور لاپرواہی ہوئی ہوگی (پھر یہ کہنا کہ میں نے پورے رمضان میں عبادت کی کہاں صحیح ہوا) یہ الفاظ عبیداللہ کے ہیں۔

2112- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاِمْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ: ((إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)).

تخريج: خ/العمرة ٤ (١٧٨٢)، وجزء الصيد ٢٦ (١٨٦٣)، م/الحج ٣٦ (١٢٥٦)، وقد أخرجه: ق/المناسك ٤٥ (٢٩٩٤)، (تحفة الأشراف: ٥٩١٣)، حم١/٢٢٩، ٣٠٨، د/المناسك ٤٠ (١٩٠١) (صحيح)

۲۱۱۲۔ عطا کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا، وہ ہمیں بتا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے کہا: ''جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرلو، کیونکہ (ماہِ رمضان میں) ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔اِخْتِلَافُ أَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

۷۔باب: رویتِ ہلال میں ایک شہر والوں سے دوسرے شہر والوں کے اختلاف کا بیان

2113۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ -وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ- قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ: أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمْ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَصْحَابِهِ؟، قَالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تخريج: م/الصيام ٥ (١٠٨٧)، د/الصيام ٩ (٢٣٣٢)، ت/الصيام ٩ (٦٩٣)، (تحفة الأشراف: ٦٣٥٧)، حم١/٣٠٦ (صحيح)

۲۱۱۳۔ کریب کہتے ہیں کہ ام فضل نے انہیں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا تو میں شام آیا اور میں نے ان کی ضرورت پوری کی اور میں شام (ہی) میں تھا کہ رمضان کا چاند نکل آیا، میں نے جمعے کی رات کو چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخری (ایام) میں مدینے آ گیا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے (حال چال) پوچھا، پھر پہلی تاریخ کے چاند کا ذکر کیا، (اور مجھ سے) پوچھا: تم لوگوں نے چاند کب دیکھا؟ تو میں نے جواب دیا: ہم نے جمعے کی رات کو دیکھا تھا، انہوں نے (تاکیداً) پوچھا: تم نے (بھی) اسے جمعے کی رات کو دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں (میں نے بھی دیکھا تھا) اور لوگوں نے بھی دیکھا، تو لوگوں نے (بھی) صوم رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی، (تو) انہوں نے کہا: لیکن ہم لوگوں نے ہفتے (سنیچر) کی رات کو دیکھا تھا، (لہٰذا) ہم برابر صوم رکھیں گے یہاں تک کہ ہم (گنتی کے) تیس دن پورے کر لیں، یا ہم (اپنا چاند) دیکھ لیں، تو میں نے کہا: کیا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا چاند دیکھنا کافی نہیں ہے؟ کہا: نہیں! (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا ہی حکم دیا ہے۔

8۔ بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَذِكْرِ الِاخْتِلَافِ فِيهِ عَلَى سُفْيَانَ فِي حَدِيثِ سِمَاكٍ

۸۔باب: ماہِ رمضان کے چاند (دیکھنے) پر ایک آدمی کی گواہی قبول کرنے اور سماک (والی) حدیث میں راویوں کے سفیان پر اختلاف کا بیان

2114۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: رَأَيْتُ الْهِلَالَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَنَادَى النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْ صُومُوا)).

تخريج: د/الصيام ١٤ (٢٣٤٠، ٢٣٤١) مرسلاً، ت/الصيام ٧ (٦٩١)، ق/الصيام ٦ (١٦٥٢)، (تحفة الأشراف: ٦١٠٤)، د/الصوم ٦ (١٧٣٤) (ضعيف)

(عکرمہ سے سماک کی روایت میں بڑا اضطراب پایا جاتا ہے، نیز سماک کے اکثر تلامذہ اسے عن عکرمہ عن النبی ﷺ مرسلاً روایت کرتے ہیں جیسا کہ رقم ۲۱۱۶: میں آ رہا ہے)

۲۱۱۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا (اور) کہنے لگا: میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے کہا: ''کیا تم شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں میں صوم رکھنے کا اعلان کر دیا۔

2115۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَبْصَرْتُ الْهِلاَلَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا بِلاَلُ! أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۱۱۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے آج رات چاند دیکھا ہے، آپ نے پوچھا: ''کیا تم شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: ''بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل سے صوم رکھیں''۔

2116۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١١٤ (ضعيف مرسل)

۲۱۱۶۔ اس سند سے عکرمہ سے یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔

2117۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ - مِصِّيصِيٌّ - قَالَ: أَنْبَأَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مُرْسَلٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١١٤ (ضعيف مرسل)

۲۱۱۷۔ اس سند سے بھی عکرمہ سے یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔

2118۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ أَبُو عُثْمَانَ - وَكَانَ شَيْخًا صَالِحًا بِطَرَسُوسَ - قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ ، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي جَالَسْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاءَلْتُهُمْ ، وَإِنَّهُمْ حَدَّثُونِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، وَانْسُكُوا لَهَا ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ ، فَإِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٦٢١)، حم٤/٣٢١ (صحيح)

۲۱۱۸۔ عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ایسے دن میں جس میں شک تھا (کہ رمضان کی پہلی تاریخ ہے یا شعبان کی آخری) لوگوں سے خطاب کیا تو کہا: سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ہم نشینی کی اور میں ان کے ساتھ بیٹھا تو میں نے ان سے سوالات کیے اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاند دیکھ کر صوم رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اسی طرح حج بھی کرو اور اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس (کی گنتی) پوری کرو، (اور) اگر دو گواہ (چاند دیکھنے کی) شہادت دے دیں تو صوم رکھو اور افطار (یعنی عید) کرو۔''

9۔ إِكْمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِذَا كَانَ غَيْمٌ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۹۔ باب: بادل ہونے پر شعبان کے تیس دن پورے کرنے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا بیان

2119۔ أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ)) .

تخريج: خ/الصوم ١١ (١٩٠٩)، م/الصوم ٢ (١٠٨١)، وقد أخرجه: ت/الصوم ٢ (٦٨٤)، ق/الصوم ٧ (١٦٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٨٢)، حم٢/ ٤٠٩، ٤٣٠، ٤٧١، ٤٩٨، د/الصيام ٢ (١٧٢٧) (صحيح)

۲۱۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر صوم رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس (دن) پورے کرو۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ۲۹ شعبان کو آسمان میں بادل ہوں اور اس کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کر کے صوم کی شروعات کرو، اسی طرح ۲۹ رمضان کو اگر عید الفطر کا چاند نظر نہ آ سکے تو تیس صیام پورے کر کے عید الفطر مناؤ۔

2120۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ)) .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر صوم رکھو، اور چاند دیکھ کر افطار کرو، (اور) اگر مطلع تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس دن پورے کرو۔''

10-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۰- باب: اس حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان

2121- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلاثِينَ يَوْمًا)).

تخريج: م/الصوم ٢ (١٠٨١)، ق/الصوم ٧ (١٦٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٣١٠٢)، حم٢/٢٦٣، ٢٨١ (صحيح)

۲۱۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو صوم رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو صوم رکھنا بند کردو، (اور) اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو (پورے) تیس دن صیام رکھو۔''

2122- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)).

تخريج: خ/الصوم ٥ (١٩٠٠) تعليقاً، م/الصوم ٢ (١٠٨٠)، وقد أخرجه: د/الصوم ٤ (٢٣٢٠)، ق/الصوم ٧ (١٦٥٤)، (تحفة الأشراف: ٦٩٨٣)، حم٢/١٥٢ (صحيح)

۲۱۲۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب تم چاند دیکھو تو صوم رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو صوم رکھنا بند کردو، (اور) اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ لگاؤ۔''

2123- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((لاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلالَ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)).

تخريج: خ/الصوم ١١ (١٩٠٦)، م/الصوم ٢ (١٠٨٠)، (تحفة الأشراف: ٨٣٦٢)، ط/الصوم ١ (١)، حم٢/٦٣، د/الصوم ٢ (١٧٢٦) (صحيح)

۲۱۲۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا: ''تم صوم نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور صوم رکھنا بند نہ کرو یہاں تک کہ (چاند) دیکھ لو، (اور) اگر فضا ابر آلود ہو تو اس کا حساب لگالو۔''

11-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۱- باب: اس حدیث میں عبیداللہ بن عمر سے روایت میں راویوں کے اختلاف کا ذکر

2124- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٢١٤)، حم٢/١٣ (صحيح)

۲۱۲۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم (رمضان کے) صیام نہ رکھو یہاں تک کہ (چاند) دیکھ لو اور نہ ہی صوم رکھنا بند کرو یہاں تک کہ (عیدالفطر کا چاند) دیکھ لو (اور) اگر آسمان میں بادل ہوں تو اس (مہینے) کا حساب لگا لو''

2125۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ صَاحِبَ حِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْهِلاَلَ فَقَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلاثِينَ)).

تخريج: م/الصوم ٢ (١٠٨١)، (تحفة الأشراف: ١٣٧٩٧)، حم٢/٢٨٧ (صحيح)

۲۱۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاند کا ذکر کیا تو فرمایا: ''جب تم اِسے ❶ دیکھ لو تو صوم رکھو اور جب اسے ❷ دیکھ لو تو صوم بند کر دو، (اور) اگر آسمان میں بادل ہوں تو تیس دن پورے شمار کرو''

فائدہ ❶ :......یعنی رمضان کا چاند۔

فائدہ ❷ :......یعنی عیدالفطر کا۔

12۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

۱۲۔ باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں عمرو بن دینار پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2126۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ - وَهُوَ ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ أَخُو أَبِي الْعَالِيَةِ - قَالَ: أَنْبَأَنَا حِبَّانُ ابْنُ هِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٣٠٧) (صحيح)

۲۱۲۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُسے (رمضان کا چاند) دیکھ کر صوم رکھو اور اسے (عیدالفطر کا چاند) دیکھ کر صوم بند کرو، (اور) اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس کی گنتی پوری کرو''

2127۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٤٣٥) (صحيح)

۲۱۲۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے حیرت ہوتی ہے اس شخص پر جو مہینہ شروع ہونے سے پہلے (ہی) صوم رکھنے لگتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو تو صوم رکھو، (اسی طرح) جب (عیدالفطر کا چاند) دیکھ لو تو صوم رکھنا بند کرو، (اور) جب تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس کی گنتی پوری کرو۔''

13۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مَنْصُورٍ فِي حَدِيثِ رِبْعِيٍّ فِيهِ *

۱۳۔ باب: اس سلسلے میں ربعی کی حدیث میں منصور پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2128۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ قَبْلَهُ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ)).

تخريج: د/الصوم ٦ (٢٣٢٦)، (تحفة الأشراف: ٣٣١٦)، حم٤/٣١٤ (صحيح)

۲۱۲۸۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم رمضان کے مہینے پر سبقت نہ کرو ❶ یہاں تک کہ (صوم رکھنے سے) پہلے چاند دیکھ لو، یا (شعبان کی) تیس کی تعداد پوری کرلو، پھر صوم رکھو، یہاں تک کہ (عیدالفطر کا) چاند دیکھ لو، یا اس سے پہلے رمضان کی تیس کی تعداد پوری کرلو۔''

فائدہ ❶ :...... یعنی رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے صوم نہ رکھو۔

2129۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، أَوْ تَرَوُا الْهِلاَلَ، ثُمَّ صُومُوا، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ)).
أَرْسَلَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۱۲۹۔ ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم رمضان کے مہینے پر سبقت نہ کرو، یہاں تک کہ شعبان کی گنتی پوری کرلو، یا رمضان کا چاند دیکھ لو پھر صوم رکھو، اور نہ صوم بند کرو یہاں تک کہ تم عیدالفطر کا چاند دیکھ لو، یا رمضان کی تیس (دن) کی گنتی پوری کرلو۔''

حجاج بن ارطاۃ نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

2130۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا شَعْبَانَ ثَلاثِينَ، إِلاَّ أَنْ تَرَوُا الْهِلاَلَ قَبْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ صُومُوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَمَضَانَ ثَلاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٢٨ (صحيح بما قبله)

(پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ خود یہ مرسل ہے۔)

۲۱۳۰۔ ربعی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو تو صوم رکھو اور جب اُسے (عیدالفطر کا چاند) دیکھ لو تو صوم بند کر دو، (اور) اگر تم پر بادل چھا جائیں تو شعبان کے تیس دن پورے کرو، مگر یہ کہ اس سے پہلے چاند دیکھ لو، پھر رمضان کے تیس صیام رکھو، مگر یہ کہ اس سے پہلے چاند دیکھ لو۔“

2131- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ، وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا)) .

تخريج: د/الصوم ٧ (٢٣٢٧)، ت/الصوم ٥ (٦٨٨)، (تحفة الأشراف: ٦١٠٥)، حم١/٢٢٦، ٢٥٨، د/الصوم ١ (١٧٢٥)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢١٣٢، ٢١٩١ (صحيح) (روایت رقم: ۲۱۲۶ سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی سماک کے عکرمہ سے سماع میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے)

۲۱۳۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے (رمضان کے چاند کو) دیکھ کر صوم رکھو اور اسے (یعنی عیدالفطر کے چاند کو) دیکھ کر صوم بند کرو، (اور) اگر تمہارے اور اس کے بیچ بدلی حائل ہو جائے تو تیس کی گنتی پوری کرو اور (ایک یا دو دن پہلے سے رمضان کے) مہینے کا استقبال نہ کرو۔“

2132- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُومُوا لِلرُّؤْيَةِ، وَأَفْطِرُوا لِلرُّؤْيَةِ، فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٣١ (صحيح)

۲۱۳۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان سے پہلے ❶ صوم مت رکھو، چاند دیکھ کر صوم رکھو اور (چاند) دیکھ کر (صوم) بند کرو، (پس) اگر چاند سے ورے بادل حائل ہو جائے تو تیس (دن) پورے کرو۔“

فائدہ ❶ :...... ”رمضان سے پہلے“ سے مراد شعبان کا آخری دن ہے، مطلب یہ ہے کہ صرف یہ خیال کر کے صوم مت شروع کر دو کہ آج ۲۹ شعبان ہے تو ممکن ہے کہ کل سے رمضان شروع ہو جائے گا، بلکہ یقینی طور پر چاند دیکھ کر ہی صوم شروع کرو، یا پھر تیس کی گنتی پوری کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14- كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۴- باب: مہینہ کتنے دنوں کا ہوتا ہے؟ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں زہری پر (راویوں کے) اختلاف کا ذکر

2133- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَقْسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، فَقُلْتُ: أَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَعَدَدْتُ الأَيَّامَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)).

تخريج: م/الصيام ٤ (١٠٨٣)، والطلاق ٥ (١٤٧٩)، ت/تفسير سورة التحريم (٣٣١٨)، (تحفة الأشراف: ١٦٦٣٥)، وقد أخرجه: ق/الطلاق ٢٤ (٢٠٥٩)، حم٦/١٦٣ (صحيح)

۲۱۳۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی کہ ایک ماہ (تک) اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے، چنانچہ آپ انتیس دن ٹھہرے رہے تو میں نے عرض کی: کیا آپ نے ایک مہینے کی قسم نہیں کھائی تھی؟ میں نے شمار کیا ہے، ابھی انتیس دن (ہوئے) ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔“

2134- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَاللهِ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، حَدَّثَهُ، ح و أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَاعْتَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَالَ: ((مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا)) مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ حَدَّثَهُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - حَدِيثَهُنَّ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: إِنَّكَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً)).

تخريج: خ/العلم ٢٧ (٨٩)، والمظالم ٢٥ (٢٤٦٨)، وتفسير سورة التحريم ٢-٤ (٤٩١٤، ٤٩١٥)، والنكاح ٨٣ (٥١٩١)، واللباس ٣١ (٥٨٤٣)، م/الطلاق ٥ (١٤٧٩)، ت/تفسير التحريم (٣٣١٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٠٧)، حم١/٣٣ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۳۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے برابر اس بات کا اشتیاق رہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی ان دونوں بیویوں کے بارے میں پوچھوں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ﴾ ❶ (اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو (تو بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں) میں کیا ہے، پھر پوری حدیث بیان کی، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے انتیس راتوں تک اس بات کی وجہ سے جو حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر کر دی تھی کنارہ کشی اختیار کر لی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ نے اپنی اس ناراضی کی وجہ سے جو آپ کو اپنی عورتوں سے اس وقت ہوئی تھی جب اللہ تعالیٰ نے ان کی بات آپ کو بتلائی یہ کہہ دیا تھا کہ میں ان کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا تو جب انتیس راتیں گزر گئیں تو آپ سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انھوں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی اور ہم نے (ابھی) انتیسویں رات کی (ہی) صبح کی ہے، ہم ایک ایک کرکے اُسے گن رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔''

فائدہ ❶ :......(التحريم : ٤)

15- ذِكْرُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

۱۵۔ باب: اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کا بیان

2135- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ - هُوَ أَبُو بُرَيْدٍ الْجَرْمِيُّ بَصْرِيٌّ - عَنْ بَهْزٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٣٢٢)، حم٢١٨/١، ٢٣٥، ٢٤٠ (صحيح الإسناد)

۲۱۳۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

2136- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ - وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ سَلَمَةُ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح أيضاً)

۲۱۳۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

16- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى إِسْمَاعِيلَ فِي خَبَرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِيهِ

۱۶۔ باب: اس بارے میں سعد بن ابی وقاص (مالک) کی روایت میں اسماعیل بن أبی خالد پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2137- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَـنْ مُـحَـمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الأُخْرَى، وَقَالَ: ((اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا))، وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا.

تخريج: م/الصوم٤(١٠٨٦)، ق/فيه٨(١٦٥٧)، (تحفة الأشراف: ٣٩٢٠)، حم١٨٤/١ (صحيح)

۲۱۳۷۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا (ایک) ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: ''مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اور اس طرح ہے''، اور تیسری بار میں ایک انگلی دبالی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی آپ نے دونوں ہاتھوں کی دسوں انگلیوں سے دوبار اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی گرالی، تو یہ کل انتیس دن ہوئے۔

2138- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا))، يَعْنِي: تِسْعَةً وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۳۸۔ محمد بن سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے اور اس طرح ہے''، یعنی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

اسے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اسماعیل سے، انہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اور محمد بن سعد نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

2139- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا))، وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهَا ثَلاثًا، ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الإِبْهَامَ فِي الْيُسْرَى.
قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: قُلْتُ لإِسْمَاعِيلَ: عَنْ أَبِيهِ؟ قَالَ: لاَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٣٧ (صحيح مرسل)

۲۱۳۹۔ محمد بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اور اس طرح ہے۔''

اور محمد بن عبید نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار ملا کر بتلایا، پھر تیسری بار میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے اسماعیل بن ابی خالد سے ''عن أبيه'' کی زیادتی کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: نہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی محمد بن سعد نے اسے براہِ راست نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے، اپنے والد کے واسطے سے نہیں۔ تو یہ روایت مرسل ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17ـ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ

۱۷۔ باب: ابوسلمہ کی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں راویوں کے اختلاف کا ذکر

2140ـ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَيَكُونُ ثَلاثِينَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٤١٠) (صحيح الإسناد)

۲۱۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ (کبھی) انتیس دن کا ہوتا ہے اور (کبھی) تیس دن کا اور جب تم (چاند) دیکھ لو تو صوم رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو صوم رکھنا بند کرو، (اور) اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (تیس کی) گنتی پوری کرو۔''

2141ـ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، ح و أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ - يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الصوم ١١ (١٩٠٧)، م/الصوم ٢ (١٠٨٠)، (تحفة الأشراف: ٨٥٨٣)، حم٢/٤٠، ٧٥ (صحيح)

۲۱۴۱۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ ابوسلمہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

2142ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا))، ثَلاثًا حَتَّى ذَكَرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

تخريج: خ/الصوم ١٣ (١٩١٣)، م/الصوم ٢ (١٠٨٠)، د/الصوم ٤ (٢٣١٩)، (تحفة الأشراف: ٧٠٧٥)، حم٢/٤٣، ٥٢، ١٢٢، ١٢٩ (صحيح)

۲۱۴۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہم اُمّی لوگ ہیں، نہ ہم لکھتے پڑھتے ہیں اور نہ حساب کتاب کرتے ہیں، مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اور اس طرح ہے''، (ایسا تین بار کیا) یہاں تک کہ انتیس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کا ذکر کیا۔

2143۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لاَ نَحْسُبُ وَلاَ نَكْتُبُ، وَالشَّهْرُ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا))، -وَعَقَدَ الإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ- ((وَالشَّهْرُ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا تَمَامَ الثَّلاثِينَ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۴۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہم اُمّی لوگ ہیں، نہ تو ہم لکھتے ہیں اور نہ حساب کتاب کرتے ہیں، مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے اور اس طرح ہے، اور تیسری بار انگوٹھا بند کرلیا، مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اور اس طرح ہے، پورے تیس دن۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا۔

2144۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلشَّهْرُ هَكَذَا))، وَوَصَفَ شُعْبَةُ، عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ، عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فِيمَا حَكَى مِنْ صَنِيعِهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ، وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا مِنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ.

تخريج: خ/الصوم ۱۱ (۱۹۰۸)، والطلاق ۲۵ (۵۳۰۲)، م/الصوم ۲ (۱۰۸۰)، (تحفة الأشراف: ۶۶۶۸)، حم۲/۴۴، ۱۸۰۲ (صحيح)

۲۱۴۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اس طرح ہے۔'' شعبہ نے جبلہ سے نقل کیا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مہینہ انتیس دن کا (بھی) ہوتا ہے، اس طرح کہ انہوں نے دوبار اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار ایک انگلی دبالی۔

2145۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُقْبَةَ - يَعْنِي ابْنَ حُرَيْثٍ - قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)).

تخريج: م/الصوم ۲ (۱۰۸۰)، (تحفة الأشراف: ۷۳۴۰)، حم۲/۷۷ (صحيح)

۲۱۴۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

18۔ اَلْحَثُّ عَلَى السَّحُورِ

۱۸۔ باب: سحری کھانے کی ترغیب کا بیان

2146۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).
وَقَفَهُ عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٢١٨) (حسن صحيح)

۲۱۴۶۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''
عبیداللہ بن سعید نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

2147۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: تَسَحَّرُوا، قَالَ عُبَيْدُاللهِ: لاَ أَدْرِي كَيْفَ لَفْظُهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، انظر ما قبله (حسن صحيح موقوف)

۲۱۴۷۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سحری کھاؤ۔
عبیداللہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اس کے الفاظ کیا تھے؟۔

2148۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الصوم ٢٠ (١٩٢٣)، م/الصوم ٩ (١٠٩٥)، ت/الصوم ١٧ (٧٠٨)، ق/الصوم ٢٢ (١٦٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٨)، حم٣/٢٢٩، د/الصوم ٩ (١٧٣٨) (صحيح)

۲۱۴۸۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

19۔ذِكْرُ الاخْتِلاَفِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۹۔باب: اس حدیث میں عبدالملک بن ابی سلیمان پر راویوں کے اختلاف کا بیان

2149۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ - نَسَائِيٌّ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤١٨٧)، حم٢/٣٧٧، ٤٧٧ (صحيح)

۲۱۴۹۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

2150۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.
رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح موقوفًا والمرفوع أصح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔
ابن ابی لیلیٰ نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

2151۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٢٠٢)، حم٢/٣٧٧، ٤٧٧ (صحيح)

۲۱۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

2152۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۱۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

2153۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).
قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَهُوَ مُنْكَرٌ، وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٣٥٤) (صحيح)

۲۱۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''
ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید کی اس حدیث کی سند تو حسن ہے، مگر یہ منکر ہے، اور مجھے محمد بن فضیل کی طرف سے غلطی کا اندیشہ ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی: "عطاء عن أبي هريرة" کی بجائے "أبو سلمة عن أبي هريرة" محمد بن فضیل کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

20۔ تَأْخِيرُ السَّحُورِ وَذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى زِرٍّ فِيهِ

۲۰۔ باب: سحری میں تاخیر کا اور اس حدیث میں زر پر راویوں کے اختلاف کا بیان

2154۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَمْ تَطْلُعْ .

تخريج: ق/الصوم ٢٣ (١٦٩٥)، (تحفة الأشراف: ٣٣٢٥)، حم٥/٣٩٦، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠٥ (حسن الإسناد)

۲۱۵۴۔ زر کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس وقت سحری کھائی ہے؟ تو انہوں نے کہا: (تقریباً) دن ❶ مگر سورج ❷ نکلا نہیں تھا۔

فائدہ ❶ :......دن سے مراد شرعی دن ہے جو طلوع صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔

فائدہ ❷ :......سورج سے مراد طلوع فجر ہے، مطلب یہ ہے کہ آپ سحر اس وقت کھاتے جب طلوع فجر قریب ہو جاتی۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اگلی روایت سے یہی معنی متعین ہوتا ہے، نہ یہ کہ دن کا سورج نکلنے کے قریب ہوتا۔

2155۔ أَخْبَرنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ قَالَ: تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلاةِ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلاةُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِلَّا هُنَيْهَةٌ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح الإسناد)

۲۱۵۵۔ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم صلاۃ کے لیے نکلے تو جب ہم مسجد پہنچے تو دو رکعت سنت پڑھی ہی تھی کہ صلاۃ شروع ہوگئی اور ان دونوں کے درمیان ذرا سا ہی وقفہ رہا۔

2156۔ أَخْبَرنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ: تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَي الْفَجْرِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ، فَصَلَّيْنَا .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٥٤ (صحيح الإسناد)

۲۱۵۶۔ صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے اور ہم نے فجر کی دونوں رکعتیں پڑھیں، (اتنے میں) صلاۃ کھڑی کردی گئی تو ہم نے صلاۃ پڑھی۔

21۔قَدْرُ مَا بَيْنَ السُّحُورِ وَبَيْنَ صَلاةِ الصُّبْحِ

۲۱۔ باب: سحری اور صلاۃ فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

2157۔ أَخْبَرنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟، قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً .

تخريج: خ/المواقيت ٢٧ (٥٧٥)، والصوم ١٩ (١٩٢١)، م/الصوم ٩ (١٠٩٧)، ت/الصوم ١٤ (٧٠٣)، ق/الصوم ٢٣ (١٦٩٤)، (تحفة الأشراف: ٣٦٩٦)، حم٥/١٨٢، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٨، ١٩٢، د/الصوم ٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٧٣٧) (صحيح)

٢١٥٧۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم اٹھ کر صلاۃ کے لیے گئے، انس کہتے ہیں: میں نے پوچھا: ان دونوں کے درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ تو انہوں نے کہا: اس قدر جتنے میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

22۔ذِكْرُ اخْتِلاَفِ هِشَامٍ وَسَعِيدٍ عَلَى قَتَادَةَ فِيهِ

٢٢۔باب: قتادہ سے روایت میں ہشام وسعید کے اختلاف کا بیان

2158۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلاَةِ، قُلْتُ: - زُعِمَ أَنَّ أَنَسًا الْقَائِلُ - مَا كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ؟، قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً.

تخريج: انظرماقبله (صحيح)

٢١٥٨۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی، پھر ہم صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے پوچھا، کہا جاتا کہ "قلت" کا قائل انس ہیں ❶، ان دونوں کے درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ انہوں نے کہا: اس قدر کہ جتنے میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

فائدہ ❶ :...... یہ جملہ معترضہ ہے جو قول اور مقولہ کے درمیان واقع ہے۔

2159۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَسَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، ثُمَّ قَامَا، فَدَخَلاَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلاَةِ؟، قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الإِنْسَانُ خَمْسِينَ آيَةً.

تخريج: خ/المواقيت ٢٧ (٥٧٦)، والتهجد ٨ (١١٣٤)، (تحفة الأشراف: ١١٨٧)، حم٣/١٧٠، ٢٣٤ (صحيح)

٢١٥٩۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی، پھر وہ دونوں اٹھے اور جا کر فجر کی صلاۃ شروع کردی۔

قتادہ کہتے ہیں: ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان دونوں کے (سحری سے) فارغ ہونے اور صلاۃ شروع کرنے میں کتنا (وقفہ) تھا؟ تو انہوں نے کہا: اس قدر کہ جتنے میں ایک آدمی ٥٠ آیتیں پڑھ لے۔

23۔ذِكْرُ الاخْتِلاَفِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ وَاخْتِلاَفِ أَلْفَاظِهِمْ

٢٣۔باب: سحری میں تاخیر سے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سلیمان بن مہران الأعمش پر راویوں اور ان کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر

2160۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فِينَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ، وَالآخَرُ يُؤَخِّرُ الإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ؟ قُلْتُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ.

تخريج: م/الصوم ٩ (١٠٩٩)، د/الصوم ٢٠ (٢٣٥٤)، ت/الصوم ١٣ (٧٠٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٩٩)، حم٦/٤٨، ١٧٣ (صحيح)

٢١٦٠۔ ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں، ان دونوں میں سے ایک افطار میں جلدی کرتا ہے اور سحری میں تاخیر اور دوسرا افطار میں تاخیر کرتا ہے اور سحری میں جلدی، انہوں نے پوچھا: ان دونوں میں کون ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے اور سحری میں تاخیر؟ میں نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، اس پر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

2161- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فِينَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ، وَالآخَرُ يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ؟، قُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

٢١٦١۔ ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم میں دو آدمی ہیں ان میں سے ایک افطار جلدی اور سحری تاخیر سے کرتے ہیں اور دوسرے افطار تاخیر سے کرتے ہیں اور سحری جلدی، انہوں نے پوچھا: کون ہیں جو افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

2162- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ، أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ، وَالآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ؟، قَالَ مَسْرُوقٌ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٦٠ (صحيح)

٢١٦٢۔ ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، مسروق نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو شخص ہیں، یہ دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے، (لیکن) ان میں سے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ اور افطار دونوں میں تاخیر کرتے ہیں اور دوسرے صلاۃ اور افطار دونوں میں جلدی کرتے ہیں، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کون ہیں جو صلاۃ اور افطار دونوں میں جلدی کرتے ہیں؟ مسروق نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے ہیں۔

2163- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! رَجُلانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلاةَ، وَالآخَرُ يُؤَخِّرُ الإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلاةَ، فَقَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلاةَ؟، قُلْنَا: عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَتْ: هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالآخَرُ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٦٠ (صحيح)

٢١٦٣- ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ہم نے ان سے کہا: ام المومنین! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک افطار میں جلدی کرتے ہیں اور صلاۃ میں بھی جلدی کرتے ہیں اور دوسرے افطار میں تاخیر کرتے ہیں اور صلاۃ میں بھی تاخیر کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا: کون ہیں جو افطار میں جلدی کرتے اور صلاۃ میں بھی جلدی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (دوسرے شخص ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔)

24- فَضْلُ السُّحُورِ

٢٤- باب: سحری کرنے کی فضیلت کا بیان

2164- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا بَرَكَةٌ، أَعْطَاكُمُ اللَّهُ إِيَّاهَا، فَلا تَدَعُوهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٦٠٥)، حم٥/٣٦٧، ٣٧٠، ٣٧١ (صحيح)

٢١٦٤- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس وقت سحری کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ برکت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہے تو تم اسے مت چھوڑو۔''

25- دَعْوَةُ السَّحُورِ

٢٥- باب: سحری کی دعوت دینے کا بیان

2165- أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ بَصْرِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَقَالَ: ((هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)).

تخريج: د/الصوم١٦(٢٣٤٤)، (تحفة الأشراف: ٩٨٨٣)، حم٤/١٢٦، ١٢٧ (صحيح)

(سند میں یونس بن سیف مقبول راوی ہیں، لیکن حدیث شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ ہے)

٢١٦٥۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ رمضان کے مہینے میں سحری کھانے کے لیے بلا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''آؤ صبح کے مبارک کھانے پر۔''

26۔ تَسْمِيَةُ السَّحُورِ غَدَاءً

٢٦۔ باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنے کا بیان

2166۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السُّحُورِ، فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٥٦٠)، حم٤/١٣٢ (صحيح الإسناد)

٢١٦٦۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم صبح کا کھانا (سحری کو) لازم پکڑو، کیونکہ یہ مبارک کھانا ہے۔''

2167۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)) يَعْنِي: السَّحُورَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

٢١٦٧۔ (تابعی) خالد بن معدان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا: ''صبح کے مبارک کھانے، یعنی سحری، کے لیے آؤ۔''

27۔ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

٢٧۔ باب: ہمارے اور اہل کتاب کے صوم میں فرق کا بیان

2168۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السُّحُورِ)).

تخريج: م/الصوم ٩ (١٠٩٦)، د/الصوم ١٥ (٢٣٤٣)، ت/الصوم ١٧ (٧٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٤٩)، حم٤/١٩٧، ٢٠٢، د/الصوم ٩ (١٧٣٩) (صحيح)

٢١٦٨۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے صیام میں جو فرق ہے، (وہ ہے) سحری کھانا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28- السَّحُورُ بِالسَّوِيقِ وَالتَّمْرِ

۲۸- باب: ستو اور کھجور سے سحری کھانے کا بیان

2169- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَذَلِكَ عِنْدَ السُّحُورِ -: ((يَا أَنَسُ! إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ، أَطْعِمْنِي شَيْئًا))، فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، - وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ -، فَقَالَ: ((يَا أَنَسُ! انْظُرْ رَجُلًا يَأْكُلْ مَعِي))، فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَجَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ، وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ))، فَتَسَحَّرَ مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٤٨)، حم٣/١٩٧ (صحيح الإسناد)

۲۱۶۹- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری کے وقت فرمایا: ”اے انس! میں صوم رکھنا چاہتا ہوں، مجھے کچھ کھلاؤ“، تو میں کچھ کھجور اور ایک برتن میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا اور یہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دینے کے بعد کا وقت تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے انس! کسی اور شخص کو تلاش کرو جو میرے ساتھ (سحری) کھائے“، تو میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا، چنانچہ وہ آئے (اور) کہنے لگے: میں نے ستو کا ایک گھونٹ پی لیا ہے اور میں صوم رکھنا چاہتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں (بھی) صوم رکھنا چاہتا ہوں“، (پھر) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ سحری کھائی، پھر آپ اٹھے اور (فجر کی) دو رکعت (سنت) پڑھی، پھر آپ فرض صلاۃ کے لیے نکل گئے۔

29- تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾

۲۹- باب: آیت کریمہ: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ کی تفسیر

2170- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشَّى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا، وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا﴾ إِلَى ﴿الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾، قَالَ: وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو، أَتَى أَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟! فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، وَلَكِنْ أَخْرُجُ أَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً، فَخَرَجَتْ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا، وَأَيْقَظَتْهُ، فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا، وَبَاتَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ هَذِهِ الْآيَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٤٣)، حم٤/٢٩٥، وقد أخرجه: خ/الصوم ١٥ (١٩١٥)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د/الصوم ١ (٢٣١٤)، ت/تفسير البقرة (٢٩٧٢)، د/الصوم ٧ (١٧٣٥) (صحيح)

٢١٧٠۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان میں سے کوئی جب شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو رات بھر اور دوسرے دن سورج ڈوبنے تک اس کے لیے کھانا پینا جائز نہ ہوتا، یہاں تک کہ آیت کریمہ: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا﴾ سے لے کر ﴿الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ (تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کی سیاہ دھاری سے سفید دھاری نظر آنے لگے) تک نازل ہوئی، یہ آیت ابوقیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، (ہوا یہ کہ) وہ مغرب کے بعد اپنے گھر آئے، وہ صوم سے تھے، انہوں نے (گھر والوں سے) پوچھا: کچھ کھانا ہے؟ ان کی بیوی نے کہا: ہمارے پاس تو کچھ (بھی) نہیں ہے، لیکن میں جا کر آپ کے لیے رات کا کھانا ڈھونڈ کر لاتی ہوں، چنانچہ وہ نکل گئی، اور یہ اپنا سر رکھ کر سو گئے، وہ لوٹ کر آئی تو انہیں سویا ہوا پایا، (تو) انہیں جگایا (لیکن) انہوں نے کچھ (بھی) نہیں کھایا اور (اسی حال میں) رات گزار دی اور صوم (ہی کی حالت) میں صبح کی یہاں تک کہ دوپہر ہوئی تو ان پر غشی طاری ہو گئی، یہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے، اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) انہیں کے سلسلے میں اتاری۔

2171۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ قَالَ: ((هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ، وَبَيَاضُ النَّهَارِ)).

تخريج: خ/الصوم ١٦ (١٩١٦)، وتفسير البقرة ٢٨ (٤٥١٠)، (تحفة الأشراف: ٩٨٦٩)، وقد أخرجه: م/الصيام ٨ (١٠٩٠)، د/الصيام ١٧ (٢٣٤٩)، ت/تفسير البقرة (٢٩٧٤)، حم٤/٣٧٧، د/الصوم ٧ (١٧٣٦) (صحيح)

٢١٧١۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آیت کریمہ: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ کے متعلق سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "خیط اسود (سیاہ دھاری) رات کی تاریکی ہے، (اور خیط اسود سفید دھاری) دن کا اجالا ہے۔"

30۔ كَيْفَ الْفَجْرُ؟
٣٠۔ باب: فجر کیسے ہوتی ہے؟

2172۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيُرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا)) - وَأَشَارَ بِكَفِّهِ - ((وَلَكِنِ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا)) - وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ - .

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٤٢ (صحيح)

٢١٧٢۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "بلال رات ہی میں اذان دیتے ہیں، تاکہ وہ تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سوتوں کو ہوشیار کردیں، (تہجد پڑھنے یا سحری کھانے کے لیے) اور تہجد پڑھنے والوں کو (گھر) لوٹا دیں اور فجر اس طرح ظاہر نہیں ہوتی''، انہوں نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا،''بلکہ فجر اس طرح ظاہر ہوتی ہے'' انہوں نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

2173۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ، حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا)) - يَعْنِي: مُعْتَرِضًا- .
قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ .

تخريج: م/الصوم ٨ (١٠٩٤)، د/الصوم ١٧ (٢٣٤٦)، ت/الصوم ١٥ (٧٠٦)، (تحفة الأشراف: ٤٦٢٤)، حم٥/٧، ٩، ١٣، ١٨ (صحيح)

۲۱۷۳۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بلال کی اذان تمہیں ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ یہ سفیدی، یہاں تک کہ فجر کی روشنی اس طرح اور اس طرح''، یعنی چوڑائی میں پھوٹ پڑے۔
ابوداود (طیالسی) کہتے ہیں: (شعبہ) نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں بائیں بڑھا کر پھیلائے۔

31۔ اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

۳۱۔ باب: ماہِ رمضان سے ایک روز پہلے صوم رکھنے کی ممانعت کا بیان

2174۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقَدَّمُوا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ، إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا، أَتَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ عَلَى صِيَامِهِ)).

تخريج: خ/الصوم ١٤ (١٩١٤)، م/الصوم ٣ (١٠٨٢)، د/الصوم ١١ (٢٣٣٥)، ت/الصوم ٢ (٦٨٤)، ق/الصوم ٥ (١٦٥٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٣٩١)، حم٢/٢٣٤، ٤٣٧، ٤٠٨، ٤٣٨، ٤٧٧، ٤٩٧، ٥١٣، د/الصوم ٤ (١٧٣١)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢١٩٢ (صحيح)

۲۱۷۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''رمضان کا مہینہ (شروع ہونے) سے پہلے تم صوم نہ رکھو، سوائے اس آدمی کے جو کسی خاص دن صوم رکھتا ہو، اور (اتفاق سے) وہ دن رمضان کے صیام سے پہلے آ پڑے۔''

32۔ ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ

۳۲۔ اس حدیث میں ابوسلمہ سے روایت کرنے میں یحییٰ بن ابی کثیر اور محمد بن عمرو پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2175۔ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَـنْ يَـحْـيَـى، قَـالَ: حَـدَّثَـنِـي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلا يَوْمَيْنِ، إِلا أَحَدٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَبْلَهُ فَلْيَصُمْهُ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۷۵۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان سے ایک دن یا دودن پہلے کوئی صوم نہ رکھے، البتہ جو اس سے پہلے (اس دن) صوم رکھتا رہا ہو تو وہ رکھے۔'' ❶

فائدہ ❶: ......مطلب یہ ہے کہ اس دن کا صوم رکھنا اگر پہلے سے اس کے معمولات میں داخل ہو تو وہ رکھے، کیونکہ یہ استقبالِ رمضان کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ اس کے مستقل معمولات کا ایک حصہ ہے۔

2176۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لاَ تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلاَّ أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ)).

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَانِ: هَذَا خَطَأٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٥٦٤) (حسن صحيح)

۲۱۷۶۔ محمد بن عمرو ابوسلمہ سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''(رمضان) سے ایک دن یا دودن پہلے صوم مت رکھو، البتہ سوائے اس کے کہ یہ اس دن آ پڑے جس دن تم میں کا کوئی (پہلے سے) صوم رکھتا رہا ہو۔''

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ سند غلط ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ......اس لیے کہ بیشتر راویوں نے اسے ''عن أبي سلمة عن ابن عباس'' کے بجائے ''عن أبي سلمة عن أبي هريرة'' روایت کیا ہے (والله أعلم)۔

33۔ذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ فِي ذَلِكَ

۳۳۔ باب: اس سلسلے میں ابوسلمہ کی حدیث کا ذکر

2177۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

تخريج: وقد أخرجه: د/الصوم ١١ (٢٣٣٦)، ت/الصوم ٣٧ (٧٣٦)، ق/الصوم ٤ (١٦٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٣٢)، حم ٦/٢٩٣، ٣٠٠، ٣١١، د/الصوم ٣٣ (١٧٨٠)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٣٥٤ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۷۷۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی لگا تار دو مہینے صوم رکھتے نہیں دیکھا، البتہ آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی آپ شعبان میں برابر صوم رکھتے کہ وہ رمضان کے صیام سے مل جاتا تھا، چونکہ آپ کو روحانی قوت حاصل تھی اس لیے صوم آپ کے لیے کمزوری کا سبب نہیں بنتا تھا لیکن امت کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ شعبان کے نصف ثانی میں صوم نہ رکھیں، تاکہ ان کی قوت وتوانائی رمضان کے فرض صیام کے لیے برقرار رہے۔

34۔الاخْتِلافُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِيهِ

۳۴۔باب: اس حدیث میں محمد بن ابراہیم پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2178۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

تخريج: د/الصوم ١١ (٢٣٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٣٨)، حم ٦/٣١١ (صحيح)

۲۱۷۸۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے۔

2179۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يَصُومُ، وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ، أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ.

تخريج: د/الصوم ١١ (٢٣٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٣٨)، حم ٦/٣١١ (صحيح)

۲۱۷۹۔ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے صیام کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (پے در پے اتنے) صوم رکھتے کہ ہم سمجھتے (اب) آپ صوم رکھنا بند نہیں کریں گے اور (پھر) اتنے دنوں تک بغیر صوم کے رہتے کہ ہم سمجھتے (اب) آپ صوم نہیں رکھیں گے اور آپ (پورے) شعبان میں یا شعبان کے اکثر دنوں میں صوم رکھتے تھے۔

2180۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِالرَّحْمَانِ -، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَ حَتَّى يَدْخُلَ شَعْبَانُ، وَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا يَصُومُ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلاَّ قَلِيلاً، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

تخريج: م/الصوم ٢٦ (١١٤٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٤١)، حم ٦/٨٩ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۸۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم (ازواجِ مطہرات) میں سے کوئی رمضان میں (حیض کی وجہ سے) صوم نہیں رکھتی تو اس کی قضا نہیں کر پاتی یہاں تک کہ شعبان آ جاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اتنے صیام نہیں رکھتے جتنا شعبان میں رکھتے تھے، آپ چند دن چھوڑ کر پورے ماہ صوم رکھتے، بلکہ (بسا اوقات) پورے (ہی) ماہ صوم رکھتے۔

35۔ ذِكْرُ اخْتِلافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَائِشَةَ فِيهِ

۳۵۔ باب: اس سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر

2181۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: أَخْبِرِينِي عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلا قَلِيلا، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

تخريج: م/الصوم ٣٤ (١١٥٦)، ق/الصوم ٣٠ (١٧١٠)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٢٩)، حم٦/٣٩ (صحيح)

۲۱۸۱۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صیام کے بارے میں بتایئے؟ تو انہوں نے کہا: آپ (اس تسلسل سے) صوم رکھتے کہ ہم سمجھتے اب آپ صوم ہی رکھتے رہیں گے اور آپ (اس تسلسل سے) بلاصوم کے رہتے کہ ہم سمجھتے (اب) آپ بغیر صوم ہی کے رہیں گے، آپ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ صوم نہیں رکھتے تھے، سوائے چند دنوں کو چھوڑ کے آپ پورے شعبان ہی صوم رکھتے۔

2182۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

تخريج: خ/الصوم ٥٢ (١٩٧٠)، م/الصيام ٣٤ (٧٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٨٠)، حم٦/٨٤، ١٢٨، ١٨٩، ٢٣٣، ٢٤٤، ٢٤٩ (صحيح)

۲۱۸۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ صوم نہیں رکھتے تھے، آپ (تقریباً) پورے شعبان ہی صوم رکھتے تھے۔

2183۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٦٣) (صحيح الإسناد)

۲۱۸۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں صوم رکھتے تھے۔

2184۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لا أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَاحِ، وَلا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٤٢، ٢٣٥٠ (صحيح)

۲۱۸۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ہی رات میں سارا قرآن پڑھا ہو، یا پوری رات صبح تک قیام کیا ہو، یا رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے صوم رکھے ہوں۔

2185۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي يُوسُفَ الصَّيْدَلانِيُّ حَرَّانِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانُ.

تخريج: م/الصوم ٣٤ (١١٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٢٣) (صحيح)

۲۱۸۵۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صوم کے متعلق پوچھا: (تو) انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس تسلسل سے) صوم رکھتے کہ ہم سمجھتے (اب) آپ صوم (ہی) رکھتے رہیں گے، اور (کبھی آپ اس تسلسل سے) بغیر صوم کے رہتے کہ ہم سمجھتے (اب) آپ بغیر صوم کے رہیں گے، اور آپ جب سے مدینہ آئے کبھی آپ نے پورے مہینے صوم نہیں رکھے سوائے اس کے کہ وہ رمضان ہو۔

2186۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلاةَ الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لا، إِلا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ، قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: لاَ، مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلا رَمَضَانَ، وَلا أَفْطَرَ حَتّٰى يَصُومَ مِنْهُ حَتّٰى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

تخريج: م/المسافرين ١٣ (٧١٧)، والصوم ٣٤ (١١٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٢١٧)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٣٠١ (١٢٩٢)، ت/الشمائل ٤٢ (٤)، حم ٦/١٧١، ٢١٨، ٢٠٤ (صحيح)

۲۱۸۶۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الضحیٰ (چاشت کی صلاۃ) پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، الا یہ کہ سفر سے (لوٹ کر) آتے، (پھر) میں نے سوال کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پورے ماہ صوم رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کبھی پورے ماہ کے صوم رکھے ہوں اور نہ ایسا ہی ہوتا کہ آپ پورے ماہ بغیر صوم کے رہے ہوں، کچھ نہ کچھ صوم ضرور رکھتے یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔

2187۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَـقِيقٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُـصَلِّي صَلاةَ الضُّحَى؟، قَالَتْ: لا إِلا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ ، قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَـهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللهِ! إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ ، وَلاأَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ .

تخريج: م/المسافرين ١٣ (٧١٧)، د/الصلاة ٣٠١ (١٢٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٦٢١١)، حم٦/٢١٨ (صحيح)

٢١٨٧۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ صلاۃ الضحی (چاشت کی صلاۃ) پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، الا یہ کہ سفر سے (لوٹ کر) آتے، پھر میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کا رمضان کے علاوہ کوئی متعین صوم تھا؟ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم آپ نے سوائے رمضان کے کسی خاص مہینے کے صوم نہیں رکھے حتی کہ آپ نے وفات پالی اور نہ ہی پورے ماہ بغیر صوم کے رہے، کچھ نہ کچھ صوم اس میں ضرور رکھتے۔

36-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

٣٦۔ باب: اس حدیث میں خالد بن معدان پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2188- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ بَقِيَّةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَجُلا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ، وَيَتَحَرَّى صِيَامَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٥٠)، وقد أخرجه: ت/الصوم ٤٤ (٧٤٥)، ق/الصوم ٤٢ (١٧٣٩)، حم٦/٨٠، ٨٩، ١٠٦ (صحيح)

٢١٨٨۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے صوم کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پورے شعبان صوم رکھتے اور دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کے صوم کا اہتمام فرماتے۔

2189- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ ، وَيَتَحَرَّى الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ .

تخريج: ت/الصوم ٤٤ (٧٤٥)، ق/الصوم ٤٢ (١٧٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٨١)، ويأتي عند المؤلف: ٢٣٦٣ (صحيح)

٢١٨٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان اور رمضان میں صوم رکھتے اور پیر اور جمعرات کے صیام کا خاص خیال رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37۔صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ

۳۷۔باب: شک والے دن صوم رکھنے کی ممانعت کا بیان

2190۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ الأَشَجُّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ .

تخريج: خ/الصوم ۱۱ (۱۹۰۶) (تعليقاً)، د/الصوم ۱۰ (۲۳۳٤)، ت/الصوم ۳ (٦٨٦)، ق/الصوم ۳ (۱٦٤٥)، (تحفة الأشراف: ۱۰۳٥٤)، د/الصوم ۱ (۱۷۲٤) (صحيح)

۲۱۹۰۔ صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی تو انہوں نے کہا: آ ؤتم لوگ بھی کھاؤ، تو لوگوں میں سے ایک شخص الگ ہٹ گیا اور اس نے کہا: میں صوم سے ہوں تو عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے شک والے دن صوم رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

2191 ۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي يَوْمٍ قَدْ أُشْكِلَ، مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ؟، وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلاً وَلَبَنًا، فَقَالَ لِي: هَلُمَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: وَحَلَفَ بِاللهِ لَتُفْطِرَنَّ، قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ! - مَرَّتَيْنِ - فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ، قُلْتُ: هَاتِ الآنَ مَا عِنْدَكَ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ، عِدَّةَ شَعْبَانَ، وَلاتَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالا، وَلا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۲۱۳۱ (صحيح)

۲۱۹۱۔ سماک کہتے ہیں کہ میں عکرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے دن میں آیا جس کے بارے میں شک تھا کہ یہ رمضان کا ہے یا شعبان کا، وہ روٹی سبزی اور دودھ کھا رہے تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: آ ؤ کھاؤ تو میں نے کہا: میں صوم سے ہوں تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم ضرور صوم توڑ و گے تو میں نے دو مرتبہ سبحان اللہ کہا اور جب میں نے دیکھا کہ وہ قسم پہ قسم کھائے جا رہے ہیں اور ان شاء اللہ نہیں کہہ رہے ہیں تو میں آگے بڑھا اور میں نے کہا: اب لائیے جو آپ کے پاس ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''صوم رکھو (چاند) دیکھ کر، اور افطار کرو (چاند) دیکھ کر اور اگر تمہارے اور چاند کے بیچ کوئی بدلی یا سیاہی حائل ہو جائے تو شعبان کی تیس کی گنتی پوری کرو اور ایک دن پہلے صوم رکھ کر مہینے کا استقبال مت کرو اور نہ رمضان کو شعبان کے کسی دن سے ملاؤ۔''

38۔ اَلتَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

۳۸۔باب: شک کے دن صوم رکھنے کی آسانی کا بیان

2192۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((أَلا! لا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ، إِلا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ۲۱۷۴ (صحیح)

۲۱۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہتے تھے: ''سنو! رمضان کے مہینے سے ایک یا دو روز پہلے صوم مت رکھو، البتہ جو شخص پہلے سے صوم رکھتا رہا ہو تو وہ رکھے۔''

39۔ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَالاخْتِلافُ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۳۹۔ باب: رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (رات کو) قیام کرنے اور (دن کو) صوم رکھنے والے کے ثواب کا بیان اور اس سلسلے کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2193۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلالٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۸۷۴۲) (صحیح بما بعده)

(یہ روایت مرسل ہے، مگر اگلی روایت سے تقویت پاکر صحیح ہے)

۲۱۹۳۔ (تابعی) سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (رات کو) ایمان کے ساتھ اور ثواب چاہنے کے لیے قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2194۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ، فَيَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۶۴۱۱)، حم ۶/۲۸۱ (صحیح)

۲۱۹۴۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو بغیر کوئی تاکیدی حکم دیے رمضان (کی راتوں میں) قیام کی ترغیب دیتے، آپ فرماتے: ''جس نے رمضان میں (رات کو) ایمان کے ساتھ اور ثواب چاہنے کے لیے قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2195۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: قَالَتْ: فَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَيَقُولُ: ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))، قَالَ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٧١٣)، وقد أخرجه: خ/الجمعة ٢٩ (٩٢٤)، م/المسافرين ٢٥ (٧٦١)، حم٦/٢٣٢ (صحيح)

۲۱۹۵۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو نکلے اور آپ نے مسجد میں صلاۃ پڑھائی۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی تھا کہ انہوں نے کہا: آپ ﷺ لوگوں کو بغیر کوئی تاکیدی حکم دیے رمضان (کی راتوں میں) قیام کی ترغیب دیتے اور فرماتے: ''جس نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب چاہنے کے لیے قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے''، رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور معاملہ اسی پر قائم رہا۔ ❶

فائدہ ❶: ......یعنی تراویح واجب اور ضروری نہیں ہوئی۔

2196۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ: ((مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٣٤٥) (صحيح)

۲۱۹۶۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے بارے میں فرماتے سنا: ''جس نے اس میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2197۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ، فَيَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٤٨٨) (صحيح)

۲۱۹۷۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدھی رات کو نکلے تو مسجد میں صلاۃ پڑھی۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی، اس میں ہے: اور رسول اللہ انہیں بغیر تاکیدی حکم دیے قیامِ رمضان کی ترغیب دلاتے تھے اور فرماتے تھے: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2198- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: ((مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥١٨١) (صحيح)

۲۱۹۸- زہری کہتے ہیں کہ ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے متعلق فرماتے سنا: ''جو شخص اس میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2199- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥١٩٤) (صحيح)

۲۱۹۹- ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ ابوسلمہ نے انہیں خبر دی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2200- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: م/صلاة المسافرين ٢٥ (٧٥٩)، د/صلاة المسافرين ٣١٨ (١٣٧١)، ت/صلاة المسافرين ٨٣ (٨٠٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٧٠)، ط/رمضان ١ (٢)، حم٢/٢٤١، ٢٨١، ٢٨٩، ٢٥٩، وراجع رقم: ١٦٠٣ (صحيح)

۲۲۰۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو بغیر کوئی تاکیدی حکم دیے، رمضان کے قیام کی ترغیب دلاتے تھے، (اور) فرماتے: ''جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2201- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٠٣ (صحيح)

۲۲۰۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2202۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٠٣ (صحيح)

۲۲۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں۔''

2203۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٠٣ (صحيح)

۲۲۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

2204۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ))، وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الإيمان ٢٧ (٣٧)، ٢٨ (٣٨)، وليلة القدر ١ (٢٠١٤)، وقد أخرجه: م/المسافرين ٢٥ (٧٥٩)، د/الصلاة ٣١٨ (١٣٧٢)، ت/الصوم ١ (٦٨٣)، ق/إقامة الصلاة ١٧٣ (١٣٢٦)، والصوم ٢ (١٦٤١)، (تحفة الأشراف: ١٥١٤٥)، حم٢/٢٣٢، ٢٤١، ٣٨٥، ٤٧٣، ٥٠٣، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٠٢٧ (صحيح)

۲۲۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو رمضان میں صوم رکھے گا، (اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو رمضان کے مہینے میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے (بھی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔‘‘

2205۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے صوم رکھے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔‘‘

2206۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٠٤ (صحيح)

۲۲۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے صوم رکھے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔‘‘

2207۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الإيمان ٢٨ (٣٨)، ق/الصوم ٢ (١٦٤١)، (تحفة الأشراف: ١٥٣٥٣)، حم٢/٢٣٢ (صحيح)

۲۲۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے صوم رکھے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔‘‘

40۔ ذِكْرُ اخْتِلَافِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَالنَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ فِيهِ

۴۰۔ باب: اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر اور نضر بن شیبان کے اختلاف کا ذکر

2208۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الْأَشْعَثِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالُوا: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الصوم ٦ (١٩٠١)، م/المسافرين ٢٥ (٧٦٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٤٢٤)، حم ٢/٤٧٣، د/الصوم ٥٤ (١٨١٧)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٠٣٠ (صحيح)

۲۲۰۸۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ’’جو رمضان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اس کے (بھی) پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

2209۔أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ أَنْبَأَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٥٤١٨ (صحيح)

٢٢٠٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "جو رمضان کے مہینے میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (عبادت پر) کمربستہ ہوگا اس کے (بھی) پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

2210۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ فَقَالَ لَهُ: حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: ق/الإقامة ١٧٣ (١٣٢٨)، (تحفة الأشراف: ٩٧٢٩)، حم ١٩١/١، ١٩٤، ١٩٥ (ضعيف)

(اس کے راوی "نضر بن شیبان" ضعیف ہیں)

٢٢١٠۔ نصر بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے نضر بن شیبان نے بیان کیا کہ وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ملے تو ان سے انہوں نے کہا: آپ نے ماہِ رمضان کے سلسلے میں جو سب سے افضل قابلِ ذکر چیز سنی ہو اسے بیان کیجیے تو ابوسلمہ نے کہا: مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے ماہِ رمضان کا ذکر کیا تو اسے تمام مہینوں میں افضل قرار دیا اور فرمایا: "جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے ہی نکل جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔"

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ غلط ہے "أبو سلمة حدثني عبدالرحمن" کے بجائے صحیح "أبو سلمة عن أبي هريرة" ہے۔

2211۔أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۲۱۱۔ اس سند سے بھی ابوسلمہ سے اسی کے مثل حدیث مروی ہے اس میں "من صامه وقامه إيمانا واحتسابا" ہے۔

2212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعَهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنَ أَبِيكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۲۱۰ (ضعيف) (اس کے راوی "نضر" ضعیف ہیں)

۲۲۱۲۔ نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہا کہ آپ مجھ سے ماہِ رمضان کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کریں جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور اُسے آپ کے والد نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، آپ کے والد اور رسول اللہ ﷺ کے بیچ کوئی اور حائل نہ ہو۔ انہوں نے کہا: اچھا سنو! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تبارک وتعالی نے تم پر رمضان کے صیام فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لیے اس میں قیام کرنے کو سنت قرار دیا ہے اس میں جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے صوم رکھے گا اور (عبادت پر) کمر بستہ ہوگا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔"

41۔ فَضْلُ الصِّيَامِ وَالاخْتِلافُ عَلَى أَبِي إِسْحَاق فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي ذٰلِكَ

۴۱۔ باب: صوم کی فضیلت اور اس سلسلے میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں ابواسحاق سبیعی پر راویوں کے اختلاف کا بیان

2213۔ أَخْبَرَنِي هِلالُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - يَقُولُ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِينَ يُفْطِرُ وَحِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ۱۰۱۶۶ (صحيح بما بعده)

(شواہد سے تقویت پاکر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی "العلاء بن هلال باهلي" ضعیف ہیں)

۲۲۱۳۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالی کہتا ہے: صوم میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور صائم کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک جس وقت وہ صوم کھولتا ہے اور دوسری جس وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے رب سے ملے گا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔“

2214- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ((اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: انظر ما قبله، حم١/٤٤٦ (صحيح الإسناد، موقوف وهو في حكم المرفوع)

۲۲۱۴- ابوالاحوص سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”صوم خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور صائم کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور دوسری خوشی وہ جو اسے صوم کھولنے کے وقت حاصل ہوتی ہے اور صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔“

42- ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي صَالِحٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۴۲- باب: اس حدیث میں ابوصالح پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2215- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - يَقُولُ: اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: م/الصوم٣٠(١١٥١)، (تحفة الأشراف: ٤٠٢٧)، حم٥/٣ (صحيح)

۲۲۱۵- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کہتا ہے: صوم میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور صائم کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ (قیامت میں) اللہ سے ملے گا اور وہ اسے بدلہ دے گا تو وہ خوش ہوگا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔“

2216- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّائِمُ يَفْرَحُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَيَوْمَ يَلْقَى اللهَ، وَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٨٨٤)، وقد أخرجه: خ/الصوم٢(١٨٩٤)، ٩(١٩٠٤)، واللباس٧٨(٥٩٢٧)، والتوحيد٣٥(٧٤٩٢)، ٥٠(٧٥٣٨)، م/الصوم٣٠(١١٥١)، د/الصوم٢٥(٢٣٦٣)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت/الصوم ٥٥ (٧٦٤)، ق/الصوم ١ (١٦٣٨)، ط/الصوم ٢٢ (٥٨)، حم ٢/٢٣٢، ٢٥٧، ٢٦٦، ٢٧٣، ٢٩٣، ٣٥٢، ٣١٢، ٤٤٣، ٤٤٥، ٤٧٥، ٤٧٧، ٤٨٠، ٥٠١، ٥١٠، ٥١٦ (صحيح)

(مؤلف کی اس سند میں ''منذر'' لین الحدیث ہیں، جن کی متابعت موجود ہے)

۲۲۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) صوم میرے لیے ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، صائم دوبار خوش ہوتا ہے: ایک اپنے صوم کھولنے کے وقت اور دوسرے جس دن وہ اللہ سے ملے گا اور صائم کے منہ کی بو اللہ کے یہاں مشک کی بو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔''

2217۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ إِلا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - إِلا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: م/الصوم ٣٠ (١١٥١)، تحفة الأشراف: ١٢٣٤٠، حم ٢/٤٧٤ (صحيح)

۲۲۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم جو بھی نیکی کرتا ہے اس کے لیے دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر لکھی جاتی ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: سوائے صوم کے، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، وہ اپنی شہوت اور اپنا کھانا پینا میری خاطر چھوڑتا ہے، صیام ڈھال ہے، صائم کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اسے اپنے افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اپنے رب سے ملنے کے وقت حاصل ہوگی، اور صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

2218۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلا الصِّيَامَ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، إِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ أَحَدِكُمْ فَلا يَرْفُثْ وَلا يَصْخَبْ، فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - فَرِحَ بِصَوْمِهِ)).

تخريج: خ/الصوم ٩ (١٩٠٤)، م/الصيام ٣٠ (١١٥١)، تحفة الأشراف: ٢٨٥٣، حم ٢/٢٧٣، ٥١٦، ٦/٢٤٤، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٢٣٠ و ٢٢٣١ (صحيح)

۲۲۱۸۔ ابو صالح زیّات سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے صوم کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، صوم ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کے صوم کا دن ہو تو فحش گوئی نہ کرے، شور وشغب نہ کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے مار پیٹ کرے تو اس سے کہہ دے (بھائی) میں صوم سے ہوں، (مار پیٹ گالی گلوچ کچھ نہیں کرسکتا) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، صائم کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی، صائم کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ایک جب وہ صوم کھولتا ہے تو اپنے صوم کھولنے سے خوش ہوتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے بزرگ و برتر رب سے ملے گا تو اپنے صوم (کا ثواب) دیکھ کر خوش ہوگا۔"

2219ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ -، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلا يَرْفُثْ وَلا يَصْخَبْ، فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۲۱۹ـ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھے عطاء زیات نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہوتا ہے سوائے صوم کے، وہ خالص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اسے اس کا بدلہ دوں گا، صوم ڈھال ہے، تو جب تم میں سے کسی کے صوم کا دن ہو تو فحش اور لایعنی بات نہ کرے اور نہ ہی شور وغل مچائے، اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا اس کے ساتھ مار پیٹ کرے تو اس سے کہے: میں صائم آدمی ہوں (گالی گلوچ مار پیٹ نہیں کرسکتا) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ عمدہ ہے۔

یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے (جو آگے آ رہی ہے)۔

2220ـ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلا الصِّيَامَ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: م/الصوم ٣٠ (١١٥١)، تحفة الأشراف: ١٣٣٤٥ (صحيح)

۲۲۲۰ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدمی کا ہر عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسی کے لیے ہے، سوائے روزہ کے وہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔''

2221-أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ، فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلا الصِّيَامَ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٣٠٩٠ (صحيح)

۲۲۲۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہر وہ نیکی جسے آدم زادہ کرتا ہے تو اُسے اس کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہے، سوائے صوم کے، صوم خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

43-ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ

۴۳-باب: صائم کی فضیلت کے سلسلے میں ابوامامہ والی حدیث میں محمد بن ابی یعقوب پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2222-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مُرْنِي بِأَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لا مِثْلَ لَهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٨٦١)، حم٥/٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٥، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٦٤، وانظر الأرقام التالية (صحيح)

۲۲۲۲- ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا حکم دیجیے جسے میں آپ سے براہِ راست اخذ کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اوپر صوم لازم کرلو، کیونکہ اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی شہوت کے توڑنے اور نفس امارہ اور شیطان کے دفع کرنے کے سلسلے میں صوم کے برابر کوئی عبادت نہیں، یا کثرتِ ثواب میں اس کے برابر کوئی عبادت نہیں۔

2223-أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّهُ لا مِثْلَ لَهُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۲۳۔ رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے کسی ایسی چیز کا حکم دیجیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صوم کو لازم پکڑو کیونکہ اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے۔''

2224- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيفُ شَيْخٌ صَالِحٌ وَالضَّعِيفُ لَقَبٌ لِكَثْرَةِ عِبَادَتِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۲۲۲ (صحيح)

۲۲۲۴۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صوم کو لازم پکڑو، کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔''

2225- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ السَّكَنِ أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ الْهِلَالِيِّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)).

خريج: انظرحديث رقم: ۲۲۲۲ (صحيح)

۲۲۲۵۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے کسی کام کا حکم فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صوم کو لازم پکڑو، کیونکہ اس جیسا کوئی (عمل) نہیں ہے۔'' میں نے (پھر) عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے کسی کام کا حکم دیجیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صوم کو لازم پکڑو، کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔''

2226- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ فِطْرٍ، أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۱۳٦۷)، وقد أخرجه: ت/الإيمان۸(۲٦۱٦)، ق/الفتن۱۲ (۳۹۷۳)، حم۲۳۱/۵، ۲۳۷ (صحيح بحديث أبي هريرة الآتي- برقم۲۲۳۰، ۲۲۳۱)

(شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''میمون'' کثیر الارسال ہیں)

۲۲۲۶۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صوم ڈھال ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2227۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَالْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح بحديث أبي هريرة الآتي، ٢٢٣٠)

۲۲۲۷۔معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صوم ڈھال ہے۔'' ❶

فائدہ ❶:......یعنی جہنم کی آگ سے بچاؤ کرتا ہے، یا شیطان کے وار اور گناہوں کے ارتکاب سے بچاتا ہے جیسے ڈھال دشمن کے وار سے بچاتا ہے۔

2228۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١١٣٤٧ (صحيح بما بعده)

(شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عروۃ بن نزال'' لین الحدیث ہیں)

۲۲۲۸۔معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صوم ڈھال ہے۔''

2229۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ لِي الْحَكَمُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ الْحَكَمُ: وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٢٦ (صحيح بمابعده)

۲۲۲۹۔شعبہ کہتے ہیں کہ حکم نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ حدیث ان سے، یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے چالیس سال پہلے سنی تھی، پھر حکم نے کہا نیز مجھ سے اسے میمون بن ابی شبیب نے بیان کیا، انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

2230۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢١٨ (صحيح)

۲۲۳۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صوم ڈھال ہے۔''

2231۔ وأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ - قِرَاءَةً - عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢١٨ (صحيح)

۲۲۳۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''صوم ڈھال ہے۔''

2232۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ)).

تخريج: ق/الصوم ١(١٦٣٩)، (تحفة الأشراف: ٩٧٧١)، حم٤/ ٢١، ٢٢، ٢١٧، ٢١٨ (صحيح)

۲۲۳۲۔ بنی عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے مطرف نامی ایک شخص کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دودھ منگوایا تاکہ وہ انہیں پلائیں تو مطرف نے کہا: میں تو صوم سے ہوں۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''صوم ڈھال ہے جس طرح کہ لڑائی کے موقع پر تم میں سے کسی کے پاس ڈھال ہوتی ہے۔''

2233۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، فَدَعَا بِلَبَنٍ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٣٢ (صحيح)

۲۲۳۳۔ مطرف کہتے ہیں کہ میں عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے (میری ضیافت کے لیے) دودھ منگوایا، تو میں نے کہا: میں صوم سے ہوں، تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''صوم آگ سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے، جس طرح کہ تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں دشمن کے وار سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔''

2234۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلَى عُثْمَانَ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٣٢ (صحيح مرسل)

۲۲۳۴۔ سعید بن ابی ہند کہتے ہیں کہ مطرف عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آگے راوی نے اس طرح کی روایت بیان کی، یہ روایت مرسل ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی موقوف ہے اس معنی میں کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کیے بغیر ہی اسے موقوفاً روایت کیا ہے، نیز احتمال ہے کہ ارسال یہاں انقطاع کے معنی میں ہو، کیونکہ مطرف کا عثمان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اس میں سعید موجود تھے، اس بارے میں عبداللہ بن سعید کی روایت صریح نہیں۔

2235۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٠٤٧)، حم١/١٩٥، ١٩٦، يأتي عند المؤلف برقم٢٢٣٧

(ضعيف) (اس کے رواۃ ''بشار'' اور ''عیاض'' لین الحدیث ہیں)

۲۲۳۵۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ❶ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ وہ اسے (جھوٹ وغیبت وغیرہ کے ذریعے) پھاڑ نہ دے۔''

فائدہ ❶ :......مراد ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

2236۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الآدَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلا يَجْهَلْ يَوْمَئِذٍ وَإِنِ امْرُؤٌ جَهِلَ عَلَيْهِ، فَلا يَشْتُمْهُ وَلا يَسُبَّهُ، وَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٧٣٥٨ (صحيح)

۲۲۳۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صوم جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے، جو شخص صائم ہو کر صبح کرے تو وہ اس دن جہالت و نادانی کی کوئی بات نہ کرے، اور اگر کوئی شخص اس کے ساتھ جہالت و نادانی کی بات کرنے لگے تو اسے گالی نہ دے، برا بھلا نہ کہے۔ اس کے لیے مناسب ہوگا کہ وہ اس سے کہے، (بھائی) میں صوم سے ہوں، (میں تم سے لڑائی جھگڑا نہیں کرسکتا) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، صائم کے منہ کی بو مشک کی بو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔''

2237۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٣٥ (صحيح الإسناد)

۲۲۳۷۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صیام ڈھال ہے جب تک کہ وہ اسے پھاڑ نہ دے۔

2238۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، لا يَدْخُلُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٦٧٩)، حم٥/٣٣٣، ٣٣٥، وقد أخرجه: خ/الصوم٤ (١٨٩٦)، وبدء الخلق٩ (٣٢٥٧)، م/الصوم٣٠ (١١٥٢)، ت/الصوم٥٥ (٧٦٥) (صحيح)

۲۲۳۸۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صائم کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا ہے، صائم کے سوا کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا، اور جب آخری صائم دروازے کے اندر پہنچ جائے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، جو وہاں پہنچ جائے گا وہ پیے گا اور جو پیے گا، وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

2239۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلٌ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا ـ يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ ـ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ هَلْ لَكُمْ إِلَى الرَّيَّانِ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ.

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٤٧٩١ (صحيح الإسناد) (یہ حدیث مرفوعا متفق علیہ ہے،"من دخله لم يظمأ أبدا" مرفوع حدیث میں ثابت نہیں ہے، صحيح الترغيب ٩٦٩، تراجع الإلباني ٣٥١)

۲۲۳۹۔ سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، قیامت کے دن پکار کر کہا جائے گا، روزہ دارو! کہاں ہو؟ کیا تمہیں ریان کی طرف آنے کی رغبت ہے؟ جو شخص اس میں داخل ہوگا، اور (اس کے چشمے (ریان) کا پانی پیے گا) وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند کر دیا جائے گا۔ اس دروازے سے صائم کے سوا کوئی اور داخل نہ ہوگا۔

2240۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)).

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)).

تخريج: خ/الصوم ٤ (١٨٩٧)، الجهاد ٣٧ (٢٨٤١)، بدء الخلق ٦ (٣٢١٦)، فضائل الصحابة ٥ (٣٦٦٦)، م/الزكاة ٢٧ (١٠٢٧)، ت/المناقب ١٦ (٣٦٧٤)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٧٩) ط/الجهاد ١٩ (٤٩)، حم٢/٢٦٨، ٣٦٦، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٤٤١، ٣١٣٧ (صحيح)

۲۲۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا دے گا ❶ اسے جنت میں بلا کر پکارا جائے گا، اے اللہ کے بندے! یہ تیری نیکی ہے، تو جو شخص مصلی ہوگا وہ صلاۃ کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو مجاہدین میں سے ہوگا وہ جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو صائم میں سے ہوگا وہ باب ریان سے بلایا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کسی کے لیے ضرورت تو ❷ نہیں کہ وہ ان سبھی دروازوں سے بلایا جائے، لیکن کیا کوئی ان سبھی دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم انہیں لوگوں میں سے ہو گے۔“

فائدہ ❶ :......مثلاً دو اشرفیاں، دو گھوڑے، دو کپڑے، دو روٹیاں، دو غلام اور دو لونڈیاں وغیرہ دے گا۔

فائدہ ❷ :......کیونکہ ایک دروازے سے بلایا جانا جنت میں داخل ہونے کے لیے کافی ہے۔

2241- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

تخريج: خ/الصوم ١٠ (١٩٠٥)، ٣ (٥٠٦٦)، م/الصوم ١ (١٤٠٠)، ت/الصوم ١ (١٠٨١)، تحفة الأشراف: ٩٣٨٥)، حم٢ ٥٩٢/١، حم٣٧٨/١، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٣٢، د/النكاح٢ (٨٢١١)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٢٤٤، ٣٢١١، ٣٢١٢ (صحيح)

٢٢٤١- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم سب نوجوان تھے۔ ہم (جوانی کے جوش میں) کسی چیز پر قابو نہیں رکھ پاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے نوجوانوں کی جماعت! تم اپنے اوپر شادی کرنے کو لازم پکڑو، کیونکہ یہ نظر کو نیچی اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے، اور جو نہ کر سکتا ہو (یعنی نان، نفقے کا بوجھ نہ اٹھا سکتا ہو) وہ اپنے اوپر صوم لازم کر لے، کیوں کہ یہ اس کے لیے بمنزلہ خصی بنا دینے کے ہے۔“

2242- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَا بِهِ، فَحَدَّثَهُ، وَأَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا، فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ)).

تخريج: خ/الصوم ١٠ (١٩٠٥) مختصراً، النكاح٢ (٥٠٦٥)، م/الصوم١(١٤٠٠)، د/النكاح١(٢٠٤٦)، ت/الصوم١(١٠٨١) تعليقاً، ق/الصوم١(١٨٤٥) مطولًا، تحفة الأشراف: ٩٤١٧، حم ١/ ٣٧٨، ٤٤٧، د/النكاح٢(٢٢١٢)، ويأتي عند المؤلف ٣٢٠٩، ٣٢١٠، ٣٢١٣ (صحيح)

٢٢٤٢- علقمہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ)، عثمان (رضی اللہ عنہ) سے عرفات میں ملے تو وہ انہیں لے کر تنہائی میں چلے گئے اور ان سے باتیں کیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو کسی دوشیزہ کی خواہش ہے کہ میں آپ کی اس سے شادی کرادوں؟ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو بھی بلا لیا (آ جاؤ کوئی خاص بات نہیں ہے) اور جب وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئے) تو انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص تم میں سے نان ونفقہ کی طاقت رکھے اسے چاہیے کہ وہ شادی کر لے، کیونکہ یہ چیز نگاہ کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، اور جو طاقت نہ رکھے تو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے، کیونکہ صوم اس کے لیے وجاء ہے'' (یعنی وہ اسے خصی بنا دیگا، اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔)

2243۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ، فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۲۴۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے نان ونفقہ کی طاقت رکھے، تو وہ شادی کر لے اور جو نہ رکھے، وہ اپنے اوپر صوم لازم کر لے، کیوں کہ یہ اُس کی شہوت کو توڑ دے گا۔''

2244۔ أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِاللهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ، فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلا مِنْ أَجْلِي، لأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ)). قَالَ عَلِيٌّ: وَسُئِلَ الأَعْمَشُ عَنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٤١ (صحيح)

(متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''العلا باہلی'' ضعیف ہیں)

۲۲۴۴۔ عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ علقمہ، اسود اور ایک جماعت تھی تو انہوں نے ہم سے ایک حدیث بیان کی اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے لوگوں کے سامنے وہ حدیث میرے ہی لیے بیان کی تھی، کیونکہ میں ان لوگوں میں سب سے زیادہ نو عمر تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں بیوی کے نان ونفقہ کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے، کیونکہ یہ نگاہ کو نیچی اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والی ہے۔''

علی بن ہاشم (راوی) کہتے ہیں کہ اعمش سے ابراہیم والی روایت کے بارے میں پوچھا گیا، سائل نے پوچھا: "عن إبراهيم عن علقمة عن عبدالله" اسی کے مثل مروی ہے، اعمش نے کہا: ہاں۔

2245۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِبْـرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فِتْيَةٍ، فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَبُو مَعْشَرٍ هَذَا اسْمُهُ: زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ رَوَى عَنْهُ مَنْصُورٌ وَمُغِيرَةُ وَشُعْبَةُ، وَأَبُو مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ اسْمُهُ نَجِيحٌ، وَهُوَ ضَعِيفٌ وَمَعَ ضَعْفِهِ أَيْضًا كَانَ قَدِ اخْتَلَطَ، عِنْدَهُ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ، مِنْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)) وَمِنْهَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ، وَلَكِنِ انْهَسُوا نَهْسًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (لم يذكر المزي طرف الحديث في ترجمة أبي معشر زياد بن كليب/تحفة الأشراف: ٦/٣٦٣) حم٥٨/١ ويأتي عند المؤلف ٣٢٠٨ (صحيح الإسناد) صحيح أخرجه الترمذي وابن ماجه (تحفة الأشراف ١٢٤/١٥)

۲۲۴۵۔علقمہ کہتے ہیں کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ چند نوجوانوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص وسعت والا ہو شادی کر لے، کیوں کہ یہ چیز نگاہ کو نیچی اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والی ہے، اور جو شخص نہ ہو تو اس کے لیے صوم اس کی شہوت کو کچل دینے کا ذریعہ ہے۔“

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: ابومعشر (جن کا ذکر سند میں آیا ہے) کا نام زیاد بن کلیب ہے، وہ ثقہ ہیں اور وہ ابراہیم (نخعی) کے تلامذہ میں سے ہیں، اور ان سے منصور، مغیرہ اور شعبہ نے روایت کی ہے۔ اور (ایک دوسرے) ابومعشر جو مدنی ہیں ان کا نام نجیح ہے، وہ ضعیف ہیں، اور ضعف کے ساتھ اختلاط کا شکار ہو گئے تھے، ان کے یہاں کچھ منکر احادیث بھی ہیں: جن میں سے ایک وہ ہے جو انہوں نے محمد بن عمرو سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”مشرق و مغرب کے درمیان جو ہے وہ قبلہ ہے۔“ نیز اسی میں سے ایک وہ ہے جو انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے والد عروہ سے عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”گوشت چھری سے نہ کاٹو، بلکہ نوچ نوچ کر کھاؤ۔“

44۔بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۔ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۴۴۔باب: اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھنے کا ثواب، اور اس سلسلے کی روایت میں سہیل بن ابوصالح پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2246۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٨٦٢٤، (ولكن عزاه هذا الحديث المزي إلى النسائي مرسلاً وهو وهم، فانما هو فيه متصل) وقد أخرجه: ت/فضائل الجهاد٣ (١٦٢٢)، ق/الصوم٣٤ (١٧١٨)، حم٢/٣٠٠، ٣٥٧ (صحيح)

۲۲۴۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ (یعنی جہاد یا اس کے سفر) میں ایک دن کا صوم رکھا، اللہ تعالیٰ اسے اس دن کے بدلے جہنم سے ستر سال کی دوری پر کردے گا۔''

2247ـ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، بَاعَدَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٤٢٨٩ (صحيح)

۲۲۴۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان ستر سال کی دوری کردے گا۔''

2248ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٢٦٥٩، حم ٢/٣٥٧ (صحيح)

۲۲۴۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا، اللہ عزوجل اُسے جہنم سے ستر سال کی دوری پر کردے گا۔''

2249ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٤٠٧٨، حم ٣/٤٥ (صحيح)

۲۲۴۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا، اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے ستر سال کی دوری پر کردے گا۔''

2250ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ إِلَّا بَعَّدَ اللّٰهُ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: خ/الجهاد ٣٦ (٢٨٤٠)، م/الصوم ٣١ (١١٥٣)، ت/الجهاد ٣ (١٦٢٣)، ق/الصوم ٣٤ (١٧١٧)، تحفة الأشراف: ٤٣٨٨، حم ٣/٢٦، ٥٩، ٨٣، د/الجهاد ١٠ (٢٤٤٤)، و يأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٢٥١-٢٢٥٥ (صحيح)

۲۲۵۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن کا صوم رکھا، اللہ عزوجل اس دن کے بدلے اُسے جہنم سے ستر سال کی دوری پر کردے گا۔''

2251۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ بَاعَدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٥٠ (صحيح)

۲۲۵۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا، اللہ اسے جہنم سے ستر سال کی دوری پر کردے گا۔''

2252۔ أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ـ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٤٧ (صحيح)

۲۲۵۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو اللہ کی راہ میں ایک دن صوم رکھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے آگ سے ستر سال کی دوری پر کردے گا۔''

45۔ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِيهِ

۴۵۔باب: اس حدیث میں سفیان ثوری پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2253۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ نَيْسَابُورِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ ـ تَعَالَى ـ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٥٠ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۵۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ بھی اللہ کی راہ میں کسی دن کا صوم رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے اُسے جہنم کی آگ سے ستر سال دوری پر کر دے گا۔“

2254۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٥٠ (صحيح)

۲۲۵۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا صوم رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلے اس سے جہنم کی گرمی کو ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔“

2255۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي حَدَّثَكُمُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٤٧ (صحيح)

۲۲۵۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں ایک دن صوم رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے اس سے جہنم کی آگ کو ستر سال دور کر دے گا۔“

2256۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ بَاعَدَ اللّٰهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٩٩٤٧ (حسن)

۲۲۵۶۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا صوم رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کو سو سال کی مسافت کی دوری پر کر دے گا۔“

46۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

۴۶۔ باب: سفر میں صوم رکھنے کی کراہت کا بیان

2257۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)).

تخريج: ق/الصوم ١١ (١٦٦٤)، حم٤/٤٣٤، ٥/٤٣٤، دي/الصوم ١٥ (١٧٥١) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۵۷۔کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سفر میں صوم رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

2258- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ، لا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ ابْنَ كَثِيرٍ عَلَيْهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح بما قبله) (یہ روایت مرسل ہے)

۲۲۵۸۔ (تابعی) سعید بن میتب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں صوم رکھنا نیکی نہیں ہے۔''
ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: یہ غلط ہے، صحیح روایت وہ ہے جو پہلے گزری ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس پر محمد بن کثیر کی متابعت کی ہے۔

47- اَلْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قِيلَ ذَلِكَ، وَذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي ذَلِكَ

۴۷- باب: اس حدیث کے سبب کا ورودِ بیان، نیز اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں محمد بن عبدالرحمن پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2259- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ، فَسَأَلَ، فَقَالُوا: رَجُلٌ أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۲۵۹۰)، حم ۳/۳۵۲ (صحيح)

۲۲۵۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو ایک شخص کو گھیرے ہوئے دیکھا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: (کیا بات ہے؟ کیوں لوگ اکٹھا ہیں؟) تو لوگوں نے کہا: ایک شخص ہے جسے صوم نے نڈھال کر دیا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''سفر میں صوم رکھنا نیکی وتقویٰ نہیں ہے۔''

2260- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ، قَالَ: ((مَابَالُ صَاحِبِكُمْ هَذَا؟)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! صَائِمٌ. قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ، وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۶۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو ایک درخت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس پر پانی چھڑکا جارہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمہارے اس ساتھی کو کیا ہوگیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صائم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نیکی وتقویٰ نہیں ہے کہ تم سفر میں صوم رکھو، اللہ نے جو رخصت تمہیں دی ہے اسے قبول کرو۔''

2261۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٥٩ (صحيح)

۲۲۶۱۔ یحییٰ کہتے ہیں مجھے محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، وہ کہتے ہیں: مجھ سے جس شخص نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اسی طرح بیان کیا ہے۔

48۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

۴۸۔ باب: علی بن مبارک پر (راویوں کے) اختلاف کا ذکر

2262۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ ـ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ـ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ، عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ فَاقْبَلُوهَا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٥٩ (صحيح)

۲۲۶۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں صوم رکھنا نیکی نہیں ہے، اللہ عزوجل کی دی گئی رخصت (اجازت) کو لازم پکڑو اور اسے قبول کرو۔''

2263۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٥٩ (صحيح)

۲۲۶۳۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں صوم رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

49۔ ذِكْرُ اسْمِ الرَّجُلِ

۴۹۔ باب: اوپر والی جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مبہم راوی کے نام کا ذکر

2264۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ❶، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: خ/الصوم ٣٦ (١٩٤٦)، م/الصوم ١٥ (١١١٥)، د/الصوم ٤٣ (٢٤٠٧)، (تحفة الأشراف: ٢٦٤٥)، حم٣/ ٢٩٩، ٣١٧، ٣١٩، ٣٩٨، د/الصوم ١٥ (١٧٥٠) (صحيح)

۲۲۶۴۔ محمد بن عبدالرحمٰن نے محمد بن عمرو بن حسن سے روایت کی، اورانہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ سفر میں اس کے اوپر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''سفر میں صوم رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

فائدہ ❶ :......اوپر والی روایت میں مذکور "عن رجل" میں رجل سے مراد یہی محمد بن عمرو بن حسن ہیں۔

2265- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ، فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ، وَصَامَ بَعْضٌ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ: ((أُولَئِكَ الْعُصَاةُ)).

تخریج: م/الصوم١٥(١١١٤)، ت/الصوم١٨(٧١٠)، (تحفة الأشراف: ٢٥٩٨) (صحيح)

۲۲۶۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکے کے لیے نکلے تو آپ نے صوم رکھا، یہاں تک کہ آپ کراع الغمیم پر پہنچے، تو لوگوں نے بھی صوم رکھ لیا، تو آپ کو خبر ملی کہ لوگوں پر صوم دشوار ہو گیا ہے، تو آپ نے عصر کے بعد پانی سے بھرا ہوا پیالہ منگایا، پھر پانی پیا، اور لوگ دیکھ رہے تھے، تو (آپ کو دیکھ کر) بعض لوگوں نے صوم توڑ دیا اور بعض رکھے رہ گئے، آپ کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ صوم رکھے ہوئے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی لوگ نافرمان ہیں۔''

2266- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: أَدْنِيَا فَكُلَا فَقَالَا: إِنَّا صَائِمَانِ، فَقَالَ: ((ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ)).

تخریج: حم٢/٣٣٦ (صحيح)

۲۲۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مرّ الظہران (مکہ و مدینہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے) میں کھانا لایا گیا، تو آپ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''تم دونوں قریب آجاؤ اور کھاؤ''، انھوں نے عرض کی: ہم صوم سے ہیں، تو آپ نے لوگوں سے کہا: ''اپنے دونوں ساتھیوں کے کجاوے کس دو اور اپنے دونوں ساتھیوں کے کام کر دو۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس سے سفر میں صوم رکھنے کا جواز ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صائم کو سہولت پہنچائی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2267- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَدَّى بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: ((الْغَدَاءَ)) مُرْسَلٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح بما قبله) (یہ مرسل ہے)

۲۲۶۷- ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، آپ کے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی تھے کہ اسی دوران میں آپ نے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ'' یہ روایت مرسل ہے۔

2268- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ. مُرْسَلٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر رقم ٢٢٦٦ (صحيح بما قبله) (یہ روایت بھی مرسل ہے)

۲۲۶۸- ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما مر الظہران میں تھے یہ روایت مرسل ہے۔

50- ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ، وَالِاخْتِلَافُ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي خَبَرِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فِيهِ

۵۰- باب: مسافر کے صوم نہ رکھنے اور عمرو بن امیہ کی حدیث میں اوزاعی پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2269- أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ: ((انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ)) فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ: ((تَعَالَ، ادْنُ مِنِّي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ، إِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح الإسناد)

۲۲۶۹- عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر سے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ نے فرمایا: ''اے ابوامیہ! (بیٹھو) صبح کے کھانے کا انتظار کرلو''، میں نے عرض کی: میں صوم سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ میرے قریب آجاؤ، میں تمہیں مسافر سے متعلق بتاتا ہوں، اللہ عزوجل نے اس سے صیام معاف کردیا ہے اور آدھی صلاۃ بھی۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی سفر کی حالت میں مسافر پر صوم رکھنا ضروری نہیں قرار دیا، بلکہ اسے اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو صوم رکھ لے (اگر اس کی طاقت پاتا ہے تو) یا چاہے تو ان کے بدلے اتنے ہی صیام دوسرے دنوں میں رکھ لے، لیکن مسافر سے صوم بالکل معاف نہیں ہے، ہاں چار رکعت والی صلاۃ میں سے دو رکعت کی چھوٹ دی ہے، چاہے تو چار رکعت پڑھے اور چاہے تو دو رکعت اور پھر اس کی قضا نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2270- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ)) قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: ((تَعَالَ، أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ، إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ، وَنِصْفَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٠٢) (صحيح الإسناد)

٢٢٧٠- عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے امیہ! تم کیوں نہیں دوپہر کے کھانے کا انتظار کر لیتے''، میں نے عرض کی: میں صوم سے ہوں تو آپ نے فرمایا: (میرے قریب آ جاؤ'' میں مسافر کے سلسلے میں تمہیں (شریعت کا حکم) بتاتا ہوں: اللہ تعالیٰ نے اس سے صوم کی چھوٹ دے دی ہے، اور صلاۃ آدھی کر دی ہے۔''

2271- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ، قَالَ: ((انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ)) قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((تَعَالَ! أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ، إِنَّ اللّٰهَ - تَعَالَى - وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ، وَنِصْفَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٠٨، د/الصوم ١٦ (١٧٥٣) (صحيح)

٢٢٧١- ابوامیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر سے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو میں نے آپ کو سلام کیا، پھر جب میں نکلنے لگا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوامیہ! دوپہر کے کھانے کا انتظار کر لو'' میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں صوم سے ہوں، آپ نے فرمایا: ''آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اس سے صوم کی چھوٹ دے دی ہے اور صلاۃ آدھی کر دی ہے۔''

2272- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُهَاجِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

٢٢٧٢- ابوالمہاجر کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوامیہ، یعنی ضمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، پھر راوی نے اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

2273- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَقَالَ: ((انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ!)) قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ، إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ، وَنِصْفَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٠٤) (صحيح)

۲۲۷۳۔ ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ ان سے ابوامیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے ان سے کہا: ''ابوامیہ! دوپہر کے کھانے کا انتظار کرلو'' (کھا کر چلے جانا) میں نے کہا: میں صوم سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب آؤ، میں مسافر کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، اللہ نے اس سے صوم کی چھوٹ دے دی ہے اور صلاۃ آدھی کردی ہے۔''

51۔ ذِكْرُ اخْتِلَافِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۵۱۔ باب: اس حدیث میں معاویہ بن سلاّم اور علی بن المبارک کے یحییٰ بن ابی کثیر پر اختلاف کا ذکر

2274۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا تَنْتَظِرِ الْغَدَاءَ؟))، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ، إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ، وَنِصْفَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح الإسناد)

۲۲۷۴۔ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ابوامیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ وہ سفر سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور وہ صوم سے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''(تم جانا چاہتے ہو) کیا، تم دوپہر کے کھانے کا انتظار نہیں کروگے''، انہوں نے کہا: میں صوم سے ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ میں صوم سے متعلق تمہیں بتاتا ہوں اللہ عزوجل نے مسافر کو صوم کی چھوٹ دی ہے اور صلاۃ آدھی کردی ہے۔''

2275۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيٌّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ، أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٠٩) (صحيح الإسناد)

۲۲۷۵۔ ابوقلابہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ابوامیہ رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سفر سے آئے، آگے راوی نے پوری روایت اسی طرح ذکر کی۔

2276۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ التَّلِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلاةِ، وَالصَّوْمَ، وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ)).

تخريج: د/الصوم٤٣(٢٤٠٨)، ت/الصوم٢١(٧١٥)، ق/الصوم١٢(١٦٦٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٢)، حم٣٤٧/٤ و٢٩/٥، وانظر الأرقام التالية، ٢٢٧٧، الى ٢٢٨٠، ٢٢٨٤، ٢٣١٧ (حسن)

۲۲۷۶۔ انس (قشیری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی صلاۃ اور صوم کی چھوٹ دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی“ (صوم کی چھوٹ دی ہے)۔

2277۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ، عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا، ثُمَّ أَلْفَيْنَاهُ فِي إِبِلٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلابَةَ: حَدِّثْهُ، فَقَالَ الشَّيْخُ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ، فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ، أَوْ قَالَ: يَطْعَمُ، فَقَالَ: ((ادْنُ فَكُلْ)) أَوْ قَالَ: ((ادْنُ فَاطْعَمْ)) فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلاةِ، وَالصِّيَامَ، وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ)).

تخريج: انظر رقم٢٢٧٦ (حسن) (متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت حسن ہے، ورنہ اس کی سند میں ایک مبہم راوی ہے)

۲۲۷۷۔ ایوب قبیلہ قشیر کے ایک شیخ سے اور وہ قشیری اپنے چچا ❶ سے روایت کرتے ہیں، (ایوب کہتے ہیں) ہم سے حدیث بیان کی گئی، پھر ہم نے انہیں (شیخ قشیری کو) ان کے اونٹوں میں پایا، تو ان سے ابو قلابہ نے کہا: آپ ان سے (ایوب سے) حدیث بیان کیجیے تو (قشیری) شیخ نے کہا: مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہ وہ اپنے اونٹوں میں گئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے، آپ کھانا کھا رہے تھے (راوی کو شک ہے "یأکل" کہا یا "یطعم" کہا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”قریب آؤ اور کھانا کھاؤ“ (راوی کو شک ہے "ادن فکل" کہا یا "ادن فاطعم" کہا) تو میں نے کہا: میں صائم ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی صلاۃ اور صوم کی چھوٹ دے دی ہے اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی۔“ ❷

فائدہ ❶ :......ان کا نام انس بن مالک قشیری ہے

فائدہ ❷ :...... حاملہ اور مرضعہ کو صوم کی چھوٹ دی ہے، نہ کہ آدھی صلاۃ کی، جیسا کہ متبادر ہو رہا ہے، ترمذی کی عبارت واضح ہے ”مسافر کو صوم اور آدھی صلاۃ کی چھوٹ دی ہے، اور حاملہ و مرضعہ کو صوم کی۔“

2278۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلابَةَ هَذَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي صَاحِبِ الْحَدِيثِ؟ فَدَلَّنِي عَلَيْهِ، فَلَقِيتُهُ فَقَالَ: حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي إِبِلٍ كَانَتْ لِي أُخِذَتْ، فَوَافَقْتُهُ، وَهُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: ((ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ، إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظرحديث رقم: ٢٢٧٦، ٢٢٧٧ (حسن)

۲۲۷۸۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو قلابہ نے یہ حدیث بیان کی، پھر مجھ سے کہا: کیا آپ اس حدیث کے بیان کرنے والے سے ملنا چاہیں گے؟ پھر انہوں نے ان کی طرف میری رہنمائی کی تو میں جا کر ان سے ملا، انہوں نے کہا: مجھ سے میرے ایک رشتہ دار نے، جنہیں انس بن مالک کہا جاتا ہے، بیان کیا کہ میں اپنے اونٹوں کے سلسلے میں، جو پکڑ لیے گئے تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں پہنچا تو آپ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے مجھے اپنے کھانے میں شریک ہونے کے لیے بلایا۔ میں نے عرض کی: میں صوم سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب آؤ میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں، (سنو) اللہ تعالیٰ نے مسافر کو صوم اور آدھی صلاۃ کی چھوٹ دی ہے۔''

2279۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى قَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ)) فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ، إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ، وَالصَّوْمَ، وَرَخَّصَ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٧٦ و ٢٢٧٧ (حسن)

۲۲۷۹۔ ابو قلابہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، اتفاق کی بات آپ اس وقت دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، آپ نے کہا: ''آؤ کھانا میں شریک ہو جاؤ'' میں نے عرض کی: میں صوم سے ہوں، آپ نے فرمایا: آؤ میں تمہیں صوم کے متعلق بتاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی صلاۃ اور صوم کی چھوٹ دی ہے، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی چھوٹ دی ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ......اگر ان کے صوم رکھنے سے پیٹ کے بچے کو یا شیر خوار بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں۔

2280۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٧٦ (حسن)

۲۲۸۰۔ ابو العلاء بن شخیر بھی ایک شخص سے اسی جیسی حدیث روایت کرتے ہیں۔

2281۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مُسَافِرًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا صَائِمٌ، وَهُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ((هَلُمَّ، قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((تَعَالَ! أَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ؟)) قُلْتُ: وَمَا وَضَعَ عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسَافِرِ؟ قَالَ: ((الصَّوْمَ، وَنِصْفَ الصَّلاةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٥٣٥٣ (صحيح بما قبله) (متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''ھانی بن الشخیر'' لین الحدیث ہیں، نیز اس کی سند میں ایک مبہم راوی ہے)

۲۲۸۱۔ ہانی بن شخیر بلحریش ❶ کے ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں مسافر تھا تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں صائم تھا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''آؤ'' (کھانے میں شریک ہو جاؤ) میں نے عرض کی: میں صائم ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ادھر آؤ، کیا تمہیں اس چیز کا علم نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسافر کو چھوٹ دی ہے۔'' میں نے کہا: اللہ نے مسافر کو کیا چھوٹ دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''صوم کی اور آدھی صلاۃ کی۔''

فائدہ ❶ :...... بلحریش بنی الحریش کا مخفف ہے جیسے بلحارث بنی الحارث کا مخفف ہے۔

2282۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ: ((هَلُمَّ فَاطْعَمْ))، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ، إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ، وَشَطْرَ الصَّلاةِ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح بما قبله) (دیکھیے پچھلی روایت پر کلام)

۲۲۸۲۔ ہانی بن عبداللہ بن شخیر بلحریش کے ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ہم سفر کرتے رہے، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ''، میں نے عرض کی: میں صائم ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں صوم کے متعلق بتاتا ہوں: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے صوم کی چھوٹ دی ہے اور آدھی صلاۃ کی بھی۔''

2283۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مُسَافِرًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ)) قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((أَتَدْرِي مَا وَضَعَ اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ؟)) قُلْتُ: وَمَا وَضَعَ اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ، قَالَ: ((الصَّوْمَ، وَشَطْرَ الصَّلاةِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٨١ (صحيح أيضا)

(متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''ھانی'' لین الحدیث ہیں)

۲۲۸۳۔ عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ میں مسافر تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ کھانا کھا رہے تھے اور میں صوم سے تھا، آپ نے فرمایا: آؤ (کھانا کھا لو) میں نے کہا: میں صوم سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ چیز معلوم ہے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اللہ نے مسافر کو چھوٹ دی ہے؟، میں نے کہا: کس چیز کی اللہ تعالیٰ نے مسافر کو چھوٹ دی ہے؟، آپ ﷺ نے فرمایا: ''صوم اور آدھی صلاۃ کی۔''

2284- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ غَيْلَانَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا؛ فَقَالَ لِرَجُلٍ: ((ادْنُ فَاطْعَمْ)) قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامَ فِي السَّفَرِ)) فَادْنُ فَاطْعَمْ، فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٧٦ (صحيح مرسل) (متابعات سے تقویت پاکر)

۲۲۸۴- غیلان کہتے ہیں: میں ابوقلابہ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا (کھانے کے وقت) انہوں نے کھانا میرے آگے بڑھایا تو میں نے کہا: میں تو صوم سے ہوں، اس پر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں نکلے، آپ نے کھانا آگے بڑھاتے ہوئے ایک شخص سے کہا: ''قریب آجاؤ کھانا کھاؤ''، اس نے کہا: میں صوم سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے آدھی صلاۃ کی اور سفر میں صوم کی چھوٹ دی ہے۔'' تو اب آؤ کھاؤ، تو میں قریب ہوگیا، اور کھانے لگا۔

52- فَضْلُ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصِّيَامِ

۵۲- باب: سفر میں صوم رکھنے پر نہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

2285- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا، فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ، فَسَقَوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)).

تخريج: خ/الجهاد ٧١ (٢٨٩٠)، م/الصوم ١٦ (١١١٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٧) (صحيح)

۲۲۸۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ لوگ صوم رکھے ہوئے تھے اور کچھ لوگ بغیر صوم کے تھے، ہم نے ایک گرم دن میں پڑاؤ کیا، اور ہم (چھولداریاں اور خیمے لگا لگا کر) سایہ کرنے لگے، تو صائم (سخت گرمی کی تاب نہ لاکر) گر پڑے اور صائم نہ رہنے والے اٹھے اور انہوں نے سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج غیر صائم ثواب مار لے گئے۔''

53- ذِكْرُ قَوْلِهِ: ((اَلصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ))

۵۳- باب: حدیث نبوی ''سفر میں صوم رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے کی طرح ہے'' کا ذکر

2286- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: يُقَالُ: اَلصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ .

تخريج: ق/الصوم ١١ (١٦٦٦) مرفوعا (ضعيف)

(ابوسلمہ کا اپنے والد ''عبدالرحمن بن عوف'' سے سماع نہیں ہے، (لیکن حمید کا سماع ہے، ان کی روایت آگے آرہی ہے اور ابن ماجہ کی روایت جو مرفوعاً ہے اس میں یہی انقطاع ہے، نیز اس میں ایک ضعیف راوی بھی ہے)

٢٢٨٦۔ عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں: کہا جاتا ہے سفر میں صوم رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا۔

2287۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْخَيَّاطِ وَأَبُو عَامِرٍ قَالا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: اَلصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ .

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف) (دیکھیے پچھلی روایت پر کلام)

٢٢٨٧۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفر میں صوم رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضر میں صوم نہ رکھنے والا۔

2288۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اَلصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٧١٩۔ألف) (ضعيف)

٢٢٨٨۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفر میں صوم رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے کی طرح ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ...... یعنی جس طرح حضر میں افطار کرنا گناہ ہے اس طرح سفر میں صوم رکھنا بھی باعث گناہ ہے، مگر یہ صحابی کا قول ہے جو حدیث رسول ﷺ کے مخالف ہے (یعنی مسافر کو چھوٹ ہے چاہے رکھے، چاہے نہ رکھے اور قضا کرے)

54۔ اَلصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَذِكْرُ اخْتِلاَفِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

۵۴۔ باب: سفر میں صوم رکھنے کا بیان اور اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے اختلاف کا ذکر

2289۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا، ثُمَّ أُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٤٧٩)، حم ١/٢٤٤، ٣٤١، ٣٤٤، ٣٥٠ (صحيح)

(آنے والی احادیث سے تقویت پاکر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۸۹۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں سفر پر نکلے تو آپ صوم سے رہے، یہاں تک کہ آپ قدید ❶ پہنچے تو آپ کے سامنے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے پیا اور آپ نے اور آپ کے صحابہ نے صیام توڑ دیا۔

فائدہ ❶ :...... مدینے سے سات منزل کی دوری پر عسفان کے قریب ایک گاؤں ہے۔

2290۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا، ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ.

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٦٣٨٨ (صحيح)

۲۲۹۰۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں صوم رکھا، (اور چلے) یہاں تک کہ آپ قدید آئے، پھر آپ نے صوم توڑ دیا اور مکہ پہنچنے تک بغیر صوم کے رہے۔

2291۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٨٩ (صحيح)

۲۲۹۱۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں صوم رکھا یہاں تک کہ آپ قدید آئے، پھر آپ نے دودھ کا ایک پیالہ منگایا اور (اُسے) پیا اور آپ نے اور آپ کے اصحاب نے صوم توڑ دیا۔

55۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مَنْصُورٍ

۵۵۔باب: اس حدیث میں رواۃ کے منصور پر اختلاف کا ذکر

2292۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى أَتَى عُسْفَانَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ، قَالَ شُعْبَةُ: فِي رَمَضَانَ؛ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

تخريج: ق/الصوم ١٠ (١٦٦١) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٦٤٢٥)، حم ١/٣٤٠ (صحيح)

۲۲۹۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے لیے نکلے، آپ صوم رکھے ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ عسفان ❶ پہنچے تو ایک پیالہ منگایا اور پیا۔

شعبہ کہتے ہیں: یہ واقعہ رمضان کے مہینے کا ہے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: سفر میں جو چاہے صوم رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ ❶ :......عسفان کے پاس ہی قُدید ہے، یہ واقعہ وہی ہے جس کا تذکرہ اوپر روایتوں میں ہے، کسی راوی نے قدید کہا اور کسی نے عسفان۔

2293۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ .

تخريج: خ/الصوم ٣٨ (١٩٤٨)، م/الصوم ١٥ (١١١٣)، د/الصوم ٤٢ (٢٤٠٤)، (تحفة الأشراف: ٥٧٤٩)، حم١/٢٥٩، ٢٩١، ٣٢٥ (صحيح)

۲۲۹۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر کیا اور آپ صوم رکھے ہوئے تھے، یہاں تک کہ عسفان پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگایا تو دن ہی میں پی لیا، لوگ اسے دیکھ رہے تھے، پھر آپ بغیر صوم کے رہے۔

2294۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: اَلصَّوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ وَيُفْطِرُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٢ (مرسل صحيح بما بعده)

(اس کے راوی ''العوام'' ضعیف ہیں، لیکن اگلی سند صحیح ہے)

۲۲۹۴۔ عوام بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے سفر میں صوم رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں صوم رکھتے تھے اور نہیں بھی رکھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......اپنی آسانی دیکھ کر جیسا مناسب سمجھے کرے، اللہ نے نہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔

2295۔ أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُجَاهِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٢ (صحيح مرسل)

۲۲۹۵۔ مجاہد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے مہینے میں صیام رکھے اور سفر میں بغیر صیام کے رہے۔

56۔ ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي حَدِيثِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

۵۶۔ باب: اس باب میں حمزہ بن عمرو کی حدیث میں سلیمان بن یسار پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2296۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، قَالَ: ((إِنْ- ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا- إِنْ شِئْتَ صُمْتَ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/الصوم ١٧ (١١٢١)، د/الصوم ٤٢ (٢٤٠٢)، حم ٤٩٤/٣، د/الصوم ١٥ (١٧١٤)، وانظر الأرقام التالية إلى ٢٣٠٧، وأيضاً رقم ٢٣٠٨-٢٣١٠ (صحيح) (مؤلف کی اس سند میں "سلیمان" اور "حمزہ رضی اللہ عنہ" کے درمیان انقطاع ہے، لیکن حدیث رقم ۲۳۰۴ کی سند متصل ہے، نیز اس کی دیگر سند میں بھی متصل ہے)

۲۲۹۶۔ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں صوم رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "چاہو تو صوم رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔"

2297۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مِثْلَهُ مُرْسَلٌ .

تخريج: انظر رقم ٢٢٩٦ (مرسل)

۲۲۹۷۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آگے اوپر والی حدیث کے مثل ہے اور یہ حدیث مرسل [1] ہے۔

فائدہ [1] :...... مرسل سے مراد منقطع ہے، کیوں کہ سلیمان بن یسار اور حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو مراوح کا واسطہ چھوٹا ہوا ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۲۳۰۴ (جو آگے آ رہی ہے) کی سند سے واضح ہے (واللہ أعلم)

2298۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظرحديث رقم : ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۲۹۸۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں صوم رکھنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم صوم رکھنا چاہو تو رکھو اور اگر نہ رکھنا چاہو تو نہ رکھو۔"

2299۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظرحديث رقم : ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۲۹۹۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں صوم رکھنے کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم صوم رکھنا چاہو تو رکھو، اور اگر نہ رکھنا چاہو تو نہ رکھو۔"

2300۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ فَذَكَرَ آخَرَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: يَا رَسُولَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ! إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۰۔ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سفر میں اپنے اندر صوم رکھنے کی طاقت پاتا ہوں (تو کیا میں صوم رکھوں؟) آپ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔''

2301۔ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۱۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں صوم رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر رکھنا چاہو تو رکھو اور اگر نہ رکھنا چاہو تو نہ رکھو۔''

2302۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَحَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَانِي جَمِيعًا عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ أَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۲۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسلسل صوم رکھتا تھا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں سفر میں مسلسل صوم رکھوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔''

2303۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمْزَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصِّيَامَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۳۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں مسلسل صوم رکھنے والا آدمی ہوں تو کیا میں سفر میں بھی برابر صوم رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

2304۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مُرَاوِحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ رَجُلاً يَصُومُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۴۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا وہ ایک ایسے آدمی تھے جو سفر میں صوم رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

57ـ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عُرْوَةَ فِي حَدِيثِ حَمْزَةَ فِيهِ

۵۷۔ باب: حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں عروہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2305ـ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرٌو وَذَكَرَ آخَرَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَجِدُ فِيَّ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ ـ عَزَّوَجَلَّ ـ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۵۔ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں اپنے اندر سفر میں صوم رکھنے کی طاقت پاتا ہوں تو کیا (اگر میں صوم رکھوں تو) مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ عزوجل کی جانب سے رخصت ہے، تو جس نے اس رخصت کو اختیار کیا تو یہ اچھا ہے اور جو صوم رکھنا چاہے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔''

58ـ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيهِ

۵۸۔ باب: اس حدیث میں ہشام بن عروہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2306ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۶۔ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں سفر میں صوم رکھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

2307ـ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللاَّنِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ الرَّازِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٩٦ (صحيح)

۲۳۰۷۔حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں صوم رکھنے والا آدمی ہوں، کیا میں سفر میں صوم رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

2308۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصُومُ فِي السَّفَرِ، - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: خ/الصوم٣٣(١٩٤٣)، م/الصوم١٧(١١٢١)، (تحفة الأشراف: ١٧١٦٢)، ط/الصيام٧(٢٤)، حم٦/٤٦، ٩٣، ٢٠٢، ٢٠٧، وقد أخرجه: م/الصوم ١٧ (١١٢١)، د/الصوم ٤٢ (٢٤٠٢)، ت/الصوم ١٩ (٧١١)، ق/الصوم ١٠ (١٦٦٢) (صحيح)

۲۳۰۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں سفر میں صوم رکھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

2309۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٢٣٨) (صحيح)

۲۳۰۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! سفر میں صوم رکھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

2310۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، - وَكَانَ رَجُلا يَسْرُدُ الصِّيَامَ - فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

تخريج: ت/الصوم ١٩ (٧١١)، (تحفة الأشراف: ١٧٠٧١) (صحيح)

۲۳۱۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں صوم رکھنے کے بارے میں پوچھا وہ ایک ایسے آدمی تھے جو مسلسل صوم رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔''

59۔ ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ فِيهِ

۵۹۔ باب: اس باب کی ایک حدیث میں ابونضرہ منذر بن مالک بن قطعہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2311۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَضْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، لَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

تخريج: م/الصوم١٥(١١١٦)، ت/الصوم١٩(٧١٣)، (تحفة الأشراف: ٤٣٢٥)، حم١٢/٣، ٤٥، ٥٠، ٧٤، ٨٧ (صحيح)

٢٣١١۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) سفر کرتے تھے، ہم میں سے کوئی صوم سے ہوتا تھا اور کوئی بغیر صوم کے اور صائم صوم نہ رکھنے والوں کو عیب کی نظر سے نہیں دیکھتا اور نہ ہی صوم نہ رکھنے والا صوم رکھنے والے کو معیوب سمجھتا تھا۔

2312- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيُّ- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

تخريج: م/الصوم ١٥ (١١١٦)، ت/الصوم ١٩ (٧١٢)، (تحفة الأشراف: ٤٣٤٤)، حم ١٢/٣، ٥٠ (صحيح)

٢٣١٢۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے تو ہم میں بعض صائم ہوتے تھے اور بعض بغیر صوم کے اور صائم صوم نہ رکھنے والے کو عیب کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا اور نہ ہی صوم نہ رکھنے والا صائم کو عیب کی نظر سے دیکھتا تھا۔

2313- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ فَصَامَ بَعْضُنَا، وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا.

تخريج: م/الصوم١٥(١١١٧)، (تحفة الأشراف: ٣١٠٢)، حم٣١٦/٣ (صحيح)

٢٣١٣۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے صوم رکھے اور بعض نے نہیں۔

2314- أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَصُومُ الصَّائِمُ، وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ، وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

٢٣١٤۔ ابوسعید خدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو صوم رکھنے والا صوم رکھتا اور نہ رکھنے والا کھاتا پیتا اور صائم صوم نہ رکھنے والے کو معیوب نہیں سمجھتا اور صوم نہ رکھنے والا صائم کو معیوب نہیں سمجھتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

60- اَلرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَصُومَ بَعْضًا وَيُفْطِرَ بَعْضًا

۶۰۔ باب: مسافر کو اجازت ہے کہ کسی دن صوم سے رہے اور کسی دن کھائے پیئے

2315- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ.

تخريج: خ/الصوم ٣٤ (١٩٤٤)، الجهاد ١٠٦ (٢٩٥٣)، المغازي ٤٨ (٤٢٧٥، ٤٢٧٦)، م/الصوم ١٥ (١١١٣)، (تحفة الأشراف: ٥٨٤٣)، ط/الصيام ٧ (٢١)، حم ١(٢١٩، ٢٦٦، ٣١٥، ٣٣٤، ٣٤٨، ٣٦٦، د/الصوم١٥ (١٧٤٩) (صحيح)

۲۳۱۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں فتح مکہ کے سال صوم کی حالت میں نکلے، یہاں تک کہ جب کدید ❶ میں پہنچے تو آپ نے صوم توڑ دیا۔

فائدہ ❶ :...... کَدِید یا قُدَید یہ دونوں مقامات عسفان کے پاس ہیں، اس لیے رواۃ کبھی عسفان کہتے ہیں اور کبھی قُدید اور کبھی کَدید، واقعہ ایک ہی ہے۔

61- اَلرُّخْصَةُ فِي الإِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

۶۱۔ باب: جو رمضان کے مہینے میں صوم رکھ کر سفر کرے اس کے لیے صوم توڑنے کی رخصت کا بیان

2316- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ، فَافْتَتَحَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٩٣ (صحيح)

۲۳۱۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو صوم رکھا یہاں تک کہ عسفان پہنچے، پھر آپ نے (پانی سے بھرا) ایک برتن منگایا اور دن ہی میں پیا، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں، پھر آپ بغیر صوم کے رہے، یہاں تک کہ مکہ پہنچ گئے تو آپ نے مکے کو رمضان میں فتح کیا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں صوم رکھا اور صوم توڑ بھی دیا ہے، تو جس کا جی چاہے صوم رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

62- وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

۶۲۔ باب: حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کو صوم نہ رکھنے کی چھوٹ کا بیان

2317- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَجُلٌ مِنْهُمْ - أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَغَدَّى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ)) فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَضَعَ لِلْمُسَافِرِ الصَّوْمَ، وَشَطْرَ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٢٧٦ (صحيح)

۲۳۱۷۔ انس بن مالک (قشیری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مدینے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ اس وقت دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ۔'' انہوں نے عرض کی: میں صائم ہوں، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مسافر کو صوم کی اور آدھی صلاۃ کی چھوٹ دے دی ہے، نیز حاملہ اور مرضعہ کو بھی صوم نہ رکھنے کی چھوٹ دی گئی ہے۔''

63۔ تَأْوِيلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة: ١٨٤)

۶۳۔باب: آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ کی تفسیر

2318۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

تخريج: خ/تفسيرالبقرة ٢٦(٤٥٠٧)، م/الصوم٢٥(١١٥٥)، د/الصوم٢(٢٣١٥)، ت/الصوم٧٥(٧٩٨)، (تحفة الأشراف: ٤٥٣٤)، دي/الصوم٢٩(١٧٧٥) (صحيح)

۲۳۱۸۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ❶ (جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں (اور وہ صوم نہ رکھنا چاہیں) تو ان کا فدیہ یہ ہے کہ کسی مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلائیں) نازل ہوئی تو ہم میں سے جو شخص چاہتا کہ وہ افطار کرے (کھائے پیے) اور فدیہ دے دے (تو وہ ایسا کر لیتا) یہاں کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی تو اس نے اسے منسوخ کر دیا۔ ❷

فائدہ ❶ :......(البقرہ : ١٨٤)

فائدہ ❷ :...... بعد والی آیت سے مراد سورۂ بقرہ کی یہ آیت ہے ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (یعنی تم میں سے جو بھی آدمی رمضان کا مہینہ پائے وہ صوم رکھے)

2319۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ يُطِيقُونَهُ: يُكَلَّفُونَهُ، فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ: وَاحِدٍ، فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامُ مِسْكِينٍ آخَرَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ، فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ، وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ، لا يُرَخَّصُ فِي هَذَا إِلا لِلَّذِي لا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ لا يُشْفَى.

تخريج: خ/تفسيرالبقرة٢٥(٤٥٠٥)، (تحفة الأشراف: ٥٩٤٥)، وقد أخرجه: د/الصوم٣(٢٣١٨) (صحيح)

۲۳۱۹۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے قول:﴿ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ میں ''يُطِيقُونَهُ'' کا معنی یہ ہے کہ جو لوگ صوم رکھنے کے مکلّف ہیں، (تو ہر صوم کے بدلے) ان پر ایک مسکین کے دونوں وقت کے کھانے کا فدیہ ہے، (اور جو شخص از راہِ ثواب و نیکی و بھلائی) ایک سے زیادہ مسکین کو کھانا دے دے تو یہ منسوخ نہیں ہے، (یہ اچھی بات ہے اور زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ صوم ہی رکھے جائیں) یہ رخصت صرف اس شخص کے لیے ہے جو صوم کی طاقت نہ رکھتا ہو، یا بیمار رہو اور اچھا نہ ہو پا رہا ہو۔

64۔وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

۶۴۔باب: حائضہ کو صوم نہ رکھنے کی چھوٹ کا بیان

2320۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيٌّ۔ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ۔ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلاةَ إِذَا طَهُرَتْ؟ قَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ! كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَطْهُرُ، فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلاةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٣٨٢ (صحيح)

۲۳۲۰۔معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورت جب حیض سے پاک ہو جائے تو صلاۃ کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا: کیا تو حروریہ ❶ ہے؟ ہم عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حیض سے ہوتی تھیں، پھر ہم پاک ہوتیں تو آپ ہمیں صوم کی قضا کا حکم دیتے تھے، اور صلاۃ کی قضا کے لیے نہیں کہتے تھے۔

فائدہ ❶ :......حروریۃ حروراء کی طرف منسوب ہے، جو کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے، چونکہ خوارج یہیں جمع تھے اس لیے اسی کی طرف منسوب کر کے حروری کہلاتے تھے، یہ لوگ حیض کے دنوں میں فوت شدہ صلاتوں کی قضا کو واجب قرار دیتے تھے۔

2321۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاسَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيءَ شَعْبَانُ.

تخريج: خ/الصوم٤٠(١٩٥٠)، م/الصوم٢٦(١١٤٦)، د/الصوم٤٠(٢٣٩٩)، ق/الصوم١٣(١٦٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٧٧)، ط/الصوم٢٠(٥٤)، حم١٢٤/٦، ١٧٩ (صحيح)

۲۳۲۱۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ پر رمضان کے صوم ہوتے تھے تو میں قضا نہیں کر پاتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

65۔إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ أَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ هَلْ يَصُومُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ؟

۶۵۔باب: رمضان میں حائضہ پاک ہو جائے یا مسافر واپس آ جائے تو کیا دن کے باقی حصے میں صوم رکھے؟

2322۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ أَبُو حَصِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: ((أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَكَلَ الْيَوْمَ؟)) فَقَالُوا: مِنَّا مَنْ صَامَ، وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ، قَالَ: ((فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ، وَابْعَثُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ، فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ)).

تخريج: ق/الصوم٤١(١٧٣٥)، (تحفة الأشراف: ١١٢٢٥)، حم٤/٣٨٨ (صحيح)

۲۳۲۲۔محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے آج کے دن کھایا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے صوم رکھا ہے اور کچھ لوگوں نے نہیں رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا باقی دن (بغیر کھائے پیئے) پورا کرو، ❶ اہلِ عروض ❷ کو خبر کرا دو کہ وہ بھی اپنا باقی دن (بغیر کھائے پیے) پورا کریں۔''

فائدہ ❶ :...... اپنا باقی دن بغیر کھائے پیئے پورا کرو، اسی جملے سے ترجمۃ الباب پر استدلال ہے، اس میں صوم رکھنے والوں اور صوم نہ رکھنے والوں دونوں کو اتمام کا حکم ہے۔

فائدہ ❷ :......عروض کا اطلاق مکہ، مدینہ اور اس کے اطراف پر ہوتا ہے۔

66۔إِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ؟

۶۶۔باب: اگر کسی نے رات میں صوم کی نیت نہیں کی تو کیا وہ اس دن نفلی صوم رکھ سکتا ہے؟

2323۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((أَذِّنْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ)).

تخريج: خ/الصوم٢١(١٩٢٤)، ٦٩(٢٠٠٧)، أخبارالآحاد(٧٢٦٥)، م/الصوم٢١(١١٣٥)، (تحفة الأشراف: ٤٥٣٨)، حم٤/٤٧، ٤٨، دي/الصوم٤٦(١٧٦٨) (صحيح)

۲۳۲۳۔سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا: ''لوگوں میں عاشوراء کے دن اعلان کر دو: جس نے کھا لیا ہے وہ باقی دن (بغیر کھائے پیئے) پورا کرے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ صوم رکھے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

67- اَلنِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ وَالاخْتِلَافُ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ فِي خَبَرِ عَائِشَةَ فِيهِ

٦٧۔ باب: صوم میں نیت کا بیان اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں طلحہ بن یحیٰ بن طلحہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2324- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَإِنِّي صَائِمٌ)) ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَقَدْ أُهْدِيَ إِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَهُ مِنْهُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَكَ مِنْهُ، قَالَ: أَدْنِيهِ، أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ وَأَنَا صَائِمٌ)) فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ الْمُتَطَوِّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ، فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا، وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا)).

تخريج: ق/الصوم ٢٦(١٧٠١)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٧٨)، حم ٦/٤٩، ٢٠٧، وقد أخرجه: م/الصوم٣٢ (١١٥٤)، د/الصوم٧٢(٢٤٥٥)، ت/الصوم٣٥ (٢٣٤) (حسن)

٢٣٢٤۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس آئے اور پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟'' تو میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو میں صوم سے ہوں''، اس دن کے بعد پھر ایک دن آپ میرے پاس سے گزرے، اس دن میرے پاس تحفے میں حیس ❶ آیا ہوا تھا، میں نے اس میں سے آپ کے لیے نکال کر چھپا رکھا تھا، آپ کو حیس بہت پسند تھا، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے حیس تحفے میں دیا گیا ہے، میں نے اس میں سے آپ کے لیے چھپا کر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: ''لاؤ حاضر کرو، اگرچہ میں نے صبح سے ہی صوم کی نیت کر رکھی ہے'' (مگر کھاؤں گا) تو آپ ﷺ نے کھایا، پھر فرمایا: ''نفلی صوم کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو اپنے مال میں سے (نفلی) صدقہ نکالتا ہے، جی چاہا دے دیا، جی چاہا نہیں دیا، روک لیا۔''

فائدہ ❶ :...... حیس ایک کھانا ہے جو کھجور، پنیر، گھی اور آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

2325- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَوْرَةً قَالَ: ((أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ: لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: ((فَأَنَا صَائِمٌ)) قَالَتْ: ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ، وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ، فَعَجِبْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَخَلْتَ عَلَيَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ، ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَا عَائِشَةُ! إِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ، فَأَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج : انظر ماقبله (حسن)

۲۳۲۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ گھوم کر میرے پاس آئے اور پوچھا: ”تمہارے پاس کوئی چیز (کھانے کی) ہے؟“ تو میں نے کہا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو میں صوم رکھ لیتا ہوں“، پھر ایک اور بار میرے پاس آئے، اس وقت ہمارے پاس حیس ہدیہ میں آیا ہوا تھا تو میں اسے لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے اُسے کھایا تو مجھے اس بات سے حیرت ہوئی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے پاس آئے تو صوم سے تھے پھر بھی آپ ﷺ نے حیس کھا لیا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں عائشہ! جس نے کوئی صوم رکھا، لیکن وہ صوم رمضان کا یا رمضان کی قضا کا نہ ہو، یا نفلی صوم ہو تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اپنے مال میں سے (نفلی) صدقہ نکالا، پھر اس میں سے جتنا چاہا سخاوت کر کے دے دیا اور جو بچ رہا بخیلی کر کے اسے روک لیا۔“ ❶

فائدہ ❶ :......اس سے نفلی صیام کے توڑنے کا جواز ثابت ہوا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نفلی صیام توڑ دینے پر اس کی قضا واجب نہیں، جمہور کا مسلک یہی ہے۔

2326۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجِيءُ وَيَقُولُ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ؟))، فَنَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ))، فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ، أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، قَالَ: ((أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ)) فَأَكَلَ.
خَالَفَهُ قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ.

تخریج: انظرحدیث رقم : ۲۳۲۴ (حسن صحیح)

۲۳۲۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تھے اور پوچھتے تھے: ”کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟“ میں کہتی تھی: نہیں، تو آپ فرماتے تھے: ”میں صوم سے ہوں“، ایک دن آپ ہمارے پاس تشریف لائے، اس دن ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہوا تھا، آپ نے کہا: ”کیا تم لوگوں کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟“ ہم نے کہا: ہاں ہے، ہمارے پاس ہدیہ میں حیس آیا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ”میں نے صبح صوم رکھنے کا ارادہ کیا تھا“، پھر آپ نے (اسے) کھایا۔

قاسم بن یزید نے ان کی، یعنی ابوبکر حنفی کی مخالفت کی ہے ❶، (ان کی روایت آگے آ رہی ہے)۔

فائدہ ❶ :......سند میں مخالفت اس طرح ہے کہ ابوبکر والی روایت میں طلحہ بن یحیٰی اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان مجاہد کا واسطہ ہے اور قاسم کی روایت میں عائشہ بنت طلحہ کا، نیز دونوں روایتوں کے متن کے الفاظ بھی مختلف ہیں۔

2327۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقُلْنَا: أُهْدِيَ لَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) فَأَفْطَرَ .

تخريج: م/الصوم ٣٢ (١١٥٤)، د/الصوم ٧٢ (٢٤٥٥)، ت/الصوم ٣٥ (٧٣٣، ٧٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٧٢)، حم ٤٩/٦، ٢٠٧ (حسن صحيح)

۲۳۲۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کی: ہمارے پاس حیس کا تحفہ بھیجا گیا، ہم نے اس میں آپ کا (بھی) حصہ لگایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں صوم سے ہوں“، پھر آپ نے صوم توڑ دیا۔

2328۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ: ((أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِينِيهِ؟))، فَنَقُولُ: لا، فَيَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) ثُمَّ جَاءَهَا بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: حَيْسٌ، قَالَ: قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٢٧ (حسن صحيح)

۲۳۲۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے تھے اور آپ صوم سے ہوتے تھے (اس کے باوجود) پوچھتے تھے: ”تمہارے پاس رات کی کوئی چیز ہے جسے تم مجھے کھلا سکو؟“ ہم کہتے: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”میں نے صوم رکھ لیا“ پھر اس کے بعد ایک بار آپ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس ہدیہ آیا ہوا ہے آپ نے پوچھا: ”کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: حیس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے صبح صوم کا ارادہ کیا تھا“ پھر آپ نے کھایا۔

2329۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْنَا: لا، قَالَ: ((فَإِنِّي صَائِمٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٢٧ (حسن صحيح)

۲۳۲۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ”تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو میں صوم سے ہوں۔“

2330۔ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ وَمُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَاهَا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟))، فَقُلْتُ: لا، قَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَدَعَا بِهِ فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَأَكَلَ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحدیث رقم: ۲۳۲۴ (حسن صحیح)

۲۳۳۰۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟'' میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو میں صوم سے ہوں''، پھر آپ ایک اور دن تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ہدیے میں حیس آیا ہوا ہے تو آپ نے اسے منگوایا اور فرمایا: ''میں نے صبح صوم کی نیت کی تھی''، پھر آپ نے کھایا۔

2331۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ وَأُمِّ كُلْثُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟)) نَحْوَهُ .

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمٰنِ: وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ .

تخریج: انظرحدیث رقم: ۲۳۲۴ (حسن)

۲۳۳۱۔مجاہد اور ام کلثوم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟'' آگے اسی طرح ہے جیسے اس سے پہلی روایت میں ہے۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: اور اسے سماک بن حرب نے بھی روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: مجھ سے ایک شخص نے روایت کی اور اس نے عائشہ بنت طلحہ سے روایت کی ہے۔(ان کی روایت آگے آ رہی ہے)

2332۔ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((إِذًا أَصُومُ)) قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً أُخْرَى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: ((إِذًا أُفْطِرُ الْيَوْمَ، وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ)).

تخریج: تفرد بہ النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۷۸۸٤) (صحيح بما قبله)

(اس کی سند میں ایک راوی مبہم ہے)

۲۳۳۲۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ آئے اور پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: ''پھر تو میں صوم رکھ لیتا ہوں''، پھر دوسری بار آپ میرے پاس تشریف لے آئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تو میں آج صوم توڑ دوں گا، حالاں کہ میں نے صوم کی نیت کر لی تھی۔''

68۔ ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ حَفْصَةَ فِي ذَلِكَ

۶۸۔باب: اس باب میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر

2333۔ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ؛ فَلا صِيَامَ لَهُ)).

تخريج: د/الصوم٧١(٢٤٥٤)، ت/الصوم٣٣(٧٣٠)، ق/الصوم٢٦(١٧٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٠٢)، حم ٦/٢٨٧، دي/الصوم ١٠ (١٧٤٠)، وانظر الأرقام التالية إلى ٢٣٤٥ (صحيح)

۲۳۳۳۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص طلوع فجر سے پہلے صوم کی نیت نہ کرے تو اس کا صوم نہ ہوگا۔" ❶

فائدہ ❶: ...... یہ حکم فرض صیام کے سلسلے میں ہے یا قضا اور کفارہ کے صیام کے سلسلے میں، نفلی صیام کے لیے رات میں نیت ضروری نہیں، جیسا کہ ابھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوا۔

2334۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ؛ فَلا صِيَامَ لَهُ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۳۴۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے فجر سے پہلے صوم کی نیت نہیں کی تو اس کا صوم نہیں ہوگا۔"

2335۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ أَشْهَبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَذَكَرَ آخَرَ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ؛ فَلا يَصُومُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح)

۲۳۳۵۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صوم کا پختہ ارادہ طلوع فجر سے پہلے نہ کر لے تو وہ صوم نہ رکھے۔"

2336۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلا صِيَامَ لَهُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح)

۲۳۳۶۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے صوم کی نیت رات ہی میں نہ کر لی ہو تو اس کا صوم نہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2337- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: ((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ؛ فَلا يَصُومُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح موقوف)

۲۳۳۷۔ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ جس نے رات ہی میں صوم کی پختہ نیت نہ کر لی ہو تو وہ صوم نہ رکھے۔

2338- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: لا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح موقوف)

۲۳۳۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس شخص کا صوم نہیں جو فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت نہ کرلے۔

2339- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: لا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح موقوف)

۲۳۳۹۔ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس شخص کا صوم نہیں جو فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت نہ کرلے۔

2340- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حِبَّانُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: لا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح موقوف)

۲۳۴۰۔ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس شخص کا صوم نہیں جو فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت نہ کرلے۔

2341- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ؛ قَالَتْ: لا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٣٣ (صحيح موقوف)

۲۳۴۱۔ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس شخص کا صوم نہیں جو فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت نہ کرلے۔

2342- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ حَفْصَةَ؛

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: لا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .

أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ .

تخريج: انظر حديث رقم : ۲۳۳۳ (صحيح موقوف)

۲۳۴۲۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس شخص کا صیام نہیں جو فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت نہ کر لے۔

مالک بن انس نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی مالک نے اسے منقطعاً روایت کیا ہے، کیونکہ زہری نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا ہے۔

2343۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ: لا يَصُومُ إِلا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .

تخريج: انظر حديث رقم : ۲۳۳۳ (صحيح موقوف)

۲۳۴۳۔ ام المومنین عائشہ و ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل روایت ہے کہ صرف وہی شخص صوم رکھے جو فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت کر لے۔

2344۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: إِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلا يَصُمْ .

تخريج: انظر حديث رقم : ۲۳۳۳ (صحيح)

۲۳۴۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آدمی نے رات ہی میں صوم کی پختہ نیت نہ کی ہو تو وہ صیام نہ رکھے۔

2345۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لا يَصُومُ إِلا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .

تخريج: انظر حديث رقم : ۲۳۳۳ (صحيح)

۲۳۴۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ صوم صرف وہی رکھے جس نے فجر سے پہلے صوم کی پختہ نیت کر لی ہو۔

69۔ صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام

۶۹۔ باب: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے صیام کا بیان

2346۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبُّ الصَّلاةِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صَلاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ)) .

تخريج: انظر حديث رقم : ۱٦۳۱ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۴۶۔عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کو صیام میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ صیام داود علیہ السلام کے تھے، وہ ایک دن صوم رکھتے تھے اور ایک دن بغیر صوم کے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب صلاۃ بھی داود علیہ السلام کی صلاۃ تھی، وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی رات قیام کرتے تھے اور رات کے چھٹویں حصے میں پھر سوتے تھے۔''

70۔صَوْمُ النَّبِيِّ ـ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي ـ وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۷۰۔باب: نبی اکرم ﷺ (میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں) کے صیام اور اس سلسلے میں ناقلینِ حدیث کے اختلاف کا ذکر

2347۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلا سَفَرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٤٧٠) (حسن) (الصحيحة ٥٨٠، وتراجع الألباني ٤٠٤)

۲۳۴۷۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضر میں ہوں یا سفر میں ایام بیض میں بغیر صوم کے نہیں رہتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو ایامِ بیض (روشن راتوں والے دن) کہا جاتا ہے، کیونکہ ان راتوں میں چاند ڈوبنے کے وقت سے لے کر صبح تک پوری رات رہتا ہے۔

2348۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ، وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

تخريج: خ/الصوم٥٣(١٩٧١)، م/الصوم٣٤(١١٥٧)، ت/الشمائل٤٢(٢٨٣)، ق/الصوم٣٠(١٧١١)، (تحفة الأشراف: ٥٤٤٧)، حم٢٢٧/١، ٢٣١، ٢٤١، ٢٧١، ٣٠١، ٣٢١ دي/الصوم٣٦(١٧٨٤) (صحيح)

۲۳۴۸۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صوم رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے: آپ صوم رکھنا بند نہیں کریں گے، اور آپ بغیر صوم کے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صوم رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اور آپ جب سے مدینہ آئے رمضان کے علاوہ آپ نے کسی بھی مہینے کے مسلسل صیام نہیں رکھے۔

2349۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مَرْوَانَ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: مَايُرِيدُ أَنْ يَصُومَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٦٠٢) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۴۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صوم سے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے: آپ بغیر صوم کے رہیں گے ہی نہیں، اور بغیر صوم کے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صوم رکھیں گے ہی نہیں۔

2350- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلا غَيْرَ رَمَضَانَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٣٢ (صحيح)

۲۳۵۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ ہی میں یہ جانتی ہوں کہ آپ نے کبھی پوری رات صبح تک قیام کیا ہو اور نہ ہی میں یہ جانتی ہوں کہ رمضان کے علاوہ آپ نے کبھی کوئی پورا مہینہ صوم رکھا ہو۔

2351- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلا رَمَضَانَ.

تخريج: م/الصوم ٣٤ (١١٥٦)، ت/الصوم ٥٧ (٧٦٨)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٠٢) (صحيح)

۲۳۵۱۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے صیام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ صوم رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ (برابر) صوم ہی رکھا کریں گے، اور آپ افطار کرتے (صوم نہ رکھتے) تو ہم کہتے کہ آپ برابر بغیر صوم کے رہیں گے، رسول اللہ ﷺ نے مدینے آنے کے بعد سوائے رمضان کے کبھی کوئی پورا مہینہ صوم نہیں رکھا۔

2352- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ، بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ.

تخريج: د/الصوم ٥٦ (٢٤٣١)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٨٠)، حم ٦/١٨٨ (صحيح)

۲۳۵۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک صوم رکھنے کے لیے سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا تھا، بلکہ آپ اسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔

2353- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُمَا أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ .

تـخريج: خ/الصوم ٥٢ (١٩٦٩)، م/الصيام ٣٤ (١١٥٦)، د/الصيام ٥٩ (٢٤٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٧١٠)، ط/الصوم ٢ (٥٦)، حم ١٠١/٦، ١٥٣، ٢٤٢ (صحيح)

٢٣٥٣۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوم سے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ بغیر صوم کے نہیں رہیں گے اور بغیر صوم کے رہتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صوم رکھیں گے ہی نہیں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی اور مہینے میں صوم رکھتے نہیں دیکھا۔

2354۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لا يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٢١٧٧ (صحيح)

٢٣٥٤۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے شعبان اور رمضان کے مسلسل دو مہینے صوم نہیں رکھتے تھے۔

2355۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلا شَعْبَانَ، وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٢١٧٨ (حسن صحيح)

٢٣٥٥۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی بھی مہینے میں پورا صوم نہیں رکھتے تھے سوائے شعبان کے، آپ اسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔

2356۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَّتَهُ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٧٥٠) (صحيح)

٢٣٥٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ صوم نہیں رکھتے تھے، آپ شعبان کے پورے یا اکثر دن صوم سے رہتے تھے۔

2357۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلا قَلِيلًا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٧٧٨) (صحيح)

۲۳۵۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے صوم رکھتے تھے سوائے چند دنوں کے۔

2358۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٥١) (صحيح)

۲۳۵۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے صوم رکھتے تھے۔

2359۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغُصْنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: ((ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ؛ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٠)، حم ٥/٢٠١ (حسن)

۲۳۵۹۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جتنا میں آپ کو شعبان کے مہینے میں صوم رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں اتنا کسی اور مہینے میں نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا: ”رجب و رمضان کے درمیان یہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غفلت برتتے ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں آدمی کے اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں صوم سے رہوں۔“

2360۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغُصْنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لا تَكَادَ تُفْطِرُ، وَتُفْطِرُ حَتَّى لاتَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلا فِي صِيَامِكَ وَإِلا صُمْتَهُمَا، قَالَ: ((أَيُّ يَوْمَيْنِ)) قُلْتُ: يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، قَالَ: ((ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ؛ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٩)، حم ٥/٢٠١، ٢٠٦، وقد أخرجه: د/الصوم ٦٠ (٢٤٣٦)، دي/الصوم ٤١ (١٧٩١) (حسن صحيح)

۲۳۶۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ صوم رکھتے ہیں یہاں تک کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ صوم بند ہی نہیں کریں گے اور بغیر صوم کے رہتے ہیں یہاں تک کہ لگتا ہے کہ صوم رکھیں گے ہی نہیں سوائے دو دن کے کہ اگر وہ آپ کے صوم کے درمیان میں آ گئے (تو ٹھیک ہے) اور اگر نہیں آئے تو بھی آپ ان میں صوم رکھتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ”وہ دو دن کون سے ہیں؟“ میں نے عرض کی: وہ پیر اور جمعرات کے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دو دن وہ ہیں جن میں اللہ رب العالمین کے سامنے ہر ایک کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں صوم سے رہوں۔''

2361۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ الْغِفَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَيُقَالُ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ، فَيُقَالُ: لَا يَصُومُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٤)، حم ٥/٢٠١ (حسن صحيح)

۲۳۶۱۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ برابر صوم رکھتے جاتے تھے، یہاں تک کہ کہا جانے لگتا کہ آپ بغیر صوم کے رہیں گے ہی نہیں، اور (مسلسل) بغیر صوم کے رہتے یہاں تک کہ کہا جانے لگتا کہ آپ صوم رکھیں گے ہی نہیں۔

2362۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٥٢) (صحيح)

۲۳۶۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کے صوم کا اہتمام فرماتے تھے۔

2363۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرَّى يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢١٨٩ (صحيح)

۲۳۶۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کے دن (کے صوم) کا اہتمام فرماتے تھے۔

2364۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرَّى الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٥٦)، حم ٦/٨٠، ١٠٦ (صحيح)

۲۳۶۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کے دن (کے صوم) کا اہتمام فرماتے تھے۔

2365۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرَّى يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٦٣) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۶۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کے دن (کے صوم) کا اہتمام فرماتے تھے۔

2366- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦١٤٠) (صحيح)

۲۳۶۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کو صوم رکھتے تھے۔

2367- أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ هَذِهِ الْجُمُعَةِ وَالاثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨١٦١) (حسن)

۲۳۶۷۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن صوم رکھتے تھے: پہلے ہفتہ کے دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کو اور دوسرے ہفتے کے دوشنبہ (پیر) کو۔

2368- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَيَوْمَ الاثْنَيْنِ، وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ.

تخريج: د/الصوم ٦٩ (٢٤٥١)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٩٦)، حم ٦/٢٨٧ (حسن)

۲۳۶۸۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کی جمعرات اور دوشنبہ (پیر) کو اور دوسرے ہفتے کے دوشنبہ (پیر) کو صوم رہتے تھے۔

2369- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ حَفْصَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٨١١) حم ٦/٢٨٧ (حسن صحيح)

۲۳۶۹۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنی داہنی ہتھیلی اپنے دائیں گال کے نیچے رکھ لیتے اور دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کے دن صوم رکھتے تھے۔

2370- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ أَبِي: أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ، وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

تخريج: د/الصوم٦٨(٢٤٥٠)، ت/الصوم٤١(٧٤٢)، ق/الصوم٣٧(١٧٢٥) مختصرا (تحفة الأشراف: ٩٢٠٦)، حم١/٤٠٦ (حسن)

٢٣٧٠۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں میں صوم رکھتے تھے اور کم ہی ایسا ہوتا کہ آپ جمعے کے دن صوم سے نہ رہے ہوں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... صحیح بخاری کی ایک حدیث (صوم/۱۹۸۴) میں خاص جمعے کے دن صوم رکھنے سے صراحت کے ساتھ ممانعت آئی ہے، تو اس حدیث کا مطلب بقول حافظ ابن حجر یہ ہے کہ اگر ان تین ایامِ بیض میں جمعہ آ پڑتا تو جمعہ کے دن صوم رکھنے کی ممانعت کی وجہ سے آپ صوم نہیں توڑتے تھے، بلکہ رکھ لیتے تھے، ممانعت تو خاص ایک دن جمعے کو صوم رکھنے کی ہے، یا بقول حافظ عینی: ایک دن آگے یا پیچھے ملا کر جمعے کو صوم رکھتے تھے، لیکن قابلِ قبول توجیہ حافظ ابن حجر ہی کی ہے، کیوں کہ آپ تین دن ایامِ بیض کے صوم تو رکھتے ہی تھے، اور پھر دو دن جمعے کی مناسبت سے بھی رکھتے ہوں، یہ کہیں منقول نہیں ہے، یا پھر یہ کہا جائے کہ خاص اکیلے جمعے کے دن کی ممانعت امت کے لیے ہے، اور صوم رکھنا آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔

2371- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢١٩٠)، حم ٢/٣٣١ ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٤٠٧، ٢٤٠٨، ٢٤٠٩ (صحيح)

٢٣٧١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چاشت کی دونوں رکعتوں کا حکم دیا اور یہ کہ میں وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں اور ہر مہینے میں تین دن صوم رکھا کروں۔

2372- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ - يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ -.

تخريج: خ/الصوم٦٩(٢٠٠٦)، م/الصوم١٩(١١٣٢)، (تحفة الأشراف: ٥٨٦٦)، حم١/٢١٣، ٢٢٢، ٣٦٧ (صحيح)

٢٣٧٢۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے عاشوراء کے صوم کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی دن کا صوم اور دنوں سے بہتر جان کے رکھا ہو، سوائے اس دن کے، یعنی ماہِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رمضان کے اور عاشوراء کے۔

2373- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ - يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي هَذَا الْيَوْمِ: ((إِنِّي صَائِمٌ؛ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ)).

تخريج: خ/الصوم٦٩(٢٠٠٣)، م/الصوم١٩(١١٢٥)، (تحفة الأشراف: ١١٤٠٨)، ط/الصوم١١(٣٤)، حم٩٥/٤، ٩٧ (صحيح)

۲۳۷۳- حمید بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو عاشوراء کے دن منبر پر کہتے سنا: ''اے مدینہ والو! تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن میں کہتے ہوئے سنا کہ میں صوم سے ہوں تو جو صوم رکھنا چاہے وہ رکھے۔

2374- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ امْرَأَتِهِ؛ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ، وَخَمِيسَيْنِ.

تخريج: د/الصوم٦١(٢٤٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٩٧)، حم ٢٧١/٥، ٢٨٨/٦، ٢٨٩، ٣١٠، ٤٢٣، يأتي عند المؤلف في باب٨٣ بأرقام: ٢٤١٩، ٢٤٢٠، ٢٤٢١ (صحيح)

۲۳۷۴- نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے روز، ذی الحجہ کے نو دنوں میں، ہر مہینے کے تین دنوں میں یعنی: مہینے کے پہلے دوشنبہ (پیر) کو اور پہلے اور دوسرے جمعرات کو صوم رکھتے تھے۔

71- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي الْخَبَرِ فِيهِ

۷۱- باب: اس حدیث میں عطا پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2375- أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الأَبَدَ فَلا صَامَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٣٣٠، ٨٦٠١) (صحيح)

۲۳۷۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ صیام رکھے تو اس نے صیام ہی نہیں رکھے۔''

2376- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الأَبَدَ فَلا صَامَ، وَلا أَفْطَرَ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۷۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ صیام رکھے اس نے نہ صیام رکھے اور نہ افطار کیا۔''

2377۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعُقْبَةُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ؛ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الأَبَدَ؛ فَلا صَامَ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۳۷۵ (صحيح)

۲۳۷۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ صیام رکھے تو اس نے صیام ہی نہیں رکھے۔''

2378۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ؛ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الأَبَدَ؛ فَلا صَامَ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۳۷۵ (صحيح)

۲۳۷۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ صیام رکھے اس نے صیام ہی نہیں رکھے۔''

2379۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ❶ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الأَبَدَ؛ فَلا صَامَ، وَلا أَفْطَرَ)).

تخريج: خ/الصوم٥٧(١٩٧٧)، ٥٩(١٩٧٩)، م/الصوم٣٥(١١٥٩)، ت/الصوم ٥٧ (٧٧٠)، ق/الصوم ٢٨ (١٧٠٦)، (تحفة الأشراف: ٨٦٣٥، ٨٩٧٢)، حم٢/١٦٤، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩٩، ٢١٢، ٣٢١، ويأتي عند المؤلف ٢٣٩٩ الى ٢٤٠٣ (صحيح)

۲۳۷۹۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ صیام رکھے اس نے نہ تو صیام ہی رکھے اور نہ ہی کھایا پیا۔''

فائدہ ❶: ......سند میں مبہم راوی ابوالعباس الشاعر ہیں جن کے نام کی صراحت اگلی روایت میں آئی ہے۔

2380۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ، أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الأَبَدِ ((لا صَامَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ صَامَ الأَبَدَ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۳۸۰۔عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو خبر ملی کہ میں صوم رکھتا ہوں، پھر مسلسل صوم رکھتا ہوں، اور راوی نے پوری حدیث بیان کی۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے صیامِ ابد کا ذکر کیسے کیا، مگر اتنا یاد ہے کہ انہوں نے یوں کہا: ''اس شخص نے صیام نہیں رکھے جس نے ہمیشہ صیام رکھے۔''

72-اَلنَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، وَذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ فِي الْخَبَرِ فِيهِ

۷۲۔ باب: صیامِ دہر (ہمیشہ صیام رکھنے) کی ممانعت، اور اس سلسلے کی حدیث میں مطرف بن عبداللہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2381- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّهِ! إِنَّ فُلانًا لايُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ، قَالَ: ((لاصَامَ، وَلا أَفْطَرَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٨٥٨)، حم ٤/٤٢٦، ٤٣١، ٤٣٣ (صحيح)

۲۳۸۱۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! فلاں شخص کبھی دن کو افطار نہیں کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے نہ صیام رکھے، نہ افطار کیا۔''

2382- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُومُ - الدَّهْرَ- قَالَ: ((لا صَامَ، وَلا أَفْطَرَ)).

تخريج: ق/الصوم٢٨(١٧٠٥)، (تحفة الأشراف: ٥٣٥٠)، حم ٥/٢٤، ٢٥، ٢٦، د/الصوم٣٧(١٧٨٥) (صحيح)

۲۳۸۲۔عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا تھا جو ہمیشہ صیام رکھتا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اس نے نہ صیام رکھے اور نہ ہی افطار کیا۔''

2383- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ: فِي صَوْمِ الدَّهْرِ: ((لا صَامَ، وَلا أَفْطَرَ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۸۳۔عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صیامِ دہر رکھنے والے کے بارے میں فرمایا: ''نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے صیام رکھے اور نہ ہی افطار کیا۔“

73۔ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى غَيْلانَ بْنِ جَرِيرٍ فِيهِ

۷۳۔باب: اس سلسلے میں غیلان بن جریر پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2384۔ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو هِلالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلانُ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ وَهُوَ ابْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ؛ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! هَذَا لايُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: ((لا صَامَ ، وَلاأَفْطَرَ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٦٦٥) (صحيح بما بعده)

(اگلی روایت سے تقویت پا کر یہ بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''ابوہلال راسبی'' ذرا کمزور راوی ہیں)

۲۳۸۴۔عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو ہم سب کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، (اس کے بارے میں) لوگوں نے عرض کی: اللہ کے نبی! یہ شخص ایسا ہے جو اتنی مدت سے افطار نہیں کر رہا ہے (یعنی برابر صیام رکھ رہا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ اس نے صیام رکھے، نہ افطار ہی کیا۔“

2385۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَيْلانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ؛ فَقَالَ عُمَرُ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولا ، وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ؛ فَقَالَ: ((لا صَامَ ، وَلا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ ، وَمَاأَفْطَرَ)) .

تخريج: م/الصوم ٣٦(١١٦٢)، د/الصوم٥٣ (٢٤٢٦)، ت/الصوم ٥٦(٧٦٧)، (ق/الصوم ٣١ (١٧١٣)، ٤٠ (١٧٣٠)، ٤١ (١٧٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٢١١٧)، حم ٢٩٥/٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٩، ٣٠٣، ٣٠٨، ٣١٠، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٣٨٩ (صحيح)

۲۳۸۵۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے صیام کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ناراض ہو گئے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ کے رب (معبودِ برحق) ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر، راضی ہیں، نیز آپ سے ہمیشہ صوم رکھنے والے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس نے نہ صیام رکھے، نہ ہی افطار کیا۔“

74۔سَرْدُ الصِّيَامِ

۷۴۔باب: مسلسل صیام رکھنے کا بیان

2386۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: ((صُمْ إِنْ شِئْتَ، أَوْ أَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ)).

تخريج: م/الصوم ١٧ (١١٢١)، د/الصوم ٤٢ (٢٤٠٢)، (تحفة الأشراف: ١٦٨٥٧)، د/الصوم ١٥ (١٧٤٨) (صحيح)

٢٣٨٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! میں ایک ایسا آدمی ہوں جو مسلسل صیام رکھتا ہوں، تو کیا سفر میں بھی صوم رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔“

75۔ صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۷۵۔ باب: دو دن صوم رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کا بیان اور اس سلسلے میں ناقلین حدیث کے اختلاف کا ذکر

2387۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ))، قَالُوا: فَثُلُثَيْهِ، قَالَ: ((أَكْثَرَ)) قَالُوا: فَنِصْفَهُ، قَالَ: ((أَكْثَرَ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، صَوْمُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٦٥٢) (صحيح)

٢٣٨٧۔ عمرو بن شرجیل ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: ایک آدمی ہے جو ہمیشہ صیام رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میری خواہش ہے کہ وہ کبھی کھاتا ہی نہیں“ ❶ لوگوں نے عرض کی: دو تہائی ایام رکھے تو؟ ❷ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی زیادہ ہے“، لوگوں نے عرض کی: اور آدھا رکھے تو؟ ❸ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی زیادہ ہے“، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اتنے صیام نہ بتاؤں جو سینے کی سوزش کو ختم کردیں، یہ ہر مہینے کے تین دن کے صیام ہیں۔“

فائدہ ❶ :......یعنی نہ دن میں نہ رات میں یہاں تک کہ بھوک سے مرجائے، اس سے مقصود اس کے اس عمل پر اپنی ناگواری کا اظہار ہے اور یہ بتانا ہے کہ یہ ایک ایسا مذموم عمل ہے کہ اس کے لیے بھوک سے مرجانے کی تمنا کی جائے۔

فائدہ ❷ :......یعنی دو دن صوم رکھے اور ایک دن افطار کرے تو کیا حکم ہے؟۔

فائدہ ❸ :......یعنی ایک دن صوم رکھے اور ایک دن افطار کرے تو کیا حکم ہے؟۔

2388۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ؛ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا تَقُولُ: فِي رَجُلٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا))، قَالَ: فَثُلُثَيْهِ، قَالَ: ((أَكْثَرَ))، قَالَ: فَنِصْفَهُ، قَالَ: ((أَكْثَرَ))، قَالَ: أَفَلا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((صِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح بما قبله)

(یہ روایت مرسل ہے، پچھلی روایت سے تقویت پا کر صحیح ہے)

۲۳۸۸۔ عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو صیامِ دہر رکھے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو یہ چاہوں گا کہ کبھی کچھ کھائے ہی نہ''، اس نے کہا: اس کا دو تہائی رکھے تو؟ آپ نے فرمایا: ''زیادہ ہے''، اس نے کہا: آدھے ایام رکھے تو؟ آپ نے فرمایا: ''زیادہ ہے''، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو سینے کی سوزش کو ختم کر دے''، لوگوں نے کہا: ہاں (ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا: ''یہ ہر مہینے میں تین دن کا صوم ہے۔''

2389- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: ((لا صَامَ وَلا أَفْطَرَ، أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((أَوَ يُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ)) قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام)) قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّي أُطِيقُ ذَلِكَ)) قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((ثَلاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، هَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۳۸۵ (صحيح)

۲۳۸۹۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس شخص کا معاملہ کیسا ہے جو صیامِ دہر رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے نہ صیام رکھے اور نہ ہی افطار کیا''۔ (راوی کو شک ہے ''لا صيام و لا أفطر'' کہا، یا ''لم يصم ولم يفطر'' کہا، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس شخص کا معاملہ کیسا ہے جو دو دن صوم رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: (اچھا) اس شخص کا معاملہ کیسا ہے جو ایک دن صوم رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ داود علیہ السلام کا صیام ہے''، انہوں نے کہا: اس شخص کا معاملہ کیسا ہے جو ایک دن صوم رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ''میری خواہش ہے کہ میں اس کی طاقت رکھوں''، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن صوم رکھنا اور رمضان کے صیام رکھنا یہی صیامِ دہر ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

76۔صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ، وَذِكْرُ اخْتِلافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ فِي ذَلِكَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

۷۶۔ باب: ایک دن صوم رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان اور اس سلسلے میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کے رواۃ کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر

2390۔ قَالَ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

تخريج: خ/الصوم ٥٨ (١٩٧٨)، وفضائل القرآن ٣٤ (٥٠٥٢)، (تحفة الأشراف: ٨٩١٦)، حم ٢/١٥٨، ١٨٨، ١٩٢، ٢١٠ (صحيح)

۲۳۹۰۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صیام میں سب سے افضل داود علیہ السلام کے صیام ہیں، وہ ایک دن صوم رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔“

2391۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَقَالَتْ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ؛ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ائْتِنِي بِهِ)) فَأَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَصُومُ؟)) قُلْتُ: كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: ((صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ، وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ ـ عَلَيْهِ السَّلام ـ صَوْمُ يَوْمٍ، وَفِطْرُ يَوْمٍ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۹۱۔مجاہد کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے والد نے میری شادی ایک اچھے خاندان والی عورت سے کردی، چنانچہ وہ اس کے پاس آتے اور اس سے اس کے شوہر کے بارے میں پوچھتے، تو (ایک دن) اس نے کہا: یہ بہترین آدمی ہیں، ایسے آدمی ہیں کہ جب سے میں ان کے پاس آئی ہوں، انہوں نے نہ ہمارا بستر روندا ہے اور نہ ہم سے بغل گیر ہوئے ہیں، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے میرے پاس لے کر آو“، میں والد کے ساتھ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: ”تم کس طرح صیام رکھتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ہر روز، آپ نے فرمایا: ”ہفتے میں تین دن صیام رکھا کرو“، میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”اچھا دو دن صیام رکھا کرو اور ایک دن افطار کرو“، میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا سب سے افضل صیام رکھا کرو جو داود علیہ السلام کے صیام ہیں، ایک دن صیام اور ایک دن افطار۔''

2392۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَبْدُاللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً، فَجَاءَ يَزُورُهَا، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ؟ فَقَالَتْ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ، وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ؛ فَوَقَعَ بِي، وَقَالَ: زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَلْتَهَا، قَالَ: فَجَعَلْتُ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالِاجْتِهَادِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَكِنِّي أَنَا أَقُومُ، وَأَنَامُ، وَأَصُومُ، وَأُفْطِرُ، فَقُمْ، وَنَمْ، وَصُمْ، وَأَفْطِرْ)) قَالَ: ((صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) فَقُلْتُ: أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَام - صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) قُلْتُ: أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ))، ثُمَّ انْتَهَى إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ، وَأَنَا أَقُولُ: أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٣٩٠ (صحيح)

۲۳۹۲۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی ایک عورت سے کر دی، وہ اس سے ملاقات کے لیے آئے، تو اس سے پوچھا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ اس نے کہا: کیا ہی بہترین آدمی ہیں، نہ رات میں سوتے ہیں اور نہ دن میں کھاتے پیتے ہیں، ❶ تو انہوں نے مجھے سخت سست کہا اور بولے: میں نے تیری شادی ایک مسلمان شریف زادی سے کی ہے اور تو اسے چھوڑے رکھے ہے۔ میں نے ان کی بات پر دھیان نہیں دیا اس لیے کہ میں اپنے اندر قوت اور (نیکیوں میں) آگے بڑھنے کی صلاحیت پاتا تھا، یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''میں رات میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، صیام بھی رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں، تو تم بھی قیام کرو اور سوؤ بھی اور صیام رکھو اور افطار بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن صیام رکھا کرو'' میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر تم صیامِ داودی رکھا کرو، ایک دن صیام رکھو اور ایک دن کھاؤ پیو''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہر مہینہ ایک مرتبہ قرآن پڑھا کرو''، پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن پر آ کر ٹھہر گئے، اور میں کہتا ہی رہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

فائدہ ❶: ......یعنی رات میں قیام کرتے ہیں اور دن میں صیام سے رہتے ہیں۔

2393۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجْرَتِي فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَنَّ، نَمْ، وَقُمْ، وَصُمْ، وَأَفْطِرْ؛ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِصَدِيقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّهُ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ، وَإِنَّهُ حَسْبُكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا؛ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا)) قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قَالَ: ((صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قَالَ: ((صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامِ -)) قُلْتُ: وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: ((نِصْفُ الدَّهْرِ)).

تخريج: خ/الصوم ٥٤ (١٩٧٤) مختصراً، ٥٥ (١٩٧٥)، الأدب ٨٤ (٦١٣٤)، النكاح ٨٩ (٥١٩٩)، م/الصوم ٣٥ (١١٥٩)، (تحفة الأشراف: ٨٩٦٠)، حم ٢/١٨٨، ١٩٨، ٢٠٠ (صحيح)

۲۳۹۳۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں داخل ہوئے اور فرمایا: ''کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی ہے کہ تم رات میں قیام کرتے ہو اور دن میں صیام رکھتے ہو؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ایسا ہرگز نہ کرو، سوؤ بھی اور قیام بھی کرو، صیام بھی رہو اور کھاؤ پیو بھی، کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بدن کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہارے دوست کا تم پر حق ہے، توقع ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو، تمہارے لیے بس اتنا کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین دن صیام رکھا کرو، یہی صیامِ دہر ہوگا، کیونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے، میں نے عرض کی: میں اپنے اندر طاقت پاتا ہوں، تو میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کردی گئی، آپ نے فرمایا: ''ہر ہفتے تین دن صیام رکھا کرو''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، تو میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی، آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے صیام رکھو''، میں نے کہا: داود علیہ السلام کا صیام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن صیام، ایک دن افطار۔''

2394- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ، وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ؟)) فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ، وَأَفْطِرْ، وَنَمْ، وَقُمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ)) قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ)) فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ، وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ)) قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ))، قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

تخريج: خ/الصوم ٥٦ (١٩٧٦)، الأنبياء ٣٨ (٣٤١٨)، م/الصوم ٣٥ (١١٥٩)، د/الصوم ٥٣ (٢٤٢٧)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف : ٨٦٤٥) (صحيح)

۲۳۹۴۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ میں جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ رات کو قیام کروں گا اور دن کو صیام رکھا کروں گا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم ایسا کہتے ہو؟ میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! ہاں میں نے یہ بات کہی ہے، آپ نے فرمایا: ”تم ایسا نہیں کر سکتے، تم صیام بھی رکھو اور افطار بھی کرو، سوؤ بھی اور قیام بھی کرو اور مہینے میں تین دن صیام رکھو، کیونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ صیامِ دہر (پورے سال کے صیام) کے مثل ہے“، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”ایک دن صیام رکھو اور دو دن افطار کرو“، پھر میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”اچھا ایک دن صیام رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ داود علیہ السلام کا صیام ہے، یہ بہت مناسب صیام ہے“، میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”اس سے بہتر کچھ نہیں۔“

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اگر میں نے مہینے میں تین دن صیام رکھنے کی رسول اللہ ﷺ کی بات قبول کر لی ہوتی تو یہ میرے اہل وعیال اور میرے مال سے میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔

2395۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ - عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قُلْتُ: أَيْ عَمِّ حَدِّثْنِي عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَجْتَهِدَ اجْتِهَادًا شَدِيدًا، حَتَّى قُلْتُ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؛ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَانِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ فِي دَارِي؛ فَقَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ؟))، فَقُلْتُ: قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((فَلا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ))، قُلْتُ: إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الاثْنَيْنِ، وَالْخَمِيسَ)) قُلْتُ: فَإِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلام - فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمًا صَائِمًا، وَيَوْمًا مُفْطِرًا، وَإِنَّهُ كَانَ إِذَا وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ، وَإِذَا لاقَى لَمْ يَفِرَّ)).

تخريج: انظرحديث رقم : ٢٣٩٣ (منكر) (جمعرات اور سوموار کا تذکرہ منکر ہے، باقی حصے صحیح ہیں)

۲۳۹۵۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: چچا جان! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے جو کہا تھا اسے مجھ سے بیان کیجیے۔ انہوں نے کہا: بھتیجے! میں نے پختہ عزم کر لیا تھا کہ میں اللہ کی عبادت کے لیے بھرپور کوشش کروں گا، یہاں تک کہ میں نے کہہ دیا کہ میں ہمیشہ صیام رکھوں گا اور ہر روز دن و رات قرآن پڑھا کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے اسے سنا تو میرے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ گھر کے اندر میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پاس آئے، پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے کہا ہے کہ میں ہمیشہ صیام رکھوں گا اور قرآن پڑھوں گا؟'' میں نے عرض کی: ہاں اللہ کے رسول! میں نے ایسا کہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو (بلکہ) ہر مہینے تین دن صیام رکھ لیا کرو''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہر ہفتے سے دو دن دوشنبہ (پیر) اور جمعرات کو صیام رکھ لیا کرو''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کا صیام رکھا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ بہتر اور مناسب صیام ہے، وہ ایک دن صیام رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور وہ جب وعدہ کر لیتے تو وعدہ خلافی نہیں کرتے تھے اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تھی تو بھاگتے نہیں تھے۔''

77ـ ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

۷۷۔ باب: صیام میں زیادتی وکمی کا بیان اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر

2396ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَاللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ ـ عَلَيْهِ السَّلام ـ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

تخريج: م/الصوم ٣٥ (١١٥٩)، (تحفة الأشراف: ٨٨٩٦)، حم ٢/٢٠٥، ٢٢٥ (صحيح)

۲۳۹۶۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ایک دن صیام رکھ تمھیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔'' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''دو دن صیام رکھ تمھیں باقی دنوں کا اجر ملے گا''، انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تین دن صیام رکھو اور تمھیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔'' انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''چار دن صیام رکھو اور تمھیں باقی دنوں کا بھی اجر ملے گا، انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر داود علیہ السلام کے صیام رکھو جو اللہ کے نزدیک سب سے افضل صیام ہیں، وہ ایک دن صیام رکھتے تھے اور ایک دن بغیر صیام کے رہتے تھے۔''

2397ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاءِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَـنْ مُـطَرِّفٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الصَّوْمَ؛ فَقَالَ: ((صُـمْ مِـنْ كُـلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ))، فَـقُـلْتُ: إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((صُمْ مِنْ كُلِّ تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ)) قُلْتُ: إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ)) قُلْتُ: إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٩٧١)، حم ٢ ٢٢٤ (صحيح)

٢٣٩٧۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے صیام کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہر دس دن پر ایک دن صیام رکھو، تمھیں ان باقی نو دنوں کا اجر وثواب ملے گا''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہر نو دن پر ایک دن صیام رکھو اور تمھیں ان آٹھ دنوں کا بھی ثواب ملے گا''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہر آٹھ دن پر ایک دن صیام رکھ اور تجھے باقی سات دنوں کا بھی ثواب ملے گا''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ برابر اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''ایک دن صیام رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

2398۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ؛ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُمْ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ عَشَرَةٍ)) فَقُلْتُ: زِدْنِي، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ)) قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةٍ)) قَـالَ ثَـابِـتٌ: فَـذَكَـرْتُ ذٰلِكَ لِـمُـطَرِّفٍ، فَقَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ، وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ، وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٦٥٥)، حم ٢/١٦٥، ٢٠٩ (صحيح)

٢٣٩٨۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن صیام رکھ تمھیں دس دن کا ثواب ملے گا''، میں نے عرض کی: میرے لیے کچھ اضافہ فرما دیجیے، آپ نے فرمایا: ''دو دن صیام رکھ تمھیں نو دن کا ثواب ملے گا''، میں نے عرض کی: میرے لیے کچھ اور بڑھا دیجیے، آپ نے فرمایا: ''تین دن صیام رکھ لیا کرو تمھیں آٹھ دن کا ثواب ملے گا۔''

ثابت کہتے ہیں: میں نے مطرف سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ کام میں تو بڑھ رہے ہیں لیکن اجر میں گھٹتے جا رہے ہیں، (یہ الفاظ محمد بن اسماعیل بن ابرہیم کے ہیں۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

78۔صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، وَاخْتِلافُ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

۷۸۔باب: مہینے میں دس دن کا صیام اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر

2399۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَسْبَاطٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلا الْخَيْرَ، قَالَ: ((لا صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ، وَلَكِنْ أَدُلُّكَ عَلَى صَوْمِ الدَّهْرِ، ثَلاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ عَشْرًا))، فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ ـ عَلَيْهِ السَّلام ـ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ۲۳۷۹ (صحیح)

۲۳۹۹۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم رات میں قیام کرتے ہو اور دن کو صیام رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اس سے خیر کا ارادہ کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ کا صیام رکھا اس نے صیام ہی نہیں رکھا، لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہمیشہ کا صیام کیا ہے؟ یہ مہینے میں صرف تین دن کا صیام ہے''، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''پانچ دن رکھ لیا کرو''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو دس دن رکھ لیا کرو''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تم صوم داود علیہ السلام رکھا کرو''، وہ ایک دن صیام رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔''

2400۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ: قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ ـ وَكَانَ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ صَدُوقًا ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

تخریج: انظر حدیث رقم: ۲۳۷۹ و ۲۳۹۰ (صحیح)

۲۴۰۰۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

2401۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ ـ هُوَ الشَّاعِرُ ـ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، هَجَمَتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لا صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ، صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلا يَفِرُّ إِذَا لاقَى)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۳۷۹ (صحيح)

۲۴۰۱۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''عبداللہ بن عمرو! تم ہمیشہ صیام رکھتے ہو اور رات میں قیام کرتے ہو، جب تم ایسا کرو گے تو آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی اور نفس تھک جائے گا، جو ہمیشہ صیام سے رہے گا اس کا صیام نہ ہوگا، ہر مہینے میں تین دن کا صیام پورے سال کے صیام کے برابر ہے''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''صومِ داود رکھو، وہ ایک دن صیام رکھتے تھے اور ایک دن بغیر صیام کے رہتے تھے اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں تھے۔''

2402۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْرَأْ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ: ((فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ))، وَقَالَ: ((صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ))، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ: ((صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۳۹۰ (صحيح)

۲۴۰۲۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: قرآن ایک مہینے میں پڑھا کرو''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اور پھر میں برابر آپ سے مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ دن میں پڑھا کرو، اور مہینے میں تین دن صیام رکھو''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، تو میں برابر آپ سے مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کا صیام رکھو، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے، وہ ایک دن صیام رکھتے تھے اور ایک دن بغیر صیام کے رہتے تھے۔''

2403۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ - الشَّاعِرَ - أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ؛ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، وَإِمَّا لَقِيَهُ، قَالَ: ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ، وَلا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيْلَ، فَلا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، وَلأَهْلِكَ حَظًّا، وَصُمْ، وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ، وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ))، قَالَ: ((إِنِّي أَقْوَى لِذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ))، إِذًا قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ؟ يَا نَبِيَّ اللَّهِ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ: ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى)) قَالَ: وَمَنْ لِي بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!.

تخريج: انظر رقم ٢٣٩٠ (صحيح الإسناد)

۲۴۰۳۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ میں صیام رکھتا ہوں اور مسلسل رکھتا ہوں، اور رات میں صلاۃ تہجد پڑھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، یا آپ ان سے ملے تو آپ نے فرمایا: ''کیا مجھے خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم (ہمیشہ) صیام رکھتے ہو اور کبھی بغیر صیام کے نہیں رہتے اور رات میں تہجد کی صلاۃ پڑھتے ہو، تم ایسا نہ کرو، کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی ایک حصہ ہے، اور تمہارے نفس کا بھی ایک حصہ ہے، تمہاری بیوی کا بھی ایک حصہ ہے، تم صیام بھی رکھو اور افطار بھی کرو، صلاۃ بھی پڑھو اور سوؤ بھی، ہر دس دن میں ایک دن صیام رکھو، تمہیں باقی نو دنوں کا بھی ثواب ملے گا''، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تو تم صیامِ داود رکھا کرو''، پوچھا: اللہ کے نبی! داود علیہ السلام کے صیام کیسے ہوا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک دن صیام رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں تھے''، انہوں نے کہا: کون ایسا کرسکتا ہے؟ اللہ کے نبی!۔

79۔ صِيَامُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۷۹۔ باب: مہینے میں پانچ دن روزے رکھنے کا بیان

2404۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ - وَهُوَ الْحَذَّاءُ -، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؛ فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةَ أَدَمٍ رَبْعَةً حَشْوُهَا لِيفٌ؛ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، قَالَ: ((أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((خَمْسًا))، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((سَبْعًا))، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تِسْعًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِحْدَى عَشْرَةَ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرَ الدَّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ، وَفِطْرُ يَوْمٍ)).

تخريج: خ/الصوم ٥٩ (١٩٨٠)، الاستئذان ٣٨ (٦٢٧٧)، م/الصوم ٣٥ (١١٥٩)، (تحفة الأشراف: ٨٩٦٩) (صحيح

۲۴۰۴۔ ابو قلابہ ابوالملیح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے صیام کا ذکر کیا گیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ کے لیے چمڑے کا ایک درمیانی تکیہ لاکر رکھا جس کا بھراؤ کھجور کی پتیاں تھیں، آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ ہما رے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ہر مہینے میں تین دن تمہارے صیام کے لیے کافی نہیں ہیں؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (کچھ بڑھا دیجیے) آپ نے فرمایا: ''پانچ دن کرلو''، میں نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! (کچھ بڑھا دیجیے) آپ نے فرمایا: ''سات دن کرلو''، میں نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ اور بڑھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجیے! آپ نے فرمایا: ''نو دن''، میں نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! (کچھ اور بڑھا دیجیے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''گیارہ دن کرلو''، میں نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! (کچھ بڑھا دیجیے) آپ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کے صیام سے بڑھ کر کوئی صیام نہیں ہے اور وہ اس طرح ہے ایک دن صیام رکھا جائے اور ایک دن بغیر صیام کے رہا جائے۔''

80- صِيَامُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۸۰- باب: مہینے میں چار دن صیام رکھنے کا بیان

2405- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ ابْنِ فَيَّاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ))، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمَيْنِ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ))، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ))، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ))، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٩٦ (صحيح)

۲۴۰۵- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مہینے میں ایک دن صیام رکھو تمھیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا''، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''دو دن رکھ لیا کر، تجھے باقی دنوں کا ثواب مل جایا کرے گا''، میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو تین دن رکھ لیا کرو تمھیں باقی دنوں کا بھی اجر ملا کرے گا''، میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''چار دن رکھ لیا کرو باقی دنوں کا اجر بھی تمھیں ملا کرے گا''، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل صیام داود علیہ السلام کا صیام ہے، وہ ایک دن صیام رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔''

81- صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۸۱- باب: مہینے میں تین دن کے صیام کا بیان

2406- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثَةٍ، لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللهُ - تَعَالَى - أَبَدًا: أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى، وَبِالْوَتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٩٧٠)، حم ٥/١٧٣ (صحيح)

۲۴۰۶- ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی ہے میں انہیں، ان شاء اللہ، کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ نہیں سکتا: آپ نے مجھے صلاۃ الضحیٰ (چاشت کی صلاۃ) پڑھنے کی وصیت کی، اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی اور ہر مہینے تین دن صیام رکھنے کی۔

2407- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلاثٍ: بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ، وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَصَوْمِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٣٧١ (منكر)

(جمعہ کے غسل کا تذکرہ منکر ہے، صحیح ''چاشت کی صلاۃ'' ہے)

۲۴۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کا حکم دیا ہے: وتر پڑھ کر سونے کا، جمعے کے دن غسل کرنے کا ❶ اور ہر مہینے تین دن صیام رکھنے کا۔

فائدہ ❶ :...... یہی ٹکڑا منکر ہے، صحیح صلاۃ الضحیٰ ''چاشت کی صلاۃ'' ہے جیسا کہ اگلی روایت میں ہے۔

2408- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ لا أَنَامَ إِلا عَلَى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٧١ (صحيح)

۲۴۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صلاۃ الضحیٰ (چاشت کی) دو رکعتیں پڑھنے کا اور بغیر وتر پڑھے نہ سونے کا اور ہر مہینے تین دن صیام رکھنے کا حکم دیا ہے۔

2409- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَوْمٍ عَلَى وَتْرٍ، وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٧١ (منكر)

۲۴۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر پڑھ کر سونے، جمعے کے دن غسل کرنے اور ہر مہینے تین دن صیام رکھنے کا حکم دیا۔

82- ذِكْرُ الاخْتِلافِ عَلَى أَبِي عُثْمَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي صِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۸۲- باب: ہر مہینے تین دن صیام رکھنے کے سلسلے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ابوعثمان نہدی پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2410- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَـابِـتٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((شَهْرُ الصَّبْرِ ، وَثَلاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٦٢١)، حم٢٦٣/٢،٣٨٤،٥١٣ (صحيح)

۲۴۱۰۔ ابوعثمان سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''صبر کے مہینے ❶ کے اور ہر مہینے سے تین دن کے صیام صومِ دہر ہیں۔''

فائدہ ❶ :......صبر کے مہینے سے مراد رمضان کا مہینہ ہے۔

2411۔ أَخْبَـرَنَـا عَـلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللانِيُّ بِالْكُوفَةِ عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ - وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)) ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ .

تخريج: ت/الصوم٥٤(٧٦٢)، ق/الصوم٢٩(١٧٠٨)، (تحفة الأشراف: ١١٩٦٧)، حم ١٤٥/٥ (صحيح)

۲۴۱۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مہینے کے تین دن صیام رکھے تو گویا اس نے صومِ دہر رکھے''، پھر آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سچ فرمایا ہے: ﴿مَـنْ جَـاءَ بِـالْـحَسَنَةِ فَلَـهُ عَشْـرُ أَمْثَالِهَا﴾ ❶ (جو کوئی ایک نیکی لائے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا)۔''

فائدہ ❶ :......(الانعام : ١٦٠)

2412۔ أَخْبَـرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَامَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؛ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ ، أَوْ فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ)) شَكَّ عَاصِمٌ .

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف الإسناد)

(اس کی سند میں ایک مبہم راوی ہے، مگر ابوعثمان نہدی کا براہِ راست سماع ابوذر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے)

۲۴۱۲۔ ابوعثمان ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے ہر مہینے میں تین صیام رکھے تو اس نے (گویا) پورے مہینے کے صیام رکھے''، یا یہ (فرمایا): ''اس کے لیے پورے مہینے کے صیام کا ثواب ہے''، عاصم راوی کو یہاں شک ہوا ہے۔

2413۔ أَخْبَـرَنَـا قُتَيْبَةُ ، قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُـطَرِّفًا حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٧٧٢)، حم٢١٧/٤ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۱۳۔عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر مہینے کے تین دن کے صیام بہترین صیام ہیں۔“

2414۔ أَخبرَنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ: نَحْوَهُ مُرْسَلٌ.

تخريج: مرسل،تفرد به المؤلف وانظر ما قبله (ضعيف)

(مرسل ہونے کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے مگر پچھلی روایت مرفوع متصل ہے)

۲۴۱۴۔اس سند سے سعید بن ابی ہند نے روایت کی ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کہا ہے اور یہ مرسل ہے۔

2415۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٦٨٥)، حم ٢/٩٠ (صحيح بما بعده)

۲۴۱۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن صیام رکھتے تھے۔

83۔ كَيْفَ يَصُومُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۸۳۔باب: ہر مہینے تین صیام کس طرح رکھے؟ اس سلسلے کی حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا ذکر

2416۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ: يَوْمَ الاثْنَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، وَالْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ، ثُمَّ الْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح بما بعده)

(شواہد اور متابعات سے تقویت پاکر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں بڑا اضطراب ہے)

۲۴۱۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن صیام رکھتے تھے، مہینے کے پہلے دوشنبہ (پیر) کو اور اس کے بعد کے قریبی جمعرات کو، پھر اس کے بعد کے جمعرات کو۔

2417۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيَّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ، ثُمَّ الْخَمِيسَ، ثُمَّ الْخَمِيسَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي يَلِيهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٥٨١٤) (صحيح لغيره)

(شواہداور متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں بڑا اضطراب ہے)

۲۴۱۷۔ حر بن صیاح کہتے ہیں کہ میں نے ہنیدہ خزاعی سے سنا، وہ کہتے ہیں میں ام المومنین کے پاس آیا اور میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن صیام رکھتے تھے۔ مہینے کے پہلے دوشنبہ (پیر) کو، پھر جمعرات کو، پھر اس کے بعد کے قریبی جمعرات کو۔

2418۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الأَشْجَعِيُّ كُوفِيٌّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلائِيِّ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامَ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٥٨١٣)، حم ٦/٢٨٧ (ضعيف)

(اس کے راوی "ابواسحاق اشجعی" لین الحدیث ہیں)

۲۴۱۸۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چار باتیں ایسی ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نہیں چھوڑتے تھے:۔ (۱) عاشوراء کے صیام کو، (۲) ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے صیام کو ❶، (۳) ہر مہینہ کے تین صیام، (۴) اور فجر سے پہلے کی دونوں رکعتوں کو۔

فائدہ ❶ :......مراد ذی الحجہ کے ابتدائی نو دن ہیں، ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اس سے خارج ہے، کیونکہ یوم النحر کو صیام رکھنا جائز نہیں۔

2419۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ امْرَأَتِهِ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ، وَخَمِيسَيْنِ .

تخريج: انظرحديث رقم : ٢٣٧٤ (صحيح لغيره)

(شواہد اور متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں بڑا اضطراب ہے)

۲۴۱۹۔ نبی اکرم ﷺ کی بعض بیویوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے نو صیام ❶، عاشوراء کے دن (یعنی دسویں محرم کو) اور ہر مہینے میں تین صیام رکھتے ہر مہینے کے پہلے دوشنبہ (پیر) کو، اور دوسرا اس کے بعد والی جمعرات کو، پھر اس کے بعد والی جمعرات کو۔

فائدہ ❶ :......پہلی تاریخ سے لے کر نویں تاریخ تک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2420ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ امْرَأَتِهِ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ الْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ: الاثْنَيْنِ، وَالْخَمِيسَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٧٤ (صحيح بلفظ "والخميسين")

۲۴۲۰ـ نبی اکرم ﷺ کی ایک بیوی کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (ذی الحجہ کے پہلے) عشرے میں صیام رکھتے تھے اور ہر مہینے میں تین دن: دوشنبہ (پیر) اور دو جمعرات کو۔

2421ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ: أَوَّلِ خَمِيسٍ، وَالاثْنَيْنِ، وَالاثْنَيْنِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٣٧٤ (شاذ) (''حکم دیتے تھے'' کا لفظ شاذ ہے، محفوظ یہ ہے کہ آپ خود صیام رکھتے تھے)

۲۴۲۱ـ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین دن۔ ہر مہینے کی پہلی جمعرات کو اور دو اس کے بعد والے دوشنبہ (پیر) کو پھر اس کے بعد والے دوشنبہ (پیر) کو صیام رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ نے دوشنبہ (پیر) کو مکرر رکھنے کا حکم دیا اور اس سے پہلے ایک حدیث گزری ہے جس میں ہے کہ آپ جمعرات کو مکرر رکھتے تھے، ان دونوں روایتوں کے ملانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مطلوب ان دونوں دنوں میں تین دن صیام ہیں، خواہ وہ دوشنبہ (پیر) کو مکرر کرکے ہوں یا جمعرات کو، واللہ أعلم۔

2422ـ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ، وَأَيَّامُ الْبِيضِ: صَبِيحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٢٢٢) (حسن)

۲۴۲۲ـ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن کا صیام پورے سال کا صیام ہے'' (یعنی ایام بیض کے صیام) اور ایام بیض (چاندکی) تیرہویں چودہویں اور پندرہویں راتیں ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... انہیں ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی راتیں چاندنی کی وجہ سے سفید اور روشن ہوتی ہیں۔

84ـ ذِكْرُ الاخْتِلَافِ عَلَى مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فِي الْخَبَرِ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۸۴ـ باب: ہر ماہ تین دن صیام رکھنے والی حدیث کے سلسلے میں موسیٰ بن طلحہ پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

2423ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُـمَيْـرٍ، عَـنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَـوَاهَـا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَـلَمْ يَأْكُلْ، وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا، وَأَمْسَكَ الأَعْـرَابِيُّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَـا يَـمْـنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ))، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ)).

تـخـريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦٢٤)، حم٢/٣٣٦، ٣٤٦، ويأتي عند المؤلف برقم ٢٤٣٠، ٢٤٣١، مرسلاً، ٤٣١٥ (حسن) (الصحيحة ١٥٦٧، وتراجع الألباني ٤٢٣)

۲۴۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا خرگوش لے کر آیا، اور اسے آپ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو روکے رکھا خود نہیں کھایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ کھالیں اور اعرابی (دیہاتی) بھی رکا رہا تو نبی اکرم ﷺ نے اعرابی (دیہاتی) سے پوچھا: ”تم کیوں نہیں کھا رہے ہو؟“ اس نے کہا: میں مہینے میں ہر تین دن صیام رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”اگر تم صیام رکھتے ہو تو ان دنوں میں رکھو جن میں راتیں روشن رہتی ہیں۔“ ❶

فائدہ ❶:......یعنی چاند کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخوں میں۔

2424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، عَـنْ مُـوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَـصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

تخريج: ت/الصوم٥٤ (٧٦١)، (تحفة الأشراف: ١١٩٨٨)، حم٥/١٥٠، ١٥٢، ١٦٢، ١٧٧ (حسن)

۲۴۲۴۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم مہینے کے تین روشن دنوں: تیرہویں، چودھویں، اور پندرہویں کو صیام رکھا کریں۔

2425۔ أَخْبَـرَنَـا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۴۲۵۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ہر مہینے کے ایامِ بیض یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کو صیام رکھیں۔

2426۔ أَخْبَـرَنَـا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا صُمْتَ شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٢٤ (حسن)

٢٤٢٦۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو مقامِ ربذہ میں کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم مہینے میں کچھ دن صیام رکھو تو تیرہویں، چودھویں، اور پندرہویں کو رکھو۔''

2427۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((عَلَيْكَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ، لَيْسَ مِنْ حَدِيثِ بَيَانٍ وَلَعَلَّ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اثْنَانِ فَسَقَطَ الأَلِفُ فَصَارَ بَيَانٌ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٢٠٠٦)، حم ٥/١٥٠، ويأتي عند المؤلف ٤٣١٦ (حسن)
(سند میں ابن الحوتکیہ لین الحدیث ہیں، مگر پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ روایت بھی حسن ہے)

٢٤٢٧۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''تم تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے صیام کو اپنے اوپر لازم کر لو۔''

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: یہاں (راوی سے) غلطی ہوئی ہے، یہ بیان کی روایت نہیں ہے۔ غالباً ایسا ہوا ہے کہ سفیان نے ''حدثنا اثنا ن'' کہا ہو تو ''اثنان'' کا الف گر گیا پھر ثنان سے بیان ہو گیا۔ (جیسا کہ اگلی روایت میں ہے)

2428۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلَانِ مُحَمَّدٌ وَحَكِيمٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ .

تخريج: انظر ما قبله (حسن) (دیکھیے پچھلی سند پر کلام)

٢٤٢٨۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تیرہویں، چودھویں، اور پندرہویں کو صیام رکھنے کا حکم دیا۔

2429۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ أَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا، وَخُبْزٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَجَدْتُهَا تَدْمَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((لَا يَضُرُّ كُلُوا))، وَقَالَ لِلأَعْرَابِيِّ: ((كُلْ))، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((صَوْمُ مَاذَا؟))، قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: الصَّوَابُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ وَقَعَ مِنَ الْكُتَّابِ ذَرٌّ فَقِيلَ أَبِي.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٨ (ضعيف) (ابن الحوتکیہ لین الحدیث ہیں)

۲۴۲۹۔ ابن حوتکیہ سے روایت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اس کے ساتھ ایک بھنا ہوا خرگوش اور روٹی تھی، اس نے اسے نبی اکرم ﷺ کے آگے لا کر رکھا، پھر اس نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ اسے حیض آتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”کوئی نقصان نہیں تم سب کھاؤ“، اور آپ نے اعرابی (دیہاتی) سے فرمایا: ”تم بھی کھاؤ“، اس نے کہا: میں صیام سے ہوں، آپ نے پوچھا: ”کیسا صیام؟“ اس نے کہا: ہر مہینے میں تین دن کا صیام، آپ نے فرمایا: ”اگر تمھیں یہ صیام رکھنے ہیں تو روشن اور چمکدار راتوں والے دنوں، یعنی تیرھویں، چودھویں، اور پندرھویں کو لازم پکڑو۔“

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: صحیح ”عن أبی ذر“ ہے، قرین قیاس یہ ہے کہ ”ذر“ کاتبوں سے چھوٹ گیا۔ اس طرح وہ ”ابی بن کعب“ ہوگیا۔

2430- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِأَرْنَبٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا؛ فَقَالَ: الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا، فَكَفَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ، وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَهَلَّا ثَلَاثَ الْبِيضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظرحديث رقم: ٢٤٢٣ (ضعيف) (یہ مرسل روایت ہے)

۲۴۳۰۔ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس خرگوش لے کر آیا، آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کے لانے والے نے کہا: میں نے اس کے ساتھ خون (حیض) دیکھا تھا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ کھالیں، ایک آدمی لوگوں سے الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا بات ہے، تم الگ تھلگ کیوں بیٹھے ہو؟“ اس نے کہا: میں صیام سے ہوں، آپ نے فرمایا: ”پھر تم ایام بیض: تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو کیوں نہیں رکھتے؟“۔

2431- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ؛ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ، فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا، فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؛ فَلَمْ يَأْكُلْهَا، وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ: ((كُلُوا، فَإِنِّي لَوِ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا))، وَرَجُلٌ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُدْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ))، فَقَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((فَهلَّا صُمْتَ الْبِيضَ؟))، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((ثَلاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف) (دیکھیے پچھلی روایت پر کلام)

۲۴۳۱۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا گیا جسے ایک شخص نے بھون رکھا تھا، جب اس نے اسے آپ کے سامنے پیش کیا تو کہا: میں نے دیکھا اسے خون (حیض) آ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا، نہیں کھایا اور ان لوگوں سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا: ''تم کھاؤ، اگر مجھے اس کی خواہش ہوتی میں بھی کھاتا''، اور وہ شخص (جو اسے لایا تھا) بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''قریب آ جاؤ اور تم بھی لوگوں کے ساتھ کھاؤ''، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں صیام سے ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو تم نے بیض کے صیام کیوں نہیں رکھے؟'' اس نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے صیام۔''

2432۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ - يُقَالُ لَهُ: عَبْدُالْمَلِكِ - يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الأَيَّامِ الثَّلاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ: ((هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ)).

تخريج: د/الصوم٦٨(٢٤٤٩)، ق/الصوم٢٩(١٧٠٧)، (تحفة الأشراف: ١١٠٧١)، حم ٤/١٦٥، ٢٧٥، ٢٨ (صحيح لغيره)

(شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عبدالملك بن قتادہ بن المنهال'' لین الحدیث ہیں)

۲۴۳۲۔ قتادہ بن ملحان (ابن منہال) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیض کے ان تینوں دنوں کے صیام رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ مہینے بھر کے صیام کے برابر ہیں۔''

2433۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا حِبَّانُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامِ الْبِيضِ، قَالَ: ((هِيَ صَوْمُ الشَّهْرِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٤٣٢ (صحيح لغيره)

۲۴۳۳۔ ابوالمنہال قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایام بیض کے تین صیام کا حکم دیا اور فرمایا: ''یہ مہینہ بھر کے صیام کے برابر ہیں۔''

2434۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِصَوْمِ أَيَّامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ: ثَلاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٣٢ (صحيح لغيره)

۲۴۳۴۔ قدامہ (قتادہ) بن ملحان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں روشن چاندنی راتوں کے دنوں، یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کو صیام رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

85-صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

۸۵۔باب: مہینے میں دو دن صیام رکھنے کا بیان

2435- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ مِنْ خِيَارِ الْخَلْقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زِدْنِي زِدْنِي، قَالَ: ((تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زِدْنِي زِدْنِي، يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، فَقَالَ: زِدْنِي زِدْنِي أَجِدُنِي قَوِيًّا)) فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيَرُدُّنِي، قَالَ: ((صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٠٧١)، حم ٤/٣٤٧، ٥/٦٧ (صحيح الإسناد)

۲۴۳۵۔ ابو عقرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے صیام رکھنے کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”مہینے میں ایک دن رکھ لیا کرو“، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے کچھ بڑھا دیجیے، میرے لیے کچھ بڑھا دیجیے آپ نے فرمایا: ”تم کہتے ہو: اللہ کے رسول! کچھ بڑھا دیجیے کچھ بڑھا دیجیے، تو ہر مہینے دو دن رکھ لیا کرو“، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ اور بڑھا دیجیے کچھ اور بڑھا دیجیے، میں اپنے کو طاقتور پاتا ہوں، اس پر آپ نے میری بات ”کچھ اور بڑھا دیجیے کچھ اور بڑھا دیجیے میں اپنے آپ کو طاقتور پاتا ہوں“ دہرائی پھر خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اب آپ مجھے لوٹا دیں گے، پھر آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے تین دن رکھ لیا کرو“۔

2436- أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الأَسْوَدُ ابْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، وَاسْتَزَادَهُ، قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، فَزَادَهُ، قَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا)) فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج : انظر ماقبلہ (صحیح الإسناد)

۲۴۳۶۔ ابو عقرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صیام کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”مہینے میں ایک دن رکھ لیا کرو“، انہوں نے مزید کی درخوست کی اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں اپنے آپ کو طاقتور پاتا ہوں تو آپ نے اس میں اضافہ فرمادیا، فرمایا: ”ہر مہینے دو دن رکھ لیا کرو“ تو انہوں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اپنے آپ کو طاقتور پا تا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے (میری بات) ”میں اپنے کو طاقتور پا تا ہوں، میں اپنے کو طاقتور پاتا ہوں“ دہرائی، آپ اضافہ کرنے والے نہ تھے، مگر جب انہوں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے تین دن رکھ لیا کرو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23- كِتَابُ الزَّكَاةِ

۲۳- کتاب: زکاۃ وصدقات کے احکام ومسائل

1-بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ

۱- باب: زکاۃ کی فرضیت کا بیان

2437- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ الْمُعَافَى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذٍ، حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ: يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ يَعْنِي أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ، فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ)).

تخريج: خ/الزكاة ١ (١٣٩٥)، ٤١ (١٤٥٨)، ٦٣ (١٤٩٦)، المظالم ١٠ (٢٤٤٨)، المغازي ٦٠ (٤٣٤٧)، والتوحيد ١ (٧٣٧٢)، م/الإيمان ٧ (١٩)، د/الزكاة ٤ (١٥٨٤)، ت/الزكاة ٦ (٦٢٥)، البر ٦٨ (٢٠١٤)، ق/الزكاة ١ (١٧٨٣)، (تحفة الأشراف: ٦٥١١)، حم ١/٢٣٣، د/الزكاة ١ (١٦٥٥)، ٩ (٦٧١)، ويأتي عند المؤلف في باب ٤٦ برقم ٢٥٢٣ (صحيح)

۲۴۳۷- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت فرمایا: "تم اہلِ کتاب (یہود ونصاریٰ) کے پاس جارہے ہو تو جب تم ان کے پاس پہنچو تو انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، پھر اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن ورات میں پانچ وقت کی صلاتیں فرض کی ہیں، پھر اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر (زکاۃ) فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں میں بانٹ دی جائے گی، اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر مظلوم کی بددعا سے بچو۔" ❶

فائدہ ❶ :......اس طرح کہ زکاۃ کی وصولی میں ظلم وزیادتی نہ کرو اور نہ ہی اس کی تقسیم میں، مثلاً کسی سے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہت اچھا مال لے لو یا کسی کو ضرورت سے زیادہ دے دو اور کسی کو کچھ نہ دو کہ وہ تم سے دکھی ہو کر تمہارے حق میں بد دعا کرے۔

2438ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ: سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ؛ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ - لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ - أَنْ لا آتِيَكَ وَلا آتِيَ دِينَكَ ، وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لاأَعْقِلُ شَيْئًا ، إلا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ ، وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللهِ ، بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((بِالإِسْلامِ)) قُلْتُ: وَمَا آيَاتُ الإِسْلامِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَقُولَ: أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللهِ ، وَتَخَلَّيْتُ ، وَتُقِيمَ الصَّلاةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٣٨٨)، حم٤/٥،٥، ويأت٥ عند المؤلف، بأرقام: ٢٥٦٧، ٢٥٦٩، وقد أخرجه: ق/الحدود ٢ (٢٥٣٦) (حسن الإسناد)

۲۴۳۸ـ بہز بن حکیم کے دادا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی تعداد سے زیادہ بار یہ قسم کھائی کہ نہ میں آپ کے قریب اور نہ آپ کے دین کے قریب آؤں گا، اور اب میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ کوئی چیز سمجھتا ہی نہیں ہوں سوائے اس چیز کے جسے اللہ اور اس کے رسول نے مجھے سکھا دی ہے اور میں اللہ کی وحی کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا چیز دے کر آپ کو ہمارے پاس بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام کے ساتھ''، میں نے پوچھا: اسلام کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ ہیں کہ تم کہو کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا اور شرک اور اس کی تمام آلائشوں سے کٹ کر صرف اللہ کی عبادت کے لیے یکسو ہو گیا اور صلاۃ قائم کرو اور زکاۃ دو۔''

2439ـ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ أَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ غُنْمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الإِيمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلأُ الْمِيزَانَ ، وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلأُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، وَالصَّلاةُ نُورٌ ، وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ)).

تخريج: ق/الطهارة٥(٢٨٠)، (تحفة الأشراف: ٢١٦٣)، حم٢٤٢/٥، ٣٤٣، د/الطهارة٢(٦٧٩)، وقد أخرجه: م/الطهارة١ (٢٢٣)، ت/الدعوات٨٦(٣٥١٧) (صحيح)

۲۴۳۹ـ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل وضو کرنا آدھا ایمان ہے، الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر آسمانوں اور زمین کو (ثواب) سے بھر دیتے ہیں اور صلاۃ نور ہے اور زکاۃ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت (دلیل) ہے تیرے حق میں بھی اور تیرے خلاف بھی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

2440- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَبِي عَبْدِاللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي، لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى، فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ، وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ، إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهُ: أُدْخُلْ بِسَلَامٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۴۰۷۹، ۱۳۵۰۹)، حم ۳/۷۹ (ضعيف)

(اس کے راوی صہیب عتواری لین الحدیث ہیں)

۲۴۴۰- ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن خطبہ دیا۔ آپ نے تین بار فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے''، پھر آپ نے سر جھکا لیا تو ہم سے ہر شخص سر جھکا کر رونے لگا، ہم نہیں جان سکے آپ نے کس بات پر قسم کھائی ہے، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا، آپ کے چہرے پر بشارت تھی جو ہمیں سرخ اونٹ پانے کی خوشی سے زیادہ محبوب تھی، پھر آپ نے فرمایا: ''جو بندہ بھی پانچوں وقت کی صلاۃ پڑھے، صیامِ رمضان رکھے اور زکاۃ ادا کرے اور ساتوں کبائر ❶ سے بچے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا: سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

فائدہ ❶ :......ساتوں کبائر یہ ہیں: (۱) شراب پینا (۲) جادو کرنا (۳) ناحق خون بہانا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد سے بھاگنا (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

2441- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَاللهِ! هٰذَا خَيْرٌ لَكَ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ؟ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: ((نَعَمْ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) يَعْنِي أَبَابَكْرٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ۲۲۴۰ (صحيح)

۲۴۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں چیزوں میں سے کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کے جوڑے دے تو وہ جنت کے دروازے سے یہ کہتے ہوئے بلایا جائے گا کہ اللہ کے بندے! آ جا یہ دروازہ تیرے لیے بہتر ہے، تو جو شخص اہل صلاۃ میں سے ہوگا وہ صلاۃ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص مجاہدین میں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ (وزکاۃ) میں سے ہوگا تو وہ صدقہ (زکاۃ) کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو صیام رکھنے والوں میں سے ہوگا وہ باب الریان (ریان کے دروازے) سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جو کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے بلالیا جائے اسے مزید کسی اور دروازے سے بلائے جانے کی ضرورت نہیں، لیکن اللہ کے رسول! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔“

2-بَابُ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكَاةِ

۲۔باب: زکاۃ روک لینے پر وارد وعید کا بیان

2442- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ - فِي حَدِيثِهِ - عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ- فَلَمَّا رَآنِي مُقْبِلا قَالَ: ((هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) فَقُلْتُ: مَالِي لَعَلِّي أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ قَالَ: ((اَلأَكْثَرُونَ أَمْوَالا إِلاَّ مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، حَتَّى بَيْنَ يَدَيْهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلاَّ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَاكَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ أُولاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ)).

تخريج: خ/الزكاة٤٣ (١٤٦٠)، الأيمان والنذور٣(٦٦٣٨)، م/الزكاة٩(٩٩٠)، ت/الزكاة١(٦١٧)، ق/الزكاة ٢(١٧٨٥)، (تحفة الأشراف: ١١٩٨١)، حم٥/١٥٢، ١٥٨، ١٦٩، د/الزكاة ٣ (١٦٥٩)، ويأتي عند المؤلف في باب ١١ برقم: ٢٤٥٨ (صحيح)

۲۴۴۲- ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، جب آپ نے ہمیں آتے دیکھا تو فرمایا: ”وہی لوگ ٹوٹے اور گھاٹے میں ہیں، ربِ کعبہ کی قسم“! میں نے (اپنے جی میں) کہا: کیا بات ہے؟ شاید میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے، میں نے عرض کی: کون لوگ ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”بہت مال والے، مگر جو اس طرح کرے، اس طرح کرے، اس طرح کرے“ یہاں تک کہ آپ نے اپنے سامنے، اپنے دائیں، اور اپنے بائیں دونوں ہاتھ سے اشارہ کیا، پھر آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص کوئی اونٹ یا بیل چھوڑ کر مرے گا جس کی اس نے زکاۃ نہ دی ہوگی تو وہ (اونٹ یا بیل) (دنیا میں) جیسا کچھ وہ تھا قیامت کے دن اس سے بڑا اور موٹا تازہ ہو کر اس کے سامنے آئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گا اور اسے اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگوں سے مارے گا، جب آخری جانور روند اور مار چکے گا تو پھر ان کا پہلا لوٹا دیا جائے گا اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔"

2443- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ، وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ، وَهُوَ يَتْبَعُهُ))، ثُمَّ قَرَأَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ الآيَةَ. (آل عمران: ١٨٠).

تخريج: ت/تفسير آل عمران(٣٠١٢)، ق/الزكاة٢(١٧٨٤)، حم٣٧٧/١ (صحيح)

۲۴۴۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے پاس مال ہو اور وہ اپنے مال کا حق ادا نہ کرے (یعنی زکاۃ نہ دے) تو وہ مال ایک گنجے زہریلے سانپ کی شکل میں اس کی گردن کا ہار بنا دیا جائے گا، وہ اس سے بھاگے گا اور وہ (سانپ) اس کے ساتھ ہوگا"، پھر اس کی تصدیق کے لیے آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (تم یہ مت سمجھو کہ جو لوگ اس مال میں جو اللہ نے انہیں دیا ہے بخیلی کرتے ہیں ان کے حق میں بہتر ہے، یہ بہت برا ہے ان کے لیے۔ عنقریب جس مال کے ساتھ انہوں نے بخل کیا ہوگا وہ قیامت کے دن ان کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا (آل عمران: ١٨٠)۔

2444- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْغُدَانِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا)) - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا؟ قَالَ: ((فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ، يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، إِذَا جَاءَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا، وَرِسْلِهَا؛ فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَغَذَّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ وَآشَرَهُ، يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ؛ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا، وَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا، إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا، فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرِهِ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ، ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، فَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا، وَتَنْطَحُهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا ، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ ، إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ، فَيَرَى سَبِيلَهُ)) .

تخريج: د/الزكاة ٣٢ (١٦٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٤٥٣)، حم٣٨٣/٢، ٤٨٩، ٤٩٠ (صحيح)

۲۴۴۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کی تنگی اور خوشحالی میں ان کا حق ادا نہ کرے،لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول!"نَـجْـدَتِهَـا وَرِسْلِهَـا" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا:تنگی اور آسانی ❶ تو وہ اونٹ جیسے کچھ تھے قیامت کے دن اس سے زیادہ چست، فربہ اور موٹے تازے ہوکر آئیں گے اور یہ ایک کشادہ اور ہموار چٹیل میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا، وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے، جب آخری اونٹ روند چکے گا تو پھر پہلا اونٹ روندنے کے لیے لوٹا یا جائے گا،ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی اور یہ سلسلہ برابر اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ کر دیا جائے گا اور وہ اپنا راستہ دیکھ نہ لے گا،جن کے پاس گائے بیل ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے،یعنی ان کی زکاۃ نہ دے،ان کی تنگی اور ان کی کشادگی کے زمانے میں،تو وہ گائے بیل قیامت کے دن پہلے سے زیادہ مستی ونشاط میں موٹے تازے اور تیز رفتار ہوکر آئیں گے، اور اسے ایک کشادہ میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا اور ہر سینگ والا اسے سینگوں سے مارے گا، اور ہر کھر والا اپنی کھروں سے اسے روندے گا، جب آخری جانور روند چکے گا،تو پھر پہلا پھر لوٹا دیا جائے گا، ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ ان کی تنگی اور آسانی میں ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بکریاں اس سے زیادہ چست فربہ اور موٹی تازی ہوکر آئیں گی جتنی وہ (دنیا میں) تھیں، پھر وہ ایک کشادہ ہموار میدان میں منہ کے بل لٹا دیا جائے،تو ہر کھر والی اسے اپنے کھر سے روندیں گی، اور ہر سینگ والی اسے اپنی سینگ سے مارے گی ،ان میں کوئی مڑی ہوئی اور ٹوٹی ہوئی سینگ کی نہ ہوگی ، جب آخری بکری مار چکے گی تو پھر پہلی بکری لوٹا دی جائے گی ، ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے۔

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ نہ تنگی و پریشانی کے زمانے میں زکاۃ دے کہ دینے سے اونٹ کم ہوجائیں گے، اور محتاجی وتنگی مزید بڑھ جائے گی اور نہ خوش حالی و فارغ البالی کے دنوں میں زکاۃ دے یہ سوچ کر کہ ایسے موٹے تازے جانور کی زکاۃ کون دے؟۔

3۔بَابُ مَانِعِ الزَّكَاةِ

۳۔باب: زکاۃ روک لینے والے کا بیان

2445۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ؛ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ؛ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

تخريج: خ/الزكاة١(١٣٩٩)، ٤٠(١٤٥٧)، المرتدين٣(٦٩٢٤)، الاعتصام٢(٧٢٨٤)، م/الإيمان٨(٢٠)، د/الزكاة١(١٥٥٦)، ت/الإيمان١(٢٦٠٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٦٦)، حم ١/١٩، ٤٧، ٢/٤٢٣، ويأتي عند المؤلف في الجهاد ١، (بأرقام: ٣٩٧٥، ٣٩٧٦، ٣٩٧٨، ٣٩٨٠)، وفي المحاربة١ (بأرقام: ٣٩٧٤-٣٩٧٦، ٣٩٧٨)، وقد أخرجه: ق/الفتن ١ (٣٩٢٧) (صحيح)

۲۴۴۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور عربوں میں سے جنہیں کافر مرتد ہونا تھا کافر ہوگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کیسے لڑیں گے؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ یہ لا إلٰہ إلا اللہ کا اقرار کرلیں، تو جس نے لا إلٰہ إلا اللہ کا اقرار کرلیا، اس نے مجھ سے اپنے مال اور اپنی جان کو سوائے اسلام کے حق ❶ کے مجھ سے محفوظ کرلیا۔ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے'' ❷ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخص سے ضرور لڑوں گا جو صلاۃ اور زکاۃ میں فرق کرے گا (یعنی صلاۃ تو پڑھے اور زکاۃ دینے سے منع کرے) کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے، قسم اللہ کی! اگر یہ اونٹ باندھنے کی رسی بھی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے مجھ سے روکیں گے، تو میں ان سے ان کے روکنے پر لڑوں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! زیادہ دیر نہیں ہوئی مگر مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قتال کے سلسلے میں شرح صدر عطا کردیا ہے اور میں نے جان لیا کہ یہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے) حق ہے۔

فائدہ ❶ :......''سوائے اسلام کے حق کے'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر قبول اسلام کے بعد کسی نے ایسا جرم کیا جو قابل حد ہے تو وہ حد اس پر ضرور نافذ ہوگی، مثلاً: چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، زنا کیا تو غیر شادی شدہ کو سوکوڑوں کی سزا یا رجم کی سزا، کسی کو ناحق قتل کیا تو قصاص میں قتل کی سزا دی جائے گی۔

فائدہ ❷ :......''اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے'' کا مطلب ہے اگر وہ قبول اسلام میں مخلص نہیں ہوں گے، بلکہ منافقانہ طور پر اسلام کا اظہار کریں گے، یا قابل جرم کام کا ارتکاب کریں گے، لیکن اسلامی عدالت اور افسرانِ مجاز کے علم میں نہیں آسکا تو ان کا حساب اللہ کے سپرد ہوگا، یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ فرمائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔بَابُ عُقُوبَةِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

۴۔باب: زکاۃ روک لینے والے کی سزا کا بیان

2446۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ، فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا، وَمَنْ أَبَى فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْهَا شَيْءٌ)).

تخريج: د/الزكاة٤(١٥٧٥)، (تحفة الأشراف: ١١٣٨٤)، حم٢/٥، ٤، دی/الزكاة٣٦(١٧١٩)، ويأتي عند المؤلف في باب٧ (برقم٢٤٥١) (حسن)

۲۴۴۶۔ بہز بن حکیم کے دادا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ”چرائے جانے والے ہر چالیس اونٹ میں ایک بنت لبون ❶ ہے، اونٹوں کو (زکاۃ سے بچنے کے لیے) ان کے حساب (ریوڑ) سے جدانہ کیا جائے۔ جو شخص ثواب کی نیت سے زکاۃ دے گا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور جو شخص زکاۃ دینے سے انکار کرے گا تو ہم زکاۃ بھی لیں گے اور بطور سزا اس کے آدھے اونٹ بھی لے لیں گے، یہ ہمارے رب کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے۔ اس میں سے محمد ﷺ کے خاندان کے لیے کوئی چیز جائز نہیں ہے۔“

فائدہ ❶: ......اونٹ کا وہ بچہ جو اپنی عمر کے دو سال پورے کر چکا ہو اور تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

5۔بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

۵۔باب: اونٹوں کی زکاۃ کا بیان

2447۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، ح و أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَمَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: خ/الزكاة٤ (١٤٠٤)، ٣٢ (١٤٤٧)، م/الزكاة١(٩٧٩)، د/الزكاة ١ (١٥٥٨)، ت/الزكاة ٧ (٦٢٧)، ق/الزكاة ٦(١٧٩٣)، (تحفة الأشراف: ٤٤٠٢)، ط/الزكاة١(١)، حم٦/٣، ٤٤، ٤٥، ٥٩، ٦٠، ٧٣، ٨٦، ٧٤، ٧٩، دی/الزكاة١١(١٦٧٣، ١٦٧٤)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٤٧٥، ٢٤٧٧، ٢٤٧٨، ٢٤٨٦، ٢٤٨٧، ٢٤٨٩ (صحيح)

۲۴۴۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ وسق ❶ سے کم غلے میں زکاۃ نہیں ہے، اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ ❷ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق تقریباً ساڑھے سات کوئنٹل بنتا ہے۔

فائدہ ❷ :......ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے، اس طرح پانچ اوقیہ دوسو درہم کا ہوا، اور دوسو درہم موجودہ وزن کے اعتبار سے ۸۵ گرام بنتا ہے۔

2448- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۴۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکاۃ نہیں ہے۔“

2449- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ أَبُو كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخَذْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ: إِنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولَهُ ﷺ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِ، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذَلِكَ فَلَا يُعْطِ، فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ، إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ، إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ، وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ، إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلا أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ - وَاحِدَةً - فَفِيهَا شَاتَانِ، إِلَى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاثُ شِيَاهٍ، إِلَى ثَلاثِ مِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَلا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلا تَيْسُ الْغَنَمِ، إِلا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ، وَلا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا)).

تخريج: خ/الزكاة ٣٣(١٤٤٨)، ٣٧ (١٤٥٣)، ٣٨ (١٤٥٤)، الشركة ٢(٢٤٨٧)، فرض الخمس ٥(٣١٠٦)، الحيل ٣(٦٩٥٥)، د/الزكاة٤(١٥٦٧)، ق/الزكاة ١٠(١٨٠٠)، (تحفة الأشراف: ٦٥٨٢)، حم ١/١١-١٢ ويأتي عند المؤلف برقم٢٤٥٧ (صحيح)

٢٤٤٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں (عاملینِ صدقہ کو) یہ لکھا کہ یہ صدقے کے وہ فرائض ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض ٹھہرائے ہیں، جن کا اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے، تو جس مسلمان سے اس کے مطابق زکاۃ طلب کی جائے تو وہ دے، اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے اور جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں پینتیس اونٹوں تک ایک برس کی اونٹنی ہے، اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ (نر) ہے، اور جب چھتیس اونٹ ہو جائیں تو چھتیس سے پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے، اور جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو چھیالیس سے ساٹھ اونٹ تک میں تین برس کی اونٹنی (یعنی جوان اونٹنی جو نر کو دانے کے لائق ہو گئی ہو) ہے، اور جب اکسٹھ اونٹ ہو جائیں تو اکسٹھ سے پچہتر اونٹوں تک میں چار برس کی اونٹنی ہے، اور جب چھہتر اونٹ ہو جائیں تو چھہتر سے نوے اونٹوں تک میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں ہیں، اور جب اکیانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس اونٹوں تک میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں جو نر کے کودانے کے قابل ہو گئی ہوں۔ اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو گئی ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس اونٹ میں تین برس کی ایک اونٹنی ہے، اگر اونٹوں کی عمروں میں اختلاف ہو (یعنی زکاۃ کے لائق اونٹ نہ ہو، اس سے بڑا یا چھوٹا ہو)، مثلاً: جس شخص پر چار برس کی اونٹنی لازم ہو اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی نہ ہو، تین برس کی اونٹنی ہو تو تین برس کی اونٹنی ہی اس سے قبول کر لی جائے گی اور وہ ساتھ میں دو بکریاں بھی دے۔ اگر اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکریاں دینے میں آسانی وسہولت ہو، اور اگر دو بکریاں نہ دے سکتا ہو تو بیس درہم دے۔ اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینی پڑ رہی ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو، چار برس کی اونٹنی ہو تو چار برس کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے گی اور عامل صدقہ (یعنی زکاۃ وصول کرنے والا) اسے بیس درہم واپس کرے گا۔ یا اسے بکریاں دینے میں آسانی ہو تو دو بکریاں دے۔ اور جس کو تین برس کی اونٹنی دینی ہو اور تین برس کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو اس کے پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس سے قبول کر لی جائے، اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں اور دے، اگر یہ اس کے لیے آسان ہو، یا بیس درہم دے، اور جس کو دو برس کی اونٹنی دینی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس سے قبول کر لی جائے، اور عامل صدقہ اسے بیس درہم یا دو بکریاں واپس دے، اور جسے دو سال کی اونٹنی زکاۃ میں دینی ہو، اور دو سال کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو ایک سال کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے قبول کر لی جائے، اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں دے اگر یہ اس کے لیے آسان ہو، یا بیس درہم دے، اور جس کے اوپر ایک برس کی اونٹنی دینی لازم ہو، اور اس کے پاس ایک برس کی اونٹنی نہ ہو۔ دو برس کا (نر) اونٹ ہو، تو دو برس کا اونٹ قبول کر لیا جائے۔ (اس کے ساتھ کچھ مزید لینا دینا نہیں ہوگا) اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں کوئی زکاۃ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان کا مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور جنگل میں چرائی جانے والی بکریاں جب چالیس ہوں تو انہیں ایک سو بیس بکریوں تک میں ایک بکری زکاۃ ہے، اور ایک سو بیس سے جو ایک بکری بھی بڑھ جائے تو دو سو بکریوں تک میں دو بکریاں ہیں۔ اور دو سو سے ایک بکری بھی بڑھ جائے تو دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں ہیں اور جب تین سو سے بھی بڑھ جائیں تو پھر ہر ایک سو میں ایک بکری زکاۃ ہے۔ زکاۃ میں کوئی بوڑھا، کانا اور عیب دار جانور نہیں لیا جائے گا، اور نہ بکریوں کا نر جانور لیا جائے گا مگر یہ کہ صدقہ وصول کرنے والا کوئی ضرورت و مصلحت سمجھے تو لے سکتا ہے، زکاۃ کے ڈر سے دو جدا مالوں کو یکجا نہیں کیا جا سکتا ❶ اور نہ یکجا مال کو جدا جدا ❷ اور جب آدمی کی چرائی جانے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان میں کوئی زکاۃ نہیں ہے، ہاں ان کا مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے، اور اگر ایک سو نوے درہم ہو تو اس میں کوئی زکاۃ نہیں۔ ہاں مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حکم جانوروں کے مالکوں اور زکاۃ کے محصلین دونوں کے لیے ہے، اس کی تفسیر یہ ہے، مثلاً: تین آدمیوں کی چالیس چالیس بکریاں ہوں، تو اس صورت میں ہر ایک پر ایک ایک بکری واجب ہے، جب زکاۃ لینے والا آیا تو ان تینوں نے اپنی اپنی بکریوں کو یکجا کر دیا کہ ایک ہی بکری دینی پڑے، ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر تین متفرق لوگوں کے پاس انتالیس انتالیس بکریاں ہوں تو ان پر الگ الگ کوئی زکاۃ نہیں، تو عامل ان کو زکاۃ لینے کے لیے یکجا نہ کر دے کہ ایک بکری زکاۃ میں لے لے۔

فائدہ ❷ :......اس کی تفسیر یہ ہے کہ، مثلاً: دو ساجھی دار ہیں ہر ایک کی ایک سو ایک، ایک سو ایک، بکریاں ہیں، تو کل ملا کر دو سو دو بکریاں ہوئیں، ان میں تین بکریاں لازم آتی ہیں، جب زکاۃ لینے والا آیا تو ان دونوں نے اپنی اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکریاں الگ الگ کرلیں تاکہ ایک ہی ایک بکری لازم آئے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، نیز اسی طرح اگر تین ساجھے داروں کے پاس ساجھا میں ایک سو بیس کی بکریاں ہوں تو اس مجموعہ پر صرف ایک بکری واجب ہوگی، تو عامل زکاۃ لینے کے لیے ان بکریوں کو تین الگ الگ حصوں میں نہ کردے کہ تین بکریاں لے لے۔

6-بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْإِبِلِ

٦- باب: اونٹ کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان

2450- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ، مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا)) قَالَ: ((وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ، أَلَا! لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، أَلَا! لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ)) قَالَ: ((وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ، وَيَطْلُبُهُ: أَنَا كَنْزُكَ، فَلَا يَزَالُ حَتَّى يُلْقِمَهُ أُصْبُعَهُ)).

تخريج: خ/الزكاة٣(١٤٠٢)، الجهاد١٨٩(٢٣٧٨)، تفسير براءة٦(٣٠٧٣)، الحيل٣ (٦٩٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٧٣٦)، حم (٢/٣١٦، ٣٧٩، ٤٢٦) (صحيح)

٢٤٥٠- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ اپنے مالک کے پاس جب اس نے ان میں ان کا حق نہ دیا ہوگا اس سے بہتر حالت میں آئیں گے جس میں وہ (دنیا میں) تھے، وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے، اور بکریاں اپنے مالک کے پاس جب اس نے ان میں ان کا حق نہ دیا ہوگا، اس سے بہتر حالت میں آئیں گی جس حالت میں وہ (دنیا میں) تھیں۔ وہ اسے اپنی کھروں سے روندیں گی اور اپنی سینگوں سے ماریں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا حق یہ بھی ہے کہ انہیں اسی جگہ دوہا جائے جہاں انہیں پانی پلانے کا نظم ہو [1] سن لو، قیامت کے دن تم میں کا کوئی اپنے اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے نہ لائے وہ بلبلا رہا ہو، پھر وہ کہے: اے محمد! (بچایئے مجھ کو اس عذاب سے) کہ میں کہوں: میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا، میں تو تجھے بتا چکا تھا، سن لو! قیامت کے دن کوئی اپنی گردن پر بکری کو لادے ہوئے نہ آئے کہ وہ ممیا رہی ہو، پھر وہ کہے: اے محمد! (مجھے اس عذاب سے بچایئے) کہ اس وقت میں کہوں: میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا، میں تو تجھے پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا خزانہ [2] قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر سامنے آئے گا، اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا برابر پیچھا کرتا رہے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یہاں تک کہ وہ اس کی انگلی کو اپنے منہ میں داخل کر لے گا۔''

فائدہ 1 :......یعنی: بکریوں کو گھاٹوں پر دوہا جائے تاکہ وہاں موجود مساکین کو بھی اس میں سے کچھ دیا جائے، نہ کہ بند گھروں میں مساکین سے بچنے کے لیے دوہا جائے۔

فائدہ 2 :......جس کی وہ زکاۃ نہیں ادا کرتا تھا۔

7-بَابُ سُقُوطِ الزَّكَاةِ عَنِ الإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رِسْلًا لِأَهْلِهَا وَلِحُمُولَتِهِمْ

۷-باب: اونٹ جب اپنے مالکوں کے دودھ اور ان کی بار برداری کے لیے ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں

2451- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ أَجْرُهَا، وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا، لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْهَا شَيْءٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٤٦ (صحيح)

۲۴۵۱- بہز بن حکیم کے دادا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ہر چرنے والے چالیس اونٹوں میں دو برس کی اونٹنی ہے۔ اونٹ اپنے حساب (ریوڑ) سے جدا نہ کیے جائیں، جو ثواب کی امید رکھ کر انہیں دے گا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور جو دینے سے انکار کرے گا تو ہم اس سے اسے لے کر رہیں گے، مزید اس کے آدھے اونٹ اور لے لیں گے، یہ ہمارے رب کے تاکیدی حکموں میں سے ایک حکم ہے، محمد کے آل کے لیے اس میں سے کوئی چیز حلال نہیں ہے۔

8-بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

۸-باب: گائے بیل کی زکاۃ کا بیان

2452- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ - وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ - عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ، وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً.

تخريج: د/الزكاة٤(١٥٧٧-١٦٦٣)، ت/الزكاة٥(٦٢٣)، ق/الزكاة١٢(١٨٠٣)، (تحفة الأشراف: ١١٣٦٣)، حم (٥/٢٣٠، ٢٣٣، ٢٤٧)، د/الزكاة٥(١٦٣١) (صحيح)

۲۴۵۲- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا اور حکم دیا کہ ہر بالغ شخص سے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینار (جزیہ) لیں یا اتنی قیمت کی یمنی چادریں اور ہر تیس گائے بیل میں ایک برس کا بچھوایا بچھیا لیں اور ہر چالیس گائے اور بیل میں دو برس کی ایک گائے۔

2453ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى - وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ، وَالأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالا: قَالَ مُعَاذٌ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً، وَمِنْ كُلِّ ثَلاثِينَ تَبِيعًا، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۴۵۳ـ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ ہر چالیس گائے میں دو برس کی ایک گائے اور ہر تیس میں ایک سال کا ایک بچھوا لوں اور ہر بالغ سے (بطور جزیہ) ایک دینار لوں، یا ایک دینار کے مساوی قیمت کی یمنی چادر۔

2454ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ؛ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا، أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٥٢ (صحيح)

۲۴۵۴ـ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے بیل میں ایک سال کا بچھوا یا بچھیا لیں اور ہر چالیس گائے میں دو سال کی بچھیا اور ہر بالغ سے (جزیہ میں) ایک دینار یا ایک دینار کی قیمت کی یمنی چادر۔

2455ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ؛ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لا آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاثِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلاثِينَ فَفِيهَا عِجْلٌ تَابِعٌ، جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ، حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ.

تخريج: د/الزكاة ٤ (١٥٧٦)، (تحفة الأشراف: ١١٣١٢)، حم (٢٣٣/٥، ٢٤٧)، د/الزكاة ٥ (١٦٦٤) (حسن صحيح)

۲۴۵۵ـ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت مجھے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ میں گائے بیل سے جب تک وہ تیس کی تعداد کو نہ پہنچ جائیں کچھ نہ لوں اور جب تیس ہو جائیں تو ان میں گائے کا ایک سال کا بچہ چاہے نر ہو یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مادہ یہاں تک کہ وہ چالیس کو پہنچ جائیں اور جب چالیس ہو جائیں تو ان میں دو سال کی ایک بچھیا ہے۔

9-بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْبَقَرِ

۹-باب: گائے بیل کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان

2456- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَطَؤُهُ ذَاتُ الْأَظْلَافِ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُونِ بِقُرُونِهَا، لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ)) - قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ: وَمَاذَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((إِطْرَاقُ فَحْلِهَا، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ - وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ، يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ، يَقُولُ لَهُ: هَذَا كَنْزُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ، فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)).

تخريج: م/الزكاة٦(٩٨٨)، (تحفة الأشراف: ٢٧٨٨)، حم (٣/٣٢١)، د/الزكاة٣(١٦٥٧) (صحيح)

۲۴۵۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی اونٹ، گائے اور بکری والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا، (یعنی زکاۃ نہیں ادا کرے گا) تو اسے قیامت کے دن ایک کشادہ ہموار میدان میں کھڑا کیا جائے گا، کھر والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگ والے اسے اپنی سینگوں سے ماریں گے۔اس دن ان میں کوئی ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ ہی نہ ہو اور نہ ہی کسی کی سینگ ٹوٹی ہوئی ہوگی''، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ان کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان پر نر کو دوانا، ان کے ڈول کو منگنی دینا اور اللہ کی راہ میں ان پر بوجھ اور سواری لادنا، اور جو صاحب مال اپنے مال کا حق ادا نہ کرے گا وہ مال قیامت کے دن ایک گنجے (زہریلے) سانپ کی شکل میں اسے دکھائی پڑے گا، اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا اور اس سے کہے گا: یہ تو تیرا وہ خزانہ ہے جس کے ساتھ تو بخل کرتا تھا، جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو (لاچار ہو کر) اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا اور وہ اس کو اس طرح چبائے گا جس طرح اونٹ چباتا ہے۔''

10-بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

۱۰-باب: بکریوں کی زکاۃ کا بیان

2457- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ: أَنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، الَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ ﷺ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلا يُعْطِهِ؛ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ فِي خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاثِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ، إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلا جَذَعَةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلا أَرْبَعَةٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ، إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ، إِلَى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاثُ شِيَاهٍ، إِلَى ثَلاثِ مِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلا ذَاتُ عَوَارٍ وَلا تَيْسُ الْغَنَمِ، إِلا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلا تِسْعِينَ وَمِائَةً، فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ إِلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٤٩ (صحيح)

۲۴۵۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ لکھ کر دیا کہ صدقہ (زکاۃ) کے یہ وہ فرائض ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض ٹھہرائے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے، تو جس مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کے مطابق زکاۃ طلب کی جائے تو وہ اسے دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ اسے نہ دے۔ پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے اور جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں پینتیس اونٹوں تک ایک برس کی اونٹنی ہے، اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ (نر) ہے۔ اور جب چھتیس اونٹ ہو جائیں تو چھتیس سے پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ اور جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں ساٹھ اونٹ تک تین برس کی اونٹنی ہے، جو نر کو دانے کے لائق ہو گئی ہو، اور جب اکسٹھ اونٹ ہو جائیں تو اس میں پچھتر اونٹ تک چار برس کی اونٹنی ہے، اور جب چھہتر اونٹ ہو جائیں تو اس میں نوے تک میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں ہیں، اور جب اکیانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں جو نر کو دانے کے قابل ہو گئی ہوں، اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو گئی ہوں تو ہر چالیس میں دو برس کی ایک اونٹنی ہے، اور ہر پچاس میں تین برس کی ایک اونٹنی ہے۔ اگر اونٹوں کی عمروں میں اختلاف ہوا (مثلاً) جس شخص پر چار برس کی اونٹنی کی زکاۃ ہو اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی نہ ہو تین برس کی اونٹنی ہو تو اس سے تین برس کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ میں دو بکریاں بھی دے دے اگر وہ اسے میسر ہوں ورنہ بیس درہم دے۔ اور جسے زکاۃ میں تین برس کی اونٹنی دینی ہو اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے گی اور عاملِ صدقہ اسے بیس درہم دے یا دو بکریاں واپس دے دے، اور جسے تین برس کی اونٹنی دینی ہو اور یہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے قبول کر لی جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں دے اگر میسر ہوں یا بیس درہم دے، اور جسے زکاۃ میں دو سال کی اونٹنی دینی ہو اور اس کے پاس صرف تین سال کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے قبول کر لی جائے گی اور عاملِ زکاۃ اُسے بیس درہم یا دو بکریاں واپس دے، اور جسے دو برس کی اونٹنی دینی ہو، اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو صرف ایک برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے قبول کر لی جائے اور دو بکریاں دے اگر بکریاں اسے میسر ہوں یا بیس درہم دے۔ اور جسے ایک برس کی اونٹنی دینی ہو اور اس کے پاس ایک برس کی اونٹنی نہ ہو، دو برس کا (نر) اونٹ ہو، تو وہی اس سے قبول کر لیا جائے، اس کے ساتھ کوئی اور چیز لی نہ جائے اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں ہے الا یہ کہ ان کا مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور جنگل میں چرنے والی بکریوں میں جب چالیس ہوں تو ایک سو بیس تک میں ایک بکری زکاۃ ہے اور ایک سو بیس سے جو ایک بکری بھی بڑھ جائے تو دو سو بکریوں تک میں دو بکریاں ہیں اور دو سو سے ایک بکری بھی بڑھ جائے تو دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں ہیں اور جب تین سو سے بھی بڑھ جائیں تو پھر ہر سو میں ایک بکری زکاۃ ہے۔ زکاۃ میں بوڑھے کانے اور عیب دار جانور نہیں لیے جائیں گے اور نہ نر جانور لیا جائے گا الا یہ کہ صدقہ وصول کرنے والا کسی ضرورت و مصلحت سے لینا چاہے۔ زکاۃ کے ڈر سے دو جدا مال یکجا نہ کیے جائیں اور نہ یکجا مال کو جدا جدا کیا جائے۔ اور جب آدمی کی جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان میں کوئی زکاۃ نہیں ہے، ہاں ان کا مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے اور اگر مال ایک سو نوے درہم ہی ہو تو ان میں کوئی زکاۃ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے ہاں مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

11-بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْغَنَمِ

۱۱۔باب: بکریوں کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان

2458- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ، لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا أَعَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)).

تخریج: انظرحدیث رقم: ٢٤٤٢ (صحیح)

۲۴۵۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اونٹ گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکاۃ نہ دے تو وہ دنیا میں جیسے تھے اس سے بڑے اور موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور وہ اسے اپنی سینگوں سے ماریں گے اور اپنی کھروں سے روندیں گے، جب آخری جانور مار چکے گا تو پھر پہلا جانور لوٹا دیا جائے گا، اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔“

12-بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

۱۲۔باب: الگ الگ مال کو ملانے اور ملے ہوئے مال کو الگ الگ کرنے کا بیان

2459- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا نَأْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ، وَلَا نَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ: خُذْهَا، فَأَبَى.

تخریج: د/الزکاۃ٤(١٥٧٩)، ق/الزکاۃ١١(١٨٠١)، (تحفۃ الأشراف: ١٥٥٩٣)، حم(٤/٣١٥)، دی/الزکاۃ ٨ (١٦٧٠) (حسن صحیح)

۲۴۵۹۔ سوید بن غفلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا محصل (زکاۃ) ہمارے پاس آیا، میں آ کر اس کے پاس بیٹھا تو میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ میرے عہد و قرار میں یہ بات شامل ہے کہ ہم دودھ پلانے والے جانور نہ لیں اور نہ الگ الگ مال کو یکجا کریں اور نہ یکجا مال کو الگ الگ کریں۔ پھر ان کے پاس ایک آدمی اونچی کوہان کی ایک اونٹنی لے کر آیا اور کہنے لگا: اسے لے لو، تو اس نے انکار کیا۔ [1]

فائدہ [1]:...... کیوں کہ محصل زکاۃ کو بہترین مال لینے سے منع کیا گیا ہے، اسے درمیانی مال میں سے لینا چاہیے۔

2460- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيدَ - يَعْنِي: ابْنَ أَبِي الزَّرْقَاءِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَاعِيًا، فَأَتَى رَجُلًا فَآتَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنَّ فُلَانًا أَعْطَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا، اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ، وَلَا فِي إِبِلِهِ))؛ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ، فَقَالَ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِلَى نَبِيِّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَفِي إِبِلِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٧٨٥) (صحيح الإسناد)

۲۴۶۰۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو زکاۃ کی وصولی پر بھیجا، وہ ایک شخص کے پاس آیا، اس نے اسے اونٹ کا ایک دبلا بچہ دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے محصلِ زکاۃ (صدقہ وصول کرنے والے) کو بھیجا، فلاں شخص نے اسے ایک دبلا کمزور، دودھ چھوڑا ہوا بچہ دیا۔ اے اللہ! تو اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ دے''، یہ بات اس آدمی کو معلوم ہوئی تو وہ ایک اچھی اونٹنی لے کر آیا اور کہنے لگا: میں اللہ عزوجل سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی اطاعت کا اظہار کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت فرما۔''

13-بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

۱۳۔باب: زکاۃ دینے والے کے حق میں امام کے دعا کرنے کا بیان

2461۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ)) فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى)).

تخريج: خ/الزكاة٦٤(١٤٩٧)، المغازي ٣٥ (٤١٦٦)، الدعوات١٩ (٦٣٣٢)، ٣٣(٦٣٥٩)، م/الزكاة ٥٤(١٠٧٨)، د/الزكاة٦(١٥٩٠)، ق/الزكاة٨ (١٧٩٦)، (تحفة الأشراف: ٥١٧٦)، حم (٤/٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥ - ٣٨١، ٣٨٣) (صحيح)

۲۴۶۱۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر آتی تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! فلاں کے آل (اولاد) پر رحمت بھیج'' (چنانچہ) جب میرے والد اپنا صدقہ لے کر آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت بھیج۔''

14-بَابٌ إِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ

۱۴۔باب: جب محصل زکاۃ کی وصولی میں زیادتی کرے

2462۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: قَالَ جَرِيرٌ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الأَعْرَابِ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِينَا نَاسٌ مِنْ مُصَدِّقِيكَ يَظْلِمُونَ، قَالَ: ((أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ))، قَالُوا: وَإِنْ ظَلَمَ؟ قَالَ: ((أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ)) ثُمَّ قَالُوا: وَإِنْ ظَلَمَ؟ قَالَ: ((أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ)) قَالَ: جَرِيرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلا وَهُوَ رَاضٍ .

تخريج: م/الزكاة٧(٩٨٩)، د/الزكاة٦(١٥٨٩)، (تحفة الأشراف: ٣٢١٨)، حم (٤/٣٦٢) (صحيح)

۲۴۶۲- جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ دیہات کے لوگ آئے، اور انہوں آپ سے عرض کی: آپ کے بھیجے ہوئے کچھ محصل زکاۃ ہمارے پاس آتے ہیں جو ہم پر ظلم کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اپنے زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی ومطمئن کرو''، انہوں نے عرض کی: اگر چہ وہ ظلم کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو''، انہوں نے پھر عرض کی: اگر چہ وہ ظلم کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو''۔

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اسی وقت سے کوئی محصل زکاۃ میرے پاس سے راضی ہوئے بغیر نہیں گیا۔

2463- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ - قَالَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ جَرِيرٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)).

تخريج: م/الزكاة٥٥(٩٨٩)، ت/الزكاة٢٠(٦٤٨)، ق/الزكاة١١(١٨٠٢)، (تحفة الأشراف: ٣٢١٥)، حم (٤/٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٤، ٣٦٥)، د/الزكاة ٣٢ (١٧١٢، ١٧١٣) (صحيح)

۲۴۶۳- جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صدقہ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو وہ اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو۔

15-بَابُ إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

۱۵- باب: مالک کا خود زکاۃ نکال کر محصلِ زکاۃ کو دینے کا بیان

2464- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ، فَبَعَثَنِي أَبِي إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ لآتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ يُقَالُ لَهُ: سَعْرٌ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ، قَالَ: ابْنَ أَخِي! وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ؟ قُلْتُ: نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا لَنَشْبُرُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ، قَالَ: ابْنَ أَخِي! فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي غَنَمٍ لِي، فَجَاءَنِي رَجُلانِ عَلَى بَعِيرٍ، فَقَالا: إِنَّا رَسُولا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا عَلَيَّ فِيهَا؟ قَالا: شَاةٌ، فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا، فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا، فَقَالَ: هَذِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّافِعُ - وَالشَّافِعُ الْحَائِلُ - وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا، قَالَ: فَأَعْمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ - وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا - فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا، فَقَالَا: نَاوِلْنَاهَا، فَرَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا، ثُمَّ انْطَلَقَا.

تخريج: د/الزكاة٤(١٥٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٥٥٧٩)، حم (٣/٤١٤، ٤١٥) (ضعيف)
(اس کے راوی "مسلم بن ثفنہ، یا شعبہ" لین الحدیث ہیں)

۲۴۶۴- مسلم بن ثفنہ کہتے ہیں کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی عرافت (نگرانی) پر مقرر کیا اور انہیں اس بات کا حکم بھی دیا کہ وہ ان سے زکاۃ وصول کر کے لائیں تو میرے والد نے مجھے ان کے کچھ لوگوں کے پاس بھیجا کہ میں ان سے زکاۃ لے کر آ جاؤں تو میں (گھر سے) نکلا یہاں تک کہ ایک بوڑھے بزرگ کے پاس پہنچا۔ انہیں "سعر" کہا جاتا تھا تو میں نے ان سے کہا کہ میرے والد نے مجھے آپ کے پاس آپ کی بکریوں کی زکاۃ لانے کے لیے بھیجا ہے انہوں نے کہا: بھتیجے! تم کس طرح کی زکاۃ لیتے ہو؟ میں نے کہا: ہم چنتے اور چھانٹتے ہیں یہاں تک کہ ہم بکریوں کے تھنوں کو ناپتے ٹٹولتے ہیں (یعنی عمدہ مال ڈھونڈ کر لیتے ہیں)۔ انہوں نے کہا: بھتیجے! میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انہیں گھاٹیوں میں سے کسی ایک گھاٹی میں اپنی بکریوں کے ساتھ تھا، میرے پاس ایک اونٹ پر سوار دو شخص آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے فرستادہ ہیں ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی بکریوں کی زکاۃ ادا کریں۔ میں نے پوچھا: میرے اوپر ان بکریوں میں کتنی زکاۃ ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: ایک بکری، میں نے دودھ اور چربی سے بھری ایک موٹی تازی بکری کا قصد کیا جس کی جگہ مجھے معلوم تھی۔ میں اسے (ریوڑ میں سے) نکال کر ان کے پاس لایا تو انہوں نے کہا: شافع ہے (شافع گابھن بکری کو کہتے ہیں) اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گابھن جانور لینے سے روکا ہے۔ پھر میں نے ایک اور بکری لا کر پیش کرنے کا ارادہ کیا جو اس سے کمتر تھی جس نے ابھی کوئی بچہ نہیں جنا تھا، لیکن حمل کے قابل ہو گئی تھی۔ میں نے اسے (گلے سے) نکال کر ان دونوں کو پیش کیا، انہوں نے کہا: ہاں یہ ہمیں قبول ہے۔ پھر ہم نے اسے اٹھا کر انہیں پکڑا دیا۔ انہوں نے اسے اپنے ساتھ اونٹ پر لاد لیا، پھر لے کر چلے گئے۔

2465- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ ثَفِنَةَ، أَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى صَدَقَةِ قَوْمِهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف) (دیکھیے پچھلی روایت پر کلام)

۲۴۶۵- مسلم بن ثفنہ کا بیان ہے کہ ابن علقمہ نے ان کے والد کو اپنی قوم سے زکاۃ وصول کرنے کے کام پر لگایا اور پوری حدیث بیان کی۔

2466- أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو الزِّنَادِ، مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجُ، مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ، فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٦٧٠، ١٣٩١٥) (صحيح)

۲۴۶۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کا حکم کیا تو آپ سے کہا گیا: ابن جمیل، خالد بن ولید، اور عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہم) نے (زکاۃ) نہیں دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل زکاۃ کا انکار اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ محتاج تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مال دار بنا دیا اور رہے خالد بن ولید تو تم لوگ خالد پر زیادتی کر رہے ہو، انہوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں، اور رہے رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس بن عبدالمطلب تو یہ زکاۃ تو ان پر ہے ہی۔ مزید اتنا اور بھی دیں گے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں ''فَهِيَ عَلَيَّ'' اس کا مفہوم یہ ہے کہ رہے عباس رضی اللہ عنہ تو ان کی زکاۃ میرے ذمہ ہے اور اسی کے مثل اور، یعنی میں ان سے دو سال کی زکاۃ پہلے ہی لے چکا ہوں اس لیے اس کی ادائیگی میں کروں گا۔

2467۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

تخريج: تفرد به النسائي، انظرما قبله، وقد أخرجه: خ/الزكاة ٤٩ (١٤٦٨)، م/الزكاة ٣ (٩٨٣)، د/الزكاة ٢١ (١٦٢٣)، حم ٢/٣٢٢ (صحيح)

۲۴۶۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کا حکم دیا، آگے اوپر والی روایت کے مثل مروی ہے۔

2468۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالا: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ هِلالٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كِدْتُ أُقْتَلُ بَعْدَكَ فِي عَنَاقٍ أَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ؛ فَقَالَ: ((لَوْلا أَنَّهَا تُعْطَى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ مَا أَخَذْتُهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٧١) (ضعيف)

(یہ روایت مرسل ہے، عبداللہ بن ہلال ثقفی تابعی ہیں)

۲۴۶۸۔ عبداللہ بن ہلال ثقفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے عرض کی: (لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے جھگڑالو اور نادہند ہوگئے ہیں کہ) قریب ہے کہ میں آپ کے بعد زکاۃ کی بکری کے ایک بچے یا ایک بکری کے لیے قتل کر دیا جاؤں گا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ فقرا مہاجرین کو نہ دی جاتی ہوتی تو اسے میں نہ لیتا۔''

16-بَابُ زَكَاةِ الْخَيْلِ

۱۶- باب: گھوڑے کی زکاۃ کا بیان

2469- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

تخريج: خ/الزكاة٤٥(١٤٦٣)، ٤٦(١٤٦٤)، م/الزكاة٢(٩٨٢)، د/الزكاة١٠(١٥٩٤)، ت/الزكاة٨ (٦٢٨)، ق/الزكاة ١٥(١٨١٢)، (تحفة الأشراف: ١٤١٥٣)، ط/الزكاة٢٣(٣٧)، حم (٢/٢٤٢، ٢٤٩، ٢٥٤، ٢٧٩، ٤١٠، ٤٢٠، ٤٣٢، ٤٥٤، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧٧، وانظر ما بعده۔٢٤٧٤) (صحيح)

۲۴۶۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

2470- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ - عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا زَكَاةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ، وَلَا فَرَسِهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۴۷۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

2471- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٦٩ (صحيح)

۲۴۷۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام میں اور اس کے گھوڑے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

2472- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ خُثَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا فِي مَمْلُوكِهِ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٦٩ (صحيح)

۲۴۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام میں زکاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔''

17-بَابُ زَكَاةِ الرَّقِيقِ

۱۷۔باب: غلاموں کی زکاۃ کا بیان

2473- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٦٩ (صحيح)

۲۴۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

2474- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي غُلَامِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٦٩ (صحيح)

۲۴۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام میں زکاۃ نہیں ہے اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں۔''

18-بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

۱۸۔باب: چاندی کی زکاۃ کا بیان

2475- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٤٧ (صحيح)

۲۴۷۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ ❶ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ وسق ❷ غلے سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''

فائدہ ❶ :...... ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے، اس طرح پانچ اوقیہ دوسو درہم ہوا، جو موجودہ وزن کے حساب سے پانچ سو پچانوے گرام بنتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، اس طرح پانچ وسق تین سو صاع کے برابر ہوا جو موجودہ وزن کے حساب سے چھ سو ترپن کیلو گرام بنتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2476۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ: قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ)).

تخریج: خ/الزکاة ٤٢ (١٤٥٩)، ٥٦ (١٤٨٤)، (تحفة الأشراف: ٤١٠٦)، ط/الزکاة ١ (١)، حم (٣/٦٠) (صحیح)

٢٤٧٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم کھجور میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔“

2477۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ٢٤٤٧ (صحیح)

٢٤٧٧۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”پانچ وسق سے کم کھجور میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ ہے۔“

2478۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ - وَكَانَا ثِقَةً - عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ، وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ - وَكَانَا ثِقَةً - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ٢٤٤٧ (صحیح)

٢٤٧٨۔ ابوسعید خدرری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکاۃ نہیں ہے۔“

2479۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً)).

تخریج: د/الزکاة ٥ (١٥٧٤)، ت/الزکاة ٤ (٦٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٠١٣٦)، حم (١/٩٢، ١١٣)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی/الزکاة۷(۱٦٦۹)، وقد أخرجه: ق/الزكاة٤(۱۷۹۰) (صحیح)

۲۴۷۹۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے گھوڑے اور غلام کی زکاۃ معاف کردی ہے، تو تم اپنے مالوں کی زکاۃ ہر دو سو میں سے پانچ، یعنی چالیسواں حصہ دو۔''

2480۔ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْنِ زَكَاةٌ)).

تخریج: انظر ماقبله (صحیح)

۲۴۸۰۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے گھوڑے اور غلام کی زکاۃ معاف کردی ہے اور دو سو درہم سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''

19۔بَابُ زَكَاةِ الْحُلِيِّ

۱۹۔باب: زیور کی زکاۃ کا بیان

2481۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتٌ لَهَا، فِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((أَتُؤَدِّينَ زَكَاةَ هَذَا؟)) قَالَتْ: لا، قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ)) قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا، فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ.

تخريج: د/الزكاة۳(۱٥٦۳)، (تحفة الأشراف: ۸٦۸۲)، حم (۲/۱۷۸، ۲۰٤، ۲۰۸)، وقد أخرجه: ت/الزكاة۱۲(٦۳۷) (حسن)

۲۴۸۱۔عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یمن کی رہنے والی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس کی زکاۃ دیتی ہو؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے اچھا لگے گا کہ اللہ عزوجل ان کے بدلے قیامت کے دن تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟'' یہ سن کر اس عورت نے دونوں کنگن (بچی کے ہاتھ سے) نکال لیے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈال دیا اور کہا: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

2482۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُسَيْنًا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ - وَمَعَهَا بِنْتٌ لَهَا - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ، نَحْوَهُ مُرْسَلٌ - قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: خَالِدٌ أَثْبَتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر ما قبله (حسن بما قبله) (اس سند میں دو راوی ساقط ہیں، مگر پچھلی سند متصل ہے)

۲۴۸۲۔ عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی ایک بچی تھی اور اس کی بچی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے، آگے اسی طرح کی روایت ہے جیسے اوپر گزری ہے۔

اور یہ روایت مرسل ہے۔ ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: خالد معتمر سے زیادہ ثقہ راوی ہیں۔ (اس لیے ان کی متصل روایت معتمر کی مرسل سے زیادہ صحیح ہے)

20۔ بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ مَالِهِ

۲۰۔ باب: اپنے مال کی زکاۃ نہ دینے والے کا بیان

2483۔ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الَّذِي لا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ، قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ أَوْ يُطَوِّقُهُ، قَالَ: يَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، أَنَا كَنْزُكَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۷۲۱۱)، حم (۲/۹۸، ۱۳۷، ۱۵٦) (صحيح)

۲۴۸۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے مال کی زکاۃ نہیں دیتا ہے، اسے قیامت کے دن اس کا مال ایسے خوفناک سانپ کی صورت میں نظر آئے گا جو گنجا ہوگا، اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ اس سے چمٹ جائے گا، یا اس کے گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں"۔

2484۔ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ آتَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ، يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ))، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَلا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ الآيَةَ (سورة آل عمران: ۱۸۰).

تخريج: خ/الزكاة ۳ (۱۴۰۳)، تفسير آل عمران ۱۴ (۴۵٦۵)، براءة ٦ (۴٦۵۹)، الحيل ۳ (٦۹۵۷)، (تحفة الأشراف: ۱۲۸۲۰)، حم (۲/۳۵۵) (صحيح)

۲۴۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس مال کی زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال گنجا سانپ بن جائے گا، اس کی آنکھ کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ قیامت کے دن اس کے دونوں کلّے پکڑے گا، اور اس سے کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں" پھر آپ نے آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿وَلا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ...﴾ (اللہ تعالیٰ نے جنہیں مال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیا ہے وہ بخیلی کرکے یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ وہی مال قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا) (آل عمران: ۱۸۰)۔

21۔زَكَاةُ التَّمْرِ

۲۱۔باب: کھجور کی زکاۃ کا بیان

2485۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ حَبٍّ أَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٤٧ (صحيح)

۲۴۸۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم غلے یا کھجور میں زکاۃ نہیں ہے۔''

22۔بَابُ زَكَاةِ الْحِنْطَةِ

۲۲۔باب: گیہوں کی زکاۃ کا بیان

2486۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَلا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوَاقٍ، وَلا يَحِلُّ فِي إِبِلٍ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٤٧ (صحيح الإسناد)

۲۴۸۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' گیہوں اور کھجور میں زکاۃ نہیں یہاں تک کہ وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے، اسی طرح چاندی میں زکاۃ نہیں یہاں تک کہ وہ پانچ اوقیہ کو پہنچ جائے اور اونٹ میں زکاۃ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ پانچ کی تعداد کو پہنچ جائیں۔''

23۔بَابُ زَكَاةِ الْحُبُوبِ

۲۳۔باب: غلوں کی زکاۃ کا بیان

2487۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَلا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ، وَلا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٤٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۸۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”غلہ میں زکاۃ نہیں ہے اور نہ کھجور میں یہاں تک کہ یہ پانچ وسق ہو جائیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ ہے۔“

24۔اَلْقَدْرُ الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ

۲۴۔باب: کتنے مال میں زکاۃ واجب ہے؟

2488۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الأَوْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: د/الزكاة ١ (١٥٥٩)، ق/الزكاة ٢٣ (١٨٣٢)، (تحفة الأشراف: ٤٠٤٢)، حم (٩٧،٨٣،٣/٥٩) (صحيح)

۲۴۸۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے۔“

2489۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٤٧ (صحيح)

۲۴۸۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکاۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ ہے اور نہ پانچ وسق سے کم غلے میں زکاۃ ہے۔“

25۔بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

۲۵۔باب: کس غلے میں دسواں حصہ واجب ہے اور کس میں بیسواں حصہ؟

2490۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ أَبُو جَعْفَرٍ الأَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ، أَوْ كَانَ بَعْلاً، الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ، نِصْفُ الْعُشْرِ)).

تخريج: خ/الزكاة٥٥ (١٤٨٣)، د/الزكاة١١ (١٥٩٦)، ت/الزكاة١٤ (٦٤٠)، ق/الزكاة١٧ (١٨١٧)، (تحفة الأشراف: ٦٩٧٧) (صحيح)

۲۴۹۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے نہر اور چشمے سینچیں یا جس زمین میں تری رہتی ہو ❶ اس میں دسواں حصہ زکاۃ ہے اور جو اونٹوں سے سینچا جائے یا ڈول سے اس میں بیسواں حصہ ہے۔“

فائدہ ❶ :......یعنی اسے سینچنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔

2491۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ، الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ، نِصْفُ الْعُشْرِ)).

تخريج: م/الزكاة١ (٩٨١)، د/الزكاة١١ (١٥٩٧)، حم١/٣٤١، ٣/٣٥٣ (صحيح)

٢٤٩١۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو پیداوار آسمان کی بارش اور نہروں کے پانی سے ہو اس میں دسواں حصہ زکاۃ ہے اور جو پیداوار جانوروں کے ذریعے سینچائی کر کے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔''

2492۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ - عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ؛ الْعُشْرَ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي؛ نِصْفَ الْعُشْرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٣١٣)، وقد أخرجه: ق/الزكاة١٧ (١٨١٨)، حم٥/٢٣٣ (حسن صحيح)

٢٤٩٢۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ جسے آسمان کے پانی نے سینچا ہو اس میں دسواں حصہ زکاۃ لوں اور جو پیداوار ڈولوں کے پانی سے (سینچائی کر کے) ہو اس میں بیسواں حصہ زکاۃ لوں۔

26۔ كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ؟

٢٦۔ باب: تخمینہ لگانے والا کتنا چھوڑ دے؟

2493۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: أَتَانَا وَنَحْنُ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا، وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ - شَكَّ شُعْبَةُ - فَدَعُوا الرُّبُعَ)).

تخريج: د/الزكاة١٤ (١٦٠٥)، ت/الزكاة١٧ (٦٤٣)، (تحفة الأشراف: ٤٦٤٧)، حم (٣/٤٤٨، ٤/٢، ٣) (ضعيف) (اس کے راوی ''عبدالرحمان بن مسعود'' لین الحدیث ہیں)

٢٤٩٣۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم درختوں پر پھلوں کا تخمینہ لگاؤ تو جو تخمینہ لگاؤ اسے لو اور اس میں سے ایک تہائی چھوڑ دو [1] اور اگر تم نہ لے سکو یا تہائی نہ چھوڑ سکو (شعبہ کو شک ہو گیا ہے) تو تم چوتھائی چھوڑ دو۔''

فائدہ [1]: ......یعنی اس کی زکاۃ نہ لو تا کہ اسے دوستوں اور ہمسایوں پر خرچ کرنے میں کوئی تنگی محسوس نہ ہو۔

27۔ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة: ٢٧٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔باب: اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ کی تفسیر

2494- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ (البقرة: ٢٦٧)، قَالَ: هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٩)، وقد أخرجه: د/الزكاة١٦ (١٦٠٧) نحوه (صحيح)

۲۴۹۴۔ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ابوامامہ بن سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ (اللہ کی راہ میں برا مال خرچ کرنے کا قصد نہ کرو) (البقرة: ٢٦٧) کے متعلق مجھ سے بیان کیا کہ ''خبیث'' سے مراد جعرور اور لون حبیق ❶ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ میں خراب مال لینے سے منع فرمادیا ہے۔

فائدہ ❶ :......جعرور اور لون حبیق دونوں کھجور کی گھٹیا قسموں کے نام ہیں۔

2495- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِيَدِهِ عَصًا، وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ، فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ: ((لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا، إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: د/الزكاة١٦ (١٦٠٨)، ق/الزكاة١٩ (١٨٢١)، (تحفة الأشراف: ١٠٩١٤)، حم (٢٣/٦، ٢٨) (حسن)

۲۴۹۵۔عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی (مسجد میں پہنچے) وہاں ایک شخص نے سوکھی خراب کھجور کا ایک گچھا لٹکا رکھا تھا ❶ آپ اس گچھے میں (لاٹھی سے) کوچتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''یہ صدقہ دینے والا اگر چاہتا تو اس سے اچھی کھجوریں دے سکتا تھا، یہ صدقہ دینے والا قیامت میں اسی طرح کی سوکھی خراب کھجوریں کھائے گا۔''

فائدہ ❶ :...... کیونکہ دستور تھا کہ لوگ مسجد نبوی میں محتاجوں اور ضرورت مندوں کے کھانے کے لیے کھجوریں لٹکا دیا کرتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

28- بَابُ الْمَعْدِنِ

۲۸۔باب: کان کی زکاۃ کا بیان

2496- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ الأَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ، أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ، وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

تخريج: د/اللقطة١٢ (١٧١٠)، (تحفة الأشراف: ٨٧٥٥) (حسن)

۲۴۹۶۔عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راستے میں پڑی ہوئی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو چیز چالو راستے میں ملے یا آباد بستی میں تو سال بھر اسے پہچنواتے رہو، اگر اس کا مالک آجائے (اور پہچان بتائے) تو اسے دے دو، ورنہ وہ تمھاری ہے اور جو کسی چالو راستے یا کسی آباد بستی کے علاوہ میں ملے تو اس میں اور جاہلیت کے دفینوں میں پانچواں حصہ ہے۔ (یعنی: زکاۃ نکال کر خود استعمال کر لے)

2497- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ح و أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

تخريج: م/الحدود ١١ (١٧١٠)، د/الخراج ٤٠ (٣٠٨٥)، ت/الأحكام٣٧ (١٣٧٧)، ق/الديات٢٧ (٢٦٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٨، ١٣٣١٠)، ط/الزكاة٤ (٩)، العقول ١٨ (١٢)، حم٢/٢٢٨، ٢٢٩، ٢٥٤، ٢٧٤، ٢٨٥، ٣١٩، ٣٨٢، ٣٨٦، ٤٠٦، ٤١١، ٤١٤، ٤٥٤، ٤٥٦، ٤٦٧، ٤٧٥، ٤٨٢، ٤٩٢، ٤٩٥، ٤٩٩، ٥٠١، ٥٠٧، دی/الزكاة ٣٠ (١٧١٠) وقد أخرجه: خ/الزكاة٦٦ (١٤٩٩)، المساقاة ٣ (٢٣٥٥)، الديات٢٨ (٦٩١٢)، ٢٩ (٦٩١٣) (صحيح)

۲۴۹۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانور کا زخمی کرنا رائگاں ہے، کنویں میں گر کر کوئی مر جائے تو وہ بھی رائگاں ہے، کان میں کوئی دب کر مر جائے تو وہ بھی رائگاں ہے ❶ اور جاہلیت کے دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔'' ❷

فائدہ ❶ :......یعنی ان چیزوں کے مالکوں سے دیت نہیں لی جائے گی۔

فائدہ ❷ :......اور باقی چار حصے پانے والے کے ہیں۔

2498- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

تخريج: م/الحدود ١١ (١٧١٠)، (تحفة الأشراف: ١٣٣٥١) (صحيح)

۲۴۹۸۔اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل مروی ہے۔

2499- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الزكاة ٦٦ (١٤٩٩)، م/الحدود ١١ (١٧١٠)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٣٦)، ط/الزكاة ٤ (٩)، العقول ١٨ (١٢) (صحيح)

۲۴۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جانور کا زخمی کرنا رائگاں ہے، کنویں میں گر کر مرجانا رائگاں ہے اور کان میں دب کر مرجانا رائگاں ہے اور جاہلیت کے دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔“

2500۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٥٠٦، ١٤٥٥٠)، حم (٢/٤٩٩) (صحيح)

۲۵۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کنویں میں گر کر مرجانا لغو ورائگاں ہے، جانور کا زخمی کرنا رائگاں ہے، کان میں دب کر مرجانا رائگاں ہے اور جاہلیت کے دفینوں میں پانچواں حصہ ہے۔“

29۔ بَابُ زَكَاةِ النَّحْلِ

۲۹۔ باب: شہد کی مکھی کی زکاۃ کا بیان

2501۔ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ هِلَالٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ، وَسَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا، يُقَالُ لَهُ: سَلَبَةُ، فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادِيَ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ أَدَّى إِلَيَّ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهِ، فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ ذَلِكَ، وَإِلا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ.

تخريج: د/الزكاة١٢ (١٦٠٠)، (تحفة الأشراف: ٨٧٦٧) (حسن)

۲۵۰۱۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے شہد کا دسواں حصہ لے کر آئے اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اس وادی کو جسے سلبہ کہا جاتا ہے ان کے لیے خاص کر دیں (اس پر کسی اور کا دعویٰ نہ رہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مذکورہ وادی ان کے لیے مخصوص فرما دی۔ پھر جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا، وہ ان سے پوچھ رہے تھے (کہ یہ وادی ہلال رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے دی جائے یا نہیں) تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: اگر وہ اپنے شہد کا دسواں حصہ جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے ہمیں دیتے ہیں تو "سلبہ" کو انہیں کے پاس رہنے دیں، ورنہ وہ برسات کی مکھیاں ہیں (پھول و پودوں کا رس چوس کر شہد بناتی ہیں) جو چاہے اسے کھائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30۔بَابُ فَرْضِ زَكَاةِ رَمَضَانَ

۳۰۔باب: رمضان کی زکاۃ (یعنی صدقہ فطر) کی فرضیت کا بیان

2502۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

تخريج: خ/الزكاة ٧٠(١٥٠٤)، ٧١(١٥٠٧)، ٧٤(١٥٠٩)، ٧٧(١٥١١)، ٧٨(١٥١٢)، م/الزكاة ٤ (٩٨٤)، د/الزكاة١٩(١٦١٥)، ت/الزكاة ٣٥(٦٧٥)، (تحفة الأشراف: ٥١٠)، ط/الزكاة٢٨(٥٢)، حم٥/٢، ٥٥، ٦٣، ٦٦، ١٠٢، ١١٤، ١٣٧، دی/الزكاة٢٧(١٦٦٨)، ق/الزكاة ٢١(١٨٢٦) (صحيح)

۲۵۰۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد، غلام، مرد اور عورت ہر ایک پر رمضان کی زکاۃ (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کی ہے، پھر اس کے برابر لوگوں نے نصف صاع گیہوں کو قرار دے لیا۔ [1]

فائدہ [1]: ...... کیونکہ اس وقت (عہدِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں) نصف صاع گیہوں قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہو گیا تھا۔

31۔بَابُ فَرْضِ زَكَاةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ

۳۱۔باب: غلام اور لونڈیوں پر صدقہ فطر کی فرضیت کا بیان

2503۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ، وَالأُنْثَى، وَالْحُرِّ، وَالْمَمْلُوكِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۵۰۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ہر مرد وعورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے، پھر لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کو اس کے برابر ٹھہرا لیا۔

32۔فَرْضُ زَكَاةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيرِ

۳۲۔باب: چھوٹے بچے پر صدقہ فطر کی فرضیت کا بیان

2504۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثَى، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٣٢١)، والحديث أخرجه: خ/الزكاة ٧٠ (١٥٠٤)، م/الزكاة ٤ (٩٨٤)، د/الزكاة ١٩ (١٦١١)، ت/ الزكاة ٣٥ (٦٧٦)، ق/الزكاة ٢١ (١٨٢٦)، (تحفة الأشراف: ٨٣٢١،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ط/الزکاۃ ۲۸ (۵۲)، حم (۲/۶۳)، د/الزکاۃ ۲۷ (۱۷۰۲) (صحیح)

۲۵۰۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کی ہے۔

33۔ فَرْضُ زَكَاةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ دُونَ الْمُعَاهِدِينَ

۳۳۔ باب: صدقۂ فطر کا فرذمی پر فرض نہ ہونے اور مسلمانوں پر فرض ہونے کا بیان

2505۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۵۰۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقۂ فطر مسلمان لوگوں پر ہر آزاد، غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو فرض ٹھہرایا ہے۔

2506۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاةِ.

تخريج: خ/الزكاة ۷۰ (۱۵۰۳)، د/الزكاة ۱۹ (۱۶۱۲)، (تحفة الأشراف: ۸۲۴۴) (صحيح)

۲۵۰۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ فطر مسلمانوں میں سے ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے لوگوں کے (عید کی) صلاۃ کے لیے (گھر سے) نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

34۔ كَمْ فُرِضَ؟

۳۴۔ باب: صدقہ فطر کتنا فرض ہے؟

2507۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۸۰۸۴) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۰۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، ہر چھوٹے، بڑے، مرد، عورت، آزاد اور غلام پر فرض کیا ہے۔

35۔بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُولِ الزَّكَاةِ

۳۵۔ باب: زکاۃ کی فرضیت کے اترنے سے پہلے صدقۂ فطر کی فرضیت کا بیان

2508۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: كُنَّا نَصُومُ عَاشُورَاءَ، وَنُؤَدِّي زَكَاةَ الْفِطْرِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، وَنَزَلَتِ الزَّكَاةُ، لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ، وَكُنَّا نَفْعَلُهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٠٩٣) (شاذ)

(اس کے راوی "عمرو بن شرحبیل" لین الحدیث ہیں، نیز یہ حدیث: ((فرض رسول ﷺ صدقة الفطر)) (رقم ۲۵۰۲) کی مخالف ہے جو صحیحین کی حدیث ہے)

۲۵۰۸۔ قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم عاشورے کا صیام رکھتے تھے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے تھے، پھر جب رمضان کے صیام فرض ہوئے اور زکاۃ کی (فرضیت) اتری، تو نہ ہمیں ان کا حکم دیا گیا نہ ہی ان کے کرنے سے روکا گیا، اور ہم (جیسے کرتے تھے) اسے کرتے رہے۔

2509۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَبُو عَمَّارٍ اسْمُهُ: عَرِيبُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَعَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ يُكْنَى أَبَا مَيْسَرَةَ، وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِي إِسْنَادِهِ، وَالْحَكَمُ أَثْبَتُ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

تخريج: ق/الزكاة ٢١ (١٨٢٨)، (تحفة الأشراف: ١١٠٩٨)، حم (٦/٦،٢/٤٢١) (شاذ)

۲۵۰۹۔ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زکاۃ کی فرضیت اترنے سے پہلے صدقۂ فطر کا حکم دیا تھا، پھر جب زکاۃ کی فرضیت اتری تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نہ کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا اور ہم اسے کرتے رہے۔
ابو عبدالرحمن کہتے ہیں: ابو عمار کا نام عریب بن حمید ہے اور عمرو بن شرحبیل کی کنیت ابو میسرہ ہے اور سلمہ بن کہیل نے اپنی سند میں حکم کی مخالفت کی ہے اور حکم سلمہ بن کہیل سے زیادہ ثقہ راوی ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی: سند میں "عمرو بن شرحبيل" ہونا بمقابلہ "أبي عمار الهمداني" اثبت ہے، حالانکہ اصل راوی "عمرو بن شرحبيل بن سعيد بن سعد بن عباده" ہونا زیادہ قرین قیاس ہے، کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث "قیس بن سعد بن عبادہ" سے مروی ہے، اور یہ عمرو "لین الحدیث" ہیں، اور اگر یہ حدیث "عمرو بن شرحبیل أبو میسرة" ہی سے مروی ہو تب بھی یہ صحیحین کی حدیث ((فرض صدقة الفطر)) کے مخالف ہے، اس لیے شاذ ہے۔

36-مَكِيلَةُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

٣٦-باب: صدقۂ فطر کے پیمانے کا بیان

2510- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ - فِي آخِرِ الشَّهْرِ: أَخْرِجُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟، قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هَذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى، حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ تَمْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ، فَقَامُوا.

خَالَفَهُ هِشَامٌ، فَقَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.

تخریج: انظرحدیث رقم: ١٥٨١ (ضعيف الإسناد) (حسن بصری کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں ہے)

۲۵۱۰- حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے مہینے کے آخر میں کہا (جب وہ بصرہ کے امیر تھے): تم اپنے صیام کی زکاۃ نکالو تو لوگ ایک دوسرے کو تکنے لگے تو انہوں نے پوچھا: مدینہ والوں میں سے یہاں کون کون ہے (جو بھی ہو) اٹھ جاؤ اور اپنے بھائیوں کو بتاؤ، کیونکہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ اس زکاۃ کو رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع جو یا کھجور، یا آدھا صاع گیہوں فرض کیا ہے، تو لوگ اٹھے (اور انہوں نے لوگوں کو بتایا)۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ہشام نے حمید کی مخالفت کی ہے، انہوں نے عن محمد بن سیرین کہا ہے۔

2511- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مَخْلَدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَكَرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ، قَالَ: صَاعًا مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٤٣٩) (صحيح)

۲۵۱۱- ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقۂ فطر کا ذکر کیا تو کہا: گیہوں سے ایک صاع، یا کھجور سے ایک صاع، یا جو سے ایک صاع، یا سلت (جو کی ایک قسم ہے) سے ایک صاع ہے۔

2512- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِكُمْ - يَعْنِي مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ - يَقُولُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ -.

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: هَذَا أَثْبَتُ الثَّلَاثَةِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٣٢١) (صحيح الإسناد)

۲۵۱۲۔ ابورجاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تمہارے منبر سے، یعنی بصرہ کے منبر سے خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: صدقہ فطر گیہوں سے ایک صاع ہے۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: یہ یعنی ایوب تینوں میں زیادہ ثقہ ہیں۔ (یعنی: حسن بصری اور ابن سیرین سے)

37-بَابُ التَّمْرِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

۳۷۔ صدقۂ فطر میں کھجور دینے کا بیان

2513- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ- وَهُوَابْنُ أُمَيَّةَ- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

تخريج: خ/الزكاة ٧٢ (١٥٠٥)، ٧٣ (١٥٠٦)، ٧٥ (١٥٠٨)، ٧٦ (١٥١٠)، م/الزكاة ٤ (٩٨٥)، د/الزكاة ١٩ (١٦١٧، ١٦١٨)، ت/الزكاة ٣٥ (٦٧٣)، ق/الزكاة ٢١ (١٨٢٩)، (تحفة الأشراف: ٤٢٦٩)، ط/الزكاة ٢٨ (٥٣)، حم٣/٢٣، ٧٣، ٩٨، دي/الزكاة٢٧ (١٧٠٤، ١٧٠٥، ١٧٠٦)، ويأتي عند المؤلف بعد هذا (بأرقام٢٥١٤-٢٥١٦، ٢٥١٩، ٢٥٢٠) (حسن صحيح)

۲۵۱۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر جو یا کھجور یا پنیر سے ایک صاع فرض کیا ہے۔

38-اَلزَّبِيبُ

۳۸۔ باب: صدقۂ فطر میں کشمش دینے کا بیان

2514- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۵۱۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم صدقۂ فطر گیہوں سے ایک صاع، یا جو سے، یا کھجور سے، یا کشمش سے، یا پنیر سے ایک صاع نکالتے تھے۔

2515- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ، وَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا، قَالَ: فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٠١٣ (صحيح)

٢٥١٥۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہم میں تھے تو ہم صدقہ فطر گیہوں سے، کھجور سے، یا جو سے، یا پنیر سے ایک صاع نکالتے تھے اور ہم برابر اسی طرح نکالتے رہے، یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے آئے اور انہوں نے جو باتیں لوگوں کو بتائیں ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ شامی گیہوں کے دو مد (مدینہ کے) ایک صاع کے برابر ہیں، تو لوگوں نے اسی کو اختیار کرلیا۔

39۔ اَلدَّقِيقُ

٣٩۔ باب: صدقہ فطر میں آٹا دینے کا بیان

2516۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَمْ نُخْرِجْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ، ثُمَّ شَكَّ سُفْيَانُ فَقَالَ: دَقِيقٍ أَوْ سُلْتٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٠١٣ (حسن صحيح) (آٹے کا ذکر صحیح نہیں ہے)

٢٥١٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صدقہ فطر کھجور سے، یا جو سے، یا کشمش سے، یا آٹے، یا پنیر سے، یا بے چھلکے والی جو سے ایک صاع ہی نکالا ہے۔

سفیان کو شک ہوا تو انہوں نے "من دقیق أو سلت" شک کے ساتھ روایت کی ہے۔

40۔ اَلْحِنْطَةُ

٤٠۔ باب: صدقہ فطر میں گیہوں دینے کا بیان

2517۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟، قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ، وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ شَعِيرٍ، قَالَ الْحَسَنُ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَمَّا إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا، أَعْطُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ، أَوْ غَيْرِهِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحديث رقم : ١٥٨١ (ضعيف الإسناد) (حسن بصری کا ابن عباس سے سماع نہیں ہے)

۲۵۱۷۔ حسن (بصری) سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرے میں خطبہ دیا تو انہوں نے کہا: تم لوگ اپنے صیام کی زکاۃ دو (یعنی صدقہ فطر نکالو) تو لوگ ایک دوسرے کو تکنے لگے تو انہوں نے کہا: یہاں اہلِ مدینہ میں سے کون کون ہیں؟ تم لوگ اٹھو اور اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ انہیں بتاؤ، کیونکہ وہ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام، مذکر اور مؤنث پر آدھا صاع گیہوں، یا ایک صاع کھجور، یا جو فرض کیا ہے۔

حسن کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رہی بات جب اللہ نے تمہیں وسعت وفراخی دے رکھی ہو تو تم بھی وسعت وفراخی کا مظاہرہ کرو گیہوں وغیرہ (نصف صاع کے بجائے) ایک صاع دو۔

41۔ اَلسُّلْتُ

۴۱۔ باب: صدقۂ فطر میں بغیر چھلکے کا جو دینے کا بیان

2518۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ تَمْرٍ، أَوْ سُلْتٍ، أَوْ زَبِيبٍ .

تخريج: د/الزكاة١٩ (١٦١٤)، (تحفة الأشراف: ٧٧٦٠) (صحيح الإسناد)

۲۵۱۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں لوگ صدقۂ فطر ایک صاع جو یا کھجور یا سُلت (بے چھلکے کا جو) یا کشمش نکالتے تھے۔

42۔ اَلشَّعِيرُ

۴۲۔ باب: صدقۂ فطر میں جو دینے کا بیان

2519۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ تَمْرٍ، أَوْ زَبِيبٍ، أَوْ أَقِطٍ، فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ .

تخريج: انظرحديث رقم : ٢٥١٣ (صحيح)

۲۵۱۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صدقۂ فطر ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر نکالتے تھے اور ہم برابر ایسا ہی کرتے چلے آرہے تھے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ شامی گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

43۔ اَلأَقِطُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔باب: صدقۂ فطر میں پنیر دینے کا بیان

2520۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥١٣ (حسن)

۲۵۲۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (صدقۂ فطر) کھجور یا جو یا پنیر سے ایک صاع نکالتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ نہ نکالتے تھے۔

44۔ كَمِ الصَّاعُ؟

۴۴۔باب: صاع کتنے کا ہوتا ہے ❶

2521۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ - وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ - عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ، وَقَدْ زِيدَ فِيهِ.
قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: وَحَدَّثَنِيهِ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ.

تخريج: خ/الكفارات ٥ (٦٧١٢)، والاعتصام ١٦ (٧٣٣٠)، (تحفة الأشراف: ٣٧٩٥) (صحيح)

۲۵۲۱۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک صاع تمہارے آج کے مد سے ایک مد اور ایک تہائی مد اور کچھ زائد کا تھا۔

اور ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: اس حدیث کو مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا ہے۔

فائدہ ❶:...... امام مالک، امام شافعی اور جمہور علما کے نزدیک ایک صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے، لیکن جب امام ابو یوسف کا امام مالک سے مناظرہ ہوا اور امام مالک نے انہیں اہلِ مدینہ کے وہ صاع دکھلائے جو موروثی طور سے نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے چلے آ رہے تھے تو انہوں نے جمہور کے قول کی طرف رجوع کر لیا اور موجودہ وزن سے ایک صاع لگ بھگ ڈھائی کیلو کا ہوتا ہے، مدینے کے بازاروں میں جو صاع اس وقت بنتا ہے، یا مشائخ سے بالسند جو صاع متوارث ہے اس میں گیہوں ڈھائی کیلو ہی آتا ہے۔

2521/ م۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ)).

تخريج: د/البيوع ٨ (٣٣٤٠)، (تحفة الأشراف: ٧١٠٢)، ويأتي عند المؤلف برقم ٤٥٩٨ (صحيح)

۲۵۲۱/م۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیمانہ اہلِ مدینہ کا پیمانہ ہے اور وزن اہلِ مکہ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزن ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس سے مراد سونا اور چاندی وزن کرنے کے باٹ ہیں، کیونکہ ان کا وزن دراہم سے کیا جاتا تھا اور اس وقت مختلف شہروں کے دراہم مختلف وزن کے ہوتے تھے، اس لیے کہا گیا کہ زکاۃ کے سلسلے میں اہلِ مکہ کے دراہم کا اعتبار ہوگا اور ایک قول یہ ہے کہ چوں کہ اہلِ مدینہ کاشتکار تھے اس لیے وہ پیمائش اور ناپ کے احوال کے زیادہ جانکار تھے اور مکہ والے عام طور سے تاجر تھے اس لیے وہ تول کے احوال کے زیادہ واقف کار تھے اس لیے ایسا کہا گیا ہے۔

45۔بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

۴۵۔باب: صدقہ فطر کس وقت ادا کرنا مستحب ہے؟

2522۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى، ح قَالَ: وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ ابْنُ بَزِيعٍ: بِزَكَاةِ الْفِطْرِ .

تخريج: خ/الزكاة ٧٠ (١٥٠٩)، م/الزكاة ٥ (٩٨٦)، د/الزكاة ١٨ (١٦١٠)، ت/الزكاة ٣٦ (٦٧٧)، (تحفة الأشراف: ٨٤٥٢)، حم (١٥/٢، ١٥٤) (صحيح)

۲۵۲۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۂ فطر صلاۃ کے لیے لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔(ابن بزیع کی روایت میں "بصدقة الفطر" کے بجائے "بزكاة الفطر" ہے)۔

46۔إِخْرَاجُ الزَّكَاةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

۴۶۔باب: ایک شہر کی زکاۃ دوسرے شہر میں بھیجنے کا بیان

2523۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ -وَكَانَ ثِقَةً- عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؛ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٤٣٧ (صحيح)

۲۵۲۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''تم ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی قوم کے پاس جارہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ (برحق) نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ (وقت کی) صلاتیں فرض کی ہیں، اگر وہ تمہاری یہ بات (بھی) مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان کے مالوں میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں میں تقسیم کردی جائے گی، اگر وہ تمہاری یہ بات (بھی) مان لیں تو ان کے اچھے وعمدہ مال لینے سے بچو اور مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔''

47۔بَابٌ إِذَا أَعْطَاهَا غَنِيًّا وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

۴۷۔باب: لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دینے کا بیان

2524۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمنِ الأَعْرَجُ، مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ: لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ! لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ! لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ؛ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ! فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ، أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ.

تخريج: خ/الزكاة ١٤ (١٤٢١)، (تحفة الأشراف: ١٣٧٣٥)، وقد أخرجه: م/الزكاة ٢٤ (١٠٢٢)، حم٢/٣٢٢ (صحيح)

۲۵۲۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا: میں ضرور صدقہ دوں گا تو وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس نے اسے ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا، صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ ایک چور کو صدقہ دیا گیا ہے، اس نے کہا: اللہ تیرا شکر ہے چور کے ہاتھ میں چلے جانے پر بھی، میں اور بھی صدقہ دوں گا چنانچہ (دوسرے دن بھی) وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس نے اسے لے جا کر ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے تو اس نے پھر کہا: اللہ تیرا شکر ہے زانیہ کے ہاتھ میں چلے جانے پر بھی، میں پھر صدقہ دوں گا، چنانچہ (تیسرے دن) پھر وہ صدقے کا مال لے کر نکلا، اور ایک مال دار شخص کو تھما آیا، پھر صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ ایک مال دار شخص کو صدقہ دیا گیا ہے، اس نے کہا: اللہ تیرا شکر ہے، زانیہ، چور اور مالدار کو دے دینے پر بھی۔ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب میں اس کے پاس آ کر کہا گیا: رہا تیرا صدقہ تو وہ قبول کرلیا گیا ہے، رہی زانیہ تو (صدقہ پا کر) شاید وہ زنا کاری سے باز آ جائے اور رہا چور تو صدقہ پا کر شاید وہ اپنی چوری سے باز آ جائے اور رہا مالدار آدمی (تو صدقہ پا کر) شاید وہ اس سے سبق سیکھے اور اللہ عزوجل نے اسے جو دولت دے رکھی ہے اس میں سے خرچ کرنے لگے۔"

48۔بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ غُلُولٍ

۴۸۔ باب: چوری کے مال میں سے صدقہ دینے کا بیان

2525۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَأَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، - وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لا يَقْبَلُ صَلاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ)).

تخریج: انظر رقم ۱۳۹ (صحیح)

۲۵۲۵۔ ابوالملیح کے والد اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ عزوجل بغیر پاکی کے کوئی صلاۃ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی حرام مال سے کوئی صدقہ قبول کرتا ہے۔"

2526۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ - وَلا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلا الطَّيِّبَ - إِلا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ)).

تخریج: خ/الزکاۃ ۸ (۱۴۱۰)، التوحید ۲۳ (۷۴۳۰) تعلیقًا، م/الزکاۃ ۱۹ (۱۰۱۴)، ت/الزکاۃ ۲۸ (۶۶۱)، ق/الزکاۃ ۲۸ (۱۸۴۲)، (تحفۃ الأشراف: ۱۳۳۷۹)، ط/الصدقۃ ۱ (۱) (مرسلاً)، حم ۲/۲۶۸، ۳۳۱، ۳۸۱، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۳۱، ۴۷۱، ۵۳۸، ۵۴۱، دی/الزکاۃ ۳۵ (۱۷۱۷) (صحیح)

۲۵۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بھی اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ دیتا ہے، اور اللہ پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے، تو رحمن عزوجل اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے گو وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو، پھر وہ رحمن کے ہاتھ میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھڑے یا اونٹنی کے چھوٹے بچے کو پالتا ہے۔"

49۔جُهْدُ الْمُقِلِّ

۴۹۔ باب: کم مال والے کا اپنی محنت کی کمائی سے صدقہ کرنے کے ثواب کا بیان

2527۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُئِلَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ لا شَكَّ فِيهِ، وَجِهَادٌ لا غُلُولَ فِيهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ)) قِيلَ: فَأَيُّ الصَّلاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ)).

تخريج: د/الصلاة ٣١٤ (١٣٢٥)، ٣٤٧ (١٤٤٩)، حم ٣/٤١٢، دي/الصلاة ١٣٥ (١٤٣١)، ويأتي عند المؤلف برقم ٤٩٨٩ (صحيح)

۲۵۲۷۔ عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سے کام افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ایسا ایمان جس میں شبہ نہ ہو، جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور''، پوچھا گیا: کون سی صلاۃ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''لمبے قیام والی صلاۃ''، پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو کم مال والا اپنی محنت کی کمائی سے دے''، پوچھا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایسی ہجرت جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے''، پوچھا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس شخص کا جہاد جو مشرکین سے اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرے''، پوچھا گیا: کون سا قتل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس میں آدمی کا خون بہا دیا گیا ہو اور اس کا گھوڑا ہلاک کر دیا گیا ہو۔''

2528۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، وَالْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ))، قَالُوا: وَكَيْفَ؟، قَالَ: ((كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ، تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا، وَانْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى عُرْضِ مَالِهِ، فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٠٥٧)، حم (٢/٣٧٩) (حسن)

۲۵۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا''، لوگوں نے (حیرت سے) پوچھا: یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس دو درہم تھے، ان دو میں سے اس نے ایک صدقہ کر دیا، اور دوسرا شخص اپنی دولت (کے انبار کے) ایک گوشے کی طرف گیا اور اس (ڈھیر) میں سے ایک لاکھ درہم لیا اور اسے صدقہ کر دیا۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ ثواب میں دینے والے کی حالت کا لحاظ کیا جاتا ہے نہ کہ دیے گئے مال کا، اللہ کے نزدیک قدر و قیمت کے اعتبار ایک لاکھ درہم اس غریب کے ایک درہم کے برابر نہیں ہے جس کے پاس صرف دو ہی درہم تھے اور ان دو میں سے بھی ایک اس نے اللہ کی راہ میں دے دیا۔

2529۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلانَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ))، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ، وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٣٢٨) (حسن)

۲۵۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے نکل گیا''، لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس دو درہم ہیں، اس نے ان دونوں میں سے ایک لیا اور اسے صدقہ کر دیا۔ دوسرا وہ آدمی ہے جس کے پاس بہت زیادہ مال ہے، اس نے اپنے مال (خزانے) کے ایک کنارے سے ایک لاکھ درہم نکالے اور انہیں صدقہ میں دے دے۔''

2530۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ، فَمَا يَجِدُ أَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ، فَيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَجِيءَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِنِّي لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهُ مِائَةُ أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ.

تخريج: خ/الزكاة ١٠ (١٤١٥)، الإجارة ١٣ (٢٢٧٣)، تفسير التوبة ١١ (٤٦٦٩)، م/الزكاة ٢١ (١٠١٨)، ق/الزهد ١٢ (٤١٥٥)، (تحفة الأشراف: ٩٩٩١)، حم (٥/٢٧٣) (صحيح)

۲۵۳۰۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تھے اور ہم میں بعض ایسے ہوتے تھے جن کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہوتا تھا، یہاں تک کہ وہ بازار جاتا اور اپنی پیٹھ پر بوجھ ڈھوتا اور ایک مد لے کر آتا اور اسے رسول اللہ ﷺ کو دے دیتا۔ میں آج ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس ایک لاکھ درہم ہے اور اس وقت اس کے پاس ایک درہم بھی نہ تھا۔

2531۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا، وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً، فَنَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۵۳۱۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقے کا حکم دیا تو ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے آدھا صاع صدقہ دیا اور ایک اور شخص اس سے زیادہ لے کر آیا تو منافقین اس (پہلے شخص) کے صدقے کے بارے میں کہنے لگے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ایسے صدقے سے بے نیاز ہے اور اس دوسرے نے محض دکھاوے کے لیے دیا ہے، تو (اس موقع پر) آیتِ کریمہ: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ ❶ (جو لوگ دل کھول کر خیرات کرنے والے مومنین پر اور ان لوگوں پر جو صرف اپنی محنت و مزدوری سے حاصل کر کے صدقہ دیتے ہیں طعن زنی کرتے ہیں) نازل ہوئی۔

فائدہ ❶ :......(التوبه : ٧٩)

50-اَلْيَدُ الْعُلْيَا

٥٠-باب: اوپر والے ہاتھ (یعنی دینے والے) کی فضیلت کا بیان

2532- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، وَعُرْوَةُ، سَمِعَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

تخريج: خ/الزكاة ٥٠(١٤٧٢)، والوصايا ٩(٢٧٥٠)، الخمس١٩(٣١٤٣)، الرقاق ١١(٦٤٤١)، م/الزكاة ٣٢ (١٠٣٥)، ت/صفة القيامة ٢٩(٢٤٦٣)، (تحفة الأشراف : ٣٤٢٦)، حم (٣/٤٠٢، ٤٣٤)، دي/الزكاة٢٢ (١٦٩٣)، ويأتي عند المؤلف بأرقام : ٢٦٠٣، ٢٦٠٤ (صحيح)

٢٥٣٢- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے مجھے دیا، پھر مانگا پھر آپ نے دیا، پھر مانگا تو فرمایا: ''یہ مال سرسبز وشیریں چیز ہے، جو شخص اسے فیاضیِ نفس کے ساتھ لے گا تو اس میں برکت دی جائے گی اور جو شخص اسے حرص وطمع کے ساتھ لے گا تو اسے اس میں برکت نہ ملے گی اور اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے مگر آسودہ نہیں ہوتا (یعنی مانگنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا)۔ اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

51-بَابٌ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا؟

٥١-باب: اوپر والا ہاتھ کون سا ہے؟

2533- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ - عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ، وَهُوَ يَقُولُ: ((يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ، وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ، وَأَخَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ)) مُخْتَصَرٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ٤٩٨٨) (صحيح)

٢٥٣٣- طارق محاربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں، آپ فرما رہے ہیں: دینے والے کا ہاتھ اوپر والا ہے اور پہلے انہیں دو جن کی کفالت ونگہداشت کی ذمہ داری تم پر ہو: پہلے اپنی ماں کو، پھر اپنے باپ کو، پھر اپنی بہن کو، پھر اپنے بھائی کو، پھر اپنے قریبی کو، پھر اس کے بعد کے قریبی کو۔ یہ حدیث ایک لمبی حدیث کا اختصار ہے۔

52۔اَلْيَدُ السُّفْلَى

۵۲۔باب: نیچے والے ہاتھ، یعنی صدقہ قبول کرنے والے کا بیان

2534۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ- وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ-)) اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ، وَالْيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ)).

تخريج: خ/الزكاة ١٨ (١٤٢٩)، م/الزكاة ٣٢ (١٠٣٣)، د/الزكاة ٢٨ (١٦٤٨)، (تحفة الأشراف: ٨٣٣٧)، ط/الصدقة ٢ (٨)، حم (٢/٩٧)، د/الزكاة ٢٢ (١٦٩٢) (صحيح)

۲۵۳۴۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس وقت آپ صدقہ وخیرات اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے،: اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہاتھ ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہاتھ ہے۔

53۔اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

۵۳۔باب: مالداری اور دل کی بے نیازی کے ساتھ صدقہ دینے کا بیان

2535۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤١٤٤)، وقد أخرجه: خ/الزكاة ١٨ (١٤٢٦)، النفقات ٢ (٥٣٥٥)، م/الزكاة ٣٥ (١٠٤٢) (بحذف وزيادة)، ت/الزكاة ٣٨ (٦٨٠) (مثل مسلم)، حم (٢/٢٣٠، ٢٤٣، ٢٧٨، ٢٨٨، ٣١٩، ٣٦٢، ٣٩٤، ٤٣٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٨٠، ٥٠١، ٥٢٤) (حسن صحيح)

۲۵۳۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری کی برقراری اور دل کی بے نیازی کے ساتھ ہو اور ❶ اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ انہیں دو جن کی کفالت ونگرانی تمہارے ذمہ ہے۔''

فائدہ ❶: ......ایسا نہ ہو کہ کل مال صدقہ کر دے اور خود محتاج ہو جائے۔

54۔تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۔باب: صدقہ دینے والی حدیث کی شرح وتفسیر

2536۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوا))، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْتَ أَبْصَرُ)).

تخريج: د/الزكاة ٤٥ (١٦٩١)، (تحفة الأشراف : ١٣٠٤١)، حم (٢/ ٢٥١، ٤٧١) (حسن صحيح)

۲۵۳۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ دو''، ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے اپنی ذات پر صدقہ کرو'' ❶ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔آپ نے فرمایا: ''اپنی بیوی پر صدقہ کرو''، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کرو''، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔آپ نے فرمایا: ''اپنے خادم پر صدقہ کردو''، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔آپ نے فرمایا: آپ بہتر سمجھنے والے ہیں (جیسی ضرورت سمجھو ویسا کرو)۔''

فائدہ ❶ :......یعنی خود اپنی ضروریات میں صدقہ کرو۔

55۔بَابٌ إِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ، هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ؟

۵۵۔باب: جب کوئی صدقہ دے اور وہ خود ضرورت مند ہو تو کیا وہ چیز اسے لوٹائی جا سکتی ہے؟

2537۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ قَالَ: ((تَصَدَّقُوا))، فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا؟ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَفْطِنُوا لَهُ، فَتَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَلَمْ تَفْعَلُوا، فَقُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَتَصَدَّقْتُمْ، فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، خُذْ ثَوْبَكَ))، وَانْتَهَرَهُ.

تخريج: د/الزكاة ٣٩ (١٦٧٥)، ت/الصلاة ٢٥٠ (٥١١)، (تحفة الأشراف : ٤٢٧٤) (حسن الإسناد)

۲۵۳۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جمعے کے دن مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔تو آپ نے فرمایا: ''تم دو رکعتیں پڑھو''، پھر وہ شخص دوسرے جمعے کو بھی آیا اور نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھے تو آپ نے فرمایا: ”تم دو رکعتیں پڑھو“، پھر وہ تیسرے جمعے کو (بھی) آیا، آپ نے فرمایا: ”دو رکعتیں پڑھو“، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”صدقہ دو“، تو لوگوں نے صدقہ دیا، تو آپ نے اس شخص کو دو کپڑے دیے، آپ نے پھر فرمایا: ”لوگو صدقہ دو“، تو اس شخص نے اپنے ان دونوں کپڑوں میں سے ایک کو آپ کے سامنے ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم لوگوں نے اس شخص کو نہیں دیکھا؟ یہ خستہ حالت میں مسجد میں آیا، میں نے امید کی کہ تم لوگ اسے دیکھ کر اس کی خستہ حالی کو تاڑ لو گے اور اسے صدقہ دو گے، لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا، تو مجھ ہی کو کہنا پڑا کہ تم صدقہ دو، تو تم لوگوں نے صدقہ دیا تو میں نے اسے دو کپڑے دیے، پھر لوگوں سے کہا: ”صدقہ دو“، تو اس نے ان کپڑوں میں سے (جو ہم نے اسے دیے تھے) ایک (ہمارے آگے) ڈال دیا، (ارے بیوقوف!) تم اپنا کپڑا اٹھا لو، آپ نے اسے ڈانٹا۔ [1]

فائدہ [1] :...... یہ ڈانٹ ازراہِ شفقت تھی، مطلب یہ تھا کہ میں تو تمہارے لیے انتظام میں لگا ہوا ہوں، تمہیں صدقہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

56۔صَدَقَةُ الْعَبْدِ

۵۶۔باب: غلام کے صدقے کا بیان

2538۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا، فَجَاءَ مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ، فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((لِمَ ضَرَبْتَهُ؟))، فَقَالَ: يُطْعِمُ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: بِغَيْرِ أَمْرِي، قَالَ: ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا)).

تخريج: م/الزكاة ٢٦(١٠٢٥)، ق/التجارات ٦٦(٢٢٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٩٩) (صحيح)

۲۵۳۸۔عمیر مولیٰ آبي اللحم کہتے ہیں کہ میرے مالک نے مجھے گوشت بھوننے کا حکم دیا، اتنے میں ایک مسکین آیا، میں نے اس میں سے تھوڑا سا اسے کھلا دیا، میرے مالک کو اس بات کی خبر ہوگئی تو اس نے مجھے مارا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے اسے بلوایا اور پوچھا: ”تم نے اسے کیوں مارا ہے؟“ اس نے کہا: یہ میرا کھانا (دوسروں کو) بغیر اس کے کہ میں اسے حکم دوں کھلا دیتا ہے اور دوسری بار راوی نے کہا: بغیر میرے حکم کے کھلا دیتا ہے، تو آپ نے فرمایا: ”اس کا ثواب تم دونوں ہی کو ملے گا۔“

2539۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))، قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْهَا؟، قَالَ: ((يَعْتَمِلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ)) قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ، قَالَ: ((يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))، قِيلَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، قَالَ: ((يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ)) قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ، قَالَ: ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: خ/الزكاة ٣٠(١٤٤٥)، الأدب٣٣(٦٠٢٢)، م/الزكاة١٦(١٠٠٨)، (تحفة الأشراف : ٩٠٨٧)، حم (٣٩٥/٤، ٤١١) ، د/الرقاق ٣٤(٢٧٥٠) (صحيح)

۲۵۳۹۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ ہے''۔ عرض کیا گیا: اگر کسی کو ایسی چیز نہ ہو جسے صدقہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے کام کرے اور اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے''، کہا گیا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: 'محتاج و پریشان حال کی مدد کرے''، کہا گیا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''بھلائی اور نیک باتوں کا حکم کرے''، کہا گیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''برائیوں سے باز رہے''، یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

57۔صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

۵۷۔ باب: عورت کا اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کا بیان

2540۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ، وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا، لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)).

تخريج: ت/الزكاة ٣٤ (٦٧١)، (تحفة الأشراف : ١٦١٥٤)، حم (٩٩/٦) وقد أخرجه: خ/الزكاة١٧، ٢٥، ٢٦(١٤٢٥، ١٤٣٧، ١٤٣٩- ١٤٤١)، والبيوع١٢(٢٠٦٥)، م/الزكاة٢٥(١٠٢٤)، ق/التجارات٦٥ (٢٢٩٤) (صحيح)

۲۵۴۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے مال سے صدقہ دے تو اُسے ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو بھی اور خازن کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان میں سے کوئی دوسرے کا ثواب کم نہ کرے گا، شوہر کو اس کے کمانے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور بیوی کو اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے۔''

58۔عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

۵۸۔ باب: شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے عطیہ دینے کا بیان

2541۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، قَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((لا يَجُوزُ لامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)). مُخْتَصَرٌ.

تخريج: د/البيوع ٨٦ (٣٥٤٧)، (تحفة الأشراف : ٨٦٨٣)، وقد أخرجه : ق/الهبات ٧(٢٣٨٨)، ويأتي عند المؤلف ٣٧٨٨) (حسن صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۴۱۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو تقریر کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے (منجملہ اور باتوں کے) اپنی تقریر میں فرمایا: ''کسی عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں''، یہ حدیث مختصر ہے۔

59۔ فَضْلُ الصَّدَقَةِ

۵۹۔ باب: صدقہ کی فضیلت کا بیان

2542۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ: أَيَّتُنَا بِكَ أَسْرَعُ لُحُوقًا؟ فَقَالَ: ((أَطْوَلُكُنَّ يَدًا))، فَأَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَسْرَعَهُنَّ بِهِ لُحُوقًا؛ فَكَانَتْ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ.

تخريج: خ/الزكاة ۱۱ (۱٤۲۰)، (تحفة الأشراف: ۱۷٦۱۹)، حم (٦/۱۲۱) (صحيح)

۲۵۴۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی محترم بیویاں (ازواجِ مطہرات) آپ کے پاس اکٹھا ہوئیں اور پوچھنے لگیں کہ ہم میں کون آپ سے پہلے ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سب سے لمبے ہاتھ والی''، ازواج مطہرات ایک بانس کی کھپچی لے کر ایک دوسرے کا ہاتھ ناپنے لگیں، تو وہ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا تھیں جو سب سے پہلے آپ سے ملیں، وہی سب میں لمبے ہاتھ والی تھیں، یہ ان کے بہت زیادہ صدقہ وخیرات کرنے کی وجہ سے تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی آپ کی بیویوں میں سب سے پہلے انہیں کا انتقال ہوا، وہ لمبے ہاتھ والی اس معنی میں تھیں کہ وہ بہت زیادہ صدقہ وخیرات کرتی تھیں، بعض روایتوں میں سودہ کے بجائے زینب کا نام آیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

60۔ بَابٌ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟

۶۰۔ باب: کون سا صدقہ افضل ہے؟

2543۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَأْمُلُ الْعَيْشَ، وَتَخْشَى الْفَقْرَ)).

تخريج: خ/الزكاة ۱۱ (۱٤۱۹)، والوصايا ۷ (۲۷٤۸)، م/الزكاة ۳۱ (۱۰۳۲)، د/الوصايا ۳ (۲۸٦۵)، (تحفة الأشراف: ۱٤۹۰۰)، وقد أخرجه: ق/الوصايا ٤ (۲۷۰٦)، حم ۲/۲۳۱، ۲۵۰، ٤۱۵، ٤٤۷، ويأتي عند المؤلف في الوصايا ۱ (برقم ۳٦٤۱) (صحيح)

۲۵۴۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اس وقت کا صدقہ دینا افضل ہے جب تم تندرست ہو اور تمہیں دولت کی حرص ہو اور تم عیش وراحت کی آرزو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہو اور محتاجی سے ڈرتے ہو۔

2544۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).

تخريج: م/الزكاة٣٢(١٠٣٤)، (تحفة الأشراف : ٣٤٣٥)، خ/الزكاة١٨(١٤٢٧)، حم٤٠٢/٣، ٤٠٣، ٤٣٤، دي/الزكاة٢٢(١٦٩٣) (صحيح)

۲۵۴۴۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کی پشت سے ہو (یعنی مالداری باقی رکھتے ہوئے ہو)، اور اوپر والا ہاتھ ❶ نیچے والے ہاتھ ❷ سے بہتر ہے اور پہلے صدقہ انہیں دو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔''

فائدہ ❶: ......مراد دینے والا ہاتھ ہے۔

فائدہ ❷: ......مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

2545۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).

تخريج: خ/الزكاة ١٨ (١٢٢٦)، (تحفة الأشراف : ١٣٣٤)، حم (٤٠٢/٢) (صحيح)

۲۵۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کی پشت سے ہو ❶، اور ان سے شروع کرو جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔''

فائدہ ❶: ......یعنی آدمی صدقہ دے کر محتاج نہ ہو جائے، بلکہ اس کی مالداری برقرار رہے۔

2546۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

تخريج: خ/الإيمان٤٢(٥٥)، المغازي ١٢(٤٠٠٦)، النفقات١(٥٣٥١)، م/الزكاة١٤(١٠٠٢)، ت/البر ٤٢ (١٩٦٥)، (تحفة الأشراف : ٩٩٩٦)، حم١٢٠/٤، ١٢٢، و٢٧٣/٥، دي/الاستئذان٣٥(٢٧٠٦) (صحيح)

۲۵۴۶۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی بیوی پر خرچ کرے اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہو تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

2547۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) ، قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؛ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ أَهْلِكَ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) ، يَقُولُ: ((بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ)).

تخريج: م/الزكاة١٣(٩٩٧)، والأيمان ١٣(٩٩٧)، (تحفة الأشراف: ٢٩٢٢)، وقد أخرجه: خ/البيوع٥٩ (٢١٤١)، ١١٠ (٢٢٣)، والاستقراض ١٦ (٢٤٠٣)، والخصومات٣ (٢٤١٥)، والعتق ٩ (٢٥٣٤)، وكفارات الأيمان٧ (٦٧١٦)، والإكراه٤ (٦٩٤٧)، والأحكام٣٢ (٧١٨٦) (مختصراً)، د/العتق٩ (٣٩٥٧)، ق/العتق١ (٢٥١٣) (مختصراً)، حم (٣/٣٠٥، ٣٦٨، ٣٦٩، ٣٧٠، ٣٧١) (صحيح)

٢٥٤٧۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی عذرہ کے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا، [1] یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اس شخص سے پوچھا: ”کیا تمہارے پاس اس غلام کے علاوہ بھی کوئی مال ہے؟“ اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے مجھ سے کون خرید رہا ہے؟“ تو نعیم بن عبداللہ عدوی نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان درہموں کو لے کر آئے اور انہیں اس کے حوالے کر دیا اور فرمایا: ”پہلے خود سے شروع کرو اسے اپنے اوپر صدقہ کرو اگر کچھ بچ رہے تو تمہاری بیوی کے لیے ہے اور اگر تمہاری بیوی سے بھی بچ رہے تو تمہارے قرابت داروں کے لیے ہے اور اگر تمہارے قرابت داروں سے بھی بچ رہے تو اس طرح اور اس طرح کرو، اور آپ اپنے سامنے اور اپنے دائیں اور بائیں اشارہ کر رہے تھے۔“ [2]

فائدہ ❶ :......یعنی یہ کہہ دیا ہو کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔

فائدہ ❷ :......مطلب یہ ہے کہ اپنے پاس پڑوس کے محتاجوں اور غریبوں کو دے۔

61۔ صَدَقَةُ الْبَخِيلِ
٦١۔ باب: بخیل کے صدقے کا بیان

2548۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ - أَوْ جُنَّتَانِ - مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ - أَوْ مَرَّتْ - حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى إِذَا أَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهِ - أَوْ بِرَقَبَتِهِ -)) يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَشْهَدُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ، قَالَ طَاوُسٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ .

تخريج: خ/اللباس٩(٥٧٩٧)، م/الزكاة ٢٣(١٠٢١)، (تحفة الأشراف : ١٣٥١٧، ١٣٦٨٤)، حم٢/٢٥٦، ٣٨٩، ٥٢٣ (صحيح)

۲۵۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرنے والے فیاض اور بخیل کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جن پر لوہے کے دو کرتے یا دو ڈھال ان دونوں کی چھاتیوں سے لے کر ان کی ہنسلی کی ہڈیوں تک ہوں، جب فیاض خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر کشادہ ہو جاتی ہے، پھیل کر اس کی انگلیوں کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشانِ قدم کو مٹا دیتی ہے، اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ سکڑ جاتی ہے اور اس کی کڑیاں اپنی جگہوں پر چمٹ جاتی ہیں، یہاں تک کہ وہ اس کی ہنسلی یا اس کی گردن پکڑ لیتی ہے۔“
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اسے کشادہ کر رہے تھے اور وہ کشادہ نہیں ہو رہی تھی۔

طاوس کہتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ آپ اپنے ہاتھ سے کشادہ کرنے کے لیے اشارہ کر رہے تھے اور وہ کشادہ نہیں ہو رہی تھی۔

2549- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ، وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا، وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ))، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ)).

تخريج: خ/الزكاة ٢٨ (١٤٤٣)، الجهاد ٨٩ (٢٩١٧)، م/الزكاة ٢٣ (١٠٢١)، (تحفة الأشراف : ١٣٥٢٠)، حم (٢/٣٨٩) (صحيح)

۲۵۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ دینے والے (سخی) کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جن پر لوہے کی زرہیں ہوں اور ان کے ہاتھ ان کی ہنسلیوں کے ساتھ چمٹا دیے گئے ہوں، تو جب جب صدقہ کرنے والا صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے لیے وسیع و کشادہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اتنی بڑی ہو جاتی ہے کہ چلتے وقت اس کے پیر کے نشانات کو مٹا دیتی ہے، اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر کڑی دوسرے کے ساتھ پیوست ہو جاتی اور سکڑ جاتی ہے اور اس کے ہاتھ اس کی ہنسلی سے مل جاتے ہیں“ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”وہ (بخیل) کوشش کرتا ہے کہ اسے کشادہ کرے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

62۔الإِحْصَاءُ فِي الصَّدَقَةِ

٦٢۔ گن گن کر صدقہ کرنے کی ممانعت کا بیان

2550۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا - وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ - ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلاً إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً، وَعِنْدِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ، ثُمَّ دَعَوْتُ بِهِ - فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ، وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ؟))، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٥٩٢٣) وقد أخرجه : د/الزكاة٤٦(١٧٠٠)، حم٦/٧١، ١٠٨ (حسن)

٢٥٥٠۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ کچھ مہاجرین وانصار بھی تھے، ہم نے ایک شخص کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملاقات کی اجازت حاصل کرنے کے لیے بھیجا، (انہوں نے اجازت دے دی ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: ایک بار میرے پاس ایک مانگنے والا آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے، میں نے (خادمہ کو) اسے کچھ دینے کا حکم دیا، پھر میں نے اسے بلایا اسے دیکھنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا آپ چاہتی ہیں کہ بغیر آپ کے علم میں آئے تمہارے گھر میں کچھ نہ آئے اور تمہارے گھر سے کچھ نہ جائے؟'' میں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''عائشہ! ٹھہر جاؤ، گن کر نہ دو کہ اللہ عزوجل بھی تمھیں گن کر دے۔''

2551۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ)).

تخريج: خ/الزكاة ٢١(١٤٣٣)، الهبة ١٥(٢٥٩٠)، م/الزكاة٢٨(١٠٢٩)، (تحفة الأشراف : ١٥٧٤٨)، حم (٦/٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٥٢، ٣٥٤) (صحيح)

٢٥٥١۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''گن کر نہ دو کہ اللہ عزوجل بھی تمھیں گن کر دے۔''

2552۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: ((ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ، وَلَا تُوكِي فَيُوكِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: خ/الزكاة ٢٢(١٤٣٤)، م/الزكاة ٢٨(١٠٢٩)، (تحفة الأشراف: ١٥٧١٤)، وقد أخرجه: د/الزكاة ٤٦ (١٦٩٩)، ت/البر ٤٠ (١٩٦١)، حم (٦/٣٥٤) (صحيح)

۲۵۵۲۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اللہ کے نبی! میرے پاس تو کچھ ہوتا نہیں ہے سوائے اس کے کہ جو زبیر (میرے شوہر) مجھے (کھانے یا خرچ کرنے کے لیے) دے دیتے ہیں، تو کیا اس دیے ہوئے میں سے میں کچھ (فقراء ومساکین کو) دے دوں تو مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''تم جو کچھ دے سکو دو اور روکو نہیں کہ اللہ عزوجل بھی تم سے روک لے۔''

63۔اَلْقَلِيلُ فِي الصَّدَقَةِ

٦٣۔ باب: تھوڑے صدقے کا بیان

2553۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُحِلِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)).

تخريج: خ/الزكاة ٩ (١٤١٣) مطولا، المناقب ٢٥ (٣٥٩٥) مطولا، (تحفة الأشراف: ٩٨٧٤)، حم (٤/٢٥٦) (صحيح)

۲۵۵۳۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ سے بچو، اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا اللہ کی راہ میں دے کر ہی۔''

2554۔ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّارَ، فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا - ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).

تخريج: خ/الأدب ٣٤ (٦٠٢٣)، الرقاق ٥١ (٦٥٦٣)، م/الزكاة ٢٠ (١٠١٦)، (تحفة الأشراف: ٩٨٥٣) (صحيح)

۲۵۵۴۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور نفرت سے اپنا منہ پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ شعبہ نے ذکر کیا کہ آپ نے تین دفعہ ایسا کیا، پھر فرمایا: ''آگ سے بچو اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی اللہ کی راہ میں دے کر ہی اور اگر اسے نہ پاسکو تو بھلی بات کے ذریعے معذرت کر کے ہی۔''

64۔بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

٦٤۔ باب: صدقے پر ابھارنے کا بیان

2555۔ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَذَكَرَ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي صَدْرِ النَّهَارِ، فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالاً، فَأَذَّنَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: ((﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾، ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ، حَتَّى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)).

تخريج: م/الزكاة ٢٠(١٠١٧)، العلم٦(١٠١٧)، ت/العلم١٥(٢٦٧٥)، ق/المقدمة١٤(٢٠٣)مختصراً، (تحفة الأشراف: ٣٢٣٢)، حم٤/٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٢، ٣٦١، ٣٦٢، دى/المقدمة٤٤(٥٢٩)

(مثل الترمذی) (صحیح)

۲۵۵۵۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کچھ لوگ ننگے بدن، ننگے پیر، تلواریں لٹکائے ہوئے آئے، زیادہ تر لوگ قبیلہ مضر کے تھے، بلکہ سبھی مضر ہی کے تھے۔ ان کی فاقہ مستی دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ اندر گئے پھر نکلے، تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی، آپ نے صلاۃ پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ''لوگو! ڈرو، تم اپنے رب سے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور انہیں دونوں (میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم سب ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ قرابت داریوں کا خیال رکھو کہ وہ ٹوٹنے نہ پائیں، بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے، اور اللہ سے ڈرو، اور تم میں سے ہر شخص یہ (دھیان رکھے اور) دیکھتا رہے کہ آنے والے کل کے لیے اس نے کیا آگے بھیجا ہے، آدمی کو چاہیے کہ اپنے دینار میں سے، اپنے درہم میں سے، اپنے کپڑے میں سے، اپنے گیہوں کے صاع میں سے، اپنے کھجور کے صاع میں سے صدقہ کرے''، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی''، چنانچہ انصار کا ایک شخص (روپیوں سے بھری) ایک تھیلی لے کر آیا جو اس کی ہتھیلی سے سنبھل نہیں رہی تھی، بلکہ سنبھلی ہی نہیں۔ پھر تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑے کے دو ڈھیر اکٹھے ہوگئے۔ اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا ہے، گویا وہ سونے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی دیا ہوا چاندی ہے (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کرے گا، اس کے لیے دہرا اجر ہوگا: ایک اس کے جاری کرنے کا، دوسرا جو اس پر عمل کریں گے ان کا اجر، بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا، تو اسے اس کے جاری کرنے کا گناہ ملے گا اور جو اس اس پر عمل کریں گے ان کا گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کوئی کمی کی جائے۔''

2556- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْطَاهَا: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ قَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلا)).

تخريج: خ/الزكاة٩(١٤١١)، ١٦(١٤٢٤)، الفتن٢٥(٧١٢٠)، م/الزكاة١٨(١٠١١)، (تحفة الأشراف: ٣٢٨٦)، حم (٤/٣٠٦) (صحيح)

۲۵۵۶- حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صدقہ کرو، کیونکہ تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر دینے چلے گا تو جس شخص کو وہ دینے جائے گا وہ شخص کہے گا: اگر تم کل لے کر آئے ہوتے تو میں لے لیتا، لیکن آج تو آج نہیں لوں گا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ آج میں مالدار ہو گیا ہوں۔

65- اَلشَّفَاعَةُ فِي الصَّدَقَةِ

۶۵- باب: صدقہ دینے کی سفارش کے ثواب کا بیان

2557- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اشْفَعُوا تُشَفَّعُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ)).

تخريج: خ/الزكاة ٢١(١٤٣٢)، والأدب ٣٦(٦٠٢٧)، ٣٧(٦٠٢٨)، التوحيد ٣١(٧٤٧٦)، م/البر ٤٤(٢٦٢٧)، د/الأدب ١٢٦(٥١٣٢)، ت/العلم ١٤(٢٦٧٢)، (تحفة الأشراف: ٩٠٣٦)، حم (٤/٤٠٠، ٤٠٩، ٤١٣) (صحيح)

۲۵۵۷- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، اللہ اپنے نبی ﷺ کی زبان سے جو چاہے فیصلہ فرمائے۔''

2558- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ، حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ، فَتُؤْجَرُوا، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: د/الأدب١٢٦ (٥١٣٢) (تحفة الأشراف : ١١٤٤٧) (صحيح)

۲۵۵۸۔ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کوئی چیز مجھ سے مانگتا ہے تو میں نہیں دیتا، تاکہ تم اس سلسلے میں سفارش کرو اور سفارش کرنے کا اجر پاؤ“، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفارش کرو تمہیں سفارش کا اجر (وثواب) دیا جائے گا“

66۔الاخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ

٦٦۔باب: صدقے میں فخر کرنے کا بیان

2559۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْغُضُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، وَمِنَ الْخُيَلاءِ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْغُضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ، الَّتِي يَبْغُضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ، وَالاخْتِيَالُ الَّذِي يُحِبُّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَالاخْتِيَالُ الَّذِي يَبْغُضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخُيَلاءُ فِي الْبَاطِلِ)).

تخريج: د/الجهاد١١٤ (٢٦٥٩)، (تحفة الأشراف : ٣١٧٤)، حم (٥/٤٤٥، ٤٤٦)، د/النكاح٣٧ (٢٢٧٢) (حسن)

۲۵۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک غیرت وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جسے اللہ ناپسند کرتا ہے، (ایسے ہی) ایک فخر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک فخر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، تو جس غیرت کو اللہ پسند کرتا ہے وہ تہمت کی جگہ کی غیرت ہے اور وہ غیرت ❶ جو اللہ عزوجل کو ناپسند ہے تو وہ غیر تہمت کی جگہ کی غیرت ہے، ❷ رہا فخر جو اللہ کو پسند ہے تو وہ آدمی کا لڑائی کے وقت یا صدقہ دیتے وقت اپنی ذات پر فخر ہے ❸ اور وہ فخر جو اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ آدمی لغو اور بیہودہ کاموں پر فخر کرے۔“

فائدہ ❶ :......یعنی ایسی جگہوں میں جانے سے غیرت آئے جہاں بدنامی کا ڈر ہو، جیسے غیر محرم کے ساتھ خلوت میں رہنے کی غیرت یا شراب خانہ میں جانے سے غیرت وغیرہ۔

فائدہ ❷ :......یعنی ایسی جگہ میں غیرت کرے جہاں تہمت اور بدنامی کا خوف نہ ہو۔

فائدہ ❸ :......اس لیے کہ اس سے دوسروں میں جہاد کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔

2560۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلاَمَخِيلَةٍ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: ق/اللباس ٢٣ (٣٦٠٥)، (تحفة الأشراف : ٨٧٧٣)، حم (١٨١/٢، ١٨٢) (حسن)

٢٥٦٠۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ، صدقہ کرو اور پہنو، لیکن اسراف (فضول خرچی) اور غرور (گھمنڈ و تکبر) سے بچو۔“

67۔ بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ

٦٧۔ باب: خازن کے اجر کا بیان جب وہ اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ کرے

2561۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) وَقَالَ: ((اَلْخَازِنُ الأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ)).

تخريج: خ/الزكاة ٢٥ (١٤٣٨)، الإجارة ١ (٢٢٦٠)، الوكالة ١٦ (٢٣١٩) (ف جميع المواضع مقتصراً على قوله : الخازن...)، م/الزكاة ٢٦ (١٠٢٣)، د/الزكاة ٤٣ (١٦٨٤)، (تحفة الأشراف : ٩٠٣٨)، حم (٤٠٤/٤، ٤٠٩) (صحيح)

٢٥٦١۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن، مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے“، نیز فرمایا: ”امانت دار خازن جو خوش دلی سے وہ چیز دے جس کا اسے حکم دیا گیا ہو تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔“

68۔ بَابُ الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

٦٨۔ باب: چپکے سے صدقہ دینے والے کا بیان

2562۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)).

تخريج: انظرحديث رقم : ١٦٦٤ (صحيح)

٢٥٦٢۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور دھیرے سے قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔“

69۔ اَلْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى

٦٩۔ باب: صدقہ دے کر احسان جتانے والے کا بیان

2563۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ، وَالدَّيُّوثُ، وَثَلاثَةٌ لا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى)).

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: 6767) حم٢/٦٩، ١٢٨، ١٣٤ (حسن صحيح)

٢٥٦٣۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین طرح کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ دیکھے گا: ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسری وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، تیسرا دیوث (بے غیرت) اور تین شخص ایسے ہیں جو جنت میں نہ جائیں گے: ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسرا عادی شرابی، اور تیسرا دے کر احسان جتانے والا۔''

2564۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُدْرِكِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ؛ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: ((اَلْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ، وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ)).

تخريج: م/الإيمان ٤٦ (١٠٦)، د/اللباس ٢٧ (٤٠٨٧)، ت/البيوع ٥ (١٢١١)، ق/التجارات ٣٠ (٢٢٠٨)، (تحفة الأشراف: ١١٩٠٩)، حم (١٤٨/٤، ١٥٨، ١٦٢، ١٦٨، ١٧٨)، د/البيوع٦٣(٢٦٤٧)، ويأتي عند المؤلف في البيوع ٥ (برقم: ٤٤٦٣، ٤٤٦٤) وفي الزينة ١٠٤ (برقم٥٣٣٥) (صحيح)

٢٥٦٤۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی۔ تو ابوذر نے کہا: وہ لوگ نامراد ہوئے، گھاٹے میں رہے، آپ نے فرمایا: ''(وہ تین یہ ہیں) اپنا تہبند ٹخنے کے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اپنے سامان کو رواج دینے والا، اپنے دیے ہوئے کا احسان جتانے والا۔''

2565۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ - وَهُوَ الأَعْمَشُ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلا يُزَكِّيهِمْ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ اَلْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

٢٥٦٥۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ عزوجل نہ

www.KitaboSunnat.com

بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک وصاف کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا: اپنے دیے ہوئے کا احسان جتانے والا، اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، اپنے سامان کو جھوٹی قسمیں کھا کر رواج دینے والا۔"

70-بَابُ رَدِّ السَّائِلِ

۷۰-باب: مانگنے والے کو (کچھ دے کر) لوٹانے کا بیان

2566- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ)) فِي حَدِيثِ هَارُونَ ((مُحْرَقٍ)).

تخريج: د/الزكاة٣٣(١٦٦٧)، ت/الزكاة٢٩(٦٦٥)، (تحفة الأشراف : ١٨٣٠٥)، ط/صفة النبي ٥(٨)، حم٤/٧٠، ٥/٣٨١، ٦/٣٨٢، ٣٨٣، ٤٣٥) (صحيح)

۲۵۶۶- ابن بجید انصاری اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مانگنے والے کو کچھ دے کر لوٹایا کرو اگرچہ کھر ہی سہی۔"

ہارون کی روایت میں محرق (جلی ہوئی) کا اضافہ ہے۔

71-مَنْ يُسْأَلُ وَلا يُعْطِي

۷۱-باب: جس سے مانگا جائے اور وہ نہ دے

2567- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لا يَأْتِي رَجُلٌ مَوْلاهُ يَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ، يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِي مَنَعَ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٣٨ (حسن)

۲۵۶۷- بہز بن حکیم اپنے دادا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "آدمی اپنے آقا کے پاس اس کی ضرورت سے زائد وفاضل چیز مانگنے آئے اور وہ اسے نہ دے تو اس کے لیے قیامت کے دن ایک گنجا (زہریلا) سانپ بلایا جائے گا، جو اس کے فاضل مال کو جسے اس نے دینے سے انکار کردیا تھا چاٹتا پھرے گا۔" ❶

فائدہ ❶ :...... وہ فاضل وزائد مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا، الٹا اس کے لیے وبال بن جائے گا۔

72-مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۷۲-باب: اللہ عزوجل کے نام پر مانگنے والے کا بیان

2568- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَجِيرُوهُ، وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)).

تخريج: د/الزكاة٣٨(١٦٧٢) الأدب١١٧(٥١٠٩)، (تحفة الأشراف : ٧٣٩١)، حم٢/٦٨، ٩٥، ٩٩، ١٢٧ (صحيح)

٢٥٦٨۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اسے دو اور جو شخص اللہ کے نام پر تم سے امان چاہے تو امان دو اور جو شخص تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو تم اسے اس کا بدلہ دو اور اگر تم بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اسکا بدلہ چکا دیا ہے۔''

73-مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٧٣۔ باب: اللہ عزوجل کی ذات کا وسیلہ دے کر سوال کرنے کا بیان

2569- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَلَّا آتِيَكَ، وَلَا آتِيَ دِينَكَ، وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((بِالإِسْلَامِ))، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا آيَاتُ الإِسْلَامِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَقُولَ: أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَخَلَّيْتُ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَمَا أَسْلَمَ عَمَلًا، أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ)).

تخريج: انظر حديث رقم : ٢٤٣٨ (حسن)

٢٥٦٩۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی تعداد سے بھی زیادہ بار یہ قسم کھانے کے بعد کہ میں نہ آپ کے پاس آؤں گا اور نہ آپ کا دین قبول کروں گا، آپ کے پاس آیا ہوں، میں ایک بے عقل اور ناسمجھ انسان ہوں (اب بھی کچھ نہیں سمجھتا) سوائے اس کے جو اللہ اور اس کے رسول نے مجھے سکھا دیا ہے۔ میں اللہ کی ذات کا حوالہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں: اللہ نے آپ کو ہمارے پاس کیا چیزیں دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام دے کر''، میں نے عرض کی: اسلام کی نشانیاں کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''یہ ہے کہ تم کہو: میں نے اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور اپنے آپ کو کفر و شرک کی آلائشوں سے پاک کر لیا ہے اور تم صلاۃ قائم کرو، زکاۃ دو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ❶ ہر ایک دوسرے کا بھائی و مددگار ہے، اللہ تعالیٰ مشرک کا کوئی عمل اس کے بعد کہ وہ اسلام لے آیا ہو قبول نہیں کرتا، یا وہ مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں سے آ ملے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یعنی ہر مسلمان کی جان، مال عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالشرک سے دارالسلام کی طرف ہجرت واجب ہے، لیکن یہ بات اس ماحول میں تھی جب جزیرۂ عرب میں نبوی حکومت یا خلافت قائم تھی، یا اب بھی اس طرح کا ماحول پیدا ہو جائے تب یہی حکم ہوگا، نہ کہ ہندوستان جیسے ملک سے کسی مسلم ملک کی طرف ہجرت اس وقت تو کوئی مسلم ملک کسی غیر ملکی کو لینے کے لیے تیار نہیں ہے، تو ایسے میں یہ حکم کیسے شریعت اسلامیہ دے سکتی ہے۔

74۔ مَنْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ

۷۴۔ باب: اس شخص کا بیان جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے

2570۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا؟))، قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوتَ، أَوْ يُقْتَلَ، وَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ، وَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ))، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ)).

تخريج: ت/فضائل الجهاد ١٨ (١٦٥٢)، (تحفة الأشراف: ٥٩٨٠)، حم (١/٢٣٧، ٣١٩، ٣٢٢)، د/الجهاد ٦ (٢٤٤٠) (صحيح)

۲۵۷۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں لوگوں میں مرتبہ کے اعتبار سے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور بتایئے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کا سر تھامے رہے یہاں تک کہ اسے موت آ جائے، یا وہ قتل کر دیا جائے اور میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو مرتبہ میں اس سے قریب تر ہے۔؟'' ہم نے عرض کی: ہاں، اللہ کے رسول! بتایئے، آپ نے فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جو لوگوں سے کٹ کر کسی وادی میں (گوشہ نشین ہو جائے) صلاۃ قائم کرے، زکاۃ دے اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ رہے اور میں تمہیں لوگوں میں برے شخص کے بارے میں بتاؤں؟''، ہم نے عرض کی: ہاں، اللہ کے رسول! ضرور بتایئے، آپ نے فرمایا: ''وہ شخص ہے جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

75۔ ثَوَابُ مَنْ يُعْطِي

۷۵۔ باب: دینے والے کے ثواب کا بیان

2571۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، رَفَعَهُ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَثَلاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، أَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ، فَتَخَلَّفَهُ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالَّذِي أَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ، نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ؛ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللهُ لَهُ، وَالثَّلاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٦١٦ (ضعيف) (اس کے راوی ''زید بن ظبیان'' لین الحدیث ہیں)

۲۵۷۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ عزوجل محبت کرتا ہے اور تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ عزوجل بغض رکھتا ہے، رہے وہ جن سے اللہ محبت کرتا ہے تو وہ یہ ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے پاس گیا اور اس نے ان سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا اور مانگنے میں ان کے اور اپنے درمیان کسی قرابت کا واسطہ نہیں دیا، لیکن انہوں نے اسے نہیں دیا۔ تو ایک شخص ان لوگوں کے پیچھے سے مانگنے والے کے پاس آیا اور اسے چپکے سے دیا، اس کے اس عطیے کو صرف اللہ عزوجل جانتا ہو اور وہ جسے اس نے دیا ہے اور کچھ لوگ رات میں چلے اور جب نیند انہیں اس جیسی اور چیزوں کے مقابل میں بہت بھلی لگنے لگی، تو ایک جگہ اترے اور اپنا سر رکھ کر سو گئے، لیکن ایک شخص اٹھا اور میرے سامنے گڑگڑانے لگا اور میری آیتیں پڑھنے لگا۔ اور ایک وہ شخص ہے جو ایک فوجی دستہ میں تھا، دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، لوگ شکست کھا کر بھاگنے لگے مگر وہ سینہ تانے ڈٹا رہا یہاں تک کہ وہ مارا گیا یا اللہ تعالیٰ نے اسے فتح مند کیا۔ اور تین شخص جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے یہ ہیں: ایک بوڑھا زنا کار، دوسرا گھمنڈی فقیر، اور تیسرا ظالم مالدار۔''

76-تَفْسِيرُ الْمِسْكِينِ
۷۶۔ باب: مسکین کی تفسیر

2572- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، إِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾.

تخريج: خ/الزكاة ٥٣(١٤٧٩)، تفسير البقرة ٤٨(٤٥٣٩)، م/الزكاة ٣٤(١٠٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٢١)، حم (٢/٣٩٥) (صحيح)

۲۵۷۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک کھجور یا دو کھجور ایک لقمہ یا دو لقمے (در در) گھماتے اور (گھر گھر) چکر لگواتے ہیں، بلکہ مسکین سوال سے بچنے والا ہے ❶ اگر تم چاہو تو پڑھو ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ ❷ (وہ لوگوں سے گڑگڑا کر نہیں مانگتے۔)''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ 1 :...... جو ضرورت مند ہوتے ہوئے بھی نہیں مانگتا۔

فائدہ 2 :......(البقرہ : ٢٧٣)

2573۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ))، قَالُوا: فَمَا الْمِسْكِينُ؟ قَالَ: ((الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ)).

تخریج: خ/الزکاۃ ٥٣ (١٤٧٩)، (تحفۃ الأشراف : ١٣٨٢٩)، ط/صفۃ النبي ٥ (٧) (صحیح)

٢٥٧٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں ہے جو اس طرح لوگوں کے پاس چکر لگائے کہ ایک لقمہ دو لقمے یا ایک کھجور دو کھجوریں اسے در در پھرائیں''، لوگوں نے پوچھا: پھر مسکین کون ہے؟ فرمایا: ''مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال و دولت نہ ہو کہ وہ اپنی ضرورت کی تکمیل کے لیے دوسروں کا محتاج نہ رہے اور وہ تاڑا بھی نہ جا سکے کہ وہ مسکین ہے کہ اسے ضرورت مند سمجھ کر صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوتا ہے۔''

2574۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الأُكْلَةُ وَالأُكْلَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ))، قَالُوا: فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: ((الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى، وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهُ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ)).

تخریج: د/الزکاۃ ٢٣ (١٦٣٢)، (تحفۃ الأشراف : ١٥٢٧٧)، حم (٢/٢٦٠) (صحیح)

٢٥٧٤۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک لقمہ دو لقمے اور ایک کھجور، دو کھجور در در پھرائیں۔'' لوگوں نے کہا: پھر مسکین کون ہے؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''مسکین وہ ہے: جو مالدار نہ ہو اور لوگ اس کی محتاجی و حاجتمندی کو جان بھی نہ سکیں کہ اسے صدقہ دیں۔''

2575۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ. قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ - وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ - أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي؛ فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ)).

تخریج: انظرحدیث رقم : ٢٥٦٦ (صحیح)

٢٥٧٥۔ ام بجید رضی اللہ عنہا، جو ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: (کبھی ایسا ہوتا ہے) کہ مسکین میرے دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے اور میں اسے دینے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں پاتی؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے دینے کے لیے صرف جلی ہوئی کھر ہی پاؤ تو اسے وہی دے دو۔''

77۔اَلْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ

۷۷۔باب: گھمنڈی فقیر کا بیان

2576۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ، وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤١٤٥)، وقد أخرجه: م/الإيمان ٤٦(١٠٧)، حم (٢/٤٣٣، ٤٨٠) (حسن صحيح)

۲۵۷۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ عزوجل قیامت کے دن بات نہیں کرے گا: بوڑھا زنا کار، گھمنڈی فقیر، جھوٹا امام۔''

2577۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَارِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٩٩٢) (صحيح)

۲۵۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ بغض رکھتا ہے: قسمیں کھا کھا کر بیچنے والا، گھمنڈی فقیر، بوڑھا زنا کار، ظالم امام (حاکم)۔''

78۔فَضْلُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

۷۸۔باب: بیواؤں کے لیے محنت کرنے والے کی فضیلت کا بیان

2578۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

تخريج: خ/النفقات ١ (٥٣٥٣)، الأدب ٢٥ (٦٠٠٦)، ٢٦ (٦٠٠٧)، م/الزهد ٢ (٢٩٨٢)، ت/البر ٤٤ (١٩٦٩)، ق/التجارات ١ (٢١٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٩١٤)، حم (٢/٣٦١) (صحيح)

۲۵۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت اور مسکین پر خرچ کرنے کے لیے محنت کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے مانند ہے۔“

79۔اَلْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ

۷۹۔باب: مولفۃ القلوب (جنھیں تالیف قلب کے لیے دیا گیا ہو) کا بیان

2579۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ - وَهُوَ بِالْيَمَنِ - بِذُهَيْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ - وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ - فَقَالُوا: تُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا؟ قَالَ: ((إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ))، فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: ((فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ عَصَيْتُهُ، أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟)) ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)).

تخريج: خ/الأنبياء ٦ (٣٣٤٤)، والمغازي ٦١ (٤٣٥١)، وتفسيرالتوبة ١٠ (٤٦٦٧)، التوحيد ٢٣ (٧٤٣٢)، ٥٧ (٧٥٦٢) م/الزكاة ٤٧ (١٠٦٣)، د/السنة ٣١ (٤٧٦٤)، (تحفة الأشراف : ٤١٣٢)، حم٣/٦٨، ٧٢، ٧٣، ويأتي عند المؤلف في تحريم الدم ٢٦ (برقم ٤١٠٦) (صحيح)

۲۵۷۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مٹی ملا ہوا ناصاف سونے کا ایک ڈلا بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار افراد: اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فرازی، اور علقمہ بن علاثہ جو عامری تھے پھر وہ بنی کلاب کے ایک فرد بن گئے اور زید، جو طائی تھے پھر بنی نبہان میں سے ہو گئے، کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) قریش کے لوگ غصہ ہو گئے۔ راوی نے دوسری بار کہا: قریش کے سرکردہ لوگ غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو چھوڑ دیتے ہیں؟! آپ نے فرمایا: ”میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ ان کی تالیفِ قلب کروں (یعنی انہیں رجھا سکوں)“، اتنے میں گھنی ڈاڑھی والا، ابھرے گالوں والا دھنسی آنکھوں والا، ابھری پیشانی والا، منڈے سر والا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: محمد اللہ سے ڈرو، آپ نے فرمایا: ”اگر میں ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگوں گا تو پھر اللہ عزوجل کی تابعداری کون کرے گا؟ وہ مجھے سارے زمین والوں میں اپنا امین (معتمد) سمجھتا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے“، پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا تو حاضرین میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت طلب کی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لوگوں کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے)، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ❶، اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ یہ لوگ اسلام سے ایسے ہی نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جسم کو چھیدتا ہوا نکل جاتا ہے۔ اگر میں نے انہیں پایا تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔''

فائدہ ❶ : ...... یہ خارجی لوگ ہیں جن کا ظہور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا۔

80-اَلصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

۸۰-باب: کسی دوسرے کا قرضہ اپنے ذمہ لینے والے شخص کو صدقہ دینے کا بیان

2580- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي كِنَانَةُ ابْنُ نُعَيْمٍ، ح و أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ هَارُونَ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلْتُهُ فِيهَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ، فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ)).

تخريج: م/الزكاة٣٦(١٠٤٤)، د/الزكاة ٢٦(١٦٤٠)، (تحفة الأشراف: ١١٠٦٨)، حم (٣/٤٧٧، و٥/٦٠)، د/الزكاة٣٧ (١٦٨٥)، ويأتي عند المؤلف برقم٢٥٩٢ (صحيح)

۲۵۸۰-قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک قرض اپنے ذمہ لے لیا تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس سلسلے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''مانگنا صرف تین لوگوں کے لیے جائز ہے، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے قوم کے کسی شخص کے قرض کی ضمانت لے لی ہو (پھر وہ ادا نہ کر سکے)، تو وہ دوسرے سے مانگے یہاں تک کہ اسے ادا کر دے، پھر رک جائے۔''

2581- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ! حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَنَأْمُرَ لَكَ، قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ، قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوَى هَذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۲۵۸۱۔ قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک قرض اپنے ذمہ لے لیا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (ادائیگی کے لیے روپے) مانگنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اے قبیصہ رکے رہو، (کہیں سے) صدقہ آ لینے دو تو ہم تمہیں اس میں سے دلوادیں گے''، وہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! صدقہ تین طرح کے لوگوں کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے: وہ شخص جو کسی کا بوجھ خود اٹھالے ❶ تو اس کے لیے مانگنا درست ہے، یہاں تک کہ اس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور (دوسرا) وہ شخص جو کسی ناگہانی آفت کا شکار ہو جائے اور وہ اس کا مال تباہ کردے تو اس کے لیے مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اسے پالے، پھر رک جائے، (تیسرا) وہ شخص جو فاقہ کا شکار ہوگیا ہو یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار افراد گواہی دیں کہ ہاں واقعی فلاں شخص فاقے کا مارا ہوا ہے تو اس کے لیے مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ اس کے گزارہ کا انتظام ہو جائے، ان کے علاوہ مانگنے کی جو بھی صورت ہے حرام ہے، اے قبیصہ! اور جو کوئی مانگ کر کھاتا ہے حرام کھاتا ہے۔''

فائدہ ❶: ......یعنی کسی کا قرض وغیرہ اپنے ذمہ لے لے۔

81۔ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ

۸۱۔ باب: یتیم کو صدقہ دینے کا بیان

2582۔ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ؛ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ)) وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ، تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ قَالَ: وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ، وَقَالَ: ((أَشَاهِدٌ السَّائِلُ؟ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةُ الْخَضِرِ؛ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ، ثُمَّ بَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ إِنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ، وَإِنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: خ/الجمعة ٢٨ (٩٢١) (مختصراً)، الزكاة ٤٧ (١٤٦٥)، الجهاد ٣٧ (٢٨٤٢)، الرقاق ٧ (٦٤٢٧)، م/الزكاة ٤١ (١٠٥٢)، (تحفة الأشراف: ٤١٦٦)، وقد أخرجه: ق/الفتن ١٨ (٣٩٩٥)، حم (٣/٧، ٩١،٢١) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۸۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھے، آپ نے فرمایا: ”اپنے بعد میں تمہارے متعلق دنیا کی رونق وشادابی، جس کی تمہارے اوپر بہتات کر دی جائے گی، ❶ سے ڈر رہا ہوں“، پھر آپ نے دنیا اور اس کی زینت کا ذکر کیا۔ تو ایک شخص کہنے لگا: کیا خیر شر لے کر آئے گا؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو اس سے کہا گیا: تیرا کیا معاملہ ہے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتا ہے اور وہ تجھ سے بات نہیں کرتے؟ اس وقت ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی تھی، پھر وحی موقوف ہوئی تو آپ پسینہ پوچھنے لگے اور فرمایا: ”کیا پوچھنے والا موجود ہے؟ بیشک خیر شر نہیں لاتا ہے، مگر خیر اس سبزہ کی طرح ہے جسے موسم ربیع (بہار) اگاتا، (جانور کو بدہضمی سے) مار ڈالتا ہے، یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے مگر اس گھاس کو کھانے والے کو (نقصان نہیں پہنچاتا) جو کھائے یہاں تک کہ جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں تو وہ دھوپ میں جا کر سورج کا سامنا کرے اور پائخانہ پیشاب کرے، پھر (جب بھوک محسوس کرے تو) پھر چرے (اس طرح) یقیناً یہ مال بھی ایک سرسبز وشیریں چیز ہے۔ وہ مسلمان کا کیا ہی بہترین ساتھی ہے اگر وہ اس سے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دے، اور جو شخص ناحق مال حاصل کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا اور یہ قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا۔“ ❷

فائدہ ❶ :...... یعنی میرے بعد جو فتوحات کا سلسلہ شروع ہوگا اور جو مال و دولت اس سے تمہیں حاصل ہوگی، اس سے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم دنیا کی رنگینیوں اور عیش وعشرت میں پڑ کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جاؤ، اور آخرت کو بھول بیٹھو۔

فائدہ ❷ :...... کہ اس نے مجھے ناحق حاصل کیا تھا۔

82۔ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقَارِبِ

۸۲۔ باب: رشتہ داروں کو صدقہ دینے کا بیان

2583۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)).

تخریج: د/الصیام ۲۱ (۲۳۵۵)، ت/الزکاۃ ۲۶ (۶۵۸)، الصوم ۱۰ (۶۹۵)، ق/الصیام ۲۵ (۱۶۹۹)، الزکاۃ ۲۸ (۱۸۴۴)، (تحفۃ الأشراف: ۴۴۸۶)، حم ۱۸/۴، ۲۱۴، ۲۱۴، دی/الزکاۃ ۳۸ (۱۷۲۱) (صحیح)

۲۵۸۳۔ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مسکین کو صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار مسکین کو صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے، اور صلہ رحمی بھی۔“

2584۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ: ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ حُلِيِّكُنَّ))، قَالَتْ: وَكَانَ عَبْدُاللهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ، فَقَالَتْ لَهُ: أَيَسَعُنِي أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِي فِيكَ، وَفِي بَنِي أَخٍ لِي يَتَامَى؟ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: سَلِي عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ، وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ، فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هُمَا))، قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) قَالَ: زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِاللهِ، وَزَيْنَبُ الأَنْصَارِيَّةُ، قَالَ: ((نَعَمْ، لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)).

تخريج: خ/الزكاة ٤٨ (١٤٦٦)، م/الزكاة ١٤ (١٠٠٠)، ت/الزكاة ١٢ (٦٣٥، ٦٣٦)، ق/الزكاة ٢٤ (١٨٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٨٧)، حم (٣/٥٠٢، و٦/٣٦٣)، د/الزكاة٢٣ (١٦٦١) (صحيح)

۲۵۸۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ''تم صدقہ دو اگر چہ اپنے زیوروں ہی سے سہی''، وہ کہتی ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (میرے شوہر) تنگ دست ومفلس تھے، تو میں نے ان سے پوچھا: کیا میرے لیے یہ گنجائش ہے کہ میں اپنا صدقہ آپ کو اور اپنے یتیم بھتیجوں کو دے دیا کروں؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بارے میں تم رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ انصار کی ایک عورت اسے بھی زینب ہی کہا جاتا تھا آپ کے دروازے پر کھڑی ہے، وہ بھی اسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی جس کے بارے میں میں پوچھنا چاہتی تھی۔ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ اندر سے نکل کر ہماری طرف آئے، تو ہم نے ان سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں، اور آپ سے اس کے بارے میں پوچھیں اور آپ کو یہ نہ بتائیں کہ ہم کون ہیں، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے (اور آپ سے پوچھا) آپ نے پوچھا: ''یہ دونوں کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: زینب، آپ نے فرمایا: ''کون سی زینب؟'' انہوں نے کہا: ایک زینب تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، اور ایک زینب انصار میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں (درست ہے) انہیں دوہرا ثواب ملے گا ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صدقے کا۔''

83۔ الْمَسْأَلَةُ

۸۳۔ باب: سوال کرنا کیسا ہے؟

2585۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ)).

تخريج: خ/الزكاة ٥٠ (١٤٧٠)، ٥٣ (١٤٨٠)، والبيوع ١٥ (٢٠٧٤)، والمساقاة ١٣ (٢٣٧٤)، م/الزكاة ٣٥ (١٠٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٢٩٣١)، وقد أخرجه: ت/الزكاة ٣٨ (٦٨٠)، ق/الزكاة ٢٥ (١٨٣٦)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم (٢/٤٥٥) (صحيح)

٢٥٨٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے، پھر اسے بیچے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی سے مانگے، تو اسے دے یا نہ دے۔''

2586۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ)).

تخريج: خ/الزكاة٥٢(١٤٧٤)، م/الزكاة٣٥(١٠٤٠)، (تحفة الأشراف: ٦٧٠٢)، حم (٢/١٥، ٨٨) (صحيح)

٢٥٨٦۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی برابر مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر کوئی لوتھڑا گوشت نہ ہوگا۔''

2587۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بِسْطَامَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ، مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ شَيْئًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٠٦٠)، حم (٥/٦٥) (حسن)

(تراجع الألباني ٤٨٦، صحيح الترغيب والترهيب ٧٩٦)

٢٥٨٧۔ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے مانگا تو آپ نے اسے دیا۔ جب (وہ لوٹ کر چلا اور) اس نے اپنا پیر دروازے کے چوکھٹ پر رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم لوگ جان پاتے کہ بھیک مانگنے میں کیا (برائی) ہے تو کوئی کسی کے پاس کچھ بھی مانگنے نہ جاتا۔''

84۔ سُؤَالُ الصَّالِحِينَ

٨٤۔ باب: نیک لوگوں سے سوال کرنے کا بیان

2588۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ مَخْشِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ، أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!، قَالَ: ((لَا، وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ؛ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ)).

تخريج: د/الزكاة ٢٨ (١٦٤٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٥٢٤)، حم (٤/٣٣٤) (ضعيف)

(اس کے راوی ''مسلم'' لین الحدیث ہیں، اور ''ابن الفراسی'' مجہول ہیں)

٢٥٨٨۔ فراسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! میں مانگوں؟ آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ”نہیں، اور اگر تمہیں مانگنا ضروری ہوتو نیکوکاروں سے مانگو۔“

85-الاستعفاف عن المسألة

۸۵-باب: مانگنے سے بچنے کا بیان

2589- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)) .

تخريج: خ/الزكاة ٥٠(١٤٦٩)، الرقاق ٢٠ (٦٤٧٠)، م/الزكاة ٤٢ (١٠٥٣)، د/الزكاة ٢٨ (١٦٤٤)، ت/البر ٧٧ (٢٠٢٥)، (تحفة الأشراف : ٤١٥٢)، ط/الصدقة ٢(٧)، حم (٣/٩٣)، دى/الزكاة ١٨ (١٦٨٦) (صحيح)

۲۵۸۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا، ان لوگوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے انہیں پھر دیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس جو ہوگا اسے میں ذخیرہ بنا کر نہیں رکھوں گا، اور جو پاک دامن بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک دامن بنا دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے گا اور صبر سے بہتر اور بڑی چیز کسی کو نہیں دی گئی ہے۔“

2590- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْنٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ: عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلاً أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ، فَيَسْأَلَهُ، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ)) .

تخريج: خ/الزكاة (١٤٧٠)، (تحفة الأشراف : ١٣٨٣٠)، ط/الصدقة ٢ (١٠)، حم (٢/٢٤٣) (صحيح)

۲۵۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایک شخص کا اپنی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر پیٹھ پر لادنا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے پاس جائے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل (مال) سے نوازا ہو، وہ اس سے مانگے تو وہ اسے دے یا نہ دے۔“

86-فضل من لا يسأل الناس شيئا

۸۶-باب: لوگوں سے کچھ نہ مانگنے والے کی فضیلت کا بیان

2591-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ)) - قَالَ يَحْيَى هَاهُنَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا: - ((أَنْ لاَ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: ق/الزكاة٢٥(١٨٣٧)، (تحفة الأشراف : ٢٠٩٨)، وقد أخرجه : د/الزكاة٢٧(١٦٤٣)، حم (٢٧٧/٥، ٢٧٩، ٢٨١) (صحيح)

۲۵۹۱۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو اس کے لیے جنت ہے''، یحییٰ کہتے ہیں: یہاں ایک لفظ تھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔''

2592۔ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ - قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَصْلُحُ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ أَصَابَتْ مَالَهُ جَائِحَةٌ، فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَيَسْأَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ، وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجَا بِاللَّهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ، فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ مَعِيشَةٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ، فَمَا سِوَى ذَلِكَ سُحْتٌ)).

تخريج: انظرحديث رقم : ٢٥٨٠ (صحيح)

۲۵۹۲۔ قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تین شخصوں کے علاوہ کسی اور کے لیے سوال کرنا درست نہیں ہے: ایک وہ شخص جس کا مال کسی آفت کا شکار ہو گیا ہو تو وہ مانگ سکتا ہے یہاں تک کہ وہ گزارے کا کوئی ایسا ذریعہ حاصل کر لے جس سے اس کی ضرورتیں پوری ہو سکیں، پھر رک جائے، (دوسرا) وہ شخص جو کسی کا قرض اپنے ذمہ لے لے تو وہ قرض لوٹانے تک مانگ سکتا ہے، پھر (جب قرض ادا ہو جائے) تو مانگنے سے رک جائے اور (تیسرا) وہ شخص جس کی قوم کے تین سمجھدار افراد اللہ کے نام کی قسم کھا کر اس کی محتاجی وتنگ دستی کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کے لیے مانگنا جائز ہے تو وہ مانگ سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ گزارے کا کوئی ایسا ذریعہ نہ حاصل کر لے جس سے اس کی ضرورتیں پوری ہو سکیں، ان (تین صورتوں) کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔''

87۔ حَدُّ الْغِنَى

۸۷۔ باب: مالداری کی حد کا بیان

2593۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! وَمَاذَا يُغْنِيهِ، أَوْ مَاذَا أَغْنَاهُ؟ قَالَ: خَمْسُونَ دِرْهَمًا، أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ)).
قَالَ يَحْيَى: قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ.

تخريج: د/الزكاة ٢٣(١٦٢٦)، ت/الزكاة ٢٢ (٦٥١)، ق/الزكاة ٢٦ (١٨٤٠)، (تحفة الأشراف : ٩٣٨٧)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم (۱/۳۸۸، ۴۴۱)، د/الزکاۃ ۱۵ (۱۶۸۰) (صحیح)

۲۵۹۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مانگے اور اس کے پاس ایسی چیز ہو جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو تو وہ قیامت کے دن اپنے چہرے پر خراشیں لے کر آئے گا“، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کتنا مال ہو تو اسے غنی (مال دار) سمجھا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”پچاس درہم، یا اس کی قیمت کا سونا ہو۔“
یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: سفیان ثوری نے کہا کہ میں نے زبید سے بھی سنا ہے، وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے (یہ حدیث) بیان کر رہے تھے۔

88-بَابُ الإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ

۸۸۔ باب: لوگوں کے پیچھے پڑ کر اور چمٹ کر مانگنے کا بیان

2594- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، وَلا يَسْأَلْنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ)).

تخريج: م/الزكاة ٣٣ (١٠٣٨)، (تحفة الأشراف : ١١٤٤٦)، حم (٤/٩٨)، د/الزكاة ١٧ (١٦٨٤) (صحيح)

۲۵۹۴۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چمٹ کر مت مانگو، اور تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز اس لیے نہ مانگے کہ میں اسے جو دوں اس میں اسے برکت دی جائے اور حال یہ ہو کہ میں اسے نہ دینا چاہوں۔“

89-مَنِ الْمُلْحِفُ؟

۸۹۔ باب: چمٹ کر مانگنے والا کون ہے؟

2595- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ٨٦٩٩) (حسن صحيح)

۲۵۹۵۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے پاس چالیس درہم ہوں اور وہ مانگے تو وہ ”مُلحِف“ (چمٹ کر مانگنے والا) ہے۔“

2596- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَرَّحَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ، وَقَعَدْتُ، فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ: ((مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنِ اسْتَكْفَى كَفَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ، فَقُلْتُ: نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ .

تخريج : د/الزكاة٢٣(١٦٢٨)، (تحفة الأشراف : ٤١٢١)، حم (٣/٩) (حسن صحيح)

٢٥٩٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کچھ مانگنے کے لیے) بھیجا، میں آیا اور بیٹھ گیا، آپ نے میری طرف منہ کیا، اور فرمایا: ”جو بے نیازی چاہے گا اللہ عزوجل اسے بے نیاز کر دے گا اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچالے گا اور جو تھوڑے پر قناعت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو گا اور جو شخص مانگے اور اس کے پاس ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم) کے برابر مال ہو تو گویا اس نے چمٹ کر مانگا“، تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے، چنانچہ میں آپ سے بغیر کچھ مانگے واپس چلا آیا۔

90۔إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهُ عَدْلُهَا

٩٠۔باب: جس شخص کے پاس درہم نہ ہوں ان کے برابر سامان ہو

2597۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، قَالَ: نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَقَالَتْ لِي أَهْلِي: اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ، فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ)) فَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ، وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ، مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا، فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا)) قَالَ الْأَسَدِيُّ: فَقُلْتُ: لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ، وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ، فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ، فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ، حَتَّى أَغْنَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

تخريج : د/الزكاة٢٣(١٦٢٧)، (تحفة الأشراف : ١٥٦٤٠)، حم (٣٦/٤ و ٤٣٠/٥) (صحيح)

٢٥٩٧۔قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں اور میری بیوی دونوں بقیع الغرقد میں اترے، میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ہمارے لیے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائیے، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ مجھے آپ کے پاس ایک شخص ملا جو آپ سے مانگ رہا تھا اور آپ اس سے فرما رہے تھے: ”میرے پاس (اس وقت) تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔“ وہ شخص آپ کے پاس سے پیٹھ پھیر کر غصے کی حالت میں یہ کہتا ہوا چلا: قسم ہے میری زندگی کی! آپ تو اسی کو دیتے ہیں جسے چاہتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(خواہ مخواہ) مجھ پر اس بات پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، (ہوتا تو اسے دیتا ویسے تم لوگ جان لو کہ) تم میں سے جس کے پاس چالیس درہم ہو یا چالیس درہم کی قیمت کے برابر کا مال ہو اور اس نے مانگا تو اس نے چمٹ کر مانگا“، اسدی (جو اس حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں: میں نے (دل میں) کہا: ہماری دودھاری اونٹنی ایک اوقیہ سے تو بہتر ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے، چنانچہ میں آپ سے بغیر کچھ مانگے لوٹ آیا۔ پھر آپ کے پاس جو اور کشمش آئے، تو آپ نے ہم کو بھی اس میں سے حصہ دیا، یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ہم کو مالدار کر دیا۔

2598۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)).

تخريج: ق/الزكاة ٢٥ (١٨٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٢٩١٠)، حم (٢/٣٧٧، ٣٨٩) (صحيح)

۲۵۹۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کسی مالدار، طاقتور اور صحیح سالم شخص کے لیے درست نہیں۔''

91۔ مَسْأَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ

۹۱۔ باب: کما سکنے والے طاقتور شخص کے مانگنے کا بیان

2599۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ- وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ- فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ، وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ)).

تخريج: د/الزكاة ٢٣ (١٦٣٣)، (تحفة الأشراف: ٥٦٣٥)، حم (٤/٢٢٤، و٥/٣٦٢) (صحيح)

۲۵۹۹۔ عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، دونوں آپ سے صدقہ مانگ رہے تھے، تو آپ نے نگاہ الٹ پلٹ کر انہیں دیکھا، محمد کی روایت میں ''نگاہ'' کے بجائے ''اپنی نگاہ'' ہے، تو دونوں کو ہٹا کٹا پایا، تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو لے لو، (لیکن یہ جان لو) کہ مالدار اور کما سکنے والے شخص کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

92۔ مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

۹۲۔ باب: آدمی کا حاکم سے مانگنے کا بیان

2600۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا)).

تخريج: د/الزكاة ٢٦ (١٦٣٩)، ت/الزكاة ٣٨ (٦٨١)، (تحفة الأشراف: ٤٦١٤)، حم ٥/١٩، ٢٢ (صحيح)

۲۶۰۰۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مانگنا خراش (زخم کی ہلکی لکیر) ہے جسے آدمی اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے پر لگاتا ہے، تو جو چاہے اپنے چہرے پر (مانگ کر) خراش لگائے اور جو چاہے نہ لگائے، مگر یہ کہ آدمی حاکم سے مانگے، یا کوئی ایسی چیز مانگے جس سے چارہ نہ ہو۔"

93- مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لا بُدَّ لَهُ مِنْهُ

۹۳- باب: آدمی کا ایسی چیز مانگنا جس کے بغیر چارہ نہیں

2601- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا، أَوْ فِي أَمْرٍ لاَ بُدَّ مِنْهُ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۰۱- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مانگنا خراش ہے جس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے مگر یہ کہ آدمی حاکم سے مانگے، یا کوئی ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہیں۔"

2602- أَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا حَكِيمُ! إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

تخريج: خ/الزكاة ٥٠ (١٤٧٢) مطولا، (تحفة الأشراف: ٣٤٣١)، حم (٣/٤٣٤) (صحيح)

۲۶۰۲- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے دیا، پھر مانگا تو پھر دیا، پھر آپ نے فرمایا: "یہ مال ہری بھری اور میٹھی چیز ہے، جو شخص اسے دل کی پاکیزگی کے ساتھ لے گا تو اسے اس میں برکت ملے گی اور جو شخص اسے نفس کی حرص وطمع سے لے گا تو اس میں اسے برکت نہیں دی جائے گی۔ وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔ (جان لو) اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔"

2603- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا حَكِيمُ! إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ النَّفْسِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٥٣٢ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۰۳۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے دیا، پھر مانگا تو آپ نے پھر دیا، پھر مانگا تو آپ نے پھر دیا، پھر آپ نے فرمایا: ”حکیم! یہ مال ہری بھری اور میٹھی چیز ہے۔ جو اسے طبیعت کی فیاضی کے ساتھ لے گا تو اسے اس میں برکت دی جائے گی اور جو نفس کی حرص و لالچ کے ساتھ لے گا تو اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو لیکن آسودہ نہ ہوتا ہو اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔“

2604۔ أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا حَكِيمُ! إِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۲۵۳۲ (صحيح)

۲۶۰۴۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ نے پھر دیا، پھر آپ نے فرمایا: ”اے حکیم! یہ مال میٹھی چیز ہے، جو شخص اسے نفس کی فیاضی کے ساتھ لے گا تو اس میں اسے برکت دی جائے گی، اور جو شخص اسے حرص و طمع کے ساتھ لے گا تو اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھائے تو لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔ اور (جان لو) اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے سے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ کے بعد اب کسی سے کچھ نہ لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

94۔ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

۹۴۔ باب: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر مانگے مال دے دے

2605۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَجْرِهِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ، فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ)).

تخريج: خ/الزكاة ۵۱ (۱۴۷۳)، الأحكام ۱۷ (۷۱۶۳)، م/الزكاة ۳۷ (۱۰۴۵)، د/الزكاة ۲۸ (۱۶۴۷)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخراج والإمارة ١٠(٢٩٤٤)، (تحفة الأشراف : ١٠٤٨٧)، حم١٧/١/١، ٤٠، ٥٢، ٩٩/٢، د/الزكاة ١٩ (١٦٨٨، ١٦٨٩)، وسيأتي بعد هذا بأرقام٢٦٠٦-٢٦٠٨ (صحيح)

۲۶۰۵۔ عبداللہ بن ساعدی مالکی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقے پر عامل بنایا، جب میں اس سے فارغ ہوا اور اسے ان کے حوالے کر دیا تو انہوں نے اس کام کی مجھے اجرت دینے کا حکم دیا، میں نے ان سے عرض کی کہ میں نے یہ کام صرف اللہ عزوجل کے لیے کیا ہے اور میرا اجر اللہ ہی کے ذمے ہے تو انھوں نے کہا: میں تمہیں جو دیتا ہوں وہ لے لو، کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کام کیا تھا اور میں نے بھی آپ سے ویسے ہی کہا تھا جو تم نے کہا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''جب تمھیں کوئی چیز بغیر مانگے ملے تو (اسے) کھاؤ، اور (اس میں سے) صدقہ کرو۔''

2606- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدِاللهِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ السَّعْدِيِّ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلا تَقْبَلُهَا؟، قَالَ: أَجَلْ، إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا، وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، وَإِنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالاً، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: ((مَا آتَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَلا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ، أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لا فَلا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۰۶۔ عبداللہ بن سعدی کہتے ہیں کہ وہ شام سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام پر عامل بنائے جاتے ہو اور اس پر جو تمہیں اجرت دی جاتی ہے تو اسے تم قبول نہیں کرتے تو انہوں نے کہا: ہاں یہ صحیح ہے، میرے پاس گھوڑے ہیں، غلام ہیں اور میں ٹھیک ٹھاک ہوں (اللہ کا شکر ہے کوئی کمی نہیں ہے) میں چاہتا ہوں کہ میرا کام مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو تم چاہتے ہو وہی میں نے بھی چاہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال دیتے تو میں عرض کرتا: اسے آپ اس شخص کو دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہو، ایک بار آپ نے مجھے مال دیا تو میں نے عرض کی: آپ اسے اس شخص کو دے دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو تو آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس مال میں سے جو تمھیں بغیر مانگے اور بغیر لالچ کیے دے، اسے لے لو، چاہو تم (اسے اپنے مال میں شامل کر کے) مالدار بن جاؤ اور چاہو تو اسے صدقہ کر دو۔ اور جو نہ دے اسے لینے کے پیچھے مت پڑو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2607۔ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ، فَقُلْتُ: لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ، وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٦٠٥ (صحيح)

۲۶۰۷۔ عبداللہ بن سعدی کہتے ہیں: وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ تم عوامی کاموں میں سے کسی کام کے ذمہ دار ہوتے ہو اور جب تمھیں مزدوری جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے لوٹا دیتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں (صحیح ہے) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سے تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میرے پاس گھوڑے، غلام ہیں اور میں ٹھیک ٹھاک ہوں (مجھے کسی چیز کی محتاجی نہیں ہے) میں چاہتا ہوں کہ میرا کام مسلمانوں پر صدقہ ہو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں بھی یہی چاہتا تھا جو تم چاہتے ہو (لیکن اس کے باوجود) رسول اللہ ﷺ مجھے عطیہ (بخشش) دیتے تھے تو میں عرض کرتا تھا: اسے میرے بجائے اس شخص کو دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہو تو آپ فرماتے: ''اسے لے کر اپنے مال میں شامل کر لو، یا صدقہ کردو، سنو! تمہارے پاس اس طرح کا جو بھی مال آئے جس کا نہ تم حرص رکھتے ہو اور نہ تم اس کے طلب گار ہو تو وہ مال لے لو اور جو اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ ڈالو''

2608۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزَّى أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا، وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ، أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لا فَلا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٦٠٥ (صحيح)

۲۶۰۸۔عبداللہ بن سعدی کہتے ہیں: وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم عوامی کاموں میں سے کسی کام کے والی ہوتے ہو تو جب تمہیں اجرت دی جاتی ہے تو تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: کیوں نہیں (ایسا تو ہے) انہوں نے کہا: اس سے تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں ٹھیک ٹھاک ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میرا کام مسلمانوں پر صدقہ ہوجائے، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں بھی وہی چاہتا تھا جو تم چاہتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطایا (بخشش) دیتے تھے، تو میں عرض کرتا تھا: آپ اسے دے دیں جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہو، یہاں تک کہ ایک بار آپ نے مجھے کچھ مال دیا، میں نے کہا: آپ اسے اس شخص کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے کر اپنے مال میں شامل کرلو، نہیں تو صدقہ کردو۔ (سنو!) اس مال میں سے جو بھی تمہیں بغیر کسی لالچ کے اور بغیر مانگے ملے اس کو لے لو اور جو نہ ملے اس کے پیچھے نہ پڑو۔''

2609۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالاً، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: ((خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لاَ، فَلاَتُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

تخريج: خ/الزكاة ٥١ (١٤٧٣)، الأحكام ١٧ (٧١٦٤)، م/الزكاة ٣٧ (١٠٤٥)، تحفة الأشراف: ١٠٥٢٠)، حم (١/٢١)، د/الزكاة ١٩ (١٦٨٨) (صحيح)

۲۶۰۹۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تو میں کہتا: آپ اسے اس شخص کو دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہاں تک کہ ایک بار آپ نے مجھے کچھ مال دیا تو میں نے آپ سے عرض کی: اسے اس شخص کو دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کا حاجت مند ہو تو آپ نے فرمایا: ''تم لے لو اور اس کے مالک بن جاؤ اور اسے صدقہ کردو اور جو مال تمہیں اس طرح ملے کہ تم نے اسے مانگا نہ ہو اور اس کی لالچ نہ کی ہو تو اسے قبول کرلو اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ ڈالو۔''

95۔بَاب اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ

۹۵۔باب: آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقے پر عامل بنانے کا بیان

2610۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَالْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: ائْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُولَا لَهُ: اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ، قَالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَنَا: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ)).

تخریج: م/الزكاة٥١(١٠٧٢)، د/الخراج والإمارة٢٠(٢٩٨٥)، (تحفة الأشراف : ٩٧٣٧)، حم٤/١٦٦ (صحیح)

۲۶۱۰- عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا کہ تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ، اور آپ سے کہو کہ اللہ کے رسول! آپ ہمیں صدقے پر عامل بنا دیں، ہم اسی حال میں تھے کہ علی رضی اللہ عنہ آ گئے تو انہوں نے ان دونوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم دونوں میں سے کسی کو بھی صدقے پر عامل مقرر نہیں فرمائیں گے۔ عبدالمطلب کہتے ہیں: (ان کے ایسا کہنے کے باوجود بھی) میں اور فضل دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ نے ہم سے فرمایا: ”یہ صدقہ جو ہے یہ لوگوں کا میل ہے، یہ محمد کے لیے اور محمد ﷺ کے آل کے لیے جائز نہیں۔“

96- بَابٌ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۹۶- باب: لوگوں کے بھانجے کا شمار بھی انہیں ہی میں ہوتا ہے

2611- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ: أَسَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قَالَ: نَعَمْ.

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١٥٩٨)، حم(٣/١١٩، ١٧١، ٢٢٢، ٢٣١)، د/السير ٨٢ (٢٥٦٩) (صحیح)

۲۶۱۱- شعبہ کہتے ہیں: میں نے ابوایاس معاویہ بن قرہ سے پوچھا: کیا آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کا بھانجا بھی انہیں میں سے ہوتا ہے۔“ انہوں نے کہا: ہاں (میں نے سنا ہے)۔

2612- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)).

تخریج: خ/المناقب١٤(٣٥١٦)، الفرائض٢٤(٦٧٦١)، م/الزكاة٤٦(١٠٥٩)مطولاً، ت/المناقب ٦٦ (٣٩٠١) (تحفة الأشراف : ١٢٤٤)، حم(٣/١٧٢، ١٧٣، ١٨٠، ٢٢٢، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧) (صحیح)

۲۶۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کا بھانجا بھی انہیں میں سے ہوتا ہے۔“

97- بَابٌ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٧۔باب: لوگوں کا غلام بھی انہیں میں شمار ہوگا

2613۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ)).

تخريج: د/الزكاة٢٩(١٦٥٠)، ت/الزكاة٢٥(٦٥٧)، (تحفة الأشراف: ٢٠١٨)، حم (٨/٦، ١٠، ٣٩٠) (صحيح)

٢٦١٣۔ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو صدقے پر عامل مقرر فرمایا تو ابورافع ❶ نے بھی اس کے ساتھ جانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، لوگوں کا غلام بھی انہیں میں سے شمار ہوتا ہے۔''

فائدہ ❶ :......ابورافع رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔

98۔ الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ

٩٨۔باب: نبی اکرم ﷺ کے لیے صدقہ وزکاۃ کے جائز نہ ہونے کا بیان

2614۔ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ: ((أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟)) فَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ، لَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، بَسَطَ يَدَهُ.

تخريج: ت/الزكاة٢٥(٦٥٦)، (تحفة الأشراف: ١١٣٨٦)، حم (٥/٥) (حسن صحيح)

٢٦١٤۔ بہز بن حکیم کے دادا (معاویہ بن حیدہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا یہ ہدیہ ہے تو آپ (کھانے کے لیے) اپنا ہاتھ بڑھاتے۔

99۔ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

٩٩۔باب: صدقہ وزکاۃ بدل کر ہدیہ ہو جائے تو اس کے حکم کا بیان

2615۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَتُعْتِقَهَا، وَإِنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَخُيِّرَتْ حِينَ أُعْتِقَتْ، وَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)) وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

تخريج: خ/الزكاة ٦١(١٤٩٣)، العتق ١٠(٢٥٣٦)، الهبة ٧(٢٥٧٨)، النكاح ١٨(٥٠٩٧)، الطلاق ١٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٢٧٩)، ١٧(٥٢٨٤)، والأطعمة ٣١(٥٤٣٠)، الكفارات ٨(٦٧١٧)، الفرائض ١٩(٦٧٥١)، ٢٠ (٦٧٥٤)، ٢٢ (٦٧٥٧)، ٢٣(٦٧٥٩)، (تحفة الأشراف : ١٥٩٣٠)، وقد أخرجه : م/الزكاة٥٢ (١٠٧٥)، العتق ٢(١٥٠٤)، د/الفرائض ١٢(٢٩١٦)، الطلاق ١٩(٢٢٣٣)، ت/البيوع ٣٣(١٢٥٦)، الولاء ١ (٢١٢٥)، ق/الطلاق ٢٩(٢٠٧٤)، ط/الطلاق ١٠(٢٥)، حم٦/٤٢، ٤٦، ١١٥، ١٢٣، ١٧٠، ١٧٢، ١٧٥، ١٧٨، ١٨٠، ١٩١، ٢٠٧، ٢٠٩، ويأتي عند المؤلف ٣٤٨٠ (صحيح)

(یہ روایت "وكان زوجها عبدا" کے لفظ کے ساتھ صحیح ہے، اور "كان حرا" کا لفظ صرف "الحكم عن الأسود عن عائشة" کے طریق میں ہے، جو بقول امام بخاری راوی "حکم" کا ارسال ہے)

۲۶۱۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کر دینا چاہا، لیکن ان کے مالکان نے ولاء (ترکہ) خود لینے کی شرط لگائی۔ تو انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: "اسے خرید لو اور آزاد کر دو، ولاء (ترکہ) اسی کا ہے جو آزاد کرے"، اور جس وقت وہ آزاد کر دی گئیں تو انہیں اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کی زوجیت میں رہیں یا نہ رہیں۔ (اسی درمیان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کیا جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا: "یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے"، ان کے شوہر آزاد تھے۔

100- شِرَاءُ الصَّدَقَةِ

۱۰۰۔ باب: صدقہ خریدنے کا بیان

2616ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، وَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

تخريج: خ/الزكاة ٥٩(١٤٩٠)، الهبة ٣٠(٢٦٢٣)، ٣٧(٢٦٣٦)، الوصايا ٣١(٢٩٧٠)، الجهاد ١١٩ (٢٩٧٠)، ١٣٧(٣٠٠٣)، م/الهبات ١(١٦٢٠)، ق/الصدقات ١(٢٣٩٠)، ٢(٢٣٩٢)، ما/الزكاة ٢٦(٤٩)، (تحفة الأشراف : ١٠٣٨٥)، حم (١/ ٢٥، ٣٧، ٤٠، ٥٤) (صحيح)

۲۶۱۶۔ اسلم کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے (ایک آدمی کو) ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دیا تو اسے اس شخص نے برباد کر دیا تو میں نے سوچا کہ میں اسے خرید لوں، خیال تھا کہ وہ اسے سستا ہی بیچ دے گا، میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "تم اسے مت خریدو گرچہ وہ تمھیں ایک ہی درہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دے دے، کیونکہ صدقہ کر کے پھر اسے لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹتا ہے۔"

2617۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَرَآهَا تُبَاعُ، فَأَرَادَ شِرَاءَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعْرِضْ فِي صَدَقَتِكَ)).

تخريج: ت/الزكاة ٣٢ (٦٦٨)، (تحفة الأشراف : ١٠٥٢٦) (صحيح)

٢٦١٧۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دیا، پھر دیکھا کہ وہ گھوڑا بیچا جا رہا ہے، تو انہوں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم اپنے صدقے میں آڑے نہ آؤ۔"

2618۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُجَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَأْمَرَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ)).

تخريج: خ/الزكاة ٥٩ (١٤٨٩)، (تحفة الأشراف : ٦٨٨٢) (صحيح)

٢٦١٨۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کیا، اس کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ وہ بیچا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس بارے میں اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: "اپنا صدقہ واپس نہ لو۔"

2619۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَيَزِيدُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)).

تخريج: د/الزكاة ١٣ (١٦٠٣)، ت/الزكاة ١٧ (٦٤٤)، ق/١٨ (١٨١٩)، (تحفة الأشراف : ٩٧٤٨) (حسن الإسناد مرسلا)

٢٦١٩۔ تابعی سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عتاب بن اسید کو (درخت پر لگے) انگور کا تخمینہ لگانے کا حکم دیا تاکہ اس کی زکاۃ کشمش سے ادا کی جا سکے، جیسے درخت پر لگی کھجوروں کی زکاۃ پکی کھجور سے ادا کی جاتی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... بظاہر اس حدیث کا تعلق اس کے باب "صدقہ خریدنے کا بیان" سے نظر نہیں آتا، ممکن ہے کہ مؤلف کی مراد یہ ہو کہ "جب درخت پر لگے پھل کا تخمینہ لگا کر مالک کے گھر میں موجود کھجور سے اس کی زکاۃ لے لی گئی تو گویا یہ بیع ہو گئی"، اور تب عمر رضی اللہ عنہ کے واقعے میں ممانعت تنزیہ پہ محمول کی جائے گی، واللہ أعلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

www.KitaboSunnat.com

22010

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکتبہ بیت السلام
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991
Mob: +966542666646,+966566661236,+966532666640
Email: bait.us.salam1@gmail.com Fb:Baitussalam book store
Mob: 0321-9350001, Tel:042-37361371,37320422
ریاض
لاہور